

...ی سچدانند کی کرپا اور دیالتا سے پرم پوتر پران جسمین

اد...
...سے اسلک چار بید ونکی اونکھدونکا اوپدیش ہو یعنی

خلاصہ آتم پران

مع

پند سوال جواب ۔ گیان گلزار ۔ ا... ستوتر اشٹک ۔ دل نصیحت نامہ مین اوپدیشک شبد

پریم گلزار ۔ دل صفائی نامہ ۔ ... ۔ غزلیات

جسکو پرم سریشٹ مہاتما بابا ہر پرکاش پرم ہنس نے گرکھی زبان سے بغرض سہولیت

اُردو زبان عام فہم مین حرف بحرف ترجمہ فرمایا

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بحسن وخوبی طبع ہوا





ابین و راده

ازلی یا قدرت

علمی نادرفی

سم کثیف

سم لطیف

سم غفلت یا ماده

وم یا فرضی

فہرست اُتم پوران اُردوں کے نام صفحہ ادھیاے بید اپنکھد اپدیش

حکایات نام اُپدیش رشیوں کے	اپنکھد	بید	ادھیاے	صفحہ
ستنکماروں کا اُپدیش باندر وغیرہ ادھکاریوں کو۔	اتیریہ	ہو[illegible]		موتو
دیوراج اندر کا اُپدیش راجہ پرتردن کو۔	کوشیتکی	رگ		پوجا
راجہ اجات شترو کا اُپدیش بالاکی پنڈت کو۔	″	″	۱	بھجن
ددھینگ اتھرون رشی کا اُپدیش اندر و اسنی کماروں کو۔	برہدارنیک	یجر		اُپاسک
یاگولک منی کا اُپدیش آشل وغیرہ براہمنوں کو۔	″	″		اُپاسنیہ
یاگولک منی کا اُپدیش راجہ جنک کو۔	″	″		اتیتی
یاگولک منی کا اُپدیش اپنی میترئی عورت کو۔	″	″	ہفتم	۱۶۱ الغایۃ ۱۵۲
شوتیاشتر منی کا اُپدیش سنیاسیوں کو۔	شوتیاشتر	″	ہشتم	۱۹۵ الغایۃ
یم راج کا اُپدیش نچکیتا رشی کو۔	کٹھ ولی	″	نہم	۲۲۱ الغایۃ
برن رشی کا اُپدیش اپنے بھرگو فرزند کو۔	تیتریک	″	دہم 10	۲۴۴ غایۃ
ہمہ بیراگ وغیرہ سادھنوں کے پرمہنس سنیاس کا بیان۔	جاوال	چاربید	یازدہم 11	۲۸۱ الغایۃ
اودالک رشی کا اُپدیش اپنے شویت کیتو فرزند کو۔	چھاندوگ	سام	دوازدہم 12	۲۹۸ ...یۃ
سنت کمار کا اُپدیش نارد منی کو۔	″	″	سیزدہم 13	۳[illegible]
پرجاپتی کا اُپدیش اندر و بروچن کو۔	″	″	چہاردہم 14	
برہم بدیا روپ اُما دیوی کا اُپدیش دیوتوں کو۔	کین	″	پانزدہم 15	
انگرس رشی کا اُپدیش شونک رشی کو۔	منڈک	اتھرون	شانزدہم 16	۳۴۰ الغایۃ
پپلاد منی کا اُپدیش سوکیش وغیرہ چھ رشیوں کو۔	پرشن اپنکھد	″	ہفدہم 17	۳۵۰ الغایۃ ۳۶۰
پرجاپتی کا اُپدیش دیوتوں کو۔	نرسنگھ تاپنی	″	ہژدہم 18	۳۶۵ الغایۃ ۳۵۰ / ۴۳۷ الغایۃ

چند سوال جواب گیان گلزار اتم استوتر ول النصیحت نامہ میں آپدیشک شبد پریم گلزار دل صفائی نامہ بہار باطنی غزلیات

لغات نامہ

نام ہندی	نام فارسی	نام ہندی	نام فارسی	نام ہندی	نام فارسی
شبد برہم	خالص پاک ذات	بشئے سواد	محسوسات لذات	مایا شکتی	مادہ پیدائش یا مادہ
ایشور	خدا	پرچھن	محدود		ازلی یا قدرت
کوٹستھ	روح قدسی	اننت	لامحدود	اگیان اودیا	بےعلمی نادانی
جیو	روح نفسانی	بکھیپ	بے قراری	استھول شریر	جسم کثیف
انتہکرن	مادہ خیالات یا	اکاگرتا	قراری	سوکھم شریر	جسم لطیف
	اندرونی سادھن	دھیرج	حوصلہ	کارن شریر	جسم غفلت یا مادہ
اوستھا	حالت	سنتوکھ	صبر	کلپت	موہوم یا فرضی
گیان اندریان	حواس باطنی	شانتی	دل کی آرام داری	بھرم	وہم
کرم اندریان	حواس ظاہری	شبد بشئے	سامعہ محسوس	ست	ہست
جاگرت اوستھا	حالت ناسوت	سپرش بشئے	لامسہ محسوس	چیتن	علم
آنند سکھ	خوشی سرور	شترو دشمن	(شترون-)	سنتا سماعت	ترغیب - عکس
سپن اوستھا	حالت ملکوت	روپ بشئے	باصرہ محسوس	کرم کانڈ	شریعت
سکھوپت اوستھا	حالت جبروت	رس بشئے	ذائقہ محسوس	اپاسنا	طریقت
تریا اوستھا	حالت لاہوت	گندھ بشئے	شامہ محسوس	پروکھ گیان	معرفت
تریاتیت اوستھا	حالت ہاہوت	من	خیال	پرتکھ گیان	حقیقت
پانچ بھوت	پانچ عناصر	بدھی	عقل	پریت	محبت
آکاش	خلو - یا آسمان	چت	گیان	مکتی	نجات
وایو	ہوا	اہنکار	خودی	بندھن	قید
اگنی	آتش	مد	فخر	برکت	آزاد
جل	آب	کام کامنا	شہوت	بیراگ	ترک لذات
پرتھوی	زمین	کرودھ	غصہ	تپ	ریاضت

نام ہندی	نام فارسی	نام ہندی	نام فارسی	نام ہندی	نام فارسی
ونبہ یا کھنڈ	ریا بناوٹ	چیتن	تصوّر	درشٹ	نظر
متر	دوست	من	یقین کرنا	درشن	منظور
موتو	موت	ندھیاسن	شغل کرنا	برتی	باریک خیال
پوجا	پرستش	کامنا	آرزو	رودن	گریہ زاری
بھجن	عبادت	نشکام	بلاآرزو	وارچ	صفات
اُپاشک	عابد	دان	خیرات	لکھ ـ لکشش	ذات
اُپاشیہ	معبود	مانش	انسان	درشٹانٹ	تمثیل
اُتپتی	پیدائش	کرتا	فاعل فعل کنندہ	دارشٹانٹ	اصل
پالنا	پرورش	کریا	فعل	اکھر	حرف
سنگھار	فنا	کرم	مفعول	پد	لفظ
سنگھات	مجمع	درشٹا	ناظر	واک	سخن
پھل	نتیجہ یا ثمر	پرتکھش	حاضر روبرو	اِچھا	خواہش
پرلے	قیامت	لکھ	رخ		





آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران بزبان اُردو بعبارت نثر ترجمہ اختصار اصل آتم پوران مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس

دیباچہ ثنا نظم

تری ذات ہی پاک یا ذوالجلال
ہی ہستی و علم خرد بے مثال

نہ تجھ مین دوئی کا ہی نام و نشان
ہی عقل و خرد جس سے ہر دم عیان

جو مشہور ہی عام آتم پوران
کیا اسمین ہی ادھیکمد کا بیان

بنایا فقط کن سے سارا جہان
مجسم خودی سے ہوا خود نہان

ہی ہستی سے تیری یہ ہست جہان
ترے نور سے ہی یہ سب کچھ عیان

تو ہر جا ہی حاضر یگانہ ہی تو
کہ جز بھی ہی تو اور خزانہ ہی تو

بنایا ہی تیرا ہی کون و مکان
ترا کس نے پایا ہی راز نہان

جو ہی نکتہ دان اُس سے کب ہی جدا
جو نکتہ کو پہونچا وہ جانا خدا

کہا تو نے بیدون کو اپنا کلام
ہین پابند جسکے کہ رکھو من تمام

زبان اصل مین سنسکرت اسکی تھی
کھلا عام پر جب کہ اُسکا کمال
نہ طول اسکو مین نے ذرا بھی دیا
ہین اٹھارہ ادھیاے اسمین رقم
ہے بیراگ بھگتی حقیقت بھی درج
نہ بیکار بیٹھو کرو اسکی سیر
ہری کی نہین کوئی جگ مین سمان

کسی نے ہے اب اسکی بھاشا رچی
پڑھا جس نے اُسکو ہوا وہ نہال
یہ اُردو مین اُسکا خلاصہ کیا
ہین بیدون کے اُپدیش ہر جا بہم
رہِ معرفت بھی طریقت بھی درج
کہ انجام ہو جسمین یارون بخیر
ہری کا ہے پرکاش پرکاشمان

اُسی کا کرو دھیان صبح و مسا
کہ جس سے ہو دونون جہان مین بھلا

تمہید آتم پوران

واضح ہو کہ اُس پرم دیالو سرب شکتی مان پرماتم دیو نے بوقت پیدائش جہان کے کُل جیوون کی نجات کے واسطے بیدون کو پرگٹ کیا۔ وہ بید تین کانڈ یعنی تین حصہ پر منقسم ہوا ہے وہ تین حصہ یہ ہین۔ کرم کانڈ یعنے شریعت۔ اُپاسنا کانڈ یعنی طریقت۔ گیان کانڈ یعنی معرفت۔ اور انسان کے دل مین تین دوشس یعنی تین عیب ہوتے ہین۔ اول مل دوشس یعنے بسبب گناہون کے دل کی ناپاکی۔ اس کے دور کرنے کے لیے برن آشرم کے دھرم بید مین بیان کیے ہین یعنی بید مطابق نشکام یعنی بلا آرزو نیک کرم کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے دوم بکھیپ دوشس یعنی دل کی بیقراری۔ اس کے دور کرنے کے لیے بید نے گوناگون کی اُپاسنا بیان کی ہے۔ اور سوم آدرن دوشس یعنی اگیان غفلت۔ اسکے دور کرنے کے لیے گیان کانڈ یعنی کرم و اُپاسنا سے صاف و قرار دل والے شخص کو برہمانند یعنی سرورِ ابدی کے حاصل ہونے کے واسطے جنم مرن وغیرہ جہان کی قید سے رہائی پانے کے لیے جیو برہم کی یکتائی کا بیان بید نے کیا ہے۔ وہ گیان کانڈ اُپنکھدین روپ ہے۔ اس کہنے سے یہ ثابت ہوا کہ کل بید جیو برہم کی یکتائی واحد انیت ذات کا بیان کرتے ہین۔ جیو برہم کے فرق کے بیان کرنیمین بید کا

مطلب نہین کیونکہ جیو برہم کے فرق کے دیکھنے والونکو بیدمین خوف تکلیفات کا حاصل ہونا کہا ہی بیدکا مطلب
یکتائی جتانہین ہی بیعنی فرق کے جتانیمین نہین کیونکہ نامعلوم چیز کو جو جتاوے اُسکا نام بید ہی
اور بید یعنی فرق اسکو کل لوگ جانتے ہین کہ مین جدا ہون اور یہ جدا ہی- اور اشور برہم جدا ہی
اس طرح کل خلقت جانتی ہی- اس وجہ سے فرق کی نسبت نامعلوم نہین- بلکہ ہر ایک کو معلوم ہی-
اگر فرق کے جتانے مین بید کا مطلب ہوتا تب بید بے ثمر بے فائدہ ہو جاتا- کیونکہ پہلے معلوم شدہ
جو چیز ہو اُسکو پھر جتانا بے فائدہ ہی- اور جیو برہم کی یکتائی ابھید یہ اپوربہ یعنی نامعلوم ہی
اسکو بغیر برہم گیانی کے دیگر کوئی نہین جان سکتا- اس لیے عام کے نامعلوم ایسا جو
ابھید ثمر کا مطلب ہی اُس کے جتانے سے بید کی معتبری بزرگی ہی اور بھید یعنی فرق کے گیان
سے نجات بھی حاصل نہین ہوتی بلکہ اُلٹا جنم مرن وغیرہ دکھ ہی حاصل ہوتا ہی اس لیے فرق
کے جتانے مین بید کا مطلب نہین- ایسے پوشیدہ اشور کے مطلب کو نہ جانکر نیایک وغیرہ
فرق نظر والے بھید بادی جیو برہم کے فرق کے بیان مین بید کا مطلب ظاہر کر دیا اُسپر
یقین کر کے لوگ جنم مرن دکھون کو حاصل کرنے لگے- پھر اُنہین جیوون کو دُکھی دیکھکر پرم کرپالو
شری شیو شنکر جی مہاراج نے شری شنکر اچارج اوتار ہو کر اُپنکھدون وشارک بیاس
سوترون پر بھاشس بنا دیا تھا- اُس بھاش مین بید بادیون کا کھنڈن یعنی رد کر کے کل
اُپنکھدون کا جیو برہم کی یکتائی ابھید مین مطلب ظاہر کر دیا تھا کیسے وہ شنکر اچارج
جیو تھے کہ بیدون و بیدون کے چھ انگون کے جاننے والے لاثانی پنڈت تھے اور
نہایت مدلل تھے پھر بھی بھاش کے اُنہین اُپنکھدون کے جاننے مین جنھون کی عقل طاقتور
نہین تھی اُنہین جگیاسیون یعنی طالبان نجات کے واسطے نہایت رحم دل سوامی شنکر
انند منی جیو نے گیان مین مددگار جو اُپنکھدون کے سخن تھے اُنہین اُپنکھدن کے معنے
اختیار کر کے اصل آتم پوران سنسکرتی شلوکون مین بنا کر اُسمین درج کر دیے- پھر اصل آتم پوران
سنسکرتی شلوکونمین بسبب مشکل ہونے کے لوگون کی توجہ نہ دیکھکر پنڈت کاکارام نے
اُس اصل آتم پوران سنسکرتی شلوکون کا ٹیکا یعنے تشریح کر دی پھر بھی تشریح کے
اُنہین سنسکرتی شلوکون مین بیاکرن سے ناواقف اشخاص کی توجہ نہ دیکھکر اُنہین بھاشا

ہندی خواندہ طالبان نجات اشخاص کے لیے مہربانی کرکے سوامی چدگھنانند گری جیو نے
اُس سنسکرتی اصل آتم پوران کو ہندی بھاشا زبان مین مفصل طور پر بنا دیا تھا پھر اُس
ہندی بھاشا آتم پوران مین بہ سبب مشکل عبارت و مشکل الفاظ ہونے کے فارسی خواندہ
اشخاص کی توجہ نہ ہونے سے اس لیے اُن کے کلیان کے واسطے پر اُپکار کا خیال
دل مین رکھکر اوس اُس آتم پوران بھاشا کا خلاصہ نکال کر زبان اُردو بعبارت نثر
آسان طور پر ترجمہ کرتا ہون اور اگر اسمین کسی کو شک پیدا ہو تب مفصل آتم پوران
کو دیکھ لیوے کیونکہ یہ اختصار ہی مفصل و اختصار کا بڑا فرق ہوتا ہی اور جس طرح
سمندر سے ایک خورد نہر نکالی جاوے اسی طرح مین نے اُس مفصل آتم پوران مین
سے مانند نہر کے یہ خلاصہ نکالا ہی اگرچہ ہمارا دل اس مفصل آتم پوران کے ترجمہ کرنے کو
چاہتا تھا کیونکہ جب تک اُسی طرح مع دلائل کے تشریح نہ ہو تب تک آج کل نئی روشنی
کے لوگون کے اعتراض رفع نہین ہو سکتے مگر مین نے تین باعث سے اس خلاصہ
آتم پوران اُردو مین زیادہ تشریح و دلائل و مشکل عبارت نہین رکھی وہ تین باعث
یہ ہین اول آج کل کے لوگ سست طبیعت ہونے سے طول طویل پستک مین اُنکا
دل نہین لگتا۔ دوم باعث یہ ہی کہ مشکل عبارت کو سمجھ نہین سکتے۔ سوم باعث یہ ہی کہ
بڑی پستک کو تاجر کتب مطبع والے طبع نہین کرتے اس لیے ہم نے طول طویل نہین
کیا۔ اور اس آتم پوران کے اٹھارہ ادھیاے ہین اور چار بید ون کے
اُپنکھدون کا اُپدیش اسمین مندرج ہی اور بھگتی گیان بیراگ یوگ نیک اخلاق وغیرہ
ہر ایک قسم کا اُپدیش اسمین درج ہی اور اسمین کسی کے بزرگون کی شکایت
نہین ہی۔ یہ نہایت عمدہ گرنتھ قابل دید ہی اور پوراتن رکھیشرون کا اُپدیش اسمین
درج ہی۔ اور اصل آتم پوران کے بنانے کا باعث اس پستک کے اخیر مین بیان
کرینگے اور مرید و مرشد یعنی سکھ و گورو کی اسمین گفتگو چرچا کے ذریعہ سے جلدی گیان
حاصل ہو سکتا ہی۔ اس لیے اسمین بھی مرید و مرشد کی گفتگو سوال و جواب مندرج ہی
اب اسکے آگے مرید کے علامات کھکر رگ بید کے اتریہ اُپنکھدون کے

اُپدیشں کا بیان ہوگا -

ادھیاے اول

دربیان رگ بید کی ایترے اُپنیشد سنکا دکون کا اُپدیش خلقت کو

اب پہلے ادھکاری کے علامات بیان کرتے ہین کہ جس نے بیدون کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہی اور گورو کے کہے موافق بیدون کے ارتھہ سمجھتے ہین جسکی عقل نہایت تیز طاقت ور ہی اور بڑا رحم دل ہی ایسا زود فہمی کوئی نجات متلاشی شخص پانچ قسم کے فرق سے خوف ناک جہان کے لوگون کو دیکھکر دل مین سوچ کرنے لگا - وہ پانچ قسم کا بھید یعنی فرق یہ ہی - ایک جیو ایشور کا بھید - دوم جیوون کا آپس مین بھید - سوم ایشور جڑ کا بھید چہارم جیو جڑ کا بھید پنجم جڑ جڑ کا بھید - ایسے پانچ قسم کے فرق سے غرقاب تکلیفات سے آلودہ جہان کے لوگون کو دیکھکر بچار کرنے لگا - ہاے افسوس ہی کہ اس جہان کے کل مجسم جیو نہایت باعث تکلیفات اس جہان ترشول سے جنم مرن دکھون کو بڑے پاتے ہین - کون سی تجویز سے یہ جیو اس ترشول روپ جہان کے دکھون سے چھوٹ کر نجات کو لیکے سرور ابدی کو حاصل کرین - ایسے سوچ کر وہ رحم دل مرید اپنے مرشد حقیقی کے پاس آکر قدم بوسی کرکے سوال کرنے لگا - مرید بولا ای عاجزون پر مہربان مرشد صاحب - یہ کل جیو اس ترشول روپ جہان کو ترک کرکے کونسی تجویز سے نجات یعنی مکتی کو حاصل کرین - اور مانند ترشول کے یہ جہان کیسا ہی - اول نہایت سخت تیز ہی - اور جس طرح ترشول آہن یعنی لوہے سے بنتا ہی اسی طرح یہ جہان اگیان سے بنا ہوا ہی - اور جس طرح ترشول کی تین شاخ یعنے تین شاخین ہوتی ہین اسی طرح مانند ترشول کے اس جہان کی ہین رجوگن تموگن ستوگن یعنے قوت ارادی و قوت تمیز و قوت غضبی یہ تین شاخین ہین - ای مرشد صاحب براہ مہربانی اسکے دور کرنے کی کوئی تجویز آپ فرمائین -

مرشد بولا - ای مرید اگیان کے دور کرنے والا ایک گیان ہی - اُس گیان سے علاوہ دیگر کرم اُپاشنا وغیرہ سے اگیان دور نہین ہوسکتا -

مرید بولا - اے سوامی مین نے جہان ترشول کے دور کرنے کی تجویز پوچھی تھی - آپ نے
اگیان کے دور کرنے کی تجویز فرمائی ہے اس لیے یہ جواب مطابق سوال کے نہین ہے -
مرشد بولا - اے مرید یہ کل جہان روپ ترشول پرمیشور کی مایا سے پیدا ہوا ہے - اور
گیان سے مایا کے دور ہوے بعد ازان مایا کا کارج جہان ترشول بھی دور ہو جائے گا
مثلاً جسطرح تندون یعنی سوتر کے ناش ہوے سوتر کا کارج بستر بھی ناش ہو جاتا ہے اسیطرح اگیان کے
ناش ہوے جہان کا دکھ بھی ناش ہو جائیگا - مرید بولا - اے سوامی آپ نے گیان سے اگیان
کا ناش ہونا کہا تھا - اب گیان سے مایا کا ناش کہتے ہو - یہ دونون آپسمین مخالف سخن ہین
مرشد بولا - اے مرید مایا اور اگیان ان دونون کے معنی ایک ہین - جس طرح
سبو و گھٹ ان دونون کے معنے ایک ہین اسی طرح مایا اور اگیان ان
دونون کے معنی ایک ہین اس لیے مخالفت نہین -
مرید بولا - اے سوامی پہلے آپ نے گیان سے اگیان کا دور ہونا کہا تھا مگر یہ بات
دل نشین نہین ہو سکتی کیونکہ گھڑے بستر وغیرہ اشیا کا گیان کل لوگون کو ہوتا ہے -
مگر کسی کا اگیان دور نہین ہوتا -
مرشد بولا - اے مرید بیدانت شاستر کے سماعت سے پیدا شدہ گیان وہ اگیان
کا دور کرنے والا ہے - اس سے علاوہ کل گیان مانند اگیان کے ہین - اس لیے
مین برہم ہون - ایسا بیدانت کے سماعت سے و مرشد حقیقی کی مہربانی سے پیدا شدہ
گیان مکتی کے حاصل ہونے کا باعث ہے - اے مرید اس لیے جہان دکھ کا ناش
کرکے برہمانند نجات کو حاصل کرو - اور اپنے سروپ کے اگیان دور کرنے کے
لیے مین برہم ہون اس گیان کو بیدانت سماعت سے ضرور حاصل کرو - اور اس
آتم گیان سے علاوہ جسم کی خودی روپ قید مین ڈالنے والے کام یعنی آرزو والے
یگ وغیرہ کرمون کو ترک کرو - اور آتم گیان وہ کیسا ہے کہ جہان دکھ کا باعث
اگیان کے دور کرنے والا ہے اور ابھید یعنے بلا فرق آتم سروپ برہم کی پراپتی
کرانے والا ہے اس لیے آتم گیان ہی سب سے زیادہ افضل ہے - اب آتم سروپ

برہم کی لامحدودی کو ثابت کرکے دکھاتے ہین - اے مرید وہ برہم کیسا ہی - دیش پرچھید -
کال پرچھید - بستو پرچھید سے رہت ہی یعنے مکان و زمان و چیز کی حد سے بری ہی -
کیونکہ کل سبھو وغیرہ اشیاے تین حدود کے سبب سے محدود ہین - جسطرح
اس جگہہ پڑا ہوا گھڑا دیگر جگہ نہین ہوتا - اس لیے گھڑا دیش کی حد سے محدود ہی -
اور پیدایش کے وقت سے پہلے و فنا کے بعد وقت مین گھڑا نہین ہوتا - اس لیے
گھڑا کال کی حد سے محدود ہی - اور گھڑا بستر سے علنحدہ ہی - اس لیے گھڑا بستر کی حد
سے محدود ہی - اس طرح کل اناتم اشیاے تین حدود سے محدود ہوکر مقیم ہین اور
آتم سروپ برہم تین حدود سے بری ہونے سے لامحدود ہی - کیونکہ برہم کل جگہہ بیاپک
ہی - اس لیے برہم دیش کی حد سے بری ہی - اور پیدایش فنا سے پاک ہی - اس لیے
برہم کال کی حد سے بری ہی - اور برہم کل کا اپنا آپ آتما ہونے سے اس لیے بستو
کی حد سے بری ہی - اس مطلب سے بید کی شرتی نے جیو آتم برہم کی یکتائی بیان
کی ہی - ایسے آتم سروپ برہم کی پراپتی کا سادھن گیان ہی - ایسا ست چت آنند
لامحدود آتم سروپ برہم ہی ہمیشہ ایک حالت پر قایم ہی - اُس برہم سے علاوہ
دیگر کل اناتم پرپنچ ~~ہمیشہ~~ نیست و نابود ہی - اے مرید ایسے ست چت آنند سروپ آتما کے
گیان کا جنھون نے ترک کیا ہی - وہ کل جیو جنم مرن وغیرہ قید مین داخل ہوے ہین
اور جن اشخاص نے ست چت آنند واحد انتریامی پرماتم سروپ آتما کا ترک کیا ہی وہ کل
تامسی حیوانات وغیرہ جونیون مین جاکر داخل ہوے ہین مطلب یہ ہی کہ جنھون نے پرمیشور
سے پیدا شدہ بیدون کو ترک کیا ہی گویا اُنھون نے پرمیشور کو ترک کیا ہی - اب ایہین
ایک گذشتہ حکایت بیان کرتے ہین وہ تم دل لگاکر سُنو - کیسی وہ حکایت ہی
کہ جسمین مکتی کے سادھنون کے جتانے والے سنکادک رشیون و پرجا یعنی مخلوق
کے گفتگو مباحثہ کا بیان ہی - اے مرید بوقت پیدایش جہان کے برہما جیو نے سنکادکون
کو پیدا کیا تھا - کیسے وہ سنکادک تھے کہ جنھون نے بیدون کے ارتھون مین انسانون
کی دلیل نہین پہونچ سکتی - وہ بیدون کو اچھی طرح جانتے تھے - پھر وہ سنکادک

کیسے تھے کہ جنھون نے دل وحواس یعنی من اندریان اپنے قابو کیے ہوے ہین -
اور سردی گرمی کو برداشت کرنے والے آتم گیانی تھے - وہ سنکادک نہایت مہربان ہوکر
آتم گیان سے محروم لذتیون مین غلطان لوگون کو دیکھکر بہ سبب رحم دلی کے کہنے لگے -
سنکادک بولے - اے لوگو آتم گیان ہی تم کو آنند یعنی سرور ابدی کا باعث ہے - اور
اس آتم گیان سے علاوہ دیگر کل کام باعث تکلیفات ہین - اے مرید اس طرح جب
سنکادکون نے کہا تب بہ سبب پچھلے گناہون کے وہ لوگ سنکادکون کے سخنون پر
یقین نہ لاکر لذات محسوسات یعنی لذتیون کے لیے کرمون کو کرنے لگے پھر اُن مین
سے جو اعلی اوسط ادنی تین قسم کے گناہگار تامسی لوگ بید کے حکم سے نافرمان ہوکر
بدعادات والے آتمانند سے محروم ہوکر خوشی اپنی لذات محسوسات یعنی لذتیون
مین دل نشین کرلی پھر اُن لذتیون کے بھوگنے سے دل وحواس وجسم مین فریب
وجھوٹ وچوری وغیرہ بدعادات کے پیدا ہوجانے سے اُسکا نتیجہ طائر سانپ
درخت ان تین قسم کے اجسام جونیون مین جاکر داخل ہوے - اس طرح تامسی
لوگون کا احوال دریافت کرکے اب دیگر راجسی وساتکی لوگون کا احوال آگے
کہتے ہین - اے مرید وہ تین قسم کے مخلوق تھے تامسی راجسی ساتکی - اُن مین سے
تامسی کا احوال کہا - اب دوسرے راجسی لوگون کا احوال سُنو - اے مرید وہ دوسرے
راجسی لوگ آتم گیان کو ترک کرکے بید مین بیان کیے ہوے جوگ وغیرہ کرم واگنی سورج
وغیرہ کی اُپاشنا یعنی آتش آفتاب وغیرہ کی پرستش ہے - ان کرم اُپاشنا کو باعث
خوشی کا جان کر اُن کرم اُپاشنا کو بہشت کی آرزو دل مین رکھ کر کرنے لگے اُنکا
نتیجہ بہشت کے لذات محسوسات کو پانے لگے اس طرح راجسی لوگ بہشت مین
کرمون کا پھل بھوگ کر وہان سے پھر جنم مرن کو پانے لگے - اے مرید وہ کرم اُپاشنا مین
متوجہ راجسی وساتکی دونون تھے اُن مین سے راجسی کا احوال تم سے کہہ دیا ہے -
اب تیسرے ساتکی لوگ کرم اُپاشنا کرتے ہوے اس طرح آپس مین بچار
کرنے لگے کہ بیدون سے واقف جو سنکادک رشی ہین اُنھون نے مکتی کا سادھن

آتم گیان کہا ہی - مگر اس گیان مین ابھی تک ہمارا ادھکار نہین ہی یعنی گیان کے لایق ابھی
ہم نہین ہین کیونکہ تونگ پدارتھ کا لکھ ساکھی کوٹستھ اور تت پدارتھ کا لکھ پرم برہم انھون
کا جسم وغیرہ سے علٰحدہ ابھی تک ہم نے نہین کیا - اور من اندریان پران وغیرہ سے
بھی اُس پرماتما کو ہم نے معلوم نہین کیا - اور بیدون سے واقف اپنے باپ وغیرہ
بزرگون سے بھی اُس پرتما کو ہم نے معلوم نہین کیا - اور اپنی عقل سے بھی اُس نرگن
پرماتما کو ہم نے نہین معلوم کیا - اور بید کے سخنون سے بھی اُس نرگن پرماتما کو نہین معلوم
کیا صرف جسم سے علٰحدہ کرتا بھوگتا یعنے فعل کا کنندہ و اُسکا نتیجہ پانے والا آتما سروپ
ہم نے جانا ہوا ہی اور بید کی شرتی بھی شروتا بگیاتا یعنی سُننے والا و جاننے والا آتما کا
سروپ بیان کرتی ہی - اور ابھی یگ وغیرہ کرمون کا بھی ہم نے ترک نہین کیا اور برہم شروتری
و برہم نشٹھی گورو کے پاس جاکر اُس نرگن پرماتما کے سروپ دریافت کرنے کے لیے بھی
ابھی تک ہم لایق نہین ہین - اور اگر ہم اُس نرگن پرماتما کو نہ جان کر بہشت وغیرہ کے آنند لذت
کیواسطے تدارک کرینگے تب ہمارا جنم بے فائدہ ضائع ہوجائیگا کیونکہ نرگن برہم کے
گیان کے واسطے پرمیشور نے کل جیوون کا جسم بنایا ہی - پھر انھین مین سے گورشاستر
کے ذریعہ سے آتم سروپ نرگن برہم کے گیان واسطے یہ مانش جنم یعنی قالب انسانی
نہایت عمدہ ہی - اب ہم کو واجب ہی کہ آتم گیان کے حاصل ہونے کے لیے پہلے ہم گیان
کے ادھکاری کے سادھنون کو اختیار کرین - اے مرید اس طرح وہ ساتکی لوگ بچار کرتے
ہوے نشکام یعنی بلا آرزو شبھ کرم و اُپاسنا کو اچھی طرح کرکے اپنے دل کو صاف قائم
کرکے پھر ببیک بیراگ کھٹ سنپتی ممچھتا انھین چار سادھنون کو اختیار کرکے
پھر سنکادکون کے پاس جاکر ڈنڈوت پرنام کرکے اپنا کل دلی مطلب اُنکو سُنایا
تب وہ سربگ رحم دل سنکادک اُنکو آتم گیان کے واسطے کہنے لگے - سنکادک بولے
اے ادھکاری پرماتما کے سروپ مین بانی یعنی دل گویائی کی رسائی نہین ہی
کیونکہ شبد صرف جاتی گن کریا والی چیز کو جناتا ہی - مثلاً جس طرح گھڑا یہ شبد ہی - اور
اُس گھٹ مین گھٹت یہ جاتی ہی - اور سفیدی زردی وغیرہ یہ گھڑے مین گن یعنی

وصف ہین اور جسے آنا اے جانا یہ کریا یعنی فعل ہی اور آتم سروپ برہم ہین جاتی وگن وکریا
یہ تینوں نہین ہین کیونکہ بہت مین ایک ہمیشہ رہے اُسکا نام جاتی ہی جس طرح بہت
گھٹون یعنے گھڑیون مین ایک گھٹ یعنی ہمیشہ گھٹ جاتی رہتی ہی اور بہت بستر دن
مین ایک ہمیشہ بسترت جاتی رہتی ہی اور گھٹ بستر کے فنا ہوے سے گھٹت بسترت
جاتی کا ناش نہین ہوتا۔ یہ نیایک شاستر مت والے مانتے ہین۔ اور جاتی کا آشر ا
یعنے تکیہ ہو اور دروین رہے یعنے جاتی والا ہو اور بلا آشرے نہ رہ سکے۔ اُسکا
نام گن ہی یعنے وصف ہی۔ مثلاً جس طرح سفیدی زردی وغیرہ گن بغیر گھڑے وغیرہ
کے نہین رہ سکتے اور آمد و رفت کریا بھی محدود درو یعنے چیز مین رہتی ہی بیاپک
یعنے لامحدود چیز مین نہین رہ سکتی کیونکہ نیایکون کے مت مین نو درو مانتے ہین
زمین۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش۔ کال۔ دِشا۔ من۔ آتما۔ یہ نو درو
ہین۔ ان مین سے آکاش کال دشا آتما یہ چار بیاپک یعنی لامحدود ہین۔ باقی
پانچ پرچھن یعنے محدود ہین۔ خلاصہ یہ ہی کہ بیاپک یعنی لامحدود اشیا مین کریا نہین
رہ سکتی۔ مطلب یہ ہوا کہ جاتی گن کریا والے چیز مین شبد یعنی آواز گویائی کی رسائی
ہی اور پرماتما ایک ہی اُس سے علاوہ کوئی چیز ہمیشہ قائم نہین ہی۔ اس لیے برہم
مین جاتی نہین ہی۔ اور برہم نرگن اگسے ہی۔ اس لیے برہم مین گن وکریا نہین ہی۔
اب غور کرنا واجب ہی کہ جب جاتی گن کریا جسمین نہین ہی اُسمین شبد کی رسائی
کس طرح ہوگی اور من کی رسائی بھی اُپادھی والی چیز مین ہوتی ہی۔ نرُاپادھک
پدارتھ مین من کی رسائی نہین ہوسکتی۔ اور شدھ یعنی خالص پاک ذات برہم مایا
وغیرہ اُپادھی سے مبرا ہی۔ اس لیے خالص پاک برہم مین من بانی یعنی دل گویائی کی
رسائی نہین ہی۔ ای ادھکاری لوگو جب آتما من بانی سے آگوچر یعنے دل گویائی کا
محسوس نہین ہی تب کس طرح آتما من بانی سے جانا جاوے۔ اس لیے ہم آتما
کے بیان کرنے کو طاقت ور نہین ہین۔ اور تم بھی اُسس خالص پاک آتما کو ساکھیات
جاننے مین طاقت ور نہین ہو۔ اس لیے اب اُس نرگن شدھ برہم مین جہان کا

ارُوپن یعنے فرض کرکے پھر اُسکے رد کو دکھا کر یعنے ادھیا روپ اپواد بھاگ تیاگ لکھنا سے
اُس شدھ نرگن پرماتما کا ہم تم کو اُپدیش کرتے ہین - اعتراض - آپ نے آتما کو شدھ
روپ پاک کہا ہی یہ بات غلط ہی - کیونکہ آتما خود ہی اہنکار وغیرہ سے مشتمل ہی اور پرتیکھ
وغیرہ پرمانون سے ثابت ہی - اس لیے وہ کس طرح شدھ پاک ہوسکتا ہی - جواب -
آتما مین اہنکار وغیرہ کی ملوثی وِسکار تا یعنے صورت کا نمودار ہونا یہ کل مایا کے کلپت
یعنی فرضی ہین - اس لیے موہوم ہونے سے جھوٹے ہین - اور کل کلپنا یعنی کل فرضی چیزون
کا ادھشتان یعنی آشر ادرُوپ بستو یہ آتم لفظ کا خالص ارتھ یعنی مطلب ہی - اسے
ادھکاری لوگو وہ سرب شکتی مان پرماتم دیو جہان کی پیدایش سے پہلے عین واحد
ذات ہست مطلق تھا - اور یہ کل اناتم پرپنچ جہان اپنی پیدایش سے پہلے کچھ نہ تھا - اُس
پرماتم دیو نے اپنی مایا کے پہلے ہرن گربھ کو پیدا کیا یعنے سوکھم پرپنچ کو ظاہر کیا - پھر
اُس سوکھم پرپنچ روپ ہرن گربھ سے برھمانڈ کو پیدا کیا - کیسا وہ برھمانڈ ہی - بیراٹ
بھگوان کا شریر ہی - اور جسمین چودہ طبق یعنی چودہ لوک ہین - اور پرماتما کی ہستی سے جسکی
ہستی ہی - اور نام وروپ وکریا سروپ ہی یعنی اسم وصورت وفعل جسکی شکل ہی -
ایسے برھمانڈ کو پیدا کرکے بعد ازان پرماتم دیو نے بچار کیا کہ چودہ طبق جسمین منقسم ہین
اور پانچ بھوتون یعنے پانچ عناصر سے پیدا ہوا ہی ایسا جو برھمانڈ ہی وہ بلا حرکت بلا تمیز یعنے
جڑروپ ہی - اور جس طرح بغیر مالک کے گھر برباد ہوجاتا ہی اسی طرح یہ بے تمیز بے حرکت
جڑروپ برھمانڈ بھی بغیر میرے برباد ہوجائیگا اس طرح بچار کرکے پرماتم دیو نے
اندریان یعنی حواس اور دیوتا وغیرہ نامعلوم لطیف پیدایش کو ظاہر کرنے کے لیے اُس
بیضہ یعنی انڈے مین گوناگون کے سوراخ کردیے - اور اُن مین سے مکھ یعنی دہن
کے سوراخ سے گویائی یعنے واک اندری اور اُسکا اگنی دیوتا اور رسنا اندری یعنے
زبان و اُسکا برن دیوتا ظاہر کیا - اور ناسکا یعنی بینی سوراخ سے گھران اندری یعنی بینی
حس و اُسکا وایو دیوتا ظاہر کیا - اور چشم سوراخ سے چکھو اندری یعنی چشم حواس و
اُسکا آفتاب دیوتا ظاہر کیا اور کانون کے سوراخ سے شروتر اندری یعنی گوش حواس

وہ اسکا دگپال دیوتا ظاہر کیا - اور چمڑے سے تچو اندری یعنی پوست حواس وہ اسکا دیوتا
ظاہر کیا - اس طرح کل حواس وہ اُسکے دیوتا بیراٹ بھگوان کے جسم سے ظاہر کیے - اور
کل اعضا ظاہر کیے - کیسا یہ بیراٹ بھگوان کا جسم ہی کہ جسکا طول عرض بے شمار کوسون
تک ہی ایسے بیراٹ جسم مین مقیم ہی - جو گویائی وغیرہ کے دیوتا ہین وہ کل دیوتا بسبب
بھوک پیاس کی تکلیف کے اُس بیراٹ جسم سے علیحدہ آب و دانہ وغیرہ اپنے لائق
خوراک نہ دیکھکر اپنے والد پرمیشور سے عرض کی - کہ اے پیدا کنندہ پرماتم دیو کوئی خرد
شریر پیدا کرو جسمین ہم تھوڑے بھوجن سے ترپت ہو جائین تب اُنھین دیوتون کی عرض
قبول کرکے پرماتم دیو نے گئو اسپ فیل وغیرہ گوناگون چوراسی لاکھ جونیون کو پیدا
کیا مگر اُن کل جونیون کو دیکھکر دیوتا خوش نہ ہوے - پھر پرماتم دیو نے انسان
جسم یعنی مانش شریر کو پیدا کیا تب کل دیوتا جسم انسان کو دیکھکر نہایت خوش
ہوگئے - کیونکہ اس جسم انسان مین بھوگ موکھ یعنی لذات محسوسات و نجات
دونون حاصل ہو سکتے ہین اور ہر ایک کام کرنے کی طاقت و عقل اس جسم انسان
مین ہی اس سبب سے پرمیشور کے حکم سے کل دیوتا اُس جسم کے اپنے اپنے حواس
یعنے اندری مین داخل ہوکر مقیم ہوے - اس طرح سے جزو یعنی بیشٹی شریر مین آفتاب
وغیرہ دیوتا ادھی دیو اور چشم وغیرہ جو ہین ادھیاتم اور روپ یعنی باصرہ وغیرہ بشی یعنے
محسوسات ادھی بھوت یہ کل تریچی ثابت ہوئی - اور پھر اُنھین مین بھوک پیاس
قائم کی بعد ازان اُن کی بھوک پیاس کے دور کرنے کے لیے پرمیشور نے پانچ
بھوتون یعنی پانچ عناصر سے گوناگون کا اناج پیدا کیا - اے ادھکاری لوگو اس طرح
پرمیشور شریر کو پیدا کرکے بچار کرنے لگا کہ یہ جسم جڑ یعنی بے تمیز بے حرکت ہی
جب تک مین اسمین داخل نہ ہونگا تب تک یہ چیتن نہ ہوگا - اس طرح سربشکتی مان
پرماتم دیو نے بچار کرکے سر کے درمیان جگہہ یعنی مور دہ استھان سے جسم مین پرویش
کرکے کل سنگھات یعنی مجمع جسم کو چیتن یعنی متحرک و منور کیا - اس سے یہ ثابت ہوا
کہ جسم حواس پران دل عقل وغیرہ کل بے تمیز بے حرکت ہین - ایک آتما کے

پرکاش سے یہ کل چیتن یعنے متحرک وجاننے والے ہوجاتے ہین۔ مثلاً جس طرح
آہن یعنی لوہا آتش کی طاقت کو پاکر دیگر چیز کے جلانے مین طاقتور ہوجاتا ہی
اور جس طرح چمک پتھر کی طاقت سے کودنے لوہا لگ جاتا ہی۔ اسی طرح جسم
حواس عقل دل وغیرہ آتما کی طاقت کو پاکر تحرک وتمیز والے ہوجاتے ہین۔ اس
طرح جیو روپ کرکے پرماتما کا پرویش بموجب فرمودہ بید کے یہان بیان کیا۔
ای ادھکاری لوگو یہ وہ جیو آتما شریر مین اندا اتم ادھیاس کرکے کرتا بھوگتا سکھی
دکھی آپ کو ماننے لگا اور اپنی اصلیت ست چت آنند سروپ وحدانیت ذات
کو بھلا کر جاگرت سپن سکھوپت یعنی ناسوت ملکوت جبروت۔ ان تین خوابون کو
دیکھنے لگا۔ اب مانند خواب کے ان جاگرت سپن سکھوپت تینون کو ثابت
کرتے ہین کہ جاگرت یعنی حالت بیداری اُسکا نام ہی جو چیز ہو اُسکو اصل سے
جیسے کا ویسا جاننا۔ اور وہ ست چت آنند سروپ پرماتما ایک ہی جس کے تین
زمانہ مین حالت تبدیل نہ ہو اُسکو ست کہتے ہین اور چت نام چیتن کا ہی یعنے
جسکی روشنی کسی وقت مین معدوم نہ ہو۔ اور آنند بمعنی دکھ تکلیف سے مبرا ہمیشہ
خوشی ہو۔ ایسے ست چت آنند سے علیحدہ است جڑ دکھ روپ ہی جانو۔ است
بمعنے جسکی ہستی نہ ہو۔ جڑ بمعنے بے تمیز بلا روشن۔ دکھ بمعنی تکلیف۔ ایسے ست
چت آنند روپ آتما سے علیحدہ نام جگت است جڑ دکھ روپ ہی اس طرح ست
چت آنند سروپ پرماتما سے علیحدہ کیا ہوا یہ کل جہان مانند خواب کے است جڑ
دکھ روپ جھوٹھا ہی۔ اس لیے جاگرت سپن سکھوپت مین جو جو اشیا نظر آتے
ہین وہ کل است جڑ دکھ روپ ہونے سے مانند خواب کے جھوٹے ہین کیونکہ خواب
کے معنی یہ ہین جو چیز دراصل نہ ہو اور وہم سے نظر آوے اُسکا نام خواب ہی۔ یہ
جاگرت سپن سکھوپت کل جہان پرماتما سے علیحدہ کیا ہوا کچھ دراصل نہین ہی اور
نظر آرہا ہی اس لیے موہوم ہونے سے جھوٹھا ہی۔ ای لوگو حالت بیداری یعنے
جاگرت روپ ایک پرماتم سروپ کا گیان ہی۔ باقی کل حالت یعنی اوستھا مانند

واُسکا ڈگپال دیوتا ظاہر کیا۔ اور جرم سے تچھ اندری یعنی پوست حواس و اُسکا دیوتا
ظاہر کیا۔ اس طرح کل حواس و اُسکے دیوتا بیراٹ بھگوان کے جسم سے ظاہر کیے۔ اور
کل اعضا ظاہر کیے۔ کیسا یہ بیراٹ بھگوان کا جسم ہی کہ جسکا طول عرض بے شمار کوسون
تک ہی ایسے بیراٹ جسم مین مقیم ہی۔ جو گویائی وغیرہ کے دیوتا ہین وہ کل دیوتا بسبب
بھوک پیاس کی تکلیف کے اُس بیراٹ جسم سے علیحدہ آب و دانہ وغیرہ اپنے لائق
خوراک نہ دیکھکر اپنے والد پرمیشور سے عرض کی۔ کہ اے پیدایش کردہ پرماتم دیو کوئی خرد
شریر پیدا کرد جسمین ہم تھوڑے بھوجن سے تریپت ہو جائین تب انھین دیوتون کی عرض
قبول کرکے پرماتم دیو نے گئو اسپ فیل وغیرہ گوناگون چوراسی لاکھ جونیون کو پیدا
کیا مگر اُن کل جونیون کو دیکھکر دیوتا خوش نہ ہوے۔ پھر پرماتم دیو نے انسان
جسم یعنی مانش شریر کو پیدا کیا تب کل دیوتا جسم انسان کو دیکھکر نہایت خوش
ہو گئے۔ کیونکہ اس جسم انسان مین بھوگ موکھ یعنی لذات محسوسات و نجات
دونون حاصل ہو سکتے ہین اور ہر ایک کام کرنے کی طاقت و عقل اس جسم انسان
مین ہی اس سبب سے پرمیشور کے حکم سے کل دیوتا اُس جسم کے اپنے اپنے حواس
یعنے اندری مین داخل ہو کر مقیم ہوے۔ اس طرح سے جزو یعنی بیشٹی شریر مین آفتاب
وغیرہ دیوتا ادھی دیو و چشم وغیرہ حواس ادھیاتم اور روپ یعنی باصرہ وغیرہ بشئی یعنی
محسوسات ادھی بھوت یہ کل ترپٹی ثابت ہوئی۔ اور پھر انھین مین بھوک پیاس
قائم کی بعد ازان اُن کی بھوک پیاس کے دور کرنے کے لیے پرمیشور نے پانچ
بھوتون یعنی پانچ عناصر سے گوناگون کا اناج پیدا کیا۔ اے ادھکاری لوگو اس طرح
پرمیشور شریر کو پیدا کر کے بچار کرنے لگا کہ یہ جسم جڑ یعنی بے تمیز بے حرکت ہی
جب تک مین اسمین داخل نہ ہونگا تب تک یہ چیتن نہ ہوگا۔ اس طرح سربشکتی مان
پرماتم دیو نے بچار کر کے سر کے درمیان جگہہ یعنی موردہ استھان سے جسم مین پرویش
کر کے کل سنگھات یعنی مجمع جسم کو چیتن یعنی متحرک و منور کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا
کہ جسم حواس پران دل عقل وغیرہ کل بے تمیز بے حرکت ہین۔ ایک آتما کے

پرکاش سے یہ کل چیتن یعنے متحرک وجاننے والے ہوجاتے ہین۔ مثلاً جس طرح
آہن یعنی لوہا آتش کی طاقت کو پاکر دیگر چیز کے جلانے مین طاقت ور ہوجاتا ہے
اور جس طرح چمک پتھر کی طاقت سے کودنے لوہا لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جسم
حواس عقل دل وغیرہ آتما کی طاقت کو پاکر تحرک وتمیز والے ہوجاتے ہین۔ اس
طرح جیوروپ کرکے پرماتما کا پرویش بموجب فرمودہ بید کے یہان بیان کیا۔
ای ادھکاری لوگو پھر وہ جیو آتما شریر مین اتم ادھیاس کرکے کرتا بھوگتا سکھی دکھی
دکھی آپ کو ماننے لگا اور اپنی اصلیت ست چت آنند سروپ وحدہٗ ذات
کو بھلا کر جاگرت سپن سکھوپت یعنی ناسوت ملکوت جبروت۔ ان تین خوابون کو
دیکھنے لگا۔ اب مانند خواب کے ان جاگرت سپن سکھوپت تینون کو ثابت
کرتے ہین کہ جاگرت یعنی حالت بیداری اُسکا نام ہے جو چیز ہو اُسکو اصل سے
جیسے کا ویسا جاننا۔ اور وہ ست چت آنند سروپ پرماتما ایک ہے جس کے تین
زمانہ مین حالت تبدیل نہ ہو اُسکو ست کہتے ہین اور چت نام چیتن کا ہے یعنے
جسکی روشنی کسی وقت مین معدوم نہ ہو۔ اور آنند بمعنی دکھ تکلیف سے مبرا ہمیشہ
خوشی ہو۔ ایسے ست چت آنند سے علٰحدہ است جڑ دکھ روپ ہی جانو۔ است
بمعنے جسکی ہستی نہ ہو۔ جڑ بمعنے بے تمیز بلا روشن۔ دکھ بمعنی تکلیف۔ ایسے ست
چت آنند روپ آتما سے علٰحدہ نام جگت است جڑ دکھ روپ ہے اس طرح ست
چت آنند سروپ پرماتما سے علٰحدہ کیا ہوا یہ کل جہان مانند خواب کے است جڑ
دکھ روپ جھوٹھا ہے۔ اس لیے جاگرت سپن سکھوپت مین جو جو اشیا نظر آتے
ہین وہ کل است جڑ دکھ روپ ہونے سے مانند خواب کے جھوٹے ہین کیونکہ خواب
کے معنی یہ ہین جو چیز در اصل نہ ہو اور وہم سے نظر آوے اُسکا نام خواب ہے۔ یہ
جاگرت سپن سکھوپت کل جہان پرماتما سے علٰحدہ کیا ہوا کچھ در اصل نہین ہے اور
نظر آرہا ہے اس لیے موہوم ہونے سے جھوٹھا ہے۔ ای لوگو حالت بیداری یعنے
جاگرت روپ ایک پرماتم سروپ کا گیان ہے۔ باقی کل حالت یعنی اوستھا مانند

خواب کے جھوٹے ہین - خلاصہ یہ ہی کہ جس طرح حالت خواب مین در اصل کوئی چیز نہین ہوتی مگر
بہ سبب اگیان نیند کے گوناگون اشیاے نظر آتی ہین - اسی طرح واحد انیت عین شدہ
برہم مین بہ سبب کلیت اگیان کے یہ جاگرت وغیرہ دوئی جہان مانند خواب کے نظر
آتا ہی - اس لیے جاگرت سپن سکھوپت یہ تینون مانند خواب کے ہین - ای ادھکاری
لوگو وہ پرماتم دیو نے جو جیو آتما روپ کرکے شریر مین پرویش کیا ہوا ہی - وہ جب بیراگ
وغیرہ سادھنون کو اختیار کرکے برہم شروتری برہم نشٹی گورو کی صحبت کرتا ہی
تب گورو موصوف کی مہربانی سے اس طرح بچار کرنے لگتا ہی کہ آکاش وغیرہ پانچ
بھوت یعنی پانچ عناصر - اور بھوگتا و بھوگ یعنی عیاشی و عیش کا سامان وغیرہ کل
دیکھنے لایق درشس جہان میری اصلیت واحد انیت ذات مین فرضی یعنی کلپت ہی
اور مین پرماتم دیو کل اشیاے کا روشنی کنندہ ہون - اور دل عقل حواس پران وغیرہ کل
ہمہ پرماتم دیو کی روشنی سے چیتن یعنی منور ہوے اپنے کاروبار کو کر رہے ہین - اور
مجھ پرماتم دیو سے علحدہ یہ کل جہان ہستی نیستی یعنی ست است سے جدا انرکچنی متھیا
نیست و نابود ہی - اور مین سوینگ پرکاش یعنی اپنی روشنی سے خود روشن گوشتہ اتما جو
مانند ہمیشہ ایک حالت پر دایم ہون - اور مکان زمان چیز کی حدود سے بری ہمیشہ لامحدود
اور اننت یعنی تینون زمانہ مین قائم و لازوال ہون - اور کل جہان کا ادھشٹان یعنی تکیہ
مین آتما ہون - اور جس طرح نیکی مین بدی کا خیال اور بدی مین نیکی کا خیال کرنا جھوٹا ہی
اور جس طرح بالک مین راکھس کا خیال یعنے فرض کرنا کلپت جھوٹا ہی اسی طرح مجھ
آتما مین کل جہان کلپت یعنی موہوم ہی - اور مجھ آتما مین دکھ کی لیش یعنی قطرہ بھی
نہین ہی - اور مین عین پاک ذات آنند سروپ ہون - مجھ بھوما برہم سروپ آتما سے
علاوہ دیگر کسی محدود چیز مین آنند نہین ہی - کیونکہ بید کی شرتی ایک لامحدود
بیاپک پرماتما کو آنند روپ بیان کرتی ہی اُس پرماتما سے علاوہ دیگر محدود اشیاے
مین آنند نہین کہتے - اب آتم گیان کے حاصل ہونے کا باعث یعنی سادھن روپ جو
بیراگ ہی اُسکی پیدایش واسطے بعضی آنند یعنی لذات محسوسات مین نقش دکھاتے ہین

فرضی اگیان

ویاپک

کل لغیسون مین اعلیٰ بشے عورت کا ہم بستر ہی۔ عورت کی لذت کے تردید کرنے سے کل لذات
محسوسات کا کھنڈن یعنی رد ہو جاتا ہی۔ جس طرح بڑے بہادر کو فتح کرنے سے دیگر کل
ادنیٰ کل بہادر فتح ہو جاتے ہین۔ اس لیے پہلے عورت کی صحبت سے جو نادان اشخاص
کو آنند نظر آتا ہی اُسکی تردید کرتے ہین۔ سوچ کرنا واجب ہی کہ عورت کے بدن مین کیسی
کیسی غلیظ اشیاء ہین۔ مثلاً استخوان گوشت گندگی خون بلغم تھوک پیشاب وغیرہ
انھین چیزون سے عورت کا بدن بھرا ہوا ہی اور اُس کے کل چشم وغیرہ سوراخون
سے ہر وقت غلاظت باہر نکل رہی ہی جس غلاظت کو دیکھکر یہ انسان دور بھاگ
جاتا ہی جس طرح گندگی پیشاب سے بھرے ہوے سبو کو کوئی نیک شخص نہین چھوتا
ہاے افسوس صد افسوس ہی کہ کل غلیظ اشیاء سے پُر عورت کا جسم ہی اُسپر کل
زانی اشخاص دل و جان جسم دولت وغیرہ قربان کر رہے ہین۔ اور شہوت سے مغلوب
جب یہ شخص عورت سے ہم بستر ہوتا ہی اور اُسکی صحبت سے از حد زیادہ تکلیف سے
نطفہ گر کر باہر نکلتا ہی تب افسوس و کمزوری کا باعث ہو جاتا ہی۔ اور جس قدر گندگی
پیشاب کے باہر نکلنے سے خوشی حاصل ہوتی ہی۔ اُسی قدر نطفہ باہر نکلنے سے آنند حاصل
نہین ہوتا۔ اور زانی شخص جس قدر پیشاب خانہ کے لیے عورت کی خاطر خوشامد کرتا ہی۔
اور نہایت عاجزی کرتا ہی۔ اُسی قدر پرمیشور و مرشد فقیر کی عاجزی خوشامد نہین کرتا
اور جب اُسکی عاجزی پر عورت خوش ہوگی تب اُس شخص کے آگے پیشاب خانہ نذر آ
کرے گی اور اُسکی عاجزی کو دیکھکر پرمیشور و مرشد جب خوش ہونگے تب برہمانند یعنی
سرور ابدی نجات حاصل کرا دینگے۔ اور جو اشخاص عورت سے آنند مانتے ہین۔
اُن سے ہم یہ پوچھتے ہین کہ عورت کا جسم آنند خوشی کا باعث ہی۔ یا مرد کا جسم
یا عورت مرد دونون کا ملنا۔ یا اولاد کی پیدائش آنند کا باعث ہی۔ اگر عورت کا جسم آنند
کا باعث مانو تب عورت کو مرد کی خواہش نہ ہونی چاہیے۔ اگر مرد کا جسم خوشی کا باعث
مانو تب مرد کو عورت کی خواہش نہ ہونی چاہیے۔ اگر دونون کا ملنا باعث خوشی مانو۔
تو بعد از ان نطفہ گرنے کا افسوس نہ ہونا چاہیے اور نطفہ گر جانے کے بعد بھی

ہڈیاں

کام سے اندھا

اسی طرح خوشی الذت ہونی چاہیے - اگر اولاد خوشی کا باعث مانو تب وہ اولاد دو قسم
کی ہی ایک ہم جنس - دوم غیر جنس - ہم جنس تو فرزند وغیرہ انسان ہین اور جون پرند
وغیرہ غیر جنس اولاد ہین - اگر غیر جنس باعث آنند مانو تب جون زند وغیرہ کو نکال
کر بازانہ چاہیے - اگر ہم جنس باعث آنند مانو - تب اُنکی پرورشس وغیرہ سے غم فکر یا
نافرمانبرداری کی تکلیف درنج والد کو نہ ہونی چاہیے - اس سے یہ ثابت ہوا - کہ
عورت باعث آنند کا نہین ہی - اسی طرح شبد روپ رس گندہ وغیرہ بشئے یعنے
سامعہ باصرہ ذائقہ شامہ وغیرہ محسوسات پانچون بشئے باعث خوشی کے نہین ہین
یہ کل اشیائے آنند روپ نہین ہین - صرف ایک مین آتما ہی آنند روپ ہون - اور
ماضی حال مستقبل ان تینون زمانہ مین میرا کبھی ناش نہین ہوتا - اسوجہ سے
مین است سے علیحدہ ست روپ یعنی ہست مطلق ہون - اور جس طرح سبو
بستر وغیرہ دیگر کے پرکاش سے روشن ہوتے ہین خود روشن نہین ہین - اور
مین آتما کل کا پرکاشک یعنی سب کو روشن کرنے والا ہونے سے جڑ روپ
درشس سے علیحدہ کل کا ناظر سونیک پرکاش چیتن روپ ہون - اور عورت وغیرہ
اشیائے مین صرف پریتی یعنی محبت ہونے سے اس لیے وہ عورت وغیرہ کل بھوگتا
کے شیش ہین یعنی عیاشی کی عیش کے مددگار ہین مگر مجھ آتما مین کل کی پرم پریتی
یعنے اعلی محبت ہونے سے اس لیے مین آتما دکھ سے علیحدہ پرم آنند روپ ہون - اس
باعث سے مین پری پورن آتما ست چت آنند سروپ ہون - اور ست چت آنند آتما
یہ چارو واحد ہین علیحدہ علیحدہ نہین ہین - اگرچہ ان چارون کا نام جدا جدا ہین -
مگر در اصل چارون واحد ہین - کیونکہ ست سے علیحدہ چیتن آنند آتما اگر یہ تینون ہونگے
تب است یعنی نیست ہو جائین گے - اگر چیتن سے علیحدہ ست و آنند و آتما یہ تینون
ہونگے تب مانند سبو کے جڑ یعنے بلا روشنی کے ہو جائینگے - اور جو چیز جڑ ہوتی ہی
وہ چیز مانند سبو کے پیدائش فنا والی ہوتی ہی - اس لیے چیتن سے علیحدہ
آنند ست و آتما یہ تینون بھی پیدائش فنا والے مانند سبو کے ہو جائین گے

اگر آنند سے علٰحدہ ست چیتن و آتما یہ تینوں جب ہون گے۔ تب دکھ روپ ہو جائین گے
اگر آتما سے علٰحدہ ست چت آنند یہ تینوں جب نہ ہونگے تب اناتم درشس روپ ہونے
سے مانند سبو کے پیدایش فنا والے ہو جائین گے۔ اگر ست چت آنند سے آتما جب
علٰحدہ ہو گا تب است جڑ دکھ روپ ہو جائے گا۔ اس لیے ست چت آنند آتما انھین
چارون کے نام جدا جدا ہین۔ ورنہ در اصل واحد ہین۔ مثلاً جس طرح روشنی و گرمی و جلانا
یہ تینون آتش سے علٰحدہ نہین ہین۔ اور جس طرح سرد و جلنا و شیرین یہ تینون در اصل
جل یعنے آب سے علٰحدہ نہین ہین کیونکہ جل در اصل سرد و شیرین غیر کے ساتھ ملنے سے
دیگر کا دیگر ہو جاتا ہی جس طرح آتش وغیرہ کے تعلق سے گرم اور نمک وغیرہ کے تعلق
سے سلونا ہو جاتا ہی۔ ورنہ در اصل آب سرد و شیرین ہی۔ اسی طرح آتما سے ست
چت آنند علٰحدہ نہین۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ہین ست چت آنند سروپ یعنی ہستی علم
سرور عین ذات پرماتما اور مکان زمان چیز کی حدود سے مبرا اننت یعنی لامحدود وہ ہون
اور مجھ آتما مین یہ کل جہان مانند خواب و رسّی کے سانپ کے کلپت یعنی موہوم فرضی
ہی۔ اور بڑی خوشی ہوئی ہی کہ بید انت شاستر و گورو کی مہربانی سے پیدا شدہ جو یہ گیان
ہی اس سے ہین نے اپنے آتم سروپ برہم کا ساکھیات کار حاصل کیا ہی۔ اس لیے ہین
کرت کرت ہون یعنے جو کچھ مجکو لائق کرنے کے تھا وہ کل ہمنے اب کر لیا ہی۔ اسکے
علاوہ دیگر ہم کو باقی کچھ کرنا نہین رہا۔ اس طرح اپنے آتم سروپ کے ساکھیات کار
کرنے سے طالب نجات ادھکاری شخص پرم آنند یعنی سرور ابدی کو پراپت ہوتا ہی
اور مزید اس طرح سنکادک رشی نے انہین سانتکی ادھکاری طالب نجات لوگون کو اُپدیش
کرکے کہا کہ ای ادھکاری طالب نجات لوگو وہ آتما من بانی سے پرے ہی یعنی دل گویائی
عقل وغیرہ کی رسائی اُس آتما مین نہین ہی اس لیے مین اُس آتما کو مانند سبد د
حاضر کے پرنگھر کہنے مین طاقت ور نہین ہون۔ کل بید نیتی نیتی کرکے پرے کہتے ہین
ساکھیات کہنے مین کوئی طاقت ور نہین ہی صرف ادھیاروپ اپواد یعنی جہان وغیرہ
اَپادھی کا فرض کرکے اُس آتما کا اُپدیش ہوسکتا ہی۔ آیندہ تم آپ بچار کرو۔ اس سے

زیادہ وہ ہم کچھ کہہ نہین سکتے - اور بغیر بیراگ کے یعنی بغیر ترک لذات محسوسات کے آتم
سالکیات کا رہونا نہایت مشکل ہی - اس لیے تم بیراگ کو حاصل کرو اور عورت فرزند دولت
وغیرہ مین دوشون یعنی نقصون کو دیکھنا یہ بیراگ کی پیدایش کا باعث پہلے تم سے ہم
کہہ آئے ہین - اے مرید اس طرح وہ سنکادک رشی اُنھین ادھکاری لوگون کو اُپدیش
کرکے پھر اُنھین کے دیکھتے ہی گم ہوگئے - جب وہ سنکادک چلے گئے تب وہ ادھکاری
لوگ بعد ازان گم ہو جانے سنکادکون کے نہایت افسوس کرتے ہوے - پھر آپس مین
بچار کرنے لگے کہ پرم دیالو سنکادک رشی نے نہایت مہربانی کرکے ہم کو آتم گیان کے واسطے
بیراگ کے حاصل کرنے کا اُپدیش کیا تھا - اس لیے بیراگ کی پیدایش کیواسطے ہم عورت
وغیرہ کل اشیاے مین نقصون کو ظاہر کرین - اے مرید اس طرح وہ ادھکاری لوگ
آپس مین بچار کرکے عورت فرزند وغیرہ جہان کی کل اشیاے مین وہ ادھکاری لوگ
نقصون کو دیکھنے لگے - اے برادر وہ دوستو افسوس ہی کہ عورت کا جسم اگرچہ دُکھ کا
باعث ہی - مگر تاہم زانی شخصون کو بہ سبب نادانی کے آنند کا کارن معلوم ہوتا ہی -
اور اگرچہ عورت کا مکہ تھوک وغیرہ غلاظت سے بھرا ہوا لایق حقارت کے ہی - مگر تاہم
زانی شخص اُسکو مانند مہتاب کے جانتے ہین - اور جل وغیرہ غلاظت سے بھرے ہوے
چشمون کو مانند کمل پھول کے جانتے ہین - اور خون وغیرہ سے بھرے ہوے پستانون
کو مانند امرت سے بھرے ہوے سبو کے جانتے ہین - اسی طرح عورت کے
کل اعضا اگرچہ گندگی غلاظت سے بھرے ہوے لایق شکایت حقارت کے ہین
مگر تاہم شہوت سے مغلوب زانی شخص اُس عورت کے کل اعضا کی تعریف کرتے
ہوے عمدہ کرکے جانتے ہین - اور جب زانی شخصون پر غلبہ شہوت کا ہوتا ہی تب
وہ دست قدم چشم وغیرہ حواس کے موجود ہوتے بھی مانند نابینا لولا وغیرہ
اشخاص کے ناطاقت ہو جاتے ہین اور زانی اشخاص کا مرشد دریشیو رقاص ایک
عورت ہی - کیونکہ ایک لحظہ بھر لذت کے لیے عورت کے فرمانبردار حلقہ بگوش غلام
ہو کر رہتے ہین - اس جہان مین بھی عاجز محتاج ہو کر رہتے ہین - اور عاقبت کے

آنند سے بھی محروم ہمیشہ جنم مرن کی تکلیفات سے دُکھی رہتے ہین - خلاصہ یہ ہی کہ دونون جہان
مین خوار رہتے ہین - اور عورت اُنکو مانند بندر کے ہر وقت نچاتی رہتی ہی - اور جب
کبھی شوہر حسب دلخواہ نہایت خدمت عورت کی کرتا ہی تب وہ عورت خوش ہو کر نہایت
خاطر سے پیش آتی ہی اور بلا عذر پیشاب خانہ حاضر کر دیتی ہی - اور جب حسب دلخواہ شوہر
اُس عورت کی تابعداری نہین کرتا تب وہ عورت مانند تیر کے صدہا بد سخن گالی اپنے
خاوند کو سناتی ہی - اور اپنی عورت جب بدچلن ہو جاتی ہی تب شوہر کا دل جلتا رہتا ہی
اور اگر شوہر جب اُس عورت پر کچھ ناراض ہوتا ہی تب وہ عورت اپنے شوہر کو مار کر
دیگر کسی یار سے مل جاتی ہی - مطلب یہ ہی کہ عورت دم دو وغیرہ کوئی دکھ کا باعث
نہین ہی - صرف ایک کام یعنی شہوت ہی کل دکھون کی بنیاد ہی - کیونکہ بسبب
شہوت کے یہ جیو ہر ایک کا غلام ہو جاتا ہی - اور جب شہوت کو ترک کرتا ہی تب
کسی کا عاجز محتاج غلام نہین ہو سکتا - اور یہ عورت خوبصورت ہی اس تصور و خیال سے
شہوت پیدا ہوتی ہی - اور عورت کے کل اعضا مین بار بار نقص دیکھنے سے
شہوت دور ہو جاتی ہی - اور شہوت یعنی کام کے دور ہونے سے موہ و غصہ بھی دور
ہو جاتا ہی - کیونکہ کام سے غصہ و موہ وغیرہ پیدا ہوتے ہین - اور کام نام خواہش
کا ہی - جب کسی چیز کی خواہش ہوئی اور وہ آگے بر آمد نہ ہوئی تب غصہ پیدا
ہو جاتا ہی - اور کام یعنے شہوت کے سبب سے عورت وغیرہ مین دل مبتلا ہو جانا
یہ موہ پیدا ہو جاتا ہی - اس لیے واجب ہی کہ کل فساد کی بنیاد جو یہ کام ہی اسکو
اپنے قابو مین کرے - کیونکہ شہوت جب پیدا ہوتی ہی - تب عورت کے ساتھ
ہم بستر ہونے سے نطفہ گر جاتا ہی - اُس نطفہ کے گرنے سے یہ جیو صدہا نقصان پاتا ہی
اور نطفہ کے قابو رکھنے سے جسم مین طاقت اعضا اور خوبصورتی و عزت تعظیم
نا موری نیک طرف توجہ عقل و حواس کی درستی وغیرہ صدہا فوائد حاصل ہوتے
ہین اور بڑھاپا و موت جلدی نہین آتی - اور برہم چرج رکھنے سے برہم لوک کی پراپتی
بید مین لکھی ہی - اب عورت کے حمل وغیرہ کے نقص بیان کرتے ہین کہ یہ عورت

جب اپنے شوہر کے ساتھ ہم بستر ہونے سے حمل اختیار کرتی ہی - اُس وقت جس چیز کی درکار عورت کو کھانے پینے کی ہو - ہر طرح سے بلا عذر اسکی پرورش کرے - ورنہ بالک کو نہایت تکلیف پہونچے گی - اور جب لڑکا مادر کے شکم مین داخل ہوتا ہی تب نہایت تکلیف بالک کو ہوتی ہی - کیونکہ جھٹر اگنی سے وخور دکیڑیون سے بہت تکلیف ہوتی ہی - اور جب لڑکا پرسوت وایو کے زور سے مادر کے شکم سے باہر نکلتا ہی - تب لڑکے کو مانند بہتر ہزار بچھو کاٹنے کے دُکھ ہوتا ہی - اور بوقت گوبھ یعنی حمل کے جونسے جونسے دُکھ ہوتے ہین وہ ہم مختصر بیان بیان کرتے ہین - کیونکہ حمل کے مفصل کل دکھون کے بیان کرنے مین ہم طاقت ور نہین ہین - اس لیے قدرے دُکھ بیان کرتے ہین کہ جب یہ بالک مادر شکم مین مقیم ہوتا ہی تب آٹھ ماہ تک وہان بے خبر ہوکر رہتا ہی کچھ خبر نہین ہوتی - بعد ازان ماہ نہم کے شروع مین پچھلے گذشتہ جنمون کی یادگاری اس بالک کو ہو جاتی ہی - اور اس طرح کہنے لگتا ہی کہ چوراسی لاکھ جونیون مین گوناگون بہت قسم کے بھوجن کھلائے ہین اور گوناگون مادرون کے پستانون کے دودھ ہم نے پیے ہین - اور گوناگون بہت قسم کے مادر پدر برادر یار دوست دیکھے ہین - مگر اب اس دوزخ شکم سے جب باہر نکلون گا تب مین اُس پروردگار پرمیشور کو یاد کرونگا کیونکہ مین نے بہت دُکھ پائے ہین بغیر ست سنگ و آتم گیان کے مجکو کہین آرام داری و خوشی نہ ہوگی - اس طرح مادر کے شکم مین یہ جیو گذشتہ یادگاری دکھون کی کرکے جب نہایت تکلیف سے باہر نکلتا ہی تب گوناگون تکلیفات کو پاتا ہی مطلب یہ ہی کہ حمل کے حالات گربھ اُپنکھد مین لکھا ہی - وہی مختصر سے بیان درج کرتے ہین کہ جب مرد عورت سے ہم بستر ہوتا ہی اُس وقت جو نطفہ گرتا ہی وہ نطفہ عورت کے شکم مین پڑا ہوا شب اول مین عورت کے خون سے مل کر محلل کی حالت یعنی فین کی حالت ہوتا ہی اور ہفتہ تک کلل کی حالت سے بدل کر بد بدا یعنی مانند جل کے بلبلہ کے ہو جاتا ہی پھر نصف ماہ تک پنڈ

پنڈ یعنی بت کی صورت ہو جاتا ہے - پھر ایک ماہ تک وہ سخت ہو جاتا ہے - پھر ماہ دوم مین اُس
بت مین سر ظاہر ہو جاتا ہے - پھر ماہ سوم مین پانون نکلتے ہین - پھر ماہ چہارم مین ہاتھ
انگشت شکم ظاہر ہو جاتے ہین - پھر ماہ پنجم مین پشت ہو جاتی ہے پھر ماہ ششم مین مکھ یعنے
دہن بینی گوش چشم وغیرہ حواس ہو جاتے ہین - پھر ماہ ہفتم مین جیو داخل ہو جاتا ہے
پھر ماہ ہشتم مین کل اعضا درست پختہ ہو جاتے ہین - اور شروع ماہ نہم مین بہ سبب
پورن ہو جانے گیان کے گذشتہ جنمون کی یادگاری ہو آتی ہے - یہ کل مفصل احوال
گربھ اپنکھد مین مندرج ہے - اور جب پرسوت وایو کے زور سے لڑکا باہر نکلتا ہے
تب مادر و بالک دونون کو نہایت تکلیف ہوتی ہے - اور جب تک اتم گیان اس جیو کو
نہین ہوتا تب تک کل دُکھ دور نہین ہوتے - اس لیے بہتر ہے کہ جسم انسان کو پاکر
اتم گیان کو حاصل کرنا واجب ہے - اور قالب انسانی کو فرشتہ بھی چاہتے ہین - کیونکہ
فرشتہ حیوان طیور وغیرہ اجسام مین کیے ہوے افعال کا نتیجہ نہین ملتا - صرف ایک جسم
انسان مین کیے ہوے نیک بد افعال باعث نتیجہ ہوتے ہین - اس لیے ایسے ادھکاری
مانش جنم کو پاکر جنم مرن وغیرہ جہان قید کی رہائی کیواسطے اتم گیان کو حاصل کرنا مناسب
ہے - اور بغیر اتم گیان کے آٹھ عیب دور نہین ہو سکتے - وہ آٹھ عیب یہ ہین - خواہش غیرت
خوف مُوہ - بھوک - پیاس - نیند - گندگی پیشاب کی تکلیف - یہ آٹھ عیب کل مجسم
جیو کو ہوتے ہین - انھین عیبون کے بغیر کوئی مجسم جیو نہین ہے - اب انھین کو تشریح
سے دکھاتے ہین پہلے خواہش کو دکھاتے ہین - کہ ساتکی جیو نجات کی خواہش کرتے ہین
اور راجسی جیو کو نجات و عیش دونون کی خواہش ہوتی ہے - اور تامسی جیو کو صرف
عیش لذات محسوسات کی خواہش ہوتی ہے اس لیے بغیر خواہش کے کوئی مجسم جیو
نہین ہے - اب غیرت کو دکھاتے ہین کہ ساتکی جیو کو شیون مین غیرت ہوتی ہے - اور
راجسی جیو کو دشمنون مین غیرت ہوتی ہے - اور تامسی جیو کو دشمنون و دوستون دونون
مین غیرت ہوتی ہے - اس لیے بغیر غیرت کے کوئی مجسم جیو نہین ہے - اب خوف کا
بیان کرتے ہین کہ ساتکی جیو کو غفلت سے خوف ہوتا ہے - اور راجسی جیو کو یم سے خوف

ہوتا ہے اور تامسی جیو کو صرف بادشاہ وغیرہ سے خوف ہوتا ہے۔ اس لیے بغیر خوف کے کوئی مجسم جیو نہین ہے۔ اب اگیان موہ روپ کا بیان کرتے ہین۔ کہ ساتگی جیو کو آتما کا اگیان ہوتا ہی۔ اور راجسی جیو کو شاستر کے علم کا بھی اگیان ہوتا ہی۔ اور تامسی جیو کو کل اشیا کا اگیان ہوتا ہی اس لیے بغیر اگیان روپ موہ کے کوئی مجسم جیو نہین ہی۔ اب بھوک پیاس نیند کا بیان کرتے ہین کہ بھوک پیاس نیند کی تکلیف کل مجسم جیوون کو برابر ہوتی ہی۔ اور گندگی پیشاب کی تکلیف بھی استھاور یعنی ساکن جیوون کو چھوڑ کر دیگر متحرک جیوون کو برابر ہی۔ اس طرح کل مجسم جیوون کو یہ آٹھ عیب بنے رہتے ہین۔ بغیر آتم گیان کے یہ دور نہین ہوتے ہین۔ اے دوستو جب مادر کے شکم سے یہ جیو باہر نکلتا ہی۔ تب پہلے بال اوستھا مین ہزارہا دُکھ جیو کو ہوتے ہین پھر کمار اوستھا مین وکشور اوستھا مین ہزارہا دُکھ ہوتے ہین۔ پھر وقت جوانی کے شہوت وغیرہ سے ہزارہا دکھ ہوتے ہین پھر حالت بُڑھاپا مین بہ سبب کمزوری وصدہا بیماری وفرزند عورت وغیرہ کے نا فرمانبرداری کے ہزارہا دُکھ ہوتے ہین۔ اور پھر جب ملک الموت آکر جسم سے باہر نکالتا ہی تب بہتر ہزار بچھو کے کاٹنے کے برابر دُکھ ہوتا ہی۔ اور بوقت مرنے کے یم دُوت یعنی ملایک عذاب آکر سیاہ بدن اور سر کے کیش یعنی بال جنھون کے کھلے ہوے چابک پھانسی وغیرہ ہاتھ مین لیے ہوے گناہگار پاپی جیوون کے نزدیک درشن دیتے ہین۔ اور نہایت بدسخن نکال کر دُکھ دیتے ہین۔ یہ پاپی جیو جب اُنکا درشن کرتا ہی تب اسکا پیشاب پاخانہ نکل جاتا ہی۔ اور اُنکے درشن سے خوفناک ہو کر نہایت دُکھی ہوتا ہی۔ اور وہ یم دوت اس پاپی جیو کو نہایت تکلیف سے یم راجہ کے پاس لے جاتے ہین۔ اور اُن کے پاپ کرمون کے موافق دوزخ مین ڈال دیتے ہین۔ وہان یہ پاپی جیو پاپون کا نتیجہ بھوگ کر پھر جنم پاتا ہی۔ اور اسی دھرماتما جیو بھی ثوابون کا نتیجہ بہشت مین سُکھون کو بھوگ کر پھر جنم کو پاتے ہین۔ مطلب یہ ہی کہ بغیر آتم گیان کے یہ جیو ہزارہا

جنم مرن جونیون کو پاکر ہر وقت دُکھی رہتا ہی - اور جس طرح ایک پُرانا بستر پھینک کر نیا بستر یہ انسان پہنتا ہی اسی طرح یہ جیو ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم کو پاتا ہی - اور یہ اگیانی جیو برھم گیان سے محروم ہوکر ثواب گناہ کرمون کے عیال مین پھنسا ہوا مانند چاہ کے مال کے تھنڈون کے ہمیشہ سرگردان رہتا ہی - اس سے یہ ثابت ہوا کہ کل دُکھون کے بنیاد اگیان ہی - اے دوستو اسی طرح فرزند و دولت کی پیدایش و پرورش و فنا مین ہزار ہا دکھ ہین - اور انھین کل دکھون کی پیدایش اپنے آتم سروپ کے اگیان سے ہوتی ہی اور اُس اگیان کا دور کرنے والا ایک آتم گیان ہی - اے دوستو جب تک آتم سروپ کا گیان نہ ہوگا تب تک ہمارے کل دُکھ دور نہ ہونگے - اور بغیر آتم گیان کے دیگر کل تجویزات باعث تکلیف کے ہین - اور وہ آتم گیان ہم کو پہلے سنکادکون نے اُپدیش کیا ہی - اے مرید اس طرح سے وہ ادھکاری لوگون نے آپس مین بیراگ پیدا ہونے کے لیے جہان کی کل اشیا مین نقص ظاہر کرکے جسم وغیرہ کل اناتم اشیا سے بیراگ یعنی ترک لذات کو حاصل کیا - اور اُنھین کل ادھکاریون مین سے بامدیونام ادھکاری فوت ہوگیا - اور بہ سبب باقی ماندہ پراربدھ روپ بھاوی پرتبندھ یعنی آیندہ مستقبل کے رکاوٹ سے اُسکو یہان گیان حاصل نہ ہوا آخرکار مادر کے شکم مین شروع ماہ نہم مین پچھلے سنکادکون کے اُپدیش کے یاد کرنے سے اُس بامدیو کو گیان حاصل ہوا - اور اُنھین ادھکاریون کو اس طرح کہنے لگا -

اے دوستو باقی ماندہ پراربدھ کے سبب سے مین اس گربھ یعنے حمل مین آیا ہون اور پہلے مجکو بچار کرتے ہوے بھی بہ سبب پراربدھ پرتبندھ یعنی رکاوٹ کے گیان حاصل نہین ہوا تھا - مگر اب مجکو آتم ساکھیات کار ہوگیا ہی - اے دوستو مین ست چیت آنند سروپ ہون اور جنم مرن سے مبرا ہمیشہ مکت پاک واحد کل دُکھون سے علیحدہ عین ابھید برھم آتم سروپ ہون - اور مجھ واحد انبت ذات پاک مین کوئی جنم مرن وغیرہ بکار نہین ہی - مین ہمیشہ پرم آنند سروپ ہون اور تم بھی اسی

آتم گیان کو حاصل کرو - اور میرا پراربدھ روپ بھاوی پرتبندھ تھا - اس لیے مین نے
اس جسم کو اختیار کیا ہی - اور تم اس بھاوی پرتبندھ یعنی مستقبل رُکاوٹ کے خوف
سے بچار کا تیاگ مت کرنا - ای دوستو تین قسم کی رُکاوٹ یعنی پرتبندھ ہین - ایک
بھوت کال یعنی زمانہ ماضی کی رُکاوٹ ہی - اور چار طرح کا پرتبندھ برتمان کال یعنی زمانہ
حال کی رُکاوٹین ہین - وہ چار یہ ہین - ایک بشیا شکتی یعنے نشیون مین مبتلا ہونا -
دوم مند بدہی یعنے ناقص عقل - سوم کترک یعنی بیجا دلیل - چہارم بپرجے یعنی دیگر
کا دیگر جاننا - یہ چار قسم کا برتمان کال کا پرتبندھ ہی - اور بھاوی پرتبندھ یعنی رُکاوٹ
مستقبل - اور بھوت کا پرتبندھ باشنا روپ یعنی لطیف باریک خیالات کا ہوتا ہی -
وہ دھیان کرنے سے دور ہو جاتا ہی - اور زمانہ حال کے چار پرتبندھ ہون مین سے
اول بشیا شکتی بیراگ سے دور ہوتی ہی - اور دوم مند بدہی بچار روپ شروَن
یعنی شاستروں کے مطلب جاننے سے دور ہو جاتی ہی - اور سوم کترک منن سے
دور ہوتا ہی - اور بپرجے بدہی ندھیاسن سے دور ہوتی ہی - اور بھاوی پرتبندھ باقی
ماندہ پراربدھ روپ ہوتا ہی - وہ بھوگنے سے دور ہو جاتا ہی - ای دوستو اگرچہ میرا
بھاوی پرتبندھ تھا - اور تم نے زمانہ حال کے چار پرتبندھون کے دور کرنے کا تدارک
کرنا - کیونکہ بغیر برتمان پرتبندھ کی امداد کے بھاوی پرتبندھ اثر نہین پاتا - اس لیے
تم زمانہ حال کے پرتبندھون کے دور کرنے کی کوشش کرتے رہو - ای مرید اس طرح
وہ بامدیو لہکر مادر کے شکم سے باہر نکل کر کچھ عرصہ جیون مکت ہو کر رہا - اور باقی ماندہ
پراربدھ کو بھوگتا ہوا جب پراربدھ ختم ہوئی تب جسم کو چھوڑ کر بدیہہ مکتی کو پراپت
ہوا - اور جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا - اور بامدیو سے علاوہ باقی دیگر ادھکاری
آپس مین اس طرح بچار کرنے لگے - ای دوستو ہم کل ادھکاریون مین سے یہ
بامدیو نہایت نیک بخت تھا - کیونکہ اس اگیان روپ جہان کے قفس قید سے
نکل کر پرمانند مکتی کو پراپت ہوا ہی - اور ہم کو ابھی تک گیان حاصل نہین ہوا -
اس لیے ہم کو واجب ہی کہ آتم بچار کر کے آتم گیان کو حاصل کرین - اس طرح

تشنیعی ۲۴
۲۵ اپنے آپ کو جینو جاننا
بے جا دلیل بازی
بنہ ارہد ھ
بہ تی بندھ
جیل خانہ

کہکر وہ کل ادھکاری آپس مین بچار کرنے لگے - ای دوستو اس لوگ کے کل عیش عشرت
لذات محسوسات اشیاے مانند آب حیات کے فانی ہین - اور گوناگون تکلیفات سے
آلودہ ہین انھون مین قطرہ بھی خوشی نہین ہی - اور اس جہان کے لذات محسوسات
مین ہزارہا نقص ہین اور کل اس جہان کی اشیاے لذات محسوسات اول و آخر
درمیان تینون زمانہ مین دکھون کی بنیاد ہین - بہ سبب نادانی کے انھون مین خوشی نظر
آتی ہی - اور اسی طرح بہشت کے سکھون مین یعنی خوشیون مین بھی ہزارہا نقص و
عیب ہین - کیونکہ آپ سے زیادہ درجہ والے کو دیکھکر رشک پیدا ہو جاتا ہی -
اور اپنے سے کم بھوگ یعنی عیش کے سامان کو دیکھکر فخر پیدا ہو جاتا ہی - اور اپنے
برابر سامان والے کو دیکھکر کینہ پیدا ہوتا ہی اور ثوابون کے ختم ہوے وہان
بہشت سے گرنے کا خوف ہر وقت رہتا ہی - اس طرح غم فکر وغیرہ ہزارہا نقصون
سے آلودہ ہونے سے باعث تکلیفات کا بہشت کی عیش ہی اور اسی طرح برہم لوک
کی لذات بھی تکلیفات سے آلودہ ہین - خلاصہ یہ ہی کہ جہان کی کوئی اشیاے باعث
خوشی کی نہین ہی - اور بغیر آتما کے دیگر کل اناتم اشیاے باعث تکلیفات ہین - اس
لیے اب آنند سروپ آتما کا بچار کرنا ہم کو واجب ہی - ای دوستو آتما کونسا ہی -
مطلب یہ ہی کہ جسم وغیرہ آتما ہین یا انھین سے علیحدہ ست چت آنند سروپ
آتما ہی - اگر شریر کو آتما مانا جاوے تو یہ جسم کثیف آتما ہو نہین سکتا - کیونکہ جسم یہ
جڑ یعنے بے علم لاتحرک ہی - مثلاً جس طرح سبو سبے علم لاتحرک ہی - اسی طرح یہ جسم
بھی بے علم لاتحرک ہی - اور آتما چیتن یعنی جاننے والا عالم ہی اس لیے جسم آتما
نہین ہو سکتا - دوم یہ جسم پیدایش فنا والا ہی جس طرح سبو پیدایش فنا
والا ہونے سے آتما نہین ہو سکتا ہی اسیطرح یہ جسم بھی پیدایش فنا والا ہونے
سے آتما نہین ہو سکتا - اگر پیدایش فنا والا جسم ہی آتما مانا جاوے تو آتما نام
اپنے سروپ کا ہی جب یہ آپ نہ رہا تب کرمون کا نتیجہ کونسا پاوے گا - کیونکہ
کرمون کے کرنے والا فاعل ہی افعال کا نتیجہ پاتا ہی - جب کرم کرنے والا

یہ جسم روپ آتما ناش بیان ہو گیا تب نتیجہ کس نے پایا - اس وجہ سے کرم کرنے بے فایدہ ہو جائین گے - اور ثواب کا نتیجہ سکھ ہی اور گناہ کا نتیجہ دُکھ ہی اور یہان خرد شیر بچہ نے کوئی بد فعل نہین کیا اور تکلیف پڑا پاتا ہی اُسکو کس باعث سے تکلیف دُکھ ہو رہا ہی - اور جسم کو آتما ماننے سے کیے کرم بے ثمر اور نہ کیے ہوے کرمون کا پھل ملنا یہ نقص آجائے گا - اور یہ مثل مشہور ہی کہ بغیر مشقت کیے مزدوری نہین ملتی - اس لیے جسم آتما نہین ہو سکتا - اور انومان پرمان سے بھی یہ جسم آتما نہین ہو سکتا - وہ انومان یہ ہی - جو یہ جسم آتما نہین ہی کیونکہ پیدایش فنا والا ہونے سے اور جڑ یعنی بے علم ہونے سے جو جو چیز پیدایش فنا والی و بے علم ہوتی ہی وہ آتما نہین ہو سکتی مثلاً جس طرح سبو پیدایش فنا والا و بے علم ہونے سے آتما نہین ہی - اور جو چیز اپنے سے علیحدہ ہوتی ہی اُسمین ممتا یعنی میری کرکے کہی جاتی ہی اہنگ کرکے نہین کہی جاتی ہی مثلاً جس طرح میرا گھر ہی اس سے یہ ثابت ہوا کہ گھر کا مالک گھر سے علیحدہ ہوتا ہی اسی طرح یہ شخص کہتا ہی کہ میرا جسم ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جسم والا آتما جسم سے علیحدہ جسم کا جاننے والا ہی - اور یہ جسم خود جڑ بے علم ہی - اگر کہو کہ جس طرح چونہ کتھہ پان انھین تینون کے ملنے سے سُرخی پیدا ہوتی ہی - اسی طرح اربعہ عناصر کے ملنے سے چیتنا یعنی تمیز پیدا ہو آتی ہی - یہ کہنا بھی غلط ہی کیونکہ بغیر حرکت دہندہ کے اربعہ عناصر کا خود بخود ملنا دشوار ہی - دوم چارون عنصرون کے موجود ہو ... بھی جسم پیدا نہین ہو سکتا ہی - سوم وہ اربعہ عناصر جب جڑ یعنے بے علم ہین اُنکی پیدایش یعنی کارج کیسے چیتن یعنی علم والا ہوگا کیونکہ کارن یعنے مادہ کے وصف کارج یعنے پیدایش مین بھی منزد ہوتے ہین - مثلاً جس طرح سوتر یعنی تنتون کے وصف سفیدی وغیرہ اُسکے کارج یعنی پیدایش بستر مین بھی ہوتے ہین - اسی طرح جب عناصر لاتحرک بے علم یعنی جڑ ہین - تب اُنکی پیدایش یعنی کارج جسم کیسے چیتن ہو سکتا ہی - اس سے یہ ثابت ہوا جسم بے علم جڑ اور پیدایش فنا والا ہونے سے آتما روپ نہین ہی - اور جسم سے علیحدہ اندریان یعنی حواس بھی آتما نہین ہین

کیونکہ اگر انکو آتما مانا جاوے - تو یہ اعتراض پیدا ہوتا ہی کہ اندریون کا مجمع آتما ہی - یا ان مین
سے کوئی ایک آتما ہی - اگر مجمع آتما مانو - تب جس طرح بہت مالکون والا گھر برباد ہو جاتا ہی
اسی طرح مجمع اندریون کو آتما ماننے سے جسم ناش ہو جاے گا - کیونکہ انھون کا کام اپنے
اپنا علیحدہ ہی مثلاً جس طرح چشمون کا دیکھنا و گوش کا سُننا و گویائی کا بولنا وغیرہ وغیرہ
اس سبب انھون کی ایک راے نہ ملنے سے برخلاف مرضی ہو جانے سے جسم ناش
ہو جاے گا - دوم انھین اندریون کے مجمع کو آتما ماننے سے ایک مالک کے ناش
ہو جانے سے یعنی ایک اندری کے ناش ہو جانے سے اُسکا کام دوسری اندری
نہین چلا سکتی - مثلاً جس طرح چشم کے ناش ہو جانے سے گوش وغیرہ باقی موجودہ
اندریان اُس چشم کا کام چیزون کا دیکھنا نابینا شخص کے نہین چلا سکتین - اور اگر
ایک ایک اندری یعنی حواس کو آتما مانو - تب اسمین ہمارا یہ سوال ہی - کہ چشم آتما
ہی یا گوش وغیرہ - اگر ایک چشم کو آتما مانو - تب چشم کے ناش ہو جانے سے آتما کے
نیست ہوے جسم بے حرکت ناش ہو جاے گا - اس طرح مجمع یا ایک ایک حواس کو
آتما کے ثابت نہ ہونے سے اندریان آتما نہین ہین یہ تردید مختصر سی ہم نے کی ہی -
مطلب یہ ہی کہ بید کے مخالف ناستکون کے بہت مت ہین - جن مین سے ایک
چارواک یعنی اربعہ عناصر ماننے والا ہی - وہ چارواک بھی چار قسم کا ہی ایک جسم کو
آتما مانتا ہی ایک اندریون کو ایک پران کو چہارم ہردے کو - انھین چارون مین سے
جسم اور اندریون کو آتما ماننے کی تردید ہم نے کی - اب پران کو آتما ماننے کی تردید
کرتے ہین - کہ پران بھی آتما نہین ہی - کیونکہ جس طرح بحالت بیداری جسم چلتا پھرتا
ہوا کل کاروائی کرتا ہی اُسی طرح بحالت نیند کے بموجودگی پران کے جسم بے حرکت
ہوا پڑا رہتا ہی کچھ کام نہین کر سکتا - اس باعث سے پران جز بے علم مانند باہر کی
وایو کے ہونے سے اس سبب پران بھی آتما نہین - اور ہردے بھی ایک ماس کا ٹکڑا
ہونے سے اس لیے مانند جسم کے ہردے بھی آتما نہین اور بعض خون کو آتما مانتے ہین
وہ بھی آتما نہین ہی کیونکہ خون کے خشک کرنے والی بیماری جب ہوتی ہی وہ شخص

خون کے خشک ہو جانے سے بھی زندہ رہتا ہی - اس لیے خون بھی آتما نہین ہی - اور
من بھی آتما نہین ہی - کیونکہ کوئی شخص بات کہتا ہی تب یہ کہتا ہی کہ میرا من فلان جگھہ
پر گیا ہوا تھا - اس لیے مین نے تمھاری بات نہین سُنی تم پھر کہو - اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ من کی آمد ورفت کا جاننے والا من سے کوئی علیحدہ آتما ہی - اور بدھی
یعنے عقل کو آتما کہو - تب یہ بدھی آتما نہین ہو سکتی کیونکہ کوئی شخص بات کہتا ہی تب
یہ کہتا ہی کہ میری عقل اسوقت اپنی جگھہ پر یعنی ہوش مین نہ تھی - اس لیے مین نے
تمھاری بات نہین سوچی اب پھر اُس بات کو کہو - اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ
عقل کی کمی بیشی آمد ورفت سے علیحدہ عقل کا جاننے والا کوئی دیگر آتما ہی - اور
اگر جسم حواس پران مین عقل وغیرہ کا مجمع کو آتما مانا جاوے تب یہ بھی نہین
ہو سکتا - کیونکہ آتما نام اپنے آپ سروپ کا ہی - اپنے سے علیحدہ اشیا سے کو
اپنا سروپ بغیر وہم کے کوئی نہین مانتا - مثلاً جس طرح یہ شخص کہتا ہی کہ یہ میرا کوٹھا
مکان ہی مگر اس طرح کوئی نہین کہتا کہ مین کوٹھا مکان ہون - اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ یہ شخص کوٹھے سے علیحدہ ہی - اسی طرح میرا جسم دُکھی ہی اور میرے پران
اندریان من عقل بے قرار ہین مگر اس طرح نہین کہتا کہ مین جسم روپ دکھی ہون
یا مین پران اندریان من عقل روپ بے قرار ہون - خلاصہ یہ ہوا کہ جسم حواس
پران دل عقل وغیرہ سے علیحدہ کوئی آتما ہی - اور جس طرح جسم جڑ بے علم ہی اسی
طرح حواس پران دل عقل بھی خود جڑ بے علم ہین اور جب ایک ایک جڑ ہین یعنے
بے علم ہین تب انھون کا مجمع کس طرح چیتن یعنی علم والا ہو سکتا ہی - مثلاً جس طرح
ایک ایک کویلا سیاہ ہوتا ہی تب کویلون کا مجمع کس طرح سفید ہو سکتا ہی - مطلب
یہ ہی کہ جسم وغیرہ خود بے روشن بے حرکت ہین - اس لیے یہ کل آتما نہین ہو سکتے
انھون سے علیحدہ انھون کل کا جاننے والا جو ہی وہ ساکھی سروپ آتما ہی - اور
وہ ساکھی آتما جاگرت سپن سکھوپت تینون اوستھا کا جاننے والا ہی اور انھون
تینون اوستھا یعنی تینون حالتون کے تبدیل ہوے بھی جو ہمیشہ تغیر تبدل سے

کویلہ

مبرا ایک حالت پر قائم ست روپ یعنی ہست مطلق ہی - وہ آتما ہی - پھر وہ آتما کیسا ہی - ست چت آنند سروپ ہی - کیونکہ ست چت آنند یہ آتما کے اگر گن یعنی وصف مانے جائین تب وہ سگن روپ ہو جائیگا - دوم گن دو قسم کے ہوتے ہین - ایک ہمیشہ رہنے والے لاتبدل نت گن ہین - دوسرے کبھی کبھی ہونے والے تبدل انت گن ہوتے ہین - اگر ست چت آنند یہ آتما کے تبدل انت گن مانے جائین - تب کبھی یہ گن آتما مین رہینگے کبھی نہ رہین گے - جس وقت یہ ست چت آنند گن آتما مین نہ رہینگے اُس وقت آتما است جڑ دکھ روپ ہو جائیگا - کیونکہ ست چت آنند سے علیحدہ است جڑ دُکھ ہوتے ہین جب آتما است جڑ دکھ روپ ہو گا تب بوقت مکتی کے کونسا رہے گا اور جسم وغیرہ جڑ چیزون کو جاننے والا کونسا ہو گا - اور اگر ست چت آنند یہ آتما کے ہمیشہ لاتبدل نت گن مانے جائین - تب یہ اعتراض ہو گا - کہ ست چت آنند نت گنون سے آتما علیحدہ ہی یا اُنھون سے ابھید واحد ہی - اگر آتما کو اُنھون گنون موصوف سے جدا مانو - تب آتما است جڑ دُکھ روپ ہو جاے گا - اگر آتما سے ست چت آنند گن جدا مانو - یعنی آتما سے علیحدہ قرار دیا جاوے - تب وہ ست چت آنند گن آتما سے علیحدہ ہونے سے مانند سبو کے اناتم روپ فانی ہو جائینگے اگر آتما روپ گنی اور ست چت آنند یہ گن انھون گن گنی دونون کو یعنی وصف و موصوف کو ایک ابھید واحد مانو تب آپ ہی وصف اور آپ ہی وصف والا ہونے سے اتم آشرے چکر کا وغیرہ دوشس یعنی نقص داخل ہونگے - مشکل الفاظ یہان فارسی حروف مین درج کرنے سے ناظرین کو تکلیف ہو گی - یعنی پڑھنے سوچنے والے جگیاسیون کو دقت ہو گی - اس لیے ہم یہان مشکل الفاظ درج نہین کرتے - مطلب یہ ہوا کہ ست چت آنند یہ آتما کے سروپ لکھن ہین - کیونکہ لچھن یعنی علامات دو قسم کے ہین - ایک تٹستھہ لچھن دوم سروپ لچھن ہین - جس طرح گھر کے اوپر زاغ یعنے کاگ طائر بیٹھا ہوا ہی - کسی نے کہا کہ کاگ بیٹھی والا گھر فلان شخص کا ہی - یہ تٹستھہ لچھن ہی اور چونے پختہ اینٹون والا گھر فلان شخص کا ہی - یہ سروپ لچھن ہی - یعنی تٹستھہ لچھن عارضی

داث

علامات ہین اور سروپ لچھن اصلی ہمیشہ مستقل علامات ہین - اسی طرح جہان کی پیدائش
وغیرہ یہ پرماتما کا تٹہہ لچھن یعنے عارضی علامات ہین - اور ست چت آنند یہ سروپ
لچھن یعنی مستقل اصلی علامات ہین - اور بید کی شرتی ہین بھی آتما کو ست چت آنند
روپ کہا ہی - اس لیے ست چت آنند سروپ یعنی علم ہستی علم سرور آتما ہی - اور
وہی ست چت آنند سروپ آتما ہی سب کا ادھشٹان یعنی تکیہ ہی - اُس آتما مین
یہ کل جہان مانند رسی مین سانپ کے کلپت ہی - اور کلپت یعنی فرضی چیز ادھشٹان
سے علیحدہ نہین ہوتی - مثلاً جس طرح رسی روپ ادھشٹان سے علیحدہ نہین ہی
اسی طرح یہ جہان ادھشٹان روپ آتما سے علیحدہ نہین ہی - اور یہ آتما انتہ کرن
کی برتیون مین مقیم ہو کر سب کو روشن کرتا ہی - اس لیے اس آتما کا نام پرگیان
ہی - اور اس پرگیان روپ آتما سے یہ جسم وغیرہ جہان کل پرکاشمان یعنے
روشن ہین - اور وہ پرگیان روپ آتما سجاتی بجاتی سوگت بھید یعنی فرق سے
علیحدہ ہی - سجاتی بھید بمعنی ہم جنس سے جو بھید یعنی فرق - مثلاً جس طرح پیپل و کھجور
دونون درخت نام سے ہمجنس ہوے بھی آپس مین علیحدہ علیحدہ ہین اور بجاتی بھید
بمعنی غیر جنس سے جو بھید یعنے فرق - مثلاً جس طرح پتھر و درخت یہ دونون غیر جنس
ہوے بھی آپس مین فرق والے ہین - اور سوگت بھید یعنے اپنے مین جو اعضاے
کا بھید یعنے فرق - مثلاً جس طرح درخت مین پھل پھول برگ وغیرہ کا فرق ہی - مگر
اس آتما مین بجاتی سجاتی وغیرہ بھید نہین ہی - کیونکہ آتما واحد ہی اس سے لیے آتما
سے علیحدہ دیگر آتما نہ ہونے سے آتما مین بجاتی بھید نہین ہی - اور ست چت آنند
سروپ آتما سے علیحدہ جسم وغیرہ اناتم جہان است جڑ دکھ روپ ہونے سے
بجاتی بھید بھی آتما مین نہین ہی - اور نراویو یعنے بلا اعضاے ہونے سے آتما مین سوگت
بھید بھی نہین ہی - خلاصہ یہ ہوا کہ پرگیان روپ آتما سجاتی بجاتی سوگت بھید سے
علیحدہ اور دیش کال بستو کے پرچھید یعنی مکان زمان چیز کی حدود سے بری
لامحدود بے انتہا پر مانند برہم سروپ ہی - مطلب یہ ہی کہ رگ بید کی ایتریہ اُپنکھد

پرگیانم آنند برہم

مین پرگیان مانند برھم یہ مہانواکی کہا ہے - ارتھ یہ ہی کہ جسم حواس وغیرہ کا پرکاشک یعنے جاننے والا اور جسم وغیرہ سے علیحدہ پرگیان روپ جو تونگ پد کا لکھ ارتھ یعنے اصلیت ذات ساکھی آتما ہی اور کل جہان کا ادھشٹان روپ مایا اُپادھی سے مبرا تت پد ارتھ کا لکھ روپ یعنی اصلیت ذات جو پاک پرماتما روپ ہین ھم ہی یہ دونون ابھید ذات واحد عین آنند روپ ہین -

ای دوستو وہ شدھ سروپ پرگیان آنند برھم تمھارا اپنا آپ سروپ ہی - وہ شدھ آنند سروپ برھم مین آتما ہون - اور مایا و جہان سے علیحدہ ہمارا اصل سروپ ہی - ای مرید وہ ادھکاری طالب نجات لوگ اس طرح بچار کرکے آتم گیان کو حاصل کرکے بباعث باقی ماندہ پراربدھ کرم کے کوئی روز جیون مکت رہے بعد ازان ختم ہونے پراربدھ کرم کے بدیہہ مکتی کو پراپت ہوے - اور جنم مرن قید سے رہائی پاکر عین واحدنیت ذات سے واحد ہو گئے - اصل سے پہلے بھی ذات سے الگ نہ تھے مگر موہوم دوئی اگیان سے جدائی تھی جب واحدنیت ذات آتم سروپ کا گیان ہوا تب کلیت اگیان کے دور ہو جانے سے پرمانند کو حاصل کیا - ای مرید ہر ایک انسان کو واجب ہی - کہ عیش عشرت لذات محسوسات سے بیراگ کو حاصل کر آتم بچار کرے یعنی بیدانت شاستر جو بیدون کا خلاصہ اُپنکھد بین ہین - اُس بیدانت شاستر و برھم نشٹی و برھم شروتری گورو کی مہربانی سے آتم گیان کو حاصل کرکے جنم مرن جہان کی قید سے چھوٹ کر پرمانند مکتی کو حاصل کرے - ای مرید اترا کے فرزند نے رگ بید کے سخنون سے بیان کرے ہوے جو سنکادک رشی وساتکی پرجا کی حکایت ہی اُس کے ذریعہ کل اُپدیش اپنے شاگردون کو کیا ہی اور وہی اُپدیش ہم نے تم کو کیا ہی کیونکہ تم نے پہلے جہان روپ ترشول دکھ کے دور کرنے کی تجویز پوچھی تھی - وہ تجویز مطابق بید کے ہم نے تم کو کہہ دی ہی - یعنی برھم آتم سروپ ابھید گیان ہی ہیچ - اگیان اس جہان روپ ترشول دُکھ کے دور کرنے کا باعث ہی - اس سے علاوہ دیگر کوئی تجویز نہین ہی - ای مرید آئندہ جو ادھکاری طالب نجات شخص

پرگیانم آنند برھم

انھین سخنون کا باربار بچار کرکے آتم گیان کو حاصل کرے گا - وہ بھی اس جنم مرن روپ جہان کی قید سے رہائی پاکر سرمدی نجات کو حاصل کرے گا اور جو اشخاص لنبی بھوگون یعنی لذات محسوسات مین مبتلا ہوکر اس آتم گیان بچار کا ترک کرے گا - وہ ہمیشہ چوراسی لاکہ جونیون کے دُکھ سے دُکھی رہے گا - اور بغیر بیراگ یعنی ترک لذات کے کبھی آتم گیان حاصل نہین ہوتا - کیونکہ لذات محسوسات جہان کی کل اشیاے کی محبت اس آتم گیان مین بھاری رُکاوٹ ہی - اس لیے یہ آتم گیان بغیر بیراگ کے حاصل ہونا نہایت مشکل ہی - اے مرید رگ بید کی ایتریے اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش ہم نے تم کو سُنا دیا ہی - اب آیندہ کیا سُننا چاہتے ہو - مرید بولا اے مرشد صاحب آپ نے ایک ایتریے اُپنکھد مین سے جیو برہم کی یکتائی کا اُپدیش ہم سے کیا - مگر دیگر اُپنکھد مین بھی جیو برہم کی یکتائی کا بیان کرتے ہین یا دونون کا فرق بیان کرتے ہین - اس میرے شک کو براہ مہربانی دور کرو - مرشد بولا - اے مرید اب آگے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش مین تم سے کرتا ہون - تم یکسو دل سے ہوشیار ہوکر سنو -

دوہا

ادھیاے اول تمام شد پرہ سُن کرو بچار		ہر پرکاش برہم گیان ہوے چھوٹے بھو سنسار

کتاب خلاصہ آتم پوران اُردو نثر سنکادکون کا اُپدیش ادھکاری لوگون کو رگ بید کی ایتریے اُپنکھد کے ارتھ کا بیان مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس ادھیاے اول تمام شد -

شری پرماتماے نمہ

ادھیاے دوم

آغاز کتاب خلاصہ آتم پوران اُردو نثر دربیان رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد مین سے راجہ اندر کا اُپدیش پرتردن راجہ کو مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس - دوہا -

سنو ادھیاے دوم مین پرتردن اندر سنباد		ارتھ کوشیتکی اُپنکھد کا ہر پرکاش رکھو یاد

واضح ہو کہ ادھیاے اول مین رگ بید کے ایترے اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اب
اس ادھیاے دوم مین رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کرتے ہین۔
مرشد بولا۔ اے مرید مین برہم ہون۔ یہ جو جیو برہم کی یکتائی کا گیان ہے۔ اگرچہ بہت جنمون
کر کے بھی یہ گیان مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ مگر تاہم مرشد کی خدمت و اعتقاد ویراگ
وغیرہ سادھنون سے جلدی حاصل ہو جاتا ہے۔ اے مرید آتم گیان سے علاوہ دیگر کوئی
کلیان کا باعث انسان کو نہین ہے۔ صرف ایک آتم گیان ہی ہت تم یعنی نہایت
مفید ہے کیونکہ سرور ابدی کے حاصل ہونے کا وبعہ اگیان جہان دکھون کے دور
کرنے کا ایک آتم گیان ہی سادھن ہے۔ اور آتم گیان سے علاوہ دیگر کل اشیاے
باعث قید کی ہین۔ اے مرید اس گفتگو مین ایک گذشتہ حکایت راجہ اندر و پرتردن
راجہ کی گفتگو کی کوشیتکی اُپنکھد مین بیان کی ہوئی ہے۔ وہ مین تم سے کہتا ہون
تم یکسو دل ہو کر سنو۔

اے مرید کاشی پوری یعنی بنارس مین ایک دیوداس نام بادشاہ بڑا بہادر
اور کل اوصاف سے موصوف تھا۔ اور اُس دیوداس بادشاہ موصوف کا ایک
پرتردن نام بادشاہ فرزند تھا۔ وہ پرتردن بادشاہ کیسا تھا کہ باہر کے کل دشمن و
اندرونی شہوت غصہ وغیرہ کل دشمنون کو فتح کر کے اپنے اختیار مین قابو مین
کیے ہوے تھے اور اپنے کھتری دھرم مین بڑا بہادر نہایت ہوشیار تھا۔ اور جس
بادشاہ موصوف نے دھرم کے جنگ سے اس زمین کے کل بادشاہون کو فتح
کر کے اپنے تحت مین کر رکھے تھے۔ اور باقی ماندہ بہشت کے باشندگان فرشتون
کے فتح کرنے کے لیے صرف ایک دہنش لے کر اکیلا جا کر بہشت کے دروازہ پر میدان
مین کھڑا ہو کر محافظ دربان کو کہا کہ اے دربان اندر راجہ کے نوکر تم اندر بادشاہ کے
پاس جا کر میرے اس پیغام کو سناؤ کہ دیوداس کا فرزند کاشی کا پرتردن نام سے
بادشاہ تمہارے بہشت کے دروازے پر میدان مین ایک دہنش ہاتھ مین لیے
ہوے بلا امداد فوج کے اکیلا کھڑا ہوا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم کو دیولوک کا اندر کہتے ہین

اور مجکو مانش لوک کا اندر کہتے ہین - مگر اندر نام پرم ایشورج یعنی کل سلطنت کے
سامان میسر والے کا ہی - اور ہمارے تمھارے دونون کے پاس پرم ایشورج نہین ہی
اس لیے ہمارے تمھارے دونون مین اندر لفظ براے نام ہی اور اُس اندر اسم
کے معنی کے ثابت کرنے کے لیے تمھارے پاس جنگ کرنے کے واسطے آیا ہون -
اب تم کو فتح کرکے پرم ایشورج والا اندر نام اپنے آپ مین ثابت کرونگا - اور
بلا فوج اکیلا ایک دھنش ہتھیار ساتھ لے کر آیا ہون اور تم جس طرح مناسب
جانو - فوج ساتھ لے کر یا اکیلے آکر میرے ساتھ جنگ کرو - ورنہ کمزوری شکست مان کر
میرے پاس آکر جواب دیو - جب ایسا پیغام دیا تب وہ دوت پیغام لے کر دیو سبھا مین
جاکر راجہ اندر کو ڈنڈوت پرنام کرکے پیغام کے سخنون کو اس طرح سُنانے لگا -
دوت بولا - اے سوامی آپ تین لوک و کل لوکپالون کے بادشاہ ہین اور دیگر کل باشندے
آپ کے محتاج ہین - مگر آج ایک تھوڑی بات دیکھکر ہم نہایت متعجب ہین - وہ
بات یہ ہی کہ مانش لوک مین ایک کاشی پوری نام ہی کیسی وہ پوری ہی جسمین
دیوتیون کی ندی شری گنگا جیو چل رہی ہی - اور اس بہشت سے بھی وہ کاشی پوری
نہایت عمدہ ہی - کیونکہ جسمین کل جیو مرکر شیو جیو کے تارک منتر کے اُپدیش سے
اُتم گیان کے ذریعہ مکتی کو پراپت ہوتے ہین - کیسے وہ شیو جیو مہاراج ہین کہ جسکو
تم کل دیوتا سجدہ کرتے ہو - پھر وہ شیو جیو کیسے ہین - کہ گیان بیراگ بھکتی جوگ وغیرہ
ہر طرح سے ہوشیار اور کل اوصاف سے موصوف ہین - ایسے شیو جیو مہاراج
جس کاشی جیو مین ہمیشہ مقیم ہین - اُس کاشی جیو کا راجہ دیوداس نام سے
نہایت مشہور اور بڑا بہادر و کل اوصاف سے موصوف تھا اور فیل اسپ رتھ پیادہ
انھون چار قسم کے بے شمار جس کے پاس فوج تھی - اُس دیوداس راجہ کا فرزند
پرتردن راجا بھی کل اوصاف سے موصوف اور بڑا بہادر بے شمارون کے ساتھ
اکیلا جنگ کرنے والا نہایت مشہور نامی گرامی ہر طرح سے ہوشیار اور کھتری دھرم
مین طاقت ور دھرم جنگ کرنے والا اور راج نیتی مین نہایت پختہ ہی - اور

براہمن گئو دیوتا بالک بوڈھا و جنگ سے بھاگا ہوا نردل وغیرہ سے مین جنگ نہ کرونگا - مگر جو کھتری دھرم سے ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر خواہ کوئی براہمن وغیرہ بھی کیون نہ ہو جنگ کے لیے آوے گا - اُسکے ساتھ مین بیشک لڑائی کرونگا - اس کا وعدہ اپنے دل مین جس پرتردن راجہ نے کر رکھا تھا - ایسے راجہ پرتردن کے پاس ایک دفعہ نارد جیو منیشر نے آکر کہا کہ اے راجہ پرتردن ایک راجہ اندر کھتری دھرم مین نہایت ہوشیار اُسکے برابر کوئی جنگ کرنے مین ہوشیار طاقتور بہادر نہین ہے - اس طرح نارد جیو کے سخن سُنکر راجہ پرتردن اکیلا چل کر آپ کی بہشت کے دروازہ پر میدان مین کھڑا ہوا آپ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے منتظر ہے -

اے مرید اس طرح اُس دوت یعنی دربان نوکر کے سخن سُنکر اور غصہ ہو کر راجہ اندر مع کل دیوتاؤن کے ہتھیار اپنے اپنے باندھ کر اپنی سُرگ پوری سے باہر نکل کر راجہ پرتردن کو چار طرف سے گھیر لیا - تب راجہ پرتردن نے کہا کہ اے دیوراج اندر پہلے تم خوب ہتھیار میرے اوپر چلاؤ - بعد ازان مین چلاؤنگا - کیونکہ ہم نے اپنے دل مین یہ وعدہ کیا ہے کہ جب تک دیوتا براہمن وغیرہ میرے اوپر پہلے ہتھیار نہ چلائینگے تب تک مین اُنکو نہ مارونگا اس لیے واجب ہے کہ پہلے تم ہمارے اوپر ہتھیار چلاؤ - بعد ازان مین تم کو مارونگا -

اے مرید اس طرح راجہ پرتردن کے سخن سُنکر دیوتاؤن نے راجہ پرتردن پر خوب بان یعنی ہتھیار چلائے - پھر راجہ پرتردن نے بھی ہزارہا تیر چلا کر دیوتون کو خوب مارا - اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضاے ہر ایک دیوتا کے توڑے -

اے مرید اس طرح راجہ پرتردن کی جنگ کو دیکھکر راجہ اندر نہایت متعجب ہو کر کہنے لگا - اندر بولا - اے پرتردن تم لڑائی کے بڑے بہادر ہو - کیونکہ مع دیوتاؤن کے مجھ اندر کو تم نے فتح کر لیا ہے - اس لیے ہم تم پر نہایت خوش ہین - ہم سے تم کچھ بر یعنی دعا مانگو -

اے مرید جب اس طرح راجہ اندر نے کہا تب راجہ پرتردن نے دھنش کو ہاتھ سے

ڈال کر راجہ اندر کو ڈنڈوت پرنام کرکے کہنے لگا۔ اے سوامی آپ نے میرے وعدہ کے پورن کرنے کے لیے اسطرح تعریف کی ہے۔ ورنہ مین نادان بالک ہون۔ کیونکہ مین نے دیوتون پر تیر ہتھیار چلائے ہین۔ اس لیے مین نہایت گناہگار قصور مند ہون۔ اور براہ مہربانی آپ مجھ نادان بالک کے قصور معاف فرماوین۔ اور آپ مہاتما بزرگون کی ایسی بزرگی ہے۔ کہ ہم نے آپکے قصور کیے ہین اور آپ بر دیتے ہین اے سوامی ہم انسان اپنے کلیان نہ کلیان یعنے نفع نقصان کو نہین جانتے۔ اور آپ ہر طرح سے واقف دانا ہین جسمین ہمارا کلیان ہو۔ وہ بر ہم کو دیو۔

اے مرید اس طرح پرتردن کے سخن سُنکر تب راجہ اندر اُس کے عقل کی ہوشیاری دیکھ کر بچار کرنے لگا۔ کہ جیو کے کلیان کے باعث بغیر برہم بدیا کے دیگر کوئی نہین ہے اس لیے اسکو برہم بدیا کا اُپدیش روپ بر دینا واجب ہے۔ مگر یہ پرتردن برہم بدیا یعنے علم الٰہی مخفی اسرار کے اُپدیش کا ادھکاری لایق ہے یا نہ۔ اسکو برہم بدیا کا اُپدیش کرنا واجب ہے یا نہ۔ کیونکہ بغیر ادھکاری کے برہم بدیا کا اُپدیش کرنا اُسکو سفر ہوجاتا ہے اسپر ایک حکایت ہے۔ کہ ایک دفعہ برہم بدیا بلاادھکاری لوگون کے سیون سے یعنے اختیار کرنے سے نہایت دکھی ہوکر عورت کی شکل بن کر بیدون کے عالم براہمنون کی سبھا مین جاکر کہنے لگی۔ برہم بدیا بولی۔ اے براہمنو دولت کے لالچ سے مجکو کنجرے کے مانند ہر ایک کے پاس ست سیون کراو۔ مجکو خاندانی عورت کے مانند پوشیدہ رکھا کرو۔ اور اعتقاد شردھا سے میرا سیون کرو۔ کیونکہ مین اس لوک پرلوک دونون جہان مین سکھ کے دینے والی ہون۔ اگر تم کہو کہ ہم بہ سبب رحم دلی کے واسطے پر اُپکار کے ہر ایک کو اُپدیش کرتے ہین۔ اگرچہ یہ آپ کی بات صحیح ہے۔ مگر تاہم جسمین شردھا بھگتی بیراگ صبر دھرم وغیرہ نیک اوصاف ہون۔ اُس نیک اوصاف سے موصوف شخص کو تم مجکو دیو۔ ورنہ مین تم کو بد دعا دونگی۔ لوک پرلوک دونون جہان مین تمھارا بھلا بالکل نہ ہوگا اور لینے والا ان ادھکاری یعنی نالایق بھی مجکو پاکر پرمانند مکتی وغیرہ سے محروم رہیگا مطلب یہ ہے کہ شردھا بھگتی ترک لذات محسوسات برہم چیرج

وغیرہ سادھنوں والا ہو اُسکو تم برہم بدیا کا اُپدیش کرو۔ اور عیاشی حریص ہو و شردھا بھگتی وغیرہ
سے بنا ہو اُسکو مت اُپدیش کرو۔

اے مرید ایسی برہم بدیا کی بات کو راجہ اندر بچار کر اور پرتردن راجہ کو شردھا بھگتی
وغیرہ اوصاف سے موصوف جان کر برہم بدیا کا اُپدیش راجہ اندر کرنے لگا۔ کیونکہ
ادھکاری دو قسم کے ہوتے ہین۔ ایک اُتم یعنے اعلیٰ۔ دوم مدہم یعنے اوسط۔
جو بیراگ وغیرہ اوصاف سے موصوف برگت یعنی آزاد سنیاسی ہی وہ تو اوتم یعنے
اعلیٰ ادھکاری ہی۔ دوم گرہستی یعنی عیالدار مدہم ادھکاری ہی۔ اور یہ راجہ
پرتردن بھی گرہستی ہونے سے مدہم ادھکاری ہی۔

اے مرید اس طرح راجہ اندر ادھکاری کا بچار کرکے راجہ پرتردن کو اُپدیش
کرنے لگا۔ اندر بولا اے پرتردن مجھ اندر کو تم جانو۔ کیسا ہین اندر ہون۔ کہ کل جہان کا
آتما ہون۔ اور جسم حواس پران دل عقل وغیرہ کا ساکھی یعنے جاننے والا ہون۔
اور مانند آکاش کے کل کے اندر باہر بیاپک ہون اور کثیف لطیف کارن جسم سے
علیحدہ وجاگرت سپن سکھوپت سے پرے شیو روپ ہون۔ اور مکان زمان چیز
کی حدود سے بری لامحدود ہون۔ اور سجاتی بجاتی سوگت بھید سے مبرا ہون۔ اور
جس طرح موہوم یعنی کلپت فرضی سانپ وغیرہ کا رسی ادھشٹان ہی۔ اسی طرح
کل جہان کا مین اندر آتما ادھشٹان ہون۔ مجھ اندر آتما سروپ کا گیان ہی تم کو
کلیان کا باعث ہی۔ اور اس گیان سے علاوہ دیگر کل تجویزات باعث بندھن
یعنی قید کے ہین۔ اور یگ وغیرہ کرمون کا نتیجہ جو بہشت کا آنند ہی۔ اور اُس
بہشت کے آنند کے سادھن جو اپسرا یعنے حور وغیرہ ہین وہ کل بندھن کے باعث
ہین۔ اے پرتردن اس مانش لوک کے جو عورات وغیرہ کے لذات ہین۔ وہ لحظہ
لحظہ مین فنا ہونے والی ہین۔ اس لیے وہ انسان کو کلیان کا باعث نہین ہین
اور مانند آب حیات کے یہ جسم وغیرہ کل فانی ناپایدار ہین۔ اے پرتردن مانش
لوک و بہشت کا جو آنند ہی اور برہم لوک کا جو آنند ہی۔ یہ بہت ہی۔ اور انہین

آنندون کا جو ترک یعنے بیراگ ہی وہ ہت تر ہی - اور آتم گیان کل لوگون کو ہت تم ہی یعنے
ادنی اوسط اعلی یہ تینون قسم کلیان ہی یعنے فیض ہی - اور اس لوک و پرلوک بہشت وغیرہ
کے جس قدر لذات محسوسات ہین وہ کل لذات آنند محتاجی و پر اختیاری کے ہین
کیونکہ جس طرح مانش لوک کے سکھ راجہ وغیرہ کی خدمت خوشامد کرنے سے حاصل ہونے
پر اختیاری ہین - اور اسی طرح دیوتون وغیرہ کی پرستش سے حاصل ہوا آنند ہی پر
اختیاری ہی - اس لیے پرادھینتا یعنی پر اختیاری کل لذات محسوسات ہین
یکسان ہی - اور اتیشیتا یعنی کم و بیشی بھی مانش لوک سے لے کر ہرن گربھ یعنی برہم لوک
تک بشے جن سکھ یعنے لذات محسوسات ہین برابر ہی - کیونکہ انتریامی ایشور کے آنند سے
سو حصہ کم ہرن گربھ کا آنند ہی - اور ہرن گربھ سے سو حصہ کم پرجاپت کے لوک کا آنند ہی - اور
پرجاپت سے سو حصہ کم میرے اس اندر لوک کا آنند ہی - اے پرتردن اس طرح جب میرا
بشے جن آنند بھی کم تچھ یعنی ناچیز ہی - تب دیگر مانش لوک وغیرہ کے آنند کا کیا کہنا ہی - مطلب
یہ ہی کہ بشے جن سکھ یعنی لشیون سے پیدا شدہ آنند مانند بجلی کے چمتکار کے فانی ہی -
اس سے یہ ثابت ہوا کہ بشے جن سکھ ہت ہی یعنی ادنی فائدہ ہی - اور بیراگ یعنی ترک لذات
ہین اس سے زیادہ آنند ہی کیونکہ بیراگ والا شخص کسی بشے جن سکھ یعنی لذات محسوسات
کے لیے کسی کا محتاج نہین ہوتا - اس لیے بیراگ کا آنند ہت تر ہی یعنی پہلے بشے
سکھ سے اسمین آنند زیادہ ہی - اور کل خوشیون یعنی آنندون کا سمندر برہمانند ہی وہ
برہمانند یعنی سرور ابدی آتم گیان سے حاصل ہوتا ہی - اس لیے آتم گیان ہت تم ہی
اے پرتردن مجھ اندر سروپ آتما کے گیان سے علاوہ دیگر کوئی چیز ہت تم نہین ہی
اور کیسا وہ آتم گیان ہی جس کے اقبال سے برہم ہتیا وغیرہ عظیم گناہ کیے ہوئے بھی
اثر نہین پا سکتے - اور اس گیان کے اقبال سے مین ہزارہا گناہ کرتا رہا ہون - مگر تاہم اس
گیان کے اقبال سے مجھ پر کچھ اثر اُنھون نے نہین کیا - وہ گناہ یہ ہین - مثلاً جس طرح
تشٹا کے فرزند بشوروپ اپنے پروہت کا ناش کرنا - اور گیان بیراگ سے بنا اور
برہم بدیا سے ناواقف یعنی گیان بیراگ برہم بدیا سے محروم صرف ظاہری لباس کے

سنیاسی ونہایت فاخر تھے انھین سنیاسیون کے پاس ایک دفعہ مین نے جا کر ڈنڈوت
پرنام کرکے سوال کیا ۔ مگر انھون نے جواب تو نہ دیا بلکہ انھون نے مجکو بہت بے عزت
کیا ۔ مگر تاہم مین نے حوصلہ کرکے پھر بہت عاجزی کرکے انھین سے سوال کیا ۔ تب بھی
مجکو انھون نے سخت بدسخن کہکر بے عزت کیا ۔ پھر مین دل مین بچار کرنے لگا ۔ کہ انھون
نے مجکو بلا قصور بے عزت کیا ہی ۔ اب انھین کے ساتھ کیا کرنا چاہیے ۔ یہ آتم گیانی بھی
نہین ہین ۔ اور بید بدیا سے بھی ناواقف ہین ۔ اور برہم گیان کے خواہش مند بھی نظر نہین
آتے ۔ اور شانتی وغیرہ نیک اوصاف بھی انھمین مین نہین پائے جاتے ۔ اور
سنیاس کے دھرم بھی انھین مین نہین پائے جاتے ۔ اور غصہ وغیرہ کو بھی انھون نے
ابھی تک اپنے قابو مین نہین کیا ۔ اب اگر انھین کو چھوڑ دیا جاوے تو بھی مناسب
نہین ہی کیونکہ بغیر مجھ راجہ کے دیگر ان کو کوئی سزا دینے مین طاقت ور نہین ہی ۔
اور ہم راجون کو راج مریادہ رکھنی فرض ہی ۔ اس لیے مین انھون کو سزا دون ۔

ای مرید اس طرح اندر بچار کرکے پھر سوچنے لگا کہ کون سی سزا ان کو دیجاوے
اگر دیش نکال دیا جاوے تو بھی تین لوک مین میرا راج ہی ۔ ای پرتردن اس طرح
بہت بچار کرکے آخر انھین کو ہم نے مار ڈالا ۔ ای پرتردن اگرچہ ایک کیڑے کا
مارنا بھی گناہ ہونے سے اچھا نہین ہی پھر مانش کا مارنا بھی بڑا گناہ ہی ۔ پھر
سنیاسیون کا مارنا تو نہایت عظیم گناہ ہی ۔ مگر اس آتم گیان کے اقبال سے مجکو پر
سیاہی وغیرہ کوئی گناہ کا اثر مجھ اندر پر دخل نہ کرسکا ۔

ای مرید یہ بات بھگوت گیتا کے ادھیاے ہشت دہم مین بھی ثابت ہی ۔ کہ سری
کرشن جی فرماتے ہین ۔ ای ارجن جسکو دیہہ ابھمان یعنی جسم کی خودی نہین ہی ۔
اور مین فعل کا کنندہ ہون یہ اہنکار جسکو نہین ہی ۔ اور عقل جسکی گناہون کے سبب
سے ناپاک نہین ہوتی ہی ۔ وہ آتم گیانی مہاتما اگر تین لوک کو مار ڈالے ۔ نہ وہ مارنیوالا
ہی اور نہ اس فعل کے نتیجہ کو پاتا ہی ۔

ای مرید وہ اندر سچا گیانی تھا مصنوعی گیانی زبانی جمع خرچ والا نہ تھا ۔ اس لیے

گناہ کا اثر اسپر غالب نہین ہوا۔

راجہ اندر بولا۔ اے پرتردن ان صدہا سنیاسیون کا مارنا اور ہزارہا دیتیون کا مارنا وغیرہ کا کیا۔ مگر اس آتم گیان کے اقبال سے مجھپر گناہ کا اثر کچھ نہ ہوا۔ اگرچہ گناہ گوناگون کے ہین اور شاستر مین جو جو گناہ بیان کیے ہوے ہین۔ اُنہین سے برہم ہتھیا وزر کی چوری و شراب نوشی و گرو کی عورت سے زنا و حمل والی عورت کا مارنا یہ پانچ عظیم گناہ ہین۔ اور اگر جو شخص ان عظیم گناہگارون کے ساتھ مل کر کھانا پینا وغیرہ صحبت کرے وہ بھی اُنھین کے برابر گناہگار ہوتا ہے۔ اے پرتردن پہلے ہم نے جتنے گناہ کیے ہین وہ کل گناہ اس آتم گیان کے اقبال سے کچھ اثر نہین کر سکتے۔ یہ صرف آتم گیان کی تعریف نہین ہے واقعی آتم گیان کا اقبال ایسا ہی ہے۔ اے پرتردن اس لیے تم مجھ اندر سروپ آتما کے گیان کو حاصل کرکے سرور ابدی نجات کو حاصل کرو اور یہی آتم گیان ہی کل اشخاص کو بہت تم یعنے اعلیٰ فائدہ ہے۔

اے مرید جب راجہ اندر نے ایسا اُپدیش کیا تب راجہ پرتردن سُنکر بچار کرنے لگا کہ اس اندر نے جو کہا ہے مجھ اندر کے سروپ کو جانو۔ اب مین اس اندر کے کون سے سروپ کو جانون۔ اور کیا یہ ظاہری ہزار چشم والا جسم ہی مین اندر شبد کے معنی ہین۔ یا جیوآتما یعنی روح نفسانی یا کوٹستھ ساکھی آتما یعنے روح قدسی مجھ اندر الفاظ کے معنی ہین۔ اس طرح سوچ کر پھر راجہ پرتردن بچار کرنے لگا کہ اگر مین پوچھونگا آپ اندر کا کونسا سروپ جانون تب میری ناقص عقل ثابت ہو جاوے گی اس لیے خاموش ہو کر بعد ازان راجہ پرتردن نے یہ کہا۔ کہ اے سوامی ہم انسان بہت تم کو نہین جانتے اور آتما کے سروپ کو نہین جانتے۔

اے مرید اس طرح راجہ پرتردن کے سخن سُنکر دیوراج اندر نے بچار کیا۔ کہ یہ پرتردن تُرایا دھک یعنی اُپادھی سے مبرا آتما کو نہ جان سکے گا۔ اور برہم بغیر اُپادھی کے اُس اُپادھی سے مبرا خالص آتما کو نہین جنا سکتے کیونکہ بغیر لکشنا کے آتما نہین جاتا جاتا اس لیے استھول ارندھتی نیاے کرکے آتما مین کوئی فرضی اُپادھی مقرر کرنی واجب ہے

جس کے ذریعہ سے پرتردن کو بآسانی آتم گیان ہو جاوے - مطلب یہ ہی کہ جس طرح باریک ارندھتی سیارہ یعنی ستارہ دکھانے کے لیے پہلے استھول یعنی موٹے ستارے دکھائے جاتے ہین - بعدازان اُس باریک ستارے کو دکھایا جاتا ہی - اس طرح اندر بچار کرکے پھر دل مین سوچ کرنے لگا کہ کون سے اُپادھی مقرر کرون - اس طرح سوچ کرتے ہوئے آخرکار پران اور پرگیا انھین دونون اُپادھیون کو راجہ اندر اپنے دل مین مقرر کرکے پرتردن کو اُپدیش کرنے لگا - زیادہ تر چلنے والا پران شبد کا ارتھ ہی اور زیادہ تر جاننے والا پرگیا شبد کا ارتھ ہی - اس طرح راجہ اندر بچار کر کہنے لگا -

اندر بولا اے پرتردن گوناگون کریا کا باعث ہونے سے اس لیے مین پران سروپ آتما ہون - اور بلا فرق سویَنگ پرکاش یعنے اپنی روشنی سے روشن ہونے سے اس لیے مین پرگیا سروپ آتما ہون - اس طرح گوشہ نشین ہوکر مجھ کرکے کہا ہوا آتم سروپ کا باربار بچار کرو - اور ناناکار مخالف برتیون کو دور کرکے صرف عین آتم سروپاکار سجاتی برتیون کو ظاہر کرکے میرے سروپ کا ساکھیات کار کرو -

پرتردن بولا - اے سوامی پرانون کی بزرگی کس باعث سے ہی - پہلے بھی ہم نے منیشرون سے پرانون کی بزرگی سُنی ہی -

اندر بولا - اے پرتردن زندگی کا باعث پران ہین - اس سبب سے اس پران کی بزرگی ہی - کیونکہ چشم وغیرہ حواس کے نہ ہونے سے بھی جسم کا قائم رہنا ایک پران سے ہو سکتا ہی - اور بغیر پران کے چشم وغیرہ کے موجود ہونے پر بھی جسم گر پڑتا ہی - اس لیے اس سنگھات یعنی مجمع جسم مین پران بزرگ ہین - اور یہی کو اے تم ہست تم جانو - اور وہی پران ہی پرگیا سروپ ہی - کیونکہ بوقت زندگی کے دونون اکٹھے رہتے معلوم ہوتے ہین - اور پرلوک مین بھی دونون ہمراہ اکٹھے جاتے معلوم ہوتے ہین اس لیے دونون واحد ہین - اے پرتردن پران پرگیا لکھ ارتھ یعنے ذات جو مین ادویت یعنی واحد آتما ہون - اُس مجھ واحد انیت ذات کو تم جانو - اے پرتردن بحالت سکھوپتی یعنے جبروت کے کل چشم وغیرہ حواس اُس پران مین محو ہو جاتے ہین

اور پھر بحالت جاگرت یعنی بیداری کے وہی کل چشم وغیرہ اندریان اُسی پران سے پرگٹ ہوکر اپنے اپنے بیوپارون کو کرتے ہین - اس لیے پران ہی سب کا آسرا یعنی تکیہ ہی - اور جب یہ جسم فوت ہوتا ہی تب بھی بمعہ لنگیون کے اندریان اپنے ادھشٹان روپ پران مین محو رہتی ہین اور پرگیا بھی بوقت سکھوپتی وفوت کے پران سے واحد ابھید ہوئی محو رہتی ہی - اس لیے پرگیا اُس پران سے علیحدہ نہین ہے -

اس طرح اے مرید راجہ اندر پران کی واحدانیت ثابت کرکے اب پرگیا کی واحدانیت کو ثابت کرنے لگا -

اندر بولا اے پرتردن پرگیا صرف بُدھی یعنی عقل کا نام نہین ہی جو اپنے پرکاش سے دیگرون کو پرکاشے یعنی روشن کرے اور آپ دیگر کی روشنی سے روشن نہ ہو - اُسکو پرگیا کہتے ہین - اور وہ پرگیا ایک ہی بہت نہین ہین صرف اُپادھی کے سبب سے بہت نظر آتے ہین مثلاً جس طرح روشنی بسبب بہت چراغون کے بے شمار نظر آتی ہی ورنہ در اصل روشنی واحد ہوتی ہی - اسی طرح یہ پرگیا بھی انتہکرن کی برتیون واندریون کی اُپادھی کے سبب سے گوناگون بہت طرح سے نظر آتی ہی ورنہ در اصل گیان روپ پرگیا واحد ہی مطلب یہ ہی کہ سکھ دُکھ راگ دویش شہوت غصہ وغیرہ کے اکار انتہکرن کی برتیون کے پیدا ہونے سے گیان روپ پرگیا بھی وہی وہی شکل ہوکر نظر آتی ہی یہ اندر کی اُپادھی کے سبب سے پرگیا کے گوناگون اشکال بیان کیے - اب باہر کے گوناگون سروپ پرگیا کے بیان کرتے ہین -

اے پرتردن باہر کے سبد سپرش روپ رس گندھ یعنی سامعہ لامسہ باصرہ ذایقہ شامہ لنگیون سے اندریون یعنی حواس کے سنبدھ یعنی تعلق سے گیان روپ پرگیا اُنھین شبد سپرش وغیرہ کے ہم شکل ہوکر گوناگون اقسام سے نظر آتی ہی - ورنہ در اصل پرگیا ایک ہی - مثلاً جس طرح آفتاب کی روشنی یعنی دھوپ سبز و بستر وغیرہ اشیاے سے ہم شکل ہوکر گوناگون نظر آتی ہی ورنہ

بدھی اپادھی ...
بدھی ... پرکاش ...
بدھی کی اپادھی ...
پران پرگیا اپادھی سے علیحدہ ... روپ

در اصل دھوپ ایک ہی - اسی طرح پرگیا بھی گوناگون اشیاے سے ہم شکل ہو کر گوناگون
اقسام کی نظر آتی ہی ورنہ در اصل گیان روپ پرگیا ایک ہی - اس طرح پرگیا کی واحدنیت
کو ثابت کیا - ای پرتردن وہ پرگیا اُس پران سے واحد ہی - یعنی ایک ابھید سروپ ہی
کیونکہ جیوون کو زندگی کا باعث ہونے سے اس لیے اُسکا نام پران کہا گیا ہی - اور اپنے
سوینگ پرکاش سے کل کو روشن کرکے اس لیے اُس پران کا نام پرگیا کرکے کہا گیا ہی - ای
پرتردن وہ پران سروپ پرگیا آتما روپ ہی - اُسی کو تم میرا سروپ جانو - اور بمعہ لشیون
کے چشم وغیرہ کل حواس اُس پران سروپ پرگیا آتما سے علیحدہ نہین ہین - جس طرح
رسّی کا سانپ اُس ادھشٹان رسّی سے جدا نہین ہی - اسی طرح یہ کل بشنے اندری
اُس ادھشٹان پران سروپ پرگیا آتما سے علیحدہ نہین ہین - ای پرتردن کل جیوون کا
جیون یعنی زندگی مجھ آتما سے ہوتی ہی - اس لیے مین ادویت سروپ آتما ہی پران شبد
کا ارتھ ہون - اور کل حواس جسم وغیرہ اشیاے کو اپنے سوینگ پرکاش سروپ
گیان سے مین آتما سب کو جانتا ہون - اس لیے مین ادویت آتما پرگیا شبد کا ارتھ ہون
ای پرتردن جس طرح ایک آکاش ہی سبو کُمبھا وغیرہ کی اُپادھی سے گوناگون اقسام
سے نظر آتا ہی گھٹاکاش مٹھاکاش وغیرہ - مگر در اصل آکاش واحد ہی - اسی طرح مین پران
سروپ پرگیا آتما گوناگون اجسام روپ اُپادھی سے علیحدہ علیحدہ نظر آتا ہون - ورنہ در اصل
واحد ہون - اور جس طرح ایک سپن درشٹا یعنی خواب کا بینندہ جیتن بہ سبب نیند کے
گوناگون اشیاے ہو کر نظر آتا ہی - اسی طرح مین پران سروپ پرگیا آتما بھی بہ سبب ابدیا
کے گوناگون ہو کر معلوم ہوتا ہون - مطلب یہ ہی کہ جس طرح خواب کی اشیاے خواب
کے بینندہ ساکھی سے علیحدہ نہین ہین اسی طرح یہ جاگرت جہان بھی مجھ آتما سے علیحدہ
نہین ہی - ای پرتردن مین آتما کل کو عزیز پیارا ہون - اس لیے مین آتما آنند سروپ
ہون - ای پرتردن عورت وغیرہ و شبد سپرس روپ رس گندھ وغیرہ جو بھوگ کے
سادھن یعنی عیش کا سامان ہی وہ شیشن ہین اور مین آتما شیشی ہون مطلب یہ ہی
کہ جسکے لیے بھوگ کے سادھن یعنی عیش کا سامان ہو اُسکو شیشی کہتے ہین - عورت

وغیرہ عیش کا سامان یہ کل مجھ آنند سروپ آتما کے شیش ہین- خلاصہ یہ ہوا کہ عیش کے
سامان کو شیش کہتے ہین- اور عیاشی یعنی بھوگتا کو شیشی کہتے ہین- ای پرتردن سب
سے زیادہ آنند سروپ مین آتما ہون- مجھ سے زیادہ کوئی آنند سروپ نہین ہی- ای
پرتردن مانش لوگ سے لیکر برہم لوک تک جس قدر بشے جن سکو کی کمی و بیشی معلوم ہوتی ہی
وہ سب جسمین جاکر خاتمہ ہوجاوے- وہ آنند سروپ کل آنندون کی آخرت مین آتما ہون
اب اسکو مفصل طور پر بیان کرتے ہین- ای پرتردن مانش لوک سے سو حصہ زیادہ
آنند پترون کو ہوتا ہی- اور اُن پترون سے پھر سو حصہ زیادہ آنند گندھربون کو ہوتا ہی اور
اُن گندھربون سے پھر سو حصہ زیادہ آنند کرم دیوتاؤن کو حاصل ہوتا ہی- اور پھر اُن کرم دیوتاؤن سے
سو حصہ زیادہ آنند اجانج دیوتاؤن کو حاصل ہوتا ہی- اور پھر اُن اجانج دیوتاؤن سے سو حصہ زیادہ آنند
پرجاپت کو ہوتا ہی پھر اُس پرجاپت سے سو حصہ زیادہ آنند ہرن گربھ کو ہوتا ہی- اُس ہرن گربھ کا بشی جن
آنند کل آنندون بشے جن سے زیادہ ہی اور جب اُس ہرن گربھ کا آنند بھی جس مجھ آتما آنند سروپ
سمندر کے آگے ایک قطرہ کے مانند ہی- تب مانش لوک وغیرہ کے آنند کا کیا حساب
ہی- ای پرتردن مین آنند سروپ آتما ہی کل آنندون کی آخرت حد ہون- اس لیے
ایک مین آتما ہی آنند سروپ ہون- یہ شبد وغیرہ بشے یعنی محسوسات میرے ہی آنند
سے کل آنند روپ ہوے نظر آتے ہین- ورنہ دراصل بشیون مین آنند نہین ہی- صرف
مجھ آتما کے گیان سے محروم جو نادان اشخاص ہین- وہ بشیون یعنی محسوسات مین آنند
مانتے ہین- ای پرتردن مین یہان پر گیا آنند سروپ آتما کا جب جیودون کو اگیان ہوتا ہی
تب اگیان سے نابین ہوے نادان شخص بشیون کی خواہش کرتے ہین- پھر اس خواہش
سے نہایت دکھون کو پاتے ہین- ای پرتردن جب کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہی
تب وہ خواہش رجوگن یعنے قوت ارادی سے پیدا ہونے سے اس لیے اُس بیقرار
خواہش والی بدھی کی برتی مین آنند کا عکس نہین پڑتا اور جب وہ حسب دلخواہ
چیز حاصل ہوجاتی ہی تب خواہش کے دور ہوجانے سے بدھی یعنی عقل قرار یک جا
قائم ہوجاتی ہی- اُس بدھی مین مجھ آنند سروپ آتما کا عکس پڑتا ہی- اُس آنند کے

لمس کو وہ نادان شخص جنسے جن آنند یعنی محسوسات سے پیدا شدہ آنند مانتے ہین
اعتراض - اگر بدھی کے قائم ہونے سے آنند ہو تب کل کو یکسان برابر آنند ہونا چاہیے
کسی کو کم کسی کو زیادہ آنند کہنا نہ چاہیے - اور پہلے جو آپ نے آنند بیان کیے ہین اُنکی
کمی و بیشی کہنی مناسب نہین ہی -

جواب - ظاہری سامان اشیاے کی نظر سے آنندون کی کمی بیشی کہی تھی ورنہ ہرن گرگ
و بادشاہ شہنشاہ و دیگر حیوان وغیرہ کو لبشیون سے پیدا شدہ آنند کل کو برابر ہی
ای پرتردن ایسا پران پرگیا آنند سروپ آتما تیرا سروپ ہی - پران سے مراد ہستی یعنے
ست روپ - اور پرگیا سے مراد علم یعنے چیتن روپ اور آنند سرور یعنے سکھ روپ
مطلب یہ ہی کہ ست چت آنند روپ آتما - ای پرتردن تیرا اصل سروپ ہی - اور جسم و
جسم کے جنم مرن وغیرہ دھرم اور بُدھی یعنی عقل وعقل کے گناہ ثواب وغیرہ ادصاف کرم
ان کل سے تم مبرا پاک ہو - اور کل اناتم جسم وغیرہ جہان سے علیحدہ اور سب کے
آتما ہو - اور یہ دوئی جہان تمہاری اصلیت وحدانیت ذات پاک مین کلپت یعنے
فرضی ہے - اس لیے تم آتم بچار کرکے برہما تم ابھید سروپ کا ساکھیات کار کو پراپت
ہوکر جنم مرن قید سے چھوٹ کر سرور ابدی نجات کو حاصل کرو -

ای مرید اس طرح راجہ اندر کے سخن سُنکر تب وہ راجہ پرتردن نہایت خوش ہوکر
اُس راجہ اندر کو ڈنڈوت پرنام کرکے وہان بہشت سے روانہ ہوکر اپنی کاشی پوری مین آکر
مقیم ہوا - اور باقی ماندہ پراربدھ کو بھوگ کر بعد ختم ہونے پراربدھ کرم کے بدیہہ مکتی
کو پراپت ہوا - اور جنم مرن قید سے چھوٹ کر سرور ابدی یعنے برہمانند نجات
کو پراپت ہوا -

ای مرید راجہ اندر نے بر دینے کے وعدہ سے ہت تم برہم بدیا کے اُپدیش سے
پورا کیا - اور ای مرید اگرچہ کھتری وغیرہ شاگرد درجہ کے لایق ہین - اور برہمن گورو
درجہ کے لایق ہی - مگر تاہم اس برہم بدیا کے اقبال سے کھتری وغیرہ گورو درجہ کے
لایق ہوجاتے ہین اور برہمن جو گرو درجہ کے لایق ہی وہ بغیر برہم بدیا کے یعنی برہم بدیا

بمعنے علم الٰہی سے محروم ہوے شناگرد درجہ کے لایق یعنی کھتریون کے شناگرد ہوجاتے ہین اسمین تم متعجب مت ہونا۔ کیونکہ یہ نئی بات نہین ہی۔

اسی مرید یہ رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد مین دیوراج اندر نے راجہ پرتردن کو جو برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہی وہ اُپدیش مین نے تم سے بیان کیا۔ اب آگے کیا سُننا چاہتے ہو وہ تم ہمارے آگے ظاہر کرو۔ اور نزدیکی سے جو آتم سروپ کو جناوے۔ اُسکا نام اُپنکھد ہی۔ اس طرح کوشیتکی اُپنکھد مین کوشیتکی رشی نے اپنے شناگردون کو برہم بدیا کا بید کے منترون سے اُپدیش کیا ہی وہ اس آتم پُران کے ادھیاے دوم مین بیان کیا۔ جو ادھکاری طالب نجات شخص مع شردھا کے اسکا بچار کرے گا۔ وہ جنم مرن سے چھوٹ کر بذریعہ آتم گیان کے سرور ابدی نجات کو حاصل کرے گا۔

	دوہا	
اندر پرتردن سنبادیہ دوسرا ادھیاے تمام		ہر پرکاش جس پڑھے سے دل مین ہوے آرام

کتاب خلاصہ آتم پوران اُردو شر مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد مین اندر پرتردن کی گفتگو برہم بدیا کا بیان ادھیاے دوم تمام شد۔

شری پرماتماے نمہ

ادھیاے سوم

آغاز کتاب شری خلاصہ آتم پوران اُردو شر ادھیاے سوم دربیان کوشیتکی اُپنکھد کے ادھیاے چہارم راجہ اجات شترو و بالاکی پنڈت کا سنباد یعنی گفتگو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

	دوہا	
ادھیاے سوم سنو تم اجات بالاکی سنباد		ہر پرکاش جس پڑھے سے دل رہے ہمیشہ شاد

واضح ہو کہ اس سے پہلے ادھیاے دوم مین رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا اُسمین دیوراج اندر نے پرتردن راجہ کو پران پرگیا اُپادھی والے آتما کا اُپدیش کیا تھا۔ اب جو شخص پران پرگیا اُپادھی سے علیحدہ آتم سروپ کے جاننے

مین طاقت ور نہین ہی اُنکو پران پر گیا اُپادھی سے علیحدہ جتانے کے لیے آتما کے
اصل سروپ کا بیان کرنے والا جو کوشیتکی اُپنکھد کا چہارم ادھیاے ہی اُسکے ارتھ
کا اس آتم پوران کے ادھیاے سوم مین بیان کرتے ہین۔ اور ادھیاے دوم مین
مرید آتم گیان کو ہت تم سُنکر نہایت متعجب ہوکر اپنے مرشد صاحب سے اس طرح
عرض کرنے لگے۔

مرید بولا۔ اے مرشد صاحب اس آتم پوران کے ادھیاے اول مین سنکادک
وادھکاریون کی گفتگو کے ذریعہ رگ بید کے ایترے اُپنکھد کے ارتھ سے آتم گیان
جہان کا دُکھ دور کرنے والا آپ نے بیان کیا تھا۔ اور پھر ادھیاے دوم مین اندر
پرتردن کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کرکے اُسی آتم
گیان کو پختہ کرکے اُپدیش آپ نے مجکو کیا تھا۔ اور آتم گیان کو آپ کی زبان مبارک
سے ہت تم سُنکر نہایت خوش ہوا ہون۔ مگر ایک اعتراض پیدا ہوکر میرے
دل کو بے قرار کر رکھا ہی۔ وہ اعتراض یہ ہی۔ کہ ادھیاے دوم کے اخیر مین آپ
نے یہ بیان کیا تھا کہ گورو درجہ کے لائق براہمن بغیر آتم گیان کے مرید کے درجہ کو
پراپت ہو جاتے ہین۔ اور کھتری بیش شودر وغیرہ مرید کے درجہ والے آتم گیان
کے ذریعہ سے گورو کے درجہ کے لائق ہو جاتے ہین۔ یہ بات سُنکر مین نہایت
متعجب ہوا ہون۔ کیونکہ سر کا مکٹ پانون مین اور پانون کا جوتا سر کے اوپر کبھی دھرنا
مناسب ہو سکتا ہی۔ اسی طرح کل برنون کا گورو جو براہمن ہی وہ مرید کے درجہ کو اور
کھتری وغیرہ مرید کے درجہ کے لایق ہوکر وہ براہمن کے گورو ہوے آتم گیان کا
اُپدیش کرین۔ یہ کبھی سُنا نہین ہی۔ اگر کہین بید مین لکھا ہو۔ تو آپ ظاہر کرین۔

مرشد بولا۔ اے مرید آتم گیان کے حاصل ہونے سے مرید درجہ کے لائق کھتری
لوگ گورو درجہ کے لائق اور گورو درجہ کے لایق براہمن لوگ بغیر آتم گیان کے مرید
درجہ کے لائق ہو جاتے ہین۔ یہ ہم نے جو کہا تھا صرف گیان کی تعریف کے واسطے
نہین کہا۔ کیونکہ یہ بات پہلے گذر چکی ہی۔ کو شیتکی اُپنکھد کے ادھیاے چہارم مین

یہ بات ثابت ہی۔ وہ اب ہم تم سے کہتے ہین تم یک سُو دل ہوکر سُنو۔

اے مرید گرگ گوتر مین ایک بالاک نام براہمن تھا کیسا وہ براہمن تھا کہ چھ کھٹ انگ کے بیدون کا جاننے والا بڑا نامی گرامی مشہور پنڈت دھرم کا گیا تا و دھرم کا سروپ تھا۔ اور اسی بالاک نام براہمن کا فرزند بالاکی نام سے مشہور اپنے باپ کے برابر بدیا والا اور کل بید و بیدون کے انگ مین ہوشیار و جوانی و دولت و بدیا کے فخر سے نہایت فاخر تھا اور کورو پانچال کانشی دیش کوہ ہمالہ تک جو جو پنڈت تھے۔ اُن کل پنڈتون کو فتح کرکے کانشی مین آیا اور وہان راجہ اجات شترو سے علاوہ دیگر کل باشندہ کانشی پنڈتون کو فتح کرکے راجہ اجات شترو کے فتح کرنے کے واسطے اجات شترو راجہ کے پاس سبھا مین آیا۔ مگر اجات شترو کانشی راجہ آتم گیانی تھا اور شہوت غصہ وغیرہ اندر کے دشمن و باہر کے دشمن کل جس نے فتح کرکے اپنے قابو مین کر رکھے تھے اس لیے اُسکا نام اجات شترو تھا۔ اور بیوہار پرمارتھ و نیتی وغیرہ مین ہوشیار کل نیک اوصاف سے موصوف تھا اُس راجہ کی سبھا مین آکر بیٹھ گیا۔ اور بلا گفتگو پرسنگ و بلا پوچھے خود بخود وہ بالاکی براہمن اُس راجہ موصوف کو اُپدیش کرنے لگا۔ کیسا وہ بالاکی براہمن تھا بولنے مین بڑا چالاک ہوشیار اور آتم ساکھیات کار سے محروم صرف ایک پران ہی کو آتما مانتا تھا۔

بالاکی بولا۔ اے راجہ تم برہم گیان سے بے خبر ہو اس لیے ہم تم کو جنم مرن دور کرنے کے لیے برہم اصل سروپ کا اُپدیش کرتے ہین تم یک سُو دل ہوکر سُنو۔

اے مرید اس طرح اُس بالاکی براہمن کے سخن سُنکر نہایت خوش ہو راجہ اجات شترو اُس بالاکی سے کہنے لگا۔ اے بالاکی بغیر پوچھے مین برہم سروپ کا اُپدیش کرتا ہون۔ یہ جو آپ نے وعدہ کیا ہی۔ اس تمہارے وعدہ سے میرا دل نہایت خوش ہو گیا ہی۔ کیونکہ ہزارہا براہمن بدیا دان عالم عاقل بیدون کے جاننے والے ہماری سبھا مین آکر کرمون کا اُپدیش کرتے ہین۔ مگر برہم کے سروپ

کا اُپدیش ابھی تک کسی نے نہین کیا - بلکہ پوچھنے سے بھی اُپدیش اُنھون نے نہین کیا - اور آپ نے بغیر پوچھے برہم کے سروپ کے اُپدیش کا وعدہ کیا ہی - اس لیے مین ایک ہزار عمدہ گئو آپ کو اس وعدہ کے بارے مین نذرانہ دیتا ہون - آپ قبول کرین اور برہم کا اُپدیش کرین -

اَی مرید راجہ کے باطنی رمز سے ناواقف وہ بالاکی براہمن تھا اس طرح راجہ کے سخن سُنکر نہایت خوش ہوکر اور راجہ کا شوق برہم گیان کے لیے ازحد جان کر بعد ازان اپنے گورو سے جو برہم کا سروپ پہلے سُنا ہوا تھا - اُس برہم کا سروپ راجہ کو اُپدیش کرنے لگا -

بالاکی بولا - اَی راجہ بیشٹی یعنے جزو شکل کو اختیار کرنے والا جو ادھیاتم ہی - اور سمشٹی یعنے کل صورت کو اختیار کرنے والا جو ادھی دیو ہی - وہ ادھیاتم و ادھی دیو روپ پران ہی برہم ہی -

اَی مرید اس طرح پران کو ہی برہم روپ وہ بالاکی جانتا تھا - اور اپاکرت سے پرے نرگن برہم کی اُسکو شناخت نہ تھی - اور راجہ اجات شتر خود وہ نرگن برہم کا جاننے والا ہر طرح سے واقف تھا - اس طرح سے جو جو بالاکی براہمن اُس راجہ کو اُپدیش کرے - اُسکو کھنڈن یعنی رد کرکے راجہ اُس سے اِس طرح کہے کہ یہ مین پہلے جانتا ہون - پھر بالاکی کہنے لگا - اَی راجہ - سُورج - چندرمان - بجلی - بادلون کی آواز - آکاش - وایو - آتش - آب - یہ آٹھ ادھی دیو برہم پورش ہین - اور نمبر ۱ - عکس کو اختیار کرنے والی آئینہ وغیرہ چیزین - اور نمبر ۲ - دِش اطراف روپ گوش - اور نمبر ۳ - زور سے چلتے ہوے آدمی کے پیچھے جو دہنی روپ شبد یعنی آواز ہوتا ہی - اور نمبر ۴ - انسان کی سایہ - اور نمبر ۵ - جسم کثیف - اور نمبر ۶ جسم لطیف - اور نمبر ۷ - داہنی چشم مین جو جسم لطیف کی شکل - اور نمبر ۸ - بائین چشم مین جو جسم لطیف کی شکل - یہ آٹھ ادھیاتم برہم پورش ہین - مطلب یہ ہی کہ ان سولہ جگہ پر جو سولہ برہم پورش ہین - انکو مین برہم روپ جان کر اُپاسنا یعنی عبادت

کرتا ہون- اس لیے تم بھی انھین سولہ برہم پورشون کی اُپاشنا کرو- انھین کی اُپاشنا سے تمہاری کُل دلی آرزو برآمد ہو جائینگی- اور پرم آنند تم کو حاصل ہوگا-

ای مرید اس طرح بالاکی کے سخن سُنکر راجہ نے کہا کہ یہ مین سب پہلے جانتا ہون- اور انھین کی اُپاشنا بھی مین نے بہت کی ہی- اس لیے اسکا بیان کرنا تمہارا بے فائدہ ہی

ای مرید اس سے پرے نرگن برہم کو وہ بالاکی نہین جانتا تھا- اور برہم سروپ کے اُپدیش کا وعدہ راجہ سے پہلے کر دیا تھا- اس لیے نہایت شرمندہ ہو کر وہ بالاکی آخر خاموش ہو گیا- تب اُسکے فخر دور کرنے کے لیے راجہ نے کہا کہ ای بالاکی تم نے برہم سروپ کے اُپدیش کرنے کا وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کرو-

ای مرید اس طرح راجہ کے کہنے سے بھی وہ بالاکی کچھ نہ بولا- پھر راجہ نے کہا کہ ای کم عقل بالاکی تم کو بدیا کا بڑا فخر ہو رہا ہی- ایسا فخر دیگر کسی عالم بدیاوان کو نہین ہی- ای فاخر بالاکی اب برہم کے سروپ کو ثابت کرو- ای مرید اس طرح راجہ کے سخن سُنکر پھر اُس بالاکی نے کہا-

بالاکی بولا- ای راجہ جو برہم کا اُپدیش مین نے تم کو کیا ہی- اس سے زیادہ مین نہین جانتا- اور گورو نے بھی مجکو یہی اُپدیش کیا تھا- اس سے زیادہ گورو نے مجکو کچھ اُپدیش نہین کیا تھا-

ای مرید اس طرح بالاکی کے سخن سُنکر راجہ نے کہا کہ ای بالاکی اس تمہارے اُپدیش سے نرگن برہم کا سروپ کچھ ثابت نہین ہوتا اور پہلے تم اپنی بدیا کے فخر سے بہت سادھون براہمنون کو بے عزت کرتے رہے ہو- اس لیے تم بڑے گناہگار ہو- اب تم جا کر اپنے گورو سے نرگن برہم سروپ کے گیان کا اُپدیش لو-

ای مرید جب اس طرح راجہ نے کہا تب اُس بالاکی براہمن نے سوچ کیا کہ گورو کو جسقدر خبر تھی- اُس نے مجکو پہلے ہی اُپدیش کر دیا ہی- اس سے زیادہ وہ کچھ نہین جانتے تھے- کیونکہ اگر وہ گورو جانتے ہوتے تو مین اُنکو نہایت عزیز تھا مجھ سے کچھ پوشیدہ نہ رکھتے- اس لیے اب اپنے گورو کے پاس واسطے برہم اُپدیش کے واپس جانا مناسب نہین ہی- اور دیگر کل ملکون کے عالم پنڈت مین نے فتح کر لیے ہین- اس باعث سے

اُنکے پاس واسطے نرگن برہم گیان کے جانا بھی مناسب نہیں ہی - اور بغیر اجازت
شستر وراجہ کے دیگر کسی نے مجکو شکست نہین دی - اور یہ راجہ اجات شتر و برہم گیانی
ہی اور شہوت غصہ وغیرہ سے برکنار و حوصلہ وغیرہ اوصاف سے موصوف لایق گورو
اختیار کرنے کے ہی - اگر اسکو مین چھوڑ کر تپ وغیرہ کرکے کسی دیوتا وغیرہ کو ظاہر کرونگا
تب وہ مجکو دولت عورت وغیرہ کے لالچ مین مائل کر دے گا - اس لیے اسی اجات
شستر وراجہ کو ہی مین گورو اختیار کرکے نرگن برہم سروپ کا گیان حاصل کرون -
آے مرید اس طرح وہ بالاکی براہمن اپنے دل مین بچار کرکے بموجب قواعد شاستر کے
داتن ہاتھ مین لے کر گورو اختیار کرنے کے لیے راجہ کے پاس آکر کہا -

بالاکی بولا - اے سوامی مین تمھارا مرید ہو مجکو برہم بدیا کا اُپدیش کرو -
اے مرید اس طرح بالاکی کے سخن سُنکر وہ دھرم شاستر کا جاننے والا اجات شتر و راجہ
بالاکی سے کہنے لگا - راجہ بولا اے بالاکی تم براہمن ہو اور ہم کھتری ہین - اس لیے ہم تمھارے
گورو نہین ہو سکتے - اور تم کو بھی یہ نامناسب بات کرنی واجب نہین ہی -

بالاکی بولا - اے سوامی جو آتم گیانی ہی خواہ کھتری وغیرہ کوئی ہو وہ گورو درجہ کے
لائق ہی - اور جو آتم گیان سے بنا گیانی ہی خواہ براہمن وغیرہ کوئی ہو وہ مرید درجہ کے
لائق ہی - اے سوامی آپ نرگن برہم سروپ کے عالم ہو - اس لیے آپ گورو درجہ کے
لائق ہین اس لیے مجھ مرید کو اُپدیش کرو - اے مرید اس طرح بالاکی کے سخن سُنکر
راجہ کہنے لگا -

راجہ بولا - اے بالاکی ہم کھتری ہین - اور تم براہمن ہو - ہمارا تمھارا گورو مرید کا ناتا
یعنی رشتہ نہین ہو سکتا - اس لیے گورو مرید کے طریقہ سے ہم تم کو اُپدیش نہین کر سکتے
البتہ داتا یا جاچک یعنی خیرات دینے والا لینے والا اس طور پر ہم تم کو بدیا دان یعنی خیرات
دے سکتے ہین - کیونکہ ہم کھتری وغیرہ کا خیرات کرنا دھرم ہی اور تم براہمنون کا خیرات
لینا دھرم ہی - اے بالاکی اس لیے ہم تم کو بدیا کی خیرات دیتے ہین تم قبول کرو -
اے مرید اس طرح دھرم شاستر کے قواعد پر چلنے والا راجہ اجات شتر و اُس بالاکی سے

کہکر پھر اپنے پچھلے قصور معاف کراکر اور ڈنڈوت پرنام کرکے اپنے پاس بٹھاکر برہم بدیا کا
یعنی علم الٰہی مخفی اسرار کا اُپدیش کرنے لگا۔

راجہ بولا۔ اے بالاکی پران وغیرہ کل اشیاء سے علیحدہ اور مکان زمان چیز کی حدود سے
مبرا لامحدود سویم پرکاش یعنی خود اپنی روشنی سے روشن آنند سروپ جو آتما ہے
اُسکو تم برہم روپ جانو۔

اے مرید اس طرح وہ راجہ اُس بالاکی کو کہکر پران وغیرہ کو آتما سے علیحدہ بے علم
اناتم روپ جتانے کے لیے بالاکی کا ہاتھ پکڑکر دونوں سبھا سے اُٹھکر گوشہ میں آکر بیٹھ گئے
کیونکہ راز نہانی علم الٰہی یعنے برہم بدیا کا اُپدیش کرنا عام میں واجب نہیں ہے۔ اس
لیے گوشہ میں آکر بیٹھے۔ اور وہاں نزدیک ایک شخص سویا ہوا پڑا تھا۔ کل حواس اُسکے
محو تھے۔ صرف ایک پران آتے جاتے نظر پڑتے تھے تب راجہ نے سورج وغیرہ کا نام جو
جو بالاکی نے پہلے پران کے نام لے کر اُپدیش کیا تھا اُنھیں ناموں سے راجہ نے بار بار
بُلایا۔ اے سورج روپ پران۔ اے مہتاب۔ اے بجلی۔ اس طرح راجہ نے بُلایا۔ مگر تاہم
اُس پران نے راجہ و بالاکی کو کچھ نہ جانا تب بالاکی نے پران کو اناتم روپ جڑ یعنی بے علم
یقین کیا۔ پھر راجہ نے بچار کیا۔ کہ نرگن برہم من بانی کا نسبے یعنی دل گویائی کا محسوس
نہیں ہے اس لیے کوئی اُپادھی فرض کرکے اُپدیش کروں۔

اے مرید اس طرح وہ راجہ بچار کرکے اُس نرگن برہم کے جتانے کے واسطے استھول
ارندھتی نیائے کرکے اول بھوگتا سمسٹ آتما کا یعنی عیش وصف سے ملے ہوئے
عیاشی آتما کا اُپدیش کرنے لگا۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ارندھتی نام باریک ستارہ
کے جتانے کے واسطے پہلے موٹے ستاروں کو دکھایا جاتا ہے جب موٹے ستاروں
پر نظر قائم ہوجاتی ہے تب باریک ارندھتی نام ستارے کو خود بخود دیکھ لیتا ہے۔ اسی
طرح برہم نرگن سروپ ہونے سے نہایت باریک یعنی سوکھم ہے۔ اس لیے پہلے
سوپادھک یعنی اُپادھی والے آتما کو جتاکر بعد ازاں خالص نرگن برہم کو جتاتے ہیں

اے مرید اُس راجہ نے وہاں سوئے ہوئے شخص کو ایک لاٹھی مار کر اُٹھایا۔ تب

وہ دُکھی ہو کر اُس دُکھ کو جاننے یعنی انبھو کرنے لگا۔

راجہ بولا اے بالاکی دیکھو یہ بھوگتا آتما پران سے علیحدہ ہے۔ اگرچہ بھوگتا شسٹ آتما معلوم ہوتا ہے۔ مگر در اصل آتما بھوگتا دھرم سے علیحدہ ہے۔ آسمر یہ جب اس طرح راجہ نے کہا۔ تب بالاکی نے پران سے علیحدہ بھوگتا آتما کا یقین کیا کیونکہ پران تو سُکھ دُکھ کو نہیں جان سکتے بسبب بے علم جڑ ہونے کے۔ اس لیے سُکھ دُکھ کا جاننے والا بھوگتا آتما پران سے علیحدہ ہے۔

راجہ بولا۔ اے بالاکی سو نیک پرکاش یعنی اپنی روشنی سے روشن آنند سروپ خالص پاک آتما میں یہ بھوگتا کا ہونا صرف عقل وغیرہ کے ادھیاس سے ہے یعنی عقل وغیرہ کے ساتھ فرضی شامل ہونے سے ہے۔ مثلاً جس طرح رسّی میں بسبب اگیان ادھیاس کے سانپ نظر آتا ہے اسی طرح سُکھ دُکھ روپ بھوگ یعنی عیش سے علیحدہ خالص پاک آتما میں بسبب اگیان کے پیدا شدہ تداتم ادھیاس سے یہ بھوگتا کا ہونا نظر آتا ہے ورنہ در اصل آتما میں بھوگتا کا ہونا نہیں ہے۔ کیونکہ آتما سجاتی بجاتی سوگت بھید یعنی فرق سے علیحدہ ہے۔ ہم جنس سے سجاتی بھید ہوتا ہے مگر آتما سے علیحدہ دیگر آتما نہیں ہے۔ اس لیے آتما میں سجاتی فرق نہیں اور غیر جنس سے بجاتی بھید ہوتا ہے۔ مگر ست چت آنند آتما سے علیحدہ غیر جنس اناتم اشیاے است جڑ دُکھ روپ ہونے سے اس لیے آتما میں بجاتی فرق نہیں ہے اور اعضا والے کا سوگت فرق ہوتا ہے مگر آتما اعضا سے پاک ہے اس لیے سوگت فرق سے علیحدہ ہے

راجہ بولا۔ اے بالاکی اُس خالص پاک آتما میں بغیر اگیان روپ مایا کے بھوگتا کا ہونا ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے بیدوں کے عالم لوگوں نے مایا فرض کی ہے۔ مثلاً جس طرح دن میں موٹا شخص بھوجن وغیرہ کچھ نہیں کھاتا۔ مگر ارتھاپتی پرمان سے جانا جاتا ہے کہ بوقت شب کے بھوجن کرتا ہوگا۔ کیونکہ بغیر کھانے کے موٹا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اُسکی موٹائی کے ذریعہ سے شب کے کھانے کی کلپنا کرتا ہے۔ اسی طرح ارتھاپتی پرمان سے خالص پاک آتما میں بھوگتا ہونے کا ادھیاس بغیر مایا

کے ثابت نہین ہوسکتا۔ اے بالا کی وہ مایا آدرن اور بکھیپ دو شکتی والی ہی۔
اور آدرن شکتی یعنے اصل آتما کے سروپ کا نہ جاننا یہ تو جاگرت سپن سکھوپت
اوستھا یعنی حالت ناسوت ملکوت جبروت ان تینون مین مایا کی طاقت موجود ہی
اے بالا کی وہ آدرن شکتی مایا کی بغیر برہم گیان کے دور نہین ہوتی ہی۔ اور بکھیپ
یعنی دیگر چیز کا نظر آنا۔ وہ دوسری بکھیپ شکتی مایا کی یہ جاگرت سپن دونون مین
اے بالا کی جس جگہ جس حالت مین چشم وغیرہ اندریان کرکے سب بستر وغیرہ کا گیان
ہو اُسکو جاگرت اوستھا کہتے ہین۔ اور جس حالت مین پچھلے خیالات کو اختیار کرکے
صرف ایک من سے گیان پیدا ہو۔ اُسکو سپن اوستھا کہتے ہین۔ اے بالا کی یہ جاگرت
سپن یعنی حالت بیداری وحالت خواب دونون برابر ہین۔ کیونکہ سُکھ دُکھ بھوگ
اور اُنکی کمی بیشی دونون اوستھا یعنی حالتون مین برابر ہین۔ اور دونون کے بھوگون کا
آدھار یعنی آشرا من ہی کیونکہ سُکھ دُکھ روپ بھوگ یعنی عیش کا گیان یعنی جاننا من
سے ہوتا ہی۔ اس لیے سُکھ دُکھ بھوگ کا آدھار من کہا ہی۔ اگرچہ من خود بے علم یعنے
جڑ ہونے سے اشیاے کو نہین جان سکتا مگر تاہم چیتن سروپ آتما کے عکس سے
مل کر یہ من جاننے مین طاقتور ہوسکتا ہی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ بگیان مئی
آتما بھوگتا ہے۔

اے مرید جب اس طرح راجہ نے کہا تب اُس بالا کی نے بھی یقین کر لیا۔ اب
آگے اگیان مئی بھوگتا کے اصل سروپ کا اُپدیش اُس بالا کی کو راجہ کرنے لگا۔ تین
سوال کرکے راجہ بولا۔ اے بالا کی اس سوئے ہوئے شخص کے جاگنے سے تم نے پران
سے علیحدہ بگیان مئی بھوگتا آتما کا یقین کیا۔ اب ہم اسمین تین سوال کرتے ہین۔ اے
بالا کی اس بگیان مئی بھوگتا کا کس جگہ مین قیام ہوکر شین یعنی سونا ہوتا ہی۔ اور
شین کا آدھار یعنی تکیہ کونسا ہی۔ اور کس دیش یعنی جگہ سے اُٹھکر یہ بگیان مئی بھوگتا
آیا ہی انھین تین سوالون کا جواب دو۔ اے مرید جب راجہ نے یہ سوال بالا کی سے
کیے۔ تب بالا کی نے خاموش ہوکر جواب نہ دیا۔ اس طرح جب بالا کی کو خاموش ہوا

دیکھا تب راجہ آپ اُنھین سوالون کے جواب دینے لگا۔

راجہ بولا۔ اے بالاکی اس بگیان مئی بھوگتا آتما کا شین یعنی سونا دو قسم کا ہی۔ ایک سپن یعنے خواب۔ دوم سکھوپت یعنی حالت جبروت۔ اب اول سپن روپ شین یعنے سونے کا بیان کرتے ہین۔ اے بالاکی جب بحالت بیداری یعنی جاگرت اوستھا مین یہ آتما انتس کرن مین جو اپنے ابھاس یعنی عکس روپ بگیان سے چشم وغیرہ اندریون کو روپ وغیرہ کے دیکھنے کی طاقت دیتا ہی۔ تب چکھو مئی شرروتر مئی یعنے چشم گوش وغیرہ نامون والا کہا جاتا ہی۔ اس لیے حالت بیداری مین بگیان مئی بھوگتا ظاہر معلوم نہین ہوتا۔ اور جب حواس یعنی اندریون کو طاقت دینے سے کنارہ کش ہو کر بحالت خواب سوتا ہی یعنی سپن مین شین کرتا ہی۔ تب بحالت خواب چکھو مئی وغیرہ نامون کو چھوڑ کر صرف بگیان مئی نام والا ہوتا ہی۔ بگیان نام عقل کا ہی۔ اس طرح شین کرنے والا یعنی سونے والے بگیان مئی بھوگتا کا سروپ کہکر اب شین یعنے سونے کا آشرا یعنی تکیہ بیان کرتے ہین۔ اے بالاکی اس جسم مین جو بہت سی ناڑیان یعنی رگین ہین یہ کل رگین بگیان مئی بھوگتا کے خواب روپ سونے کا آدھار یعنے تکیہ ہین۔ اور وہان مایا سے پیدا شدہ گوناگون اشیاے کو دیکھتا ہی۔ یہ اول خواب روپ شین یعنی سونے کو معہ آدھار کے دکھایا۔ اب دوسری سکھوپتی روپ شین اور اُسکے آشرے کو دکھاتے ہین۔ اے بالاکی جب یہ من کل ناڑیون مین گھومتا ہوا اپنے مادہ اگیان مین محو یعنی لی ہوتا ہی تب یہ آتما پری پورن روپ سے دوسری سکھوپتی روپ کو پراپت ہوتا ہی۔ مطلب یہ ہی کہ جیتن مین جو پرچھین یعنی محدود ہوتا ہی وہ اصل سے نہین صرف اُپادھی کرکے فرضی ہی۔ اس جگہ انتس کرن سے مشتمل جیتن کا نام بگیان مئی بھوگتا ہی۔ وہ انتس کرن صرف جاگرت و سپن یعنی بحالت بیداری و خواب موجود ظاہر نظر آتا ہی۔ اس لیے حالت بیداری و خواب مین بگیان مئی بھوگتا محدود معلوم ہوتا ہی۔ اور سکھوپتی مین یعنے بحالت جبروت وہ انتس کرن اپنے کارن یعنے مادہ اگیان مین محو ہو جاتا ہی۔ اُس وقت یہ بگیان مئی بھوگتا آتما اپنے محدودتا کو

چھوڑکر پرماتما کے ساتھ واحد عین ذات لامحدود ہوجاتا ہی - اب دوسری سکھوپتی روپ
ششین یعنی سونے کا ادھار تکیہ کا بیان کرتے ہین - اے بالاکی یہ بگیان مئی بھوگتا
آتما اُن ناڑسی یعنی رگ کے ذریعہ سے کمل کے اندر مقیم پرماتما روپ مہاکاش کو پراپت
ہوتا ہی - مطلب یہ ہی کہ وہان سکھوپتی مین اپنی محدود نظر کو چھوڑکر بیاپک مایا بشششٹ
پرماتما سے واحد ہوجاتا ہی - اس کہنے سے بگیان مئی بھوگتا آتما کا دوسرا سونے
یعنی ششین کا آدھار دکھایا یعنی مایا بشششٹ پرماتما ہی اس بگیان مئی بھوگتا کے
سکھوپتی روپ سونے کا تکیہ ہی - اور وہان مایا بشششٹ پرماتما مین بحالت سکھوپتی
کل حواس انتش کرن وغیرہ کا اپنے مادہ مایا مین لی یعنی محو ہونا ہوتا ہی - اور جاگرت
سپن کی کسی اشیا کو وہان نہین دیکھتا - عین واحد ذات آنند مین ہی
واحد ہوتا ہے -

اعتراض - اگرچہ بحالت سکھوپتی حواس دل عقل وغیرہ کل محو ہوتے ہین - مگر
اگیان روپ مایا وہان ہوتی ہی - اُس مایا کے سکھوپتی مین موجود ہونے سے
ادویت یعنی دوئی کا دور ہونا نہین ہوسکتا - کیونکہ کارج پرپنچ کے دور ہونے سے بھی
وہان کارن یعنی مادہ مایا موجود ہی -

جواب - اے بالاکی اگرچہ سکھوپتی مین مایا روپ اگیان ہی - مگر اُس اگیان
کا ثابت ہونا ظاہراً معلوم نہین ہوسکتا - مثلاً جس طرح مدت کے بعد کوئی شخص
پردیس سے یعنی مسافری سے واپس گھر آکر بباعث غالب ہونے شہوت کے
اپنی عورت کے پاس سوتا ہی ماہ ماگھ کی شب مین اُسوقت مست ہوا - گھر کی اندرونی
بیرونی چیزون کو نہین جانتا اور اپنی عورت کو دیکھتا ہوا بھی نہین دیکھتا - اپنے آنند
مین مست ہوتا ہی - اسی طرح یہ بگیان مئی بھوگتا آتما جاگرت سپن کی تکلیف سے
گھبرایا ہوا سکھوپتی مین اپنے پرماتم سروپ سے عین واحد ہوا جاگرت سپن کی
اشیا کو نہین دیکھتا صرف اگیان کی برتیون سے برہمانند کا آنند پاتا ہوا پرماتما سے
واحد ہوا اپنے مین مقیم مایا کو بھی نہین جانتا مین آنند سے مست ہوتا ہی اور کوئی

دُکھ درد غم وہان نہین ہوتا۔ اب سکھوپتی مین دُکھ کا نہ ہونا اور آنند کا حاصل ہونا اسکو تین
تمثیلون سے دکھاتے ہین۔ اے بالا کی اب سکھوپتی کے آنند کو خورد بالک و مہاراجہ و مہابراہمن
انھین تین تمثیلون سے دکھاتے ہین۔ اے بالا کی جس طرح چھ ماہ کا خورد بالک ہوتا ہی۔
اُسکو مادر اپنی پستانون کا شیر کھنٹھ تک یعنی گلو تک پلاکر زند وغیرہ سے پاک نرم سیج
پر شین کرا دیتی ہی جس طرح وہ بالک سیج پر سویا ہوا دکھون سے مبرا نہایت خوش
آنند ہوتا ہی اور اپنے مادر وغیرہ کو دیکھتا ہوا بھی نہین دیکھتا۔ اسیطرح یہ بگیان مُسّی بھوگتا
آتما بحالت سکھوپتی دکھون سے مبرا پرمانند کو پاکر مایا وغیرہ کسی اشیا کو نہین جانتا۔ اور
اے بالا کی جس طرح مہاراجہ یعنی شہنشاہ بلا دشمن کل زمین کا مالک ہوتا ہی۔ اور
بڑا بہادر نوجوان بیماری وغیرہ سے پاک وخوبصورت اور جسکی جہان مین نہایت تعریف ہو رہی ہی
اور ایمان دار اور بید وبیدون کے اعضا کا عالم اور جسکی نوجوان نہایت شکیل وخوبصورت
عمدہ عورت ونہایت عقیل فرمانبردار خوبصورت فرزند وغیرہ موجود ہین اس طرح سے کل
سامان اس مانش لوک کا جسکے پاس موجود ہی۔ ایسا شہنشاہ جو مہاراجہ ہی اُسکو
جس طرح کل عیش کے سامان کی موجودگی سے آنند حاصل ہوتا ہی یعنی اس مانش لوک
کی اشیا سے پرم آنندی ہی اور کوئی دُکھ نہین ہی کیونکہ خواہش ہی دُکھ کی بنیاد ہی
وہ جس مہاراجہ کی دور ہوگئی ہی اس لیے اس مانش لوک کے بھوگون سے ترپت
ہوا پرم آنند مین مست ہی اسی طرح بگیان مُسّی بھوگتا آتما بحالت جبروت پرم آنند کو
پاکر دُکھون سے مبرا ہی کسی بھوگ عیش کے سامان کی خواہش اُسکو نہین ہی۔
اب تیسرے مہابراہمن کی تمثیل دیتے ہین۔ اے بالا کی جس طرح مہابراہمن نہایت
خوشی آنند مین مست ہوتا ہی کیسا وہ براہمن ہی کہ جس نے حواس ودل کو اپنے قابو
مین کیا ہی۔ اور کل خواہش سے مبرا نہایت صابر دُوست ودشمن مین یکسان نظر و
محبت غیرت وعزت بے عزتی شکایت تعریف سے برکنار اور دعا بد دعا دینے سے
آزاد۔ اور بیبیک بیراگ بچار والا نہایت آرام دل اور بید وبیدون کے اعضا کا عالم
اتم گیانی کل اوصاف سے موصوف ہی ایسا مہابراہمن برہم گیانی جس طرح پرم آنند

سے مست ہوتا ہی ہمیشہ برھمانند مین محو ہی - اسی طرح یہ بگیان مئی بھوگ آتما بحالت سکھوپتی
دکھون سے مبرا پرم انند نہایت خوشی سے مست ہوتا ہی اور دوئی کی نظر سے پاک پرماتما سے
عین واحد ہوتا ہی - یہ دوسرا سکھوپتی شین بیان کیا - اب سونے والے و سونے کا آدھار
بیان کرتے ہین - ای بالاکی سونے والے بگیان مئی بھوگتا کا شین یعنی سونے کا آدھار
یعنی تکیہ پرماتما روپ آکاش ہی ہی - اُس پرماتما سے علیحدہ کوئی اُنکا آدھار نہین ہی
ای بالاکی بگیان مئی بھوگتا کا جو پرماتما کے ساتھ واحد ہونا اور جو اس اتنش کرن کا
اُسمین محو ہونا یہ شین یعنے سونے کا سروپ ہی - جس طرح گھٹاکاش سبو یا دہی کے دور
ہوے مہاکاش سے واحد عین بالذات ہوتا ہی - اسی طرح یہ بگیان مئی بھوگتا آتما اُس
پرماتما سے واحد ہی - اور جس طرح کل گھٹاکاشون مین مہاکاش ایک ہی اسی طرح ہمارا تمھارا
اگیانی گیانی کل جیوون کا آتما کل مین بیاپک روپ ایک پرماتما روپ آکاش ہی - اور
وہی پرماتما سکھوپتی مین ظاہر ہی - ای بالاکی وہی پرماتما بسبب انتش کرن کے بحالت
بیداری و بحالت خواب بگیان مئی بھوگتا نام سے موسوم ہوتا ہی یعنے جب بحالت بیداری
و خواب کے کرم اپنا نتیجہ دینے کے لیے روبرو ہوتے ہین تب سکھوپتی سے یہ بگیان مئی
بھوگتا آتما جاگرت سپن کو پراپت ہوتا ہی اور جب جاگرت سپن کے پھل دینے والے
کرمون کا ناش ہوتا ہی تب ہردے کمل کے اندر پرماتما روپ آکاش مین پراپت ہوئی
عقل اپنے مادہ اگیان مین محو ہو جاتی ہی - ای بالاکی پہلے جو کہا تھا کہ یہ بگیان مئی بھوگتا
کس جگہ سے اُٹھ کر آتا ہی اُسکا یہ جواب دیا کہ سکھوپتی مین پرماتما روپ آکاش سے
بسبب کرم پھل بھوگنے کے اُٹھ کر آتا ہی - ای بالاکی سکھوپتی مین انتش کرن کے محو
ہوے وہی ایک واحدنیت ذات پرماتما روپ ہوتا ہی - اُس پرماتما سے علیحدہ دوئی
کچھ نہین ہی اگرچہ سکھوپتی مین اگیان ہوتا ہی مگر تاہم وہ اگیان کلیت روپ ہی کلیت
چیز سے دوئی نہین ہو سکتی مثلاً جس طرح خواب مین گوناگون اشیا اگرچہ نظر آتی ہین - مگر
تاہم اُن کلیت اشیاے خواب کا ناظر آتما واحد رہتا ہی - کیونکہ خواب کی کل اشیاے
کلیت موہوم ہین کلیت چیز سے دوئی نہین ہو سکتی اسی طرح کلیت اگیان سے دوئی

نہین ہوسکتی - اے بالاکی کرمون کے سبب سے یہ بگیان مئی بھوگتا آتما سکھوپتی مین پرماتم سروپ سے واحد ہوجاتا ہے - اور پھر وہان سے ظاہر ہوکر جاگرت سپن مین آتا ہے - اے بالاکی چشم وغیرہ کل حواس وجسم پران دل عقل وغیرہ کل جہان کی روشنی والا گیان سروپ وسکھ سروپ ہمیشہ ایک حالت پر قائم اگیان آتش کرن وغیرہ اپادھی سے پاک واحد ذات پرماتما کو تم اپنا آتما روپ جانو - اُس پرماتما سے علاوہ جہان کو بالکل نیست ونابود مانو - خلاصہ یہ ہوا کہ ست چت آنند سروپ پرماتما اگیان پرپنچ سے علیحدہ تمہارا آتما سروپ ہے - اُسی کو اپنا سروپ تم مانو - اُس سے علیحدہ کل جہان اگیان کو نیست ونابود مانو -

اے مرید اس طرح اجات شتر وراجہ کے سخن سُنکر وہ بالاکی براہمن نے اپنے دل مین بچار کرکے ست چت آنند سروپ نرگن پرماتما کا ساکھیات کار کیا اور پرمانند کو پراپت ہوا - اے مرید جو طالب نجات ادھکاری انھین سخنون کا بار بار بچار کرے گا - وہ جنم مرن اگیان قید سے رہائی پاکر سرور ابدی نجات کو حاصل کرے گا - اے مرید اس طرح کوشیتکی سب اپنے شاگردون کو برہم بدیا کا اُپدیش کرتا رہا - اور پرماتما ست کا ست روپ ہے - اس سے لے کر کل برہم بدیا کا اُپدیش کوشیتکی رشی نے راجہ اندر کے خوف سے اپنے کل شاگردون کو نہین کیا تھا - اور سورج بھگوان کا شاگرد یاگولک مُنیشتر بلا خوف ہوکر اپنے شاگردون کو کل برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہے -

اے مرید تم نے پہلے پوچھا تھا کہ کھتری وغیرہ مرید درجہ کے لائق ہوکر برہم گیان کے اقبال سے گورو درجہ کے لائق ہوجاتے ہین اور گورو درجہ کے لائق براہمن لوگ برہم گیان سے محروم ہوے مرید درجہ کے لائق ہوجاتے ہین - یہ کیسے ہوسکتا ہے اے مرید اب یہ بات بید کے سخنون سے ثابت ہوگئی ہے کیونکہ راجہ اجات شتر و برہم گیان کے اقبال سے گورو درجہ کے لائق ہوا - اور بالاکی براہمن برہم گیان سے محروم مرید درجہ کے لائق ہوا ہے - اے مرید اب آگے کیا سُننا چاہتا ہے - قول مترجم کا ہم نے مختصر سا بیان کیا ہے اگر جسکو زیادہ احوال دریافت کرنے کا شوق ہو تو اصل آتم پوران سنسکرتی یا بھاشا کو دیکھے یا سماعت کرے کیونکہ یہ خلاصہ ہے -

دوہا

ادھیاے سوم تمام شد پڑھو بچار سے یار ۔ ہر پرکاش برہم گیان ہو دور ہوے سنسار

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس راجہ اجات شترو کا بالاکی براہمن کو اُپدیش ادھیاے سوم تمام شد۔

شری پرماتماے نمہ

ادھیاے چہارم

آغاز کتاب شری خلاصہ آتم پوران اُردو نثر ادھیاے چہارم دربیان یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد مین سے ددھینگ اتھربن رشی کا اُپدیش راجہ اندر و اشتی کماروں کو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

ادھیاے چہارم مین سُنو یجر بید کا سار ۔ برہدارنک اُپنکھد کا ہر پرکاش بچار

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے اول مین رگ بید کی اتیرے اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور دوسرے تیسرے ادھیاے مین رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اب ہفت ادھیایوں کرکے یجر بید کے اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان کرتے ہین۔ پہلے چار ادھیایوں کرکے برہدارنک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کرتے ہین۔ اور تیسرے ادھیاے کے اخیر مین مرشد نے یہ کہا تھا کہ راجہ اندر کے خوف سے کوشیتکی رشی نے کل برہم بدیا کا اُپدیش اپنے شاگردون کو نہین کیا تھا۔ اور سورج بھگوان کا شاگرد یاگولک منیشر نے کل برہم بدیا کا اُپدیش اپنے شاگردون کو بلا خوف ہو کر کیا ہی۔ یہ بات سُنکر مرید نہایت متعجب ہو کر سورج بھگوان کے شاگرد یاگولک منی کی برہم بدیا سُننے کی آرزو دل مین رکھکر پہلے کوشیتکی رشی کو راجہ اندر کے خوف کا باعث دریافت کرنے کے لیے عرض کرنے لگا۔ دلی مطلب مرید کا یہ تھا کہ کوشیتکی رشی کے ذریعہ سے مرشد صاحب کل برہم بدیا کا اُپدیش کرینگے۔ اس طرح بچار کرکے مرید کہنے لگا۔

مرید بولا۔ اے دریاے رحمت مرشد صاحب راجہ اندر نے ایسا کونسا سخت کام کیا تھا

جسکے خوف سے کوشیتکی رشی خوفناک ہوکر کل برہم بدیا کے اُپدیش سے برکنار ہوگیا تھا
اس طرح مرید کے سخن سُنکر مرشد صاحب بید کے منترون سے کہی ہوئی جو ددھینگ اتھربن
رشی در راجہ اندر و اشنی کمارون کی گفتگو ہی - اُسکے کہنے کے واسطے پہلے برہم بدیا کے ظاہر
شتہر کرنے والے کل گورون کو یاد کر کے بعد ازان مرشد صاحب کہنے لگے -

مرشد بولا - اے مرید رشیون کے خاندان مین سے ایک حکایت ہماری سُنی ہوئی ہی
وہ ہم تم کو سُناتے ہین - اُسکے سماعت کرنے سے تمہارے کُل شک رفع ہوجائین گے
کیسی وہ حکایت ہی - کہ اندر راجہ و اشنی کمارون کے پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنے
والی ہی - کسی رشی نے اشنی کمارون کو دیکھکر اور کسی باعث سے غصہ ہوکر ظاہر کی ہی -
اے مرید ایک دفعہ ایک رشی کسی کام کے لیے اشنی کمارون کے پاس گیا تھا - اور آگے
سے اُن اشنی کمارون نے اُس رشی کی خاطر تعظیم نہ کی - تب وہ رشی غصہ ہوکر کہنے لگا
اے اشنی کمارو مین تمہارے پچھلے گذشتہ پوشیدہ پاپ کرم سے واقف ہون اگر تم ہمارا
کام نہ کروگے - تب مین تمہارا پوشیدہ پاپ کرم ظاہر کردونگا - اے مرید جب اُس رشی
نے اس طرح کہا - تب اشنی کمار اپنے دل مین اس طرح بچار کرنے لگے - کہ
جب اگیانی شخص کا پاپ کرم ظاہر ہوتا ہی تب اگیانی شخص کی پرلوک مین درگتی یعنے
بدحالت کا بچار کر کے لوگ اُسکی شکایت کرتے ہین - اور ہمارا پاپ کرم لوگ سُنکر یہ
کہینگے - کہ آتم گیان کے سبب سے انکا ایک روم یعنی بال بھی خراب نہین ہوا - اس لیے
اُلٹا ہماری تعریف کرینگے - ایسا بچار کر کے اُس رشی سے اشنی کمار کہنے لگے -

اشنی کمار بولے - اے رشی اگر تم اپنا کام برآمد ہونا چاہتے ہو - تب ہمارے گذشتہ
پاپ کرم کو ظاہر کرو - ورنہ تمہارا کام ہم نہ کرینگے - اے مرید جب اس طرح اشنی کمارون
نے کہا تب وہ رشی اُنکے گذشتہ پاپ کرم کو ظاہر کرنے لگا -

رشی بولا - اے اشنی کمارو دیو اتھربن رشی کا شاگرد ددھینگ اتھربن رشی تھا - وہ
تم دونون کا گورو تھا - کیسا وہ ددھینگ اتھربن رشی تھا - برہم بدیا کے بھرپور پورن -
اور مدھو کانڈ کے ارتھ کا عالم نہایت ہوشیار تھا - اُسنے تم دونون کو بید و ن کے

پاٹ و بید ون کے معنی یعنی ارتھ پڑھائے تھے - مگر بلا بیراگ کے تم کو دیکھکر اُپنکھدیں
بید انت حصہ کے ارتھ یعنی معنی نہین پڑھائے تھے اور پھر وہ دودھینگ اتھربن رشی
کیسا تھا کہ جس جس آرزو سے کوئی شخص تمھارے اُس گورو کے پاس آتا تھا - اُسکی
آرزو کے مطابق اُسکو تجویز بتا دیتا تھا - اور اگر کوئی بہشت کی آرزو سے آتا تھا - اُسکو
درشس پورن ماس نام یگ کرنے کی تجویز بتا دیتا تھا اور پھر اُس سے یہ کہ دیتا تھا - کہ ختم
ہونے اس پن کرم کے بعد ازان تم بہشت سے گر کر اچھے خاندان مین جنم پاؤ گے -
اور بہشت سے گرنے کا دُکھ تم کو ہوگا - اور اگر کوئی شخص دشمن کے مارنے کی آرزو سے
تمھارے گورو کے پاس آتا تھا - تب تمھارا گورو اُسکو شین نام یگ کرنے کی تجویز
بتا دیتا تھا - اور پھر اُسکو یہ کہ دیتا تھا - کہ اس پاپ کرم کے کرنے سے بعد ازان دوزخ
مین جاکر دُکھ بھوگنا تم کو پڑے گا - اور اگر کوئی شخص دل کی صفائی کرنے کی آرزو سے
تمھارے گورو کے پاس آتا تھا تب تمھارا گورو اُسکو نشکام کرم یعنی بلا آرزو کرمون کے
کرنے کی تجویز بتاتا تھا - اور پھر یہ کہدیتا تھا کہ بعد ازان دل صفائی کے شرون منن وغیرہ
کے ذریعہ سے تم کو آتم گیان حاصل ہوگا - اور اگر کوئی برھم بدیا کی آرزو سے تمھارے
گورو کے پاس آتا تھا - تب تمھارا گورو اُسکو اس طرح کہتا تھا کہ اول تم ببیک بیراگ -
کھٹ سنپتی مموچھتا ان چار سادھنون سے مستعمل ہو کر آؤ - بعد ازان مین تم کو برھم بدیا
کا اُپدیش کرونگا - اے اشنی کمار و اس طرح تمھارا گورو جس جس آرزو سے کوئی آتا تھا
اُسی کی آرزو کے موافق اُسکو تجویز بتا دیتا تھا - ایسا مہربان رحم دل تمھارا گورو تھا - اے
اشنی کمار و اگرچہ تمھارا گورو ہر ایک پر مہربان تھا - مگر تاہم تمھارے ساتھ اُسکو زیادہ
محبت تھی - اور تم نے برھم بدیا کے لیے درخواست بھی کی تھی - مگر تاہم تم کو برھم بدیا کے
لائق ادھکاری نہ جان کر اس لیے اُپدیش نہین کیا تھا - جب تک ببیک بیراگ کھٹ
سنپتی مموچھتا وغیرہ سادھنون سے مستعمل نہ ہو - تب تک برھم بدیا کا اُپدیش
کرنا بے فائدہ ہی - کیونکہ حریص عیاشی بدکرمی اشخاص کو برھم بدیا کا اُپدیش کرنا نقصان
کو مضر ہی - یعنی ادھکاری لائق نہ ہو اُسکو یہ برھم گیان اس طرح مضر ہو جاتا ہی جس

طرح بخار کی بیماری والے کو روغن زرد مضر ہوتا ہے - اور بغیر ادھکاری لائق کے اُپدیش کیا جاوے تب اُپدیش کنندہ کو گناہ ہوتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح نابینا شخص کو آئینہ دکھانا بے فائدہ ہے - اور جس طرح خاکستر مین اہوتی ڈالنی بے فائدہ بے ثمر ہے - اسی طرح بغیر ادھکاری کے اُپدیش کرنا بے فائدہ ہے - اے اشنی کمارو تم ظمت وغیرہ کے فخر سے نہایت فاخر تھے - اس سبب سے تم نے ایک دفعہ راجہ اندر کا قصور کیا تھا تب اس اندر نے یگ کا حصہ تمہارا بند کر دیا تھا - اور سب سے کہہ دیا تھا کہ یہ اشنی کمار حکیم ہین - یگ کے حصہ لینے کے لائق نہین ہین - اے اشنی کمارو اس طرح جب راجہ اندر نے حکم کر دیا تھا - بعد ازان بند ہو جانے یگ حصہ کے تم دونون نے غمگین ہو کر اپنے گورو ددھیانگ اتھربن رشی کے پاس جا کر اپنی کل کیفیت سُنائی - اور کہا اے سوامی ہم لڑائی کر کے اندر وغیرہ کل دیوتون کے فتح کرنے مین بھی طاقت ور ہین - اور ہم کسی ہتھیار وغیرہ سے فوت بھی نہین ہو سکتے - کیونکہ ہمارے پاس سنجیونی بدیا یعنی مردہ کے زندہ کرنے کی تدبیر ہے - اے گورو ہم منتر جنتر حکمت وغیرہ کے ذریعہ سے راجہ اندر کے ساتھ مقابلہ کرنے مین ہر طرح سے طاقت ور ہین - جو تجویز آپ فرماوین ہم وہی تجویز کرین - اے اشنی کمارو جب اس طرح تم دونون نے گورو سے کہا - تب تمہارے گورو ددھینگ اتھربن رشی اپنے دل مین بچار کر کے کہنے لگے -

ددھینگ اتھربن بولا - اے اشنی کمارو باہر کے کل دشمنون کو فتح کر کے تم اب صرف ایک باطنی غصہ یعنی کرودھ دشمن کے قابو مین آ کر کیون ہراتے ہو - کیونکہ یہ کل باتین غصہ کے سبب سے تم اپنی زبان سے نکال رہے ہو - اور غصہ کی پیدائش شہوت یعنی کام سے ہوتی ہے - کیونکہ جب پہلے تم کو کام نہ تھا - تب راجہ اندر بھی تمہاری بیغرتی نہین کرتا تھا - اور جب تم کو کام یعنی کامنا یعنی آرزو پیدا ہوئی - تب کام کے باعث سے راجہ اندر نے بھی تمہاری بے غرتی کی - اس لیے تم کام کرودھ یعنی شہوت غصہ ان دونون دشمنون کو اپنے قابو مین کرو - انھین دشمنون کے فتح کرنے سے تم کو شانتی حاصل ہو گی -

رشی بولا - ای اشنی کمار و اگرچہ گورو نے تم کو اس طرح بہت سمجھایا مگر تاہم بسبب غصہ آتش کے تم دونون جلتے ہوے شانتی کو نہ پاکر جنگ کے لیے اجازت مانگی - تب تمہارے گورو سام دام ڈنڈ - بھید - انھین راج نیتی کے چار طریقون مین سے سام و بھید کے طریقہ سے تم کو سمجھایا - مگر تاہم تمہارا غصہ دور نہ ہوا - پھر دام ڈنڈ انھین دو طریقون سے تم کو سمجھانے لگا - شیرین زبان سے دشمن کے غصہ کو دور کر کے اپنے قابو مین دشمن کو کرنا اسکا نام سام ہی - اور دیگر دشمن کی طرفداری کو چھوڑ کر اپنی طرف مین دشمن کو لے آنا اسکا نام بھید ہی - اور حسب دلخواہ یعنی دشمن کی مرضی موافق چیز دیکر دشمن کو اپنے قابو مین کرنا اسکا نام دام ہی - اور لڑائی و سزا کے ذریعہ سے اپنے قابو مین دشمن کو کرنا اسکا نام ڈنڈ ہی - یہ چار راج نیتی کے تجویزات ہین - انھین مین سے سام اور بھید کے طریقہ سے تم کو سمجھا کر جب ان دونون طریقون سے تمہارا غصہ دور نہین ہوا تب دام کے طریقہ سے تم کو لالچ دینے لگا -

ددھینگ اتھربن رشی بولا - ای اشنی کمارو تم کو ہم برھم بدیا کا اُپدیش کرینگے تم اس غصہ کو دور کرو - رشی بولا - ای اشنی کمارو جب اس طرح تمہارے گورو نے لالچ دیا تب بھی تمہارا غصہ دور نہ ہوا - اور راجہ اندر کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اپنے گورو سے اجازت مانگی - پھر تمہارا گورو ڈنڈ کے طریقہ سے تم کو سمجھانے لگا ددھینگ اتھربن بولا - ای اشنی کمارو پانچ شخصون کی جو کوئی شخص پرورش کرتا ہی وہ ایشور سروپ کہا جاتا ہی - اور جو شخص پانچ جیوون کے پرورش کنندہ کو مارتا ہی - تب وہ شخص بمعہ ایشور کل جہان کے فنا کرنے کے گناہ کو پراپت ہوتا ہی - ای اشنی کمارو جب پانچ جیوون کے پرورش کنندہ کے مارنے سے اسقدر گناہ ہوتا ہی - تب تین لوک کے پرورش کرنے والے راجہ اندر کے مارنے سے تو عظیم گناہ ہوگا - مطلب یہ ہی کہ مادر و پدر وغیرہ عیال کے مارنے سے جو گناہ ہوتا ہی - وہی گناہ افسر کے ساتھ دغا کرنے والے کو ہوتا ہی - اور برھم ہتیا وغیرہ گناہون کے دور کرنے کی تجویز شاسترون مین کہی ہی - مگر کرت گھن یعنی ناقدردان شخص کے گناہ

پالون

کے دور کرنے کی تجویز کوئی شاستر مین کہی نہین - ای اشنی کمارو جب تک تم بمعہ لوگ
پابون کے دیگر دیوتون کو فتح نہ کروگے - تب تک راجہ اندر تمہارے ساتھ جنگ نہ کریگا -
ای اشنی کمارو پہلے تم دیوتون کے فتح کرنے مین بھی طاقت ور نہین ہو - تب راجہ اندر کو تم
کس طرح فتح کرسکوگے - رشی بولا - ای اشنی کمارو جب اس طرح تمہارے گورو نے تم سے
کہا - تب تم اُنکے سخنون کو نہ مان کر بسبب غصہ کے پھر لڑائی کے واسطے اجازت مانگی - اور
رحم دل تمہارے گورو نے دل مین بہت سوچ کرکے یگ حصہ حاصل کرنے کے واسطے تم کو ایک
تجویز بتلانے لگا - ددھینگ اتھربن رشی بولا - ای اشنی کمارو لڑائی کرنے مین بہت گناہ
ہوتے ہین - اور اس فانی ناپایدار جہان مین ایسی بے بہا انسان جسم کو پاکر تمکو آتم گیان
حاصل کرنا واجب تھا - کیونکہ انسان کی بھلائی اسی مین ہی - اس لیے تم لڑائی کا خیال
چھوڑکر اپنے کلیان کے لیے تردد کرو - اگر تم کو ناچار یگ حصہ لینے کی خواہش ہی تب تم
جنگ کا خیال دور کرکے دیگر تجویز کرو - کیونکہ لڑائی جسم کثیف یعنی استھول شریر سے
ہوتی ہی - اور جسم کثیف سے عقل کا زور زیادہ ہی - مثلاً جس طرح نہایت زور آور یعنی
طاقت ور شیر کو ایک کمزور خرگوش نے اپنے عقل کے ذریعہ سے مار ڈالا تھا - اس لیے عقل کا
زور بہ نسبت جسم کثیف کے زور سے زیادہ ہی - اب تم اپنے عقل کے زور سے اپنا کام حاصل
کرو - مین تم کو تجویز بتاتا ہون وہ تم کرو - ای اشنی کمارو شریاتی راجہ نے یگ کرنے کا تدارک
کیا ہی اور اپنے داماد چمن رشی کو یگ کرانے والا ہوتا بنایا ہی - مگر وہ نابینا اور بوڑھا ہی -
جب تم جاکر اُسکی چشمون کو ثابت کرکے نوجوان بنادوگے - وہ ہر طرح طاقت ور ہی تمکو
یگ کا حصہ کرادےگا - رشی بولا - ای اشنی کمارو جب اس طرح تمہارے گورو نے تم کو
تجویز بتائی تب تم خوش ہوکر وہان جاکر چمن رشی کے چشمون کو ثابت کرکے اُسکو تم نے
نوجوان بنایا - پھر اُس نے تم کو یگ سے حصہ دیا - یہ کل مفصل احوال بھاگوت کے
ادھیاے نہم مین مندرج ہی -

ہدایت کی ہے

ای اشنی کمارو پھر ایک دفعہ تمہارے گورو ددھینگ اتھربن رشی کے مکان پر راجہ
اندر آیا تھا - اُس راجہ اندر کو آیا ہوا دیکھ کر تمہارے گورو نے اُس راجہ اندر کی نہایت خاطر

کی۔ اور آسن پر بٹھایا۔ اور گوناگون کی حکایات بات چیت سُناکر راجہ اندر کو نہایت خوش
کیا۔ اور کہنے لگا۔ ددھینگ اتھربن رشی بولا۔ اے دیوراج اندر تم ہمارے مکان پر
بطور ابھیاگت آئے ہو۔ اب ہم تم کو کیا چیز دین۔ اے اشنی کمار جب اس طرح تمہارے
گورو نے کہا تب راجہ اندر کہنے لگا۔

راجہ اندر بولا۔ اے رشی اگر ہم کو تم خوش کیا چاہتے ہو۔ تب کل جیوون کو مفید و مشکل
حاصل ہونے والی جو برہم بدیا ہی وہ ہم کو اُپدیش کرو۔ اے اشنی کمار جب اس طرح
راجہ اندر نے کہا۔ تب تمہارا گورو نہایت متفکر ہوکر اپنے دل مین بچار کرنے لگا۔ کہ اگر
مین برہم بدیا کا اُپدیش راجہ اندر کو کرونگا تو یہ اندر برہم بدیا کا ادھکاری یعنی لایق
نہین ہی۔ اور اگر مین برہم بدیا کا اُپدیش اسکو نہین کرتا۔ تب اپنے وعدے سے
مین جھوٹا ہوتا ہون۔ اور یہ اندر گو بھگتی شردھا سے بنا لشیون مین مبتلا ہی۔ اس لیے
اسکو برہم بدیا اُپدیش کی ہوئی بے ثمر بے فائدہ ہو جائے گی۔ اس طرح بچار کرکے نہایت
ناچار ہوکر اپنے وعدہ کے سچ کرنے کے واسطے کہنے لگا۔

ددھینگ اتھربن رشی بولا۔ اے دیوراج اندر یہ برہم بدیا نہایت مشکل سے حاصل
ہونے والی مین نے اپنے عزیز اشنی کمارون شاگردون کو بھی نہین دی۔ مگر وعدہ کا
پابند ہوکر تم کو مین برہم بدیا کا اُپدیش کرتا ہون۔ تم یک سُو دل ہوکر سُنو۔ اے اندر کل
بیدانت شاستر سے ثابت کیا ہوا جو برہم پورش ہی۔ وہ برہم اپنے ست چت آنند سروپ
یعنی ہستی علم سرور کرکے کل جہان مین بیاپک ہی۔ اور تت پد کا ارتھ روپ پُرکھ یعنی جنہون
کی نظر مین نہ آنے والا ایشور۔ اور تونگ پد یعنی تو لفظ کا ارتھ یعنی معنی روپ پُرکھ
یعنے حاضر جیو ہی۔ ان دونون کو تم پرماتما کے ست چت آنند سروپ سے پورن جانو۔

اعتراض۔ پرماتما کی پرپنچ اُپادہی کی موجودگی سے اس لیے پرماتما کی ہر جا پورنتا
نہین ہو سکتی یعنی وحدانیت ثابت نہین ہو سکتی۔

جواب۔ اگر یہ پرپنچ اُس آنند سروپ پرماتما سے علٰحدہ جب ہو۔ تب فرق پڑے
مگر یہ پرپنچ اُس آنند سروپ ادھشٹان آتما سے علٰحدہ ہی نہین۔ کیونکہ یہ پرپنچ اُس

پرماتما سے پیدا ہو کر پھر اُسی پرماتما مین مقیم ہوا آخرت اُسی پرماتما سروپ مین محو ہو جاتا ہی
اس لیے اس جہان کی ہستی اُس پرماتما سے علیحدہ نہین ہی۔ جس طرح رسی مین سانپ
کلپت اُس رسی روپ ادھشٹان سے علیحدہ کلپت سانپ کی ہستی نہین ہی۔ اسی
طرح یہ کل جہان پرماتما مین کلپت ہی۔ ای اندر جس طرح رسی کے نہ جاننے سے سانپ
نظر آتا ہی۔ پھر اُس رسی کے گیان سے موہوم سانپ دور ہو جاتا ہی۔ اسی طرح آتم سروپ
کے اگیان سے جہان نظر آتا ہی اور آتما کے گیان سے جہان موہوم دور ہو جاتا ہی۔ اور جسم
طفلی جوان بوڑھا یا انھین تین حالتوں والا ہی۔ اور ہمیشہ تبدل ہوا کرتا ہی ایک حالت
پر قائم نہین رہتا۔ اور یہ آتما لاتبدل ہی کیونکہ ست چت آنند سروپ کرکے یہ آتما ہمیشہ
ایک حالت پر قائم بالذات ہی۔ ایسے نرگن پرماتما کو صاف دل والے گیانی شخص مرشد
حقیقی و بیدانت شاستر کی مہربانی سے ان بھو یعنی جان سکتے ہین۔ ناپاک دل والے
عیاشی اگیانی شخص ایسے پرماتما کو نہین جان سکتے۔

سوال۔ اُس آنند آتما کا اصل سروپ مانند گھڑے کے ظاہر کرکے دکھاؤ۔

جواب۔ ای اندر یہ آنند سروپ پرماتما اصل سے لاتعلق نرگن سروپ اس جہان کی
پیدائش پرورش فنا سے پاک ہمیشہ لازوال ہی۔ ایسے نرگن برہم نراُپادھک سروپ یعنے
اُپادھی سے مبرا کو مانند سبو کے حاضر پرتکیہ بیان کرنے مین کوئی طاقت ور نہین ہی۔
صرف اُس نرگن برہم مین جہان کی پیدائش وغیرہ کا ادھیاروپ یعنی فرض کرکے مریدون کو
گورو اُپدیش کرتے ہین۔ اور بغیر پرپنچ کے ادھیاروپ یعنی جہان کی پیدائش وغیرہ کے
فرض کیے بنا اُس اُپادھی سے مبرا نرگن برہم کا پرتکیہ یعنی حاضر روبرو کرکے کوئی اُپدیش
نہین کر سکتا۔ کیونکہ یہ نرگن پرماتما سویم پرکاش سروپ یعنی دیگر کی روشنی کی امداد
سے بنا خود اپنی روشنی سے روشن ہی۔ اور حواس یعنی اندریون سے نہین جانا جاتا۔ اور
دل و عقل گویائی سے اور پرتکیہ انومان وغیرہ پرمانون سے وہ آتما نہین جانا جاتا۔ ایسے
من بانی سے اگوچر یعنی دل گویائی کی رسائی سے مبرا نرگن برہم مین جہان کی پیدائش وغیرہ
کیسے ہو سکتی ہی۔ اس طرح مہاتما لوگ سوچ کر جہان کی پیدائش وغیرہ کے قائم کرنے

کے لیے اُس نرگن سروپ پرماتما موصوف مین مایا کی کلپنا کی جاتی ہی یعنی مایا فرض کی جاتی ہی - وہ مایا اگیان سے علیحدہ نہین ہی یعنے مایا و اگیان دونون کے معنی واحد ہین اور مین اگیانی ہون - اس ان بھو یعنے جاننے سے وہ اگیان روپ مایا ثابت ہی - اور اُس اگیان روپ مایا کا پرماتما سے ہی پرکاش ہوتا ہی - اس لیے یہ اگیان روپ مایا اُس پرماتما کے کل جگہ کو آورن یعنی اچھادن نہین کرتی - صرف ایک دیش کو آورن کرتی ہی یعنے حجاب کرتی ہی - کیونکہ اگر پرماتما کے کل دیش کو مایا اچھادن کرتی تب ست چت انند یعنی استی بھاتی پریہ روپ کر کے آتما کا معلوم ہونا واجب نہ ہوتا - اور کل جیو یہ کہتے ہین - کہ ہم ہمیشہ موجود ہین - اس سے استی یعنی ست روپ ہستی ثابت ہی - اور مین جانتا ہون - اس سے بھاتی یعنی چیتن روپ علم ثابت ہوتا ہی - اور مین کبھی بھی اپریہ یعنے عزیز نہین ہون - اس سے پریہ یعنی آنند روپ سرور ثابت ہی - اسی اندر اس طرح استی بھاتی پریہ یعنی ہستی علم سرور کر کے آتما معلوم ہر ایک کو ہو رہا ہی - اس لیے آتما کے ایک دیش کو مایا اچھادن کرتی ہی - مطلب یہ ہی کہ ست چت آنند ادویت یعنے ہستی علم سرور واحد سروپ پرماتما ہی - اُس پرماتما مین جہان کی پیدایش وغیرہ قائم کرنے کے لیے مایا فرض کی ہی - وہ مایا ست اسَت یعنی ہستی نیستی سے علیحدہ انرچنی روپ ہی - کیونکہ مایا کو اگر ست یعنی ہست مانا جاوے - تو سا چی چیز وہ ہوتی ہی - جو تینون زمانہ مین لاتبدل قائم رہے - مگر یہ مایا برہم گیان ہونے سے دور ہو جاتی ہی - اس وجہ سے مایا سچی نہین ہی - اور مین اگیانی ہون - اس طرح سے اگیان روپ مایا معلوم ہوتی ہی اس باعث سے مایا اسَت یعنی نیست بھی نہین ہی - اور ہستی نیستی سے علیحدہ کو انرچنی کہتے ہین - اسی اندر ایسی انرچنی روپ مایا اُس پرماتما کے ادویت روپ دیش کو حجاب کرتی ہی - یعنی اچھادن کرتی ہی - کیونکہ بحالت اگیان یعنی نادانی کے آتما کی وحدانیت یعنی ادویت روپتا معلوم نہین ہوتی - اسی اندر وہ پرماتما اپنے سونیگ پرکاش سروپ روشنی سے عقل دل حواس وغیرہ کل جہان کو روشن کر رہا ہی - اب اُس نرگن پرماتما مین جہان کے ادھیاروپ یعنی فرض کرنے کو دکھاتے ہین - اسی اندر جس طرح شب

وروزکا دریا جاری ہی کبھی دن کبھی رات ہوتی ہی۔ اسی طرح جہان کی پیدایش و فناکا دریا بھی جاری ہے کبھی پیدایش کبھی فنا۔ اور پیدایش فنا کی درمیان حالت کو استھتی یعنے قیام کہتے ہین۔ ای اندر یہ کل جہان نام و روپ و کریا سروپ ہی۔ نام بمعنی اسم۔ روپ بمعنی صورت۔ کریا بمعنی فعل۔ جہان جگت وغیرہ یہ نام ہین۔ اور آکاش وغیرہ پانچ عناصر اور انعین کی پیدایش جسم وغیرہ کو روپ کہتے ہین۔ اور پیدا و فنا کرنا اسکو کریا کہتے ہین۔ مثلاً جس طرح گھڑا یہ نام ہی۔ اور گول شکل چہ روپ ہی۔ اور سبو کا اُٹھانا لے جانا یہ کریا ہی۔ ای اندر جس طرح آکاش مین بادل وغیرہ اپنی پیدایش سے پہلے آکاش روپ تھے۔ اسی طرح یہ نام روپ کریا سروپ یعنی اسم صورت فعل روپ کل جہان اپنی پیدایش سے پہلے مین وحدانیت ذات برہم سروپ تھا۔ اس سبب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کل جہان پہلے عین ذات برہم روپ ہو کر کے قایم تھا۔ اور جو چیز جس سے پیدا ہوکر اُسی مین قایم ہو۔ پھر اُسی مین آخرت مین لی یعنے محو ہو۔ وہ اُسکا کارن یعنی باعث ہوتا ہی۔ اگرچہ کارن دو طرح کا ہوتا ہی۔ ایک نمت کارن۔ دوم اُپادان کارن۔ جو چیز جسکے ذریعہ سے پیدا ہوکر پھر اُسکی ناموجودگی مین بھی وہ چیز موجود رہے یعنی اُسکے فوت ہوجانے سے بھی وہ چیز ناش نہ ہو۔ وہ اُسکا نمت کارن ہوتا ہی۔ مثلاً جسطرح کلال یعنی کمھار سبو کا نمت کارن ہی۔ کیونکہ کمھار کے فوت ہونے سے گھڑا ناش نہین ہوتا۔ اور جو چیز جس سے پیدا ہوکر پھر بغیر اُسکے نہ رہ سکے اور آخرت مین اُسی مین محو ہو۔ وہ اُس چیز کا اُپادان کارن ہی مثلاً جس طرح مٹی سے گھڑا پیدا ہوتا ہی۔ اور بغیر مٹی کے گھڑا نہین رہ سکتا۔ اس لیے مٹی گھڑے کا اُپادان کارن ہی۔ اسی طرح برہم سے جہان کی پیدایش وغیرہ ماننے سے اس لیے برہم جہان کا کارن ثابت ہوتا ہی۔ مگر وہ خالص پاک برہم نربکار ہونے سے جہان کا باعث یعنی کارن نہین ہوسکتا۔ اس سبب سے اُس نرگن پاک برہم مین مایا کا فرض کرکے اُس مایا شبلت یعنی مایا سے مشتمل پرماتما سے جہان کی پیدایش وغیرہ گیانی جہاتما بیدون کے عالم شخص طالب نجات یعنی جگیاسی کو وحدانیت ذات کے گیان کرانے کے لیے بیان کرتے ہین۔ ای اندر اُس مایا شبلت پرماتما کو ایباکرت ادرمائے واکمران

ناموں کرکے بیدوں کے عالم بیان کرتے ہیں اے اندر آکاش وایو آتش آب زمین یہ پانچ بھوت
یعنی پانچ عناصر اور چشم گوش بینی پوست زبان یہ پانچ حواس - اور پران اپان بیان سمان
اودان یہ پانچ قسم کا پران - اور ایک من - انھیں سترہ کلا والے کو جسم لطیف یعنی سوکھم
شریر کہتے ہیں اس سوکھم جسم کی کل یعنی سمشٹی کے ابھمان یعنی خودی سے وہ ابیاکرت
پرماتما ہرن گربھ نام سے موسوم ہوتا ہے - اور اس ہرن گربھ کو سوتر آتما وکارج برہم وغیرہ
ناموں سے بیدوں کے عالم مہاتما بیان کرتے ہیں - اب ہرن گربھ سے پیدا شدہ پیدائش
کا احوال بیان کرتے ہیں - اے اندر اس ہرن گربھ بھگوان سے جل ہی مکھ یعنی اعلیٰ جن میں
ایسے پانچ استھول بھوتوں کو یعنی پانچ عناصر کثیف کو وہ مایا بشسٹ پرماتما پیدا کرنے لگا
اور اس جل میں اپنی طاقت روپ بیرج کو ڈالا تب وہ پھول کر پھر سخت ہو کر زمین کی
صورت ہو گیا - پھر اس زمین کا سار یعنی عطر یہ برہمانڈ ہوا - اور برہمانڈ مانند مرغی کے
انڈے کے ہے - اے اندر یہ برہمانڈ روپ انڈا ایک سال تک جل میں مقیم رہا - بعد از ان
ایک سال کے مانند مرغی کے انڈے کے یہ برہمانڈ پھوٹ گیا - پھر اس برہمانڈ میں سے
سات لوک روپ ہی جسم جسکا ایسا بیراٹ بھگوان ظاہر ہوا - یہ کیسا بیراٹ بھگوان ہے
کہ ماضی حال مستقبل انھیں تین زمانہ میں جو پرپنچ نظر آتا ہے - وہ کل بیراٹ سروپ ہے -
اور کل جیوں کو بھوگ مکھ یعنی عیش و نجات دینے والا ہے - اور ساکن متحرک کل مجسم جیوں
کو گوناگوں کی خوراک دینے والا ہے - اے اندر اس بیراٹ بھگوان سے ہی رگ یجر سام
اتھرون یہ چار بید وگایتری وغیرہ کل چھند وانسان حیوان دیوتا طائر وغیرہ کل جیو ظاہر
ہوئے ہیں - اور یہ بیراٹ بھگوان بے شمار چشم سر بازو وغیرہ اعضا والا ہے - اے اندر پھر
بیراٹ بھگوان کیسا ہے کہ بہشت جسکا سر ہے - اور آفتاب و مہتاب یہ دونوں جس کے
چشم ہیں اور وایو جسکا پران ہے - اور انتر لوک یعنی عالم ارواح جسکے جسم کا مدہ دیش
یعنی کمر ہے - اور کل جل جسکا موتر یعنی پیشاب خانہ ہے - اور بھور لوک جسکے پانوں ہیں - اور
یہ کل جہان اس بیراٹ کا سروپ ہے - اے اندر ہرن گربھ نے جب اس طرح بیراٹ کو
پیدا کیا تب یہ بسبب بھوک کے بے قرار ہو کر بیراٹ کے کھانے کے لیے تیار ہوا - اس

وقت اُس ہرن گربھ کے ہردے مین بدیا قائم ہوکر اُپدیش کرنے لگی - کہ ای ہرن گربھ یہ
تمہارا فرزند ہی اپنے فرزند کا کھانا نامناسب بیدون مین منع ہی - اس لیے بھوک کو برداشت
کرکے فرزند کے کھانے کا ترک کرو - ای اندر اس طرح بدیا کے اُپدیش کو سُنکر وہ ہرن گربھ
موصوف ہوش مین آگیا - اور اپنے بیراٹ روپ فرزند کو بدیا کا اُپدیش دیکر آپ
گم ہوگیا - ای اندر اس طرح ہرن گربھ کے گم ہوجانے کے بعد پھر وہ بیراٹ جب شہوت
کے غلبہ سے بے قرار ہوا - تب بغیر عورت کے نہایت دُکھی ہوکر بچار کرنے لگا کہ میرا جسم
بڑا ہی - اسمین لشتے بھوگ نہین ہوسکتے - اس لیے کوئی خرد جسم بھوگون کے بھوگنے
کے واسطے پیدا کرون - ای اندر جب اسطرح براٹ نے بچار کیا - تب عورت مرد کا ملا ہوا
جسم مانند سیپ کے بیراٹ کی خواہش سے پیدا ہوا - پھر وہ جسم پھوٹ کر عورت و مرد
دو جسم ہوگئے - مرد کا نام شنبھومن ہوا جسکو بابا آدم کہتے ہین - اور عورت کا نام ست روپا
ہوا - جس کو اما ہوا نام کرکے کہتے ہین - اور جب وہ شنبھومن شہوت سے
مغلوب ہوا - اُس ست روپا نے دیکھا تب اپنے دل مین بچار کرنے لگی کہ یہ میرا برادر ہی -
کیونکہ بیراٹ سے یہ اور ہم دونون پیدا ہوئے ہین - اگر اسکے ساتھ مین نے بھوگ کیا
تب مجکو گناہ عظیم ہوگا - اس لیے کوئی دیگر جسم ظاہر کرون - ای اندر اس طرح وہ ست روپا
بچار کرکے پھر اُسی وقت گئو کی شکل ہوگئی - اور وہ شنبھومن بیل کی صورت ہوگیا - پھر
وہ ست روپا گھوڑی کی شکل بن گئی - اور وہ شنبھومن گھوڑا ہوگیا - ای اندر اس طرح سے
کل جہان کے نر مادہ دونون شنبھومن و ست روپا سے ظاہر ہوئے - اس طریقہ سے مایا
وششٹ پرماتما سے کل جہان کی پیدائش بیان کی اب جسم مین پرماتما کا جیو روپ کرکے
پرویش یعنی داخل ہونا بیان کرتے ہین تم یک سو دل ہوکر سنو - ای اندر وہ پرماتم دیو
سمشٹی یعنی کل اگیان روپ مایا اُپادھی مین داخل ہوکر جگت کا کرتا یعنی جہان کا پیدا
کنندہ ایشور نام سے موسوم ہوا اور کل جسم لطیف کی اُپادھی کرکے ہرن گربھ نام سے
وہ ایشور موسوم ہوا - اور وہی ایشور کل جسم کثیف کی اُپادھی کرکے بیراٹ نام سے
موسوم ہوا - ای اندر ایک وہی نرگن پرماتما ہی کل اجسام مین داخل ہوکر مقیم ہوا ہی - اور

وہی نرگن پرماتما اپنے چیتن روپ کرکے کل جزو اجسام یعنی ہستی شریر دن مین پرویش
کرکے جیو نام سے موسوم ہوا ہی - ای اندر اس طرح پرماتم دیو مین ادھیا روپ یعنی فرضی بیان
کیا ہوا جو یہ کل جہان ہی - اب اُسکے اپواد یعنی تردید کرنے کا حال بیان کرتے ہین - ادھیا
روپ نام ہی نیستی مین ہستی کا فرض کرنا - اور اپواد نام اُسکے رد کرنے کا ہی - ای اندر یہ
کل حواس یعنی اندریان جڑ یعنی بے علم ہین - اور آتما انھین کل حواس کے جاننے والا ساکھی
عالم ہی - اور یہ کل محسوسات یعنی بشے باعث تکلیفات ہین - اور انھین سے علیحدہ پرم آنند
روپ ہی - اس لیے آتما کو پرم آنند روپ یقین کرکے اُس آتما کا ساکھیات کار کرنا
واجب ہی - ای اندر اگرچہ وہ آتما ہر جگہ بیاپک ہی - مگر تاہم ہردے والی جگہ کے اندر
اُس آتما کی ساکھیات کاری ہوتی ہی - ای اندر چشم وغیرہ حواس و شبد سپرس وغیرہ
محسوسات یعنی بشے اور تینون جسم یہ کل پرچھین یعنی محدود ہین - اور اس سنگھات
یعنی مجمع مین جو ست چت آنند سروپ آتما ہی - اُسکو جب یہ جانتا ہی - تب کل اشیاے
مین اُسی آتما کو دیکھ سکتا ہی - مثلاً جس طرح کسی کی گئو گم ہوگئی ہو - تب وہ گئو والا
شخص اُس گئو کے قدمون کے نشان سے اُس گئو کو ڈھونڈھ لیتا ہی - اسی طرح
ہردے کے اندر ست چت آنند سروپ آتما کو انبھو جب کرتا ہی تب وہ شخص کل اشیا
مین آتما کے دیکھنے مین طاقتور ہو جاتا ہی - ای اندر وہ آتما ہی پرم آنند سروپ ہر ایک
انسان کی منزل مقصود ہی - اُس آنند سروپ آتما سے علاوہ دیگر کوئی چیز اس جیو کو
حاصل کرنے لائق نہین ہی - اور ہم تم وغیرہ کل جہان وہی برہم آتم سروپ ہی ہی -
ای اندر عورت فرزند وغیرہ مین جو پریتی یعنی محبت ہی وہ بھی آتما کے واسطے ہی - اس لیے
آتما ہی سب سے زیادہ عزیز ہونے سے پرم آنند سروپ ہی - ای اندر جسم سے پرے یعنے
اندر لطیف حواس ہین - اور حواس کے اندر لطیف پران ہین - اور پران سے اندر لطیف
من ہی - اور من سے اندر لطیف عقل یعنی بُدھی ہی - اور اُس بدھی سے اہنکار بششٹ
جیو آتما اندر لطیف ہی - اور جیو آتما سے ابیاکرت یعنی کارن اگیان پرے ہی یعنی اندر
لطیف یعنی سوکھم روپ ہی - اور اُس ابیاکرت سے پرے خالص پاک آتما ہی - یعنے

شدھ آتما سب سے سوکھم روپ ہی۔ اُس آتما سے دیگر کوئی اندر لطیف نہین ہے
وہی کل کی آخرت حد روپ ہی۔ اور وہی سب کی منزل مقصود ہی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ
جہان کے عورت فرزند وغیرہ کل اشیا جو جو آتما سے علیحدہ اناتم روپ ہین وہ کل
فانی باعث تکلیفات ہین۔ اور ایک لازوال آتما ہی ہمیشہ آنند روپ ہی۔ اور سب
مین پورن ہی۔ جس شخص کو اُس آتما کا گیان حاصل ہوا ہی۔ وہی سرباتم بھاو کو
پراپت ہوتا ہی۔ یعنی کل مین وحدانیت ذات کی نظر اُسکو حاصل ہوتی ہی۔ اور کل کو
اپنا آتما روپ کرکے جانتا ہی۔ اور دیوتا انسان وغیرہ کل کا وہ اپنا آپ آتم سروپ ہی
اور وہی گیانی کل دیوتون کر کے لائق پرستش کے ہی۔ ای اندر جسکو وحدانیت ذات
کے گیان سے سرباتم بھاو کی پراپتی ہوئی ہی یعنی کل کو یکسان اپنا آتما جانتا ہی۔ اُس
گیانی مہاتما پر تم دیوتون کا زور کچھ نہین چل سکتا ہی۔ کیونکہ وہ تم کل دیوتون کا آتما
ہی۔ اور جو آتم سروپ کے گیان سے محروم اگیانی گرہستی ہین اُنھین پر تمھارا زور
چل سکتا ہی۔ کیونکہ وہ تم دیوتون کے پشو چوپایہ مانند بیل وغیرہ کے بنے ہوے ہین۔
اگر وہ اگیانی اشخاص تمھاری خدمت پوجا وغیرہ نہ کرین۔ تب اُنھین پر تم دیوتا گونا گون
ہزارہا بگمن یعنی مرگا ڈھین پیش کرتے ہو۔ جس طرح کسی عیالدار گرہستی کا چوپایہ
جانور کوئی گم ہوجاتا ہی تب اُسکو نہایت دُکھ ہوتا ہی۔ اسی طرح کسی ایک اگیانی جیو کو
مرشد کی مہربانی سے برہم بدیا حاصل ہوجاوے اُسکا اگیان دور ہوجاتا ہی۔ تب
اُسکے اگیان دور ہوجانے سے تم دیوتون کو نہایت دُکھ ہوتا ہی۔ اور جو گیانی مہاتما
طالب نجات جگیاسیون کو سکام یعنی آرزو والے کرمون سے ممانعت کرکے
برہم بدیا حاصل کراتے ہین۔ اُس گیانی مہاتما کے ساتھ تم دیوتا ہمیشہ غیرت رکھتے ہو
ای اندر یہ آتم گیان ہی پرم آنند کا باعث ہی۔ اُس آتم گیان سے علاوہ دیگر کل کرم
باعث تکلیفات ہین۔ کیونکہ جو شخص آتم گیان کو ترک کرکے یگ وغیرہ کرمون کو
کرتے ہین۔ وہ شخص فانی بہشت کے آنند کو بھوگ کر بعد ازان ختم ہونے ثواب ون
کے وہان سے گر کر آخرت مین نہایت دُکھی ہوتے ہین۔ اس لیے آتم گیان سے

علاوہ دیگر کل کام دُکھ کے باعث ہین - صرف ایک آتم گیان ہی پرم آنند کا کارن ہی - ای اندر
جو شخص آتم گیان کے حاصل کرنے مین طاقت ور نہین ہی - وہ شخص بلا آرزو کرم و اُپاشنا
کو کرے - اُس سے بھی دل کی صفائی و قراری کے ذریعہ سے برہم بدیا کو پا کر نجات حاصل
کر لیتا ہی - ای اندر جس طرح سبو و اُسکا کارن مٹی دونون دیکھنے کے کارن درشن ہونے
سے اناتم روپ ہین - اسی طرح استہول سوکھم یعنی جسم کثیف و جسم لطیف و انھین کا کارن
اگیان یہ دونون دیکھنے لائق ہیے علم درشن ہونے سے اناتم روپ ہین - جو دیکھنے کے لائق
چیز ہو اُسکو درشن کہتے ہین اور دیکھنے والے کو درشٹا کہتے ہین - درشٹا بمعنی ناظر اور درشن
بمعنے منظور - اور آتما سے علیحدہ کو اناتم کہتے ہین - ای اندر انھین کل اشیا کے پرکاشنے والا
یعنی جاننے والا درشٹا آتما ہی - اُسی کے جاننے سے نجات حاصل ہوتی ہی - ای اندر
بیدون کے عالم مہاتما لوگ دو قسم سے اُپدیش کرتے ہین - ایک ودہی مکھ یعنی ودہی
کے سخنون کے ذریعے سے - دوم نشید مکھ یعنی نشید سخنون کے ذریعہ سے - جس
طرح کہا ہی کہ برہم ست ہی چیتن سروپ ہی آنند روپ ہی - یہ ودہی مکھ کرکے اُپدیش ہی -
اور آتما اشبد اروپ اسپرش انام ہی - یہ نشید مکھ ہی - اور ودہی مکھ اوپدیش مین بھی بغیر
لکھنے کے خالص پاک کا گیان نہین ہو سکتا - ای اندر اگرچہ ہم نے پہلے تم کو ودہی مکھ
کرکے ہم تم وغیرہ کل جہان برہم آتم روپ کرکے کہا ہی - مگر اُس ودہی مکھ مین بغیر لکھنے کے
اُپادہی لشِشٹ سے یعنی اُپادہی سے مشتمل کا ہی گیان ہوگا - خالص کا گیان نہ ہوگا
اور وہ گیان در اصل صحیح نہین ہی - کیونکہ آتما مَن بانی سے اگوچر ہی - یعنی آتما مین دل
و گویائی کی رسائی نہین ہی - اس وجہ سے ودہی مکھ سے نشید مکھ نہایت عمدہ افضل
ہی - مطلب یہ ہی کہ ودہی مکھ اُسکو کہتے ہین جو کسی اُپادہی سے ملا کر اُپدیش کیا جاوے
اور نشید مکھ اُسکو کہتے ہین - کہ اُپادہی سے علیحدہ خالص کا اُپدیش کیا جاوے -
آگے انکو مفصل طور پر بیان کرتے ہین کہ جس طرح تتوّمسی یہ جو بید کا مہا واک ہی ارتھ یہ
ہی - تون برہم سروپ ہین - اب یہان غور کرنا واجب ہی - کہ اس مہا واک مین تین
پد یعنی لفظ ہین - تت پد - توں پد - اسی پد - یہ تین پد ہین - تت پد کا ارتھ اُپادہی وشِشٹ

چیتن ایشور سربگ پر دکھ روپ ہی - اور تونگ پد کا ارتھ ابدیا شبست جیو ابھگ پرنکھ روپ ہی - اگر ودہی بکھ سے انھین کا ارتھ اختیار کیا جاوے تب دونون کا بھاری اختلاف ہونے سے انکی یکتائی نہ ہو سکے گی - کیونکہ پرنکھ الپگ اوصاف ویرکھ سربگ اوصاف آپس مین مخالف ہین - جس طرح آتش و برف کی یکتائی نہین ہو سکتی - اسی طرح جیو ایشور کے مخالف اوصاف ہونے سے اس لیے دونون کی یکتائی نہین ہو سکتی - اس وجہ سے نشید بکھ بکھ کر کے یہان بھاگ تیاگ لکھنا واجب ہی - وہ بھاگ تیاگ لکھنا اس طرح پر ہی - کہ تونگ پد کے ارتھ جیو مین بمعہ الپگ پرنکھ دھرم کے ابدیا حصہ کو دور کر کے اور تت پد کے ارتھ ایشور مین سے بمعہ سربگ پرکھ دھرم کے مایا حصہ کو دور کر کے باقیماند چیتن مین دونون کی یکتائی ہی - اور بھاگ تیاگ لکھنے کا ارتھ یہ ہی کہ ایک بھاگ یعنے حصہ کو دور کر کے دوسرے حصہ مین لکھنا کرنی اسکا نام بھاگ تیاگ لکھنا ہی - ای اندر اسطرح سے لکھنا برتی کو اختیار کر کے ودہی بکھ اپدیش ہو سکتا ہی - اور ودہی بکھ بکھ مین ست چت آنند وغیرہ جو جو پد یعنی الفاظ شاستر مین کہے ہین - وہ سب لکھنا کرنے ہی آتما کے سروپ کو جتاتے ہین - اور ست پد جہان کی بیوہارک و پراتی بھاشک ستا یعنے ہستی موہوم سے علیحدہ پرمارتھک ستا یعنی ہستی مطلق کو بھاگ تیاگ لکھنے سے آتم سروپ مین جتاتا ہی - اور چیتن پد یعنی لفظ بدھی کی گیان روپ برتیون سے علیحدہ خالص برتی اُپادہی سے جدا گیان سروپ چیتن کو بھاگ تیاگ لکھنے سے آتم سروپ مین جتاتا ہی - اور آنند بدھی بنتے جن یعنی لذات محسوسات آنند سے علیحدہ پرم آنند کو بھاگ تیاگ لکھنے سے آتم سروپ مین جتاتا ہی - ای اندر اگرچہ ودہی بکھ اپدیش بھی کہا ہی - مگر تاہم نشید بکھ اپدیش شاستر مین افضل عمدہ مانا ہی - کیونکہ شرتی مین ست گیان اننت و آنند سروپ برہم کہا ہی - انھین ست وغیرہ شبدون مین بھاگ تیاگ لکھنا کرنی پڑتی ہی - بغیر لکھنے کے است وغیرہ سے علیحدہ یا اُپادہی کے دھرمون سے علیحدہ خالص پاک آتما سروپ برہم کو ست وغیرہ شبد نہین جتا سکتے - اس وجہ سے ودہی بکھ مین لکھنا اختیار کرنا پڑتی ہی - اور نشید بکھ مین لکھنے کی ضرورت نہین ہوتی - بغیر لکھنے کے نشبد اسپرش

اروپ وغیرہ لفظ شکتی برتی سے خالص پاک برہم کو جتا سکتے ہین - اس لیے نشید لکھو
اُپدیش افضل ہے -

سوال - بید کس سبب سے نشید لکھو کرکے برہم کو جتاتے ہین -

جواب - ای اندر یہ وحدانیت ذات خالص پاک برہم سجاتی بجاتی سوگھت بھید سے
علیحدہ اپنے بزرگی مین مقیم ہی - ایسے نرگن برہم کو اگر بید کسی گن یعنی وصف سے ملا کر
اُپدیش کرینگے - تب بید ابرمان یعنی نامعتبر ہو جائینگے - کیونکہ وہی لکھو و نشید لکھو دو
طریقہ بیدون مین برہم سروپ کے جتانے کے واسطے کہے ہین - وہ دونون گنون
یعنے وصفون سے علیحدہ کرکے برہم کے سروپ کو جتاتے ہین - اور جس طرح گئو کا سینگ
پکڑ کر کوئی گئو کو جتاوے - ایسا بید مین کوئی شبد مانند ہاتھ مین حاضر آلہ کے برہم کے
سروپ کو جتا نہین سکتا - کیونکہ برہم من بانی سے اگوچر ہی - اور ست چت اننت وغیرہ
وہی لکھو شبد بھی لکھنا برتی سے موہوم ہستی وغیرہ سے علیحدہ کرکے خالص پاک برہم
کو لشے کرتے ہین - مثلاً جس طرح بمعہ فوج کا بادشاہ چلا جاتا ہو - اُس راجہ کے جتانے
کے واسطے والد اپنے فرزند خورد کو کل فوج سے علیحدہ کرکے اس طرح جتاتا ہی اے فرزند
یہ ہاتھی جو نظر آتے ہین - یہ بھی بادشاہ نہین ہی - اور اسپ رتھ خچر شتر وغیرہ یہ بھی راجہ
نہین ہین - اور بندوق تیغ وغیرہ ہتھیار بھی بادشاہ نہین ہین - اور فوج و فوج
کے افسر وغیرہ یہ بھی بادشاہ نہین ہین - اور کل فوج کے درمیان جو ایک رتھ چلا جاتا ہی
وہ بھی راجہ نہین ہین اور اُسکے اسپ بھی راجہ نہین ہین - اور رتھ کے آگے بیٹھا ہوا
جو رتھ کو چلاتا ہی وہ بھی راجہ نہین ہی - اے فرزند اُس رتھ کے اندر جو سبز رنگ کے
بستر والے اور سر کے اوپر مکٹ والا آدمی خوبصورت سرخ چہرہ والا بیٹھا ہوا ہی - وہ
مکٹ وغیرہ سے علیحدہ سرخ چہرہ والا بادشاہ ہی - اُس بادشاہ کو اب تم اچھّی طرح دیکھ لو -
ای اندر جس طرح اُس والد نے اپنے فرزند کو نشید لکھو یعنی تردید کے ذریعہ سے فوج وغیرہ
سے علیحدہ بادشاہ کا گیان کرا دیا تھا - اسی طرح تردید کے ذریعہ سے کثیف لطیف اجسام
دوئی جہان سے علیحدہ کرکے شاستر اُس آتما کو جتاتا ہی - ای اندر جس طرح چراغ کی روشنی

ہونے سے اندھیرا جب دور ہو جاتا ہی تب اچھّے چشموں والا شخص سبو وغیرہ اشیا کو خود بخود دیکھ لیتا ہی۔ اسی طرح کارج کارن یعنی پیدایش و مادہ وغیرہ کل جہان کو آتما سے علیحدہ جب تردید کر دیا تب طالب نجات ادھکاری شخص کو اپنے ہردے مین آتما خود بخود روشن ہو جاتا ہی۔ اے اندر جس طرح وہی لکھو مین تت وتو ناک پدارتھ کے سودھن یعنے صفائی کرنے کی ضرورت پڑتی ہی اسی طرح نشید لکھو یعنی تردید کے طریقہ مین نہین ہوتی۔ اے اندر جس طرح آکاش مین بسبب بادل بجلی وغیرہ کے گوناگون کا فرق نظر آتا ہی۔ مگر دراصل اُس آکاش مین کچھ ہوا نہین اسی طرح بلا فرق وحدنیت خالص پاک آتما مین باعث کثیف لطیف دوئی جہان کے گوناگون کا بھید یعنی فرق معلوم ہوتا ہی۔ مگر دراصل ایک واحد آتما ہی ہی۔ اُسمین کبھی کچھ فرق ہوا نہین۔ وہی واحد آتما اندر نام سے موسوم ہی۔ پرم الیشورج یعنی سب سے زیادہ سامان والے کو اندر کہتے ہین۔

اعتراض۔ تین لوک یعنی کل جہان مین ایک مین ہی اندر نہایت مشہور ہون۔ مجھ سے علیحدہ دیگر کون سا اندر ہی۔

جواب۔ اے اندر پرم الیشورج یعنی سب سے زیادہ سامان تمہارے پاس موجود نہین ہی اس لیے تم براے نام اندر ہو۔ کیونکہ تم سے سو حصہ زیادہ عیش کا سامان ہرن گربھ مین ہی۔ اے اندر جسکے برابر یا زیادہ الیشورج نہ ہو۔ اُسکو پرم الیشورج کہتے ہین۔ جب ہرن گربھ کا الیشورج تم سے زیادہ ہی۔ تب پرم الیشورج تمہارا کس طرح ہو سکتا ہی۔ مطلب یہ ہی کہ پرم الیشورج والا ایک پرماتما ہی اندر لفظ کا خالص معنی ہی۔

اعتراض۔ جب پرم الیشورج میری نہین ہی۔ تب مجکو کل لوگ اندر نام کر کے کس باعث سے کہتے ہین۔

جواب۔ اے اندر بہ نسبت ہم لوگون کے تمہارا الیشورج زیادہ ہی۔ اس وجہ سے تم کو اندر نام کر کے کہتے ہین۔ ورنہ دراصل اندر ایک پرماتما ہی ہی۔ اور اگر بچار سے دیکھا جاوے۔ تب سگ کی یعنی کتّے کی اور تمہاری الیشورج برابر ہی۔ کیونکہ جس طرح تم کو دیوتا وغیرہ تین لوکون مین اور بہشت کی عورات مین سندر بدھی سے اشکتی ہی یعنے

بدھی کو ... بچار

جس طرح خوبصورتی عقل سے تمہارا دل انھین کل چیزون مین بتلا ہی - اسی طرح سگ کو بھی اپنی عورت کتی وغیرہ الیشورج مین خوبصورتی خیال سے آشکتی ہی یعنی اُس سگ کا دل بھی بتلا ہے -

اعتراض - میرے پاس خوب عمدہ اشیا موجود ہونے سے اس لیے میرا دل اُنھین مین بتلا ہونا ممکن ہی - مگر سگ کے پاس خوب عمدہ اشیا موجود نہ ہونے سے اُسکا بتلا ہونا بالکل ناممکن ہی -

جواب - اے اندر جس طرح تم کو عورت وغیرہ نہایت عزیز ہین - اسی طرح بہ سبب غالب ہونے شہوت کے سگ کو بھی کتی وغیرہ نہایت عزیز ہوتی ہین - اے اندر جس طرح تمہارے دل مین اندرانی عورت کی محبت ہی - اسی طرح سگ کو بھی کتی کی محبت ہی - اور جس طرح تم کو امرت عزیز ہی - اسی طرح سگ کو ڈالی کیا ہوا اناج نہایت عزیز ہوتا ہی - اور جس طرح تم کو اپنی اندرانی سے بوقت صحبت کرنے کے آنند ہوتا ہی - اسی طرح سگ کو بھی کتی کی صحبت سے آنند حاصل ہوتا ہی - اور جس طرح چشم وغیرہ اعضا تمہارے جسم کے ہین - اسی طرح چشم وغیرہ اعضا سگ کے جسم مین بھی ہین - اے اندر تمہاری اور سگ کی الیشورج دبشے جن آنند مین میری کا ادھیاس برابر ہی - مثلاً جس طرح مین اندر ہون اور میری عورت ہی - اسی طرح مین سگ ہون اور میری عورت ہی - اے اندر اس لیے مین میری ادھیاس کو دور کرکے بذریعہ آتم گیان اپنے برھمانند کو حاصل کرو - رشی بولا - اے اشنی کمار وجب تمہارے گورو ددھینگ اتھربن رشی سگ کی الیشورج کے برابر راجہ اندر کی الیشورج کو برابر کہتا رہا - تب وہ اندر لذات محسوسات مین نہایت بتلا تھا - اس لیے اُس برھم بدیا کی قدر نہ جان کر سانپ کو دودھ یعنی شیر پلانے کے مانند اُلٹا ناراض ہوکر تمہارے گورو ددھینگ اتھربن رشی کو وہ اندر اس طرح کہنے لگا - اندر بولا - اے ددھینگ اتھربن رشی آج سے آئندہ اگر کسی کو ایسی خراب برھم بدیا کا اُپدیش تم نے کیا - تب مجھ سے تمہارا سر کاٹ ڈالونگا - اے رشی تمہاری برھم بدیا ہم کو ناپسند ہی - اور تم نے مجکو بہت بے عزت کیا ہی - کیونکہ مجھ

تین لوک کے راجہ اندر کو سگ کے برابر کہا ہی - وہ سگ گندگی وغیرہ کا کھانے والا
اور ایک روٹی کے ٹکڑے کے لیے در در پر گھومنے والا بے عقل ہمیشہ سرگردان ہوکر پھرتا
رہتا ہی - اور میرا اندر درجہ عظیم ثوابون سے میسّر ہوتا ہی - کیونکہ جب تک سنّو امیدھ
جگ نہ کرے تب تک یہ میرا اندر مرتبہ حاصل نہین ہوتا اور میرے اس بہشت کے آنند
کے واسطے انسان ہزارہا تردد کرتے ہین - مگر بغیر عظیم ثواب کیے اُنکو اس بہشت کا
آنند حاصل نہین ہوسکتا - اور سگ تو انسانون سے بھی بدتر ہی - وہ میرے برابر
کیسے ہوسکتا ہی - مرشد بولا - اے مرید جس طرح گندگی سے آلودہ اور گندگی کے کھانے
سے خوش ہونے والا بھونڑا باغ کے عمدہ خوشبودار پھولون کو پسند نہین کرتا - اسی
طرح ناچیز لذات محسوسات یعنی نشے آنند مین مبتلا راجہ اندر بھی پرم آنند کے باعث
اُس برہم بدیا کو پسند نہ کیا اور جس طرح خر یعنی گدہا گندگی گھاس وغیرہ کو نہایت عمدہ
جانتا ہی - اور مٹھائی وغیرہ کو پسند نہین کرتا - اسی طرح راجہ اندر بشیون مین مبتلا
ہوکر اپنے نشے آنند کی شکایت سُنکر برہم بدیا کو پسند نہ کیا - کسی نے سچ کہا ہی - قدر
گوہر جوہری بداند - اسکے معنی یہ ہین کہ قدر جواہرات کی صراف جانتا ہی - رشی بولا -
اے اسنی کمار وجب راجہ اندر نے برہم بدیا کے اُپدیش کی ممانعت کی تب دھنیگ
اتھربن رشی تمہارا گورو برہم گیانی نہایت متحمل مزاج ہرطرح سے ہوشیار بر سراپ
یعنی دعا بد دعا دینے مین طاقت ورتے - مگر حوصلہ کرکے بچار کرنے لگا - کہ یہ
راجہ اندر بشیون مین مبتلا دنیا کے سامان کو اچھا جانتا تھا - اور یہ اندر برہم بدیا کے اُپدیش
کے لائق نہ تھا - اگرچہ مین پہلے ہی اسکو جانتا تھا - مگر اپنے وعدے کے پابند ہوکر اسکو
برہم بدیا کا اُپدیش ہم نے کیا تھا - اور شاسترون مین درست کہا ہی - کہ بغیر بیک بیراگ
کھٹ سمپتی مموچھتا ان چار سادھنون سے بنا جو لذات محسوسات مین مبتلا ہی اُسکو
اُپدیش کرنا ایسا ہی - مثلاً جس طرح سگ کے چمڑے مین دودھ ڈالنا بے فائدہ ہی
اسی طرح بغیر ادھکاری کے اُپدیش کرنا مضر ہوجاتا ہی - اور اس تکلیف کی باعث
ہماری رحم دلی نمایش ہی - اور یہ اندر نہایت راجسی طبیعت والا تھا - اور شہوت

ودیک ویراگ

نقصان دہ

غصہ وغیرہ سے مغلوب تھا۔ اس لیے اس نے برہم بدیا یعنی علم الٰہی کی قدر نہین جانی اور اگرچہ مین بھی اسکو سراپ یعنی بد دعا دینے مین ہر طرح سے طاقت ور ہون۔ مگر سراپ بغیر غصہ کے نہین ہو سکتا۔ اور غصہ عظیم گناہ کا باعث ہی۔ اس لیے سراپ دینا واجب نہین ہی۔ اور اگرچہ یہ راجہ اندر اگیانی ہی۔ مگر تاہم بمقابلہ اسکے گیانی ہونا واجب ہی۔ اور اگر دور اندیشی سے دیکھا جاوے تو اس اندر نے مجھپر بڑا احسان کیا ہی۔ کیونکہ لوگون کو اُپدیش کرنے سے مجکو باہر مکھ یعنی بیرونی دل کرنا پڑتا تھا۔ اور جیون مکتی کے آنند سے محروم ہونا پڑتا تھا۔ اور اب اس راجہ اندر کے حکم ماننے سے مجکو دو فائدہ ہونگے۔ ایک تو اس اندر کا دل خوش ہو جاے گا۔ دوم بہ سبب اُپدیش نہ کرنے کے لوگون سے کنارہ کشی ہو کر جیون مکتی کا نہایت مشکل سے حاصل ہونے والا پرم آنند حاصل ہوگا۔ اس لیے اس اندر کا حکم ماننا ہمکو واجب ہی۔ اس سے مجکو نقصان نہین ہی رشی بولا۔ ای اسنی کمارو اس طرح ددھینگ اتھربن رشی تمہارا گورو اپنے دل مین بچار کرکے راجہ اندر سے کہنے لگا۔

ددھینگ اتھربن رشی بولا۔ ای دیوراج اندر اگر آج سے آیندہ کسی کو مین برہم بدیا کا اُپدیش کرون۔ تب تم بیشک ہمارا سر کاٹ ڈالنا۔ اس طرح وہ تمہارا گورو راجہ اندر سے کہکر بعد ازان خاموش ہو گیا۔ ای اسنی کمارو جب تمہارے گورو کے سخن راجہ اندر نے سنے تب اندر اُس تمہارے گرو سے اس طرح کہنے لگا۔

اندر بولا۔ ای سوامی ہم لذات محسوسات مین مبتلا پرم اگیانی نادان راجسی طبیعت والے ہین۔ ہم اپنے اصل نفع و نقصان کو نہین جان سکتے۔ اور ہم نے نہایت وقوفی کی ہی جو اپنی زبان سے اس طرح سر کاٹنے کا سخن نکال دیا ہی۔ اور آپ پرم دیالو رحم دل عاجزون پر نہایت مہربان ہو میرے اس قصور کو معاف کرو۔ اور اب مجکو اپنے سخن پر قائم ہونا پڑے گا۔ اور ایشور کی مایا نہایت زور والی ہی کہ جسنے مجکو بھی نابینا کر دیا ہی۔ ای سوامی مین معافی چاہتا ہون آپ براہ مہربانی قصور معاف فرما دین۔ رشی بولا۔ ای اسنی کمارو اسطرح وہ راجہ اندر جب معافی مانگ کر

ڈنڈوت پرنام کرکے اپنے لوک کو چلا گیا - بعد جانے راجہ اندر کے کچھ عرصہ گذرنے کے بعد تم دونوں بیبک بیراگ وغیرہ کل سادھنوں کو اختیار کرکے آتم گیان کے ادھکاری لائق ہو کر اپنے گورو ددھینگ اتھربن رشی کے پاس جا کر ڈنڈوت پرنام کرکے پھر اسطرح تم دونوں عرض کرنے لگے -

اشنی کمار بولے - اے سوامی پہلے آپ نے فرمایا تھا - کہ جب تم بیبک بیراگ وغیرہ سادھنوں کو اختیار کروگے تب مین تم کو برہم بدیا کا اُپدیش کرونگا - اے سوامی اب ہم بیبک بیراگ وغیرہ سادھنوں کو اختیار کرکے آپ کے پاس آئے ہین - آپ ہم کو برہم بدیا کا اُپدیش کرین اے اشنی کمارو اس طرح جب تم دونوں نے گورو سے عرض کی - تب تمہارے گورو ددھینگ اتھربن رشی نے راجہ اندر کے اوپدیش کرنے کا مفصل کل احوال تم کو سُنایا اور کہا کہ - اے اشنی کمارو ہم نے بینک برہم بدیا کے اُپدیش کرنے کا تم سے وعدہ کیا تھا - مگر مین نہایت متفکر ہون - کیونکہ اگر مین تم کو اُپدیش نہین کرتا تب مین اپنے وعدہ سے جھوٹا ہوتا ہون - اور اگر تم کو مین اُپدیش کرتا ہون تب اندر ہمارا سر اپنے بجر سے کاٹ ڈالے گا اے اشنی کمارو اگرچہ مجکو مرنے سے کچھ خوف نہین ہی - مگر تاہم بغیر سر کے کس طرح اُپدیش ہو سکتا ہی - اور یہ جسم فانی ہی - اس لیے مجکو موت سے کچھ خوف نہین - اب جو تجویز تم کہو وہی ہم کرینگے - کیونکہ مین چاہتا ہون - کہ کسی طرح مین اپنے وعدے سے سچا ہو جاؤن - رشی بولا - اے اشنی کمارو تب تم دونوں اپنے اُپدیش کے مطلب کے واسطے گورو سے اس طرح کہنے لگے -

اشنی کمار بولے - اے سوامی آپ کا سر کاٹ کر ہم گھوڑے کے بدن پر رکھ دینگے اور گھوڑے کا سر آپ کے بدن پر رکھ دینگے - جب آپ گھوڑے کے سر سے ہم کو برہم بدیا کا اُپدیش کرینگے - اور اندر اپنے بجر سے آپ کا سر کاٹے گا - تب ہم گھوڑے والا سر گھوڑے کے بدن پر درست کر دینگے - اور آپ کا اصلی سر آپ کے بدن پر درست کر دینگے - اس تجویز سے آپ بھی زندہ رہین گے اور گھوڑا بھی زندہ رہے گا - اُسکے مرنے کا گناہ بھی نہ ہوگا - اے اشنی کمارو جب اس طرح تجویز تم نے اپنے گورو سے کہی - تب پرم دیالو تمہارے گورو

نے منظور کر لی - ای اسنی کمار و اس طرح اپنے مطلب کے واسطے گورو کا سر کاٹ کر گھوڑے کے بدن پر جوڑ دیا - اور گھوڑے کا سر اپنے گورو کے بدن پر جوڑ دیا - تب تمہارے گورو نے جو برہم بدیا راجہ اندر کو اُپدیش کی تھی وہی کل برہم بدیا تم دونون کو اُپدیش کر دی - اس طرح جب ودھینگ اتھربن رشی تمہارے گورو نے تم کو برہم بدیا اُپدیش کی تب راجہ اندر نے اپنے وعدہ سخن کے پابند ہو کر تمہارے گورو ودھینگ اتھربن رشی کا بجرسے سر کاٹ ڈالا - ای اشنی کمار و جب اس طرح تمہارے گورو کا سر اندر نے کاٹا - تب تم دونون جراحت و مردہ زندہ کرنے کے علم مین نہایت ہوشیار تھے - اُسی وقت اپنے گورو کا اصلی سر اپنے گورو کے بدن پر جوڑ یعنی چسپان کر دیا اور گھوڑے کا سر گھوڑے کے بدن پر جوڑ دیا - ای اشنی کمار و اس طرح تمہارے گورو نے برہم بدیا کا اُپدیش تم کو کیا اور یہ بھی کہدیا کہ آج سے آئندہ راجہ اندر کے خوف سے کوئی رشی اپنے شاگردون کو کل برہم بدیا کا اُپدیش نہ کرے گا - اور کوشیتکی رشی بھی تھوڑی برہم بدیا کا اُپدیش اپنے گورو کو کریگا اور ست کا ست روپ ہی - اسطرح کل برہم بدیا کا اُپدیش نہ کرے گا - اور کل برہم بدیا کا اُپدیش صرف ایک سورج بھگوان کا شاگرد یاگولک منی بے خوف ہو کر اپنے شاگردون کو کرے گا - ورنہ دیگر کل رشی راجہ اندر کے خوف سے خوفناک ہو کر برہم بدیا کا اُپدیش نہ کرینگے - رشی بولا - ای اشنی کمار و جو برہم بدیا تم کو ودھینگ اتھربن رشی گورو نے اُپدیش کی ہی وہ مختصر سا تم کو مین سُناتا ہون - تم یکسو دل ہو کر سُنو - ای اشنی کمار و جسطرح مہاراجہ اپنی آسایش کے واسطے پہلے بڑا مکان تیار کر اکے بعد ازان اُس بڑے مکان کے اندر خرد مکان بنواتا ہی - اسی طرح کل جہان کا کارن روپ جو پرماتم دیو ہی - وہ پہلے کل یعنی سمشٹی روپ جسم کو پیدا کرتا ہی - بعد ازان خرد یعنی بیشٹی اجسام کو پیدا کرتا ہی - یعنی گئو سانپ درخت وغیرہ گوناگون اجسام کو پیدا کرتا ہی - پھر اُن مین جیو روپ کر کے پردش یعنے داخل ہو کر مقیم ہوتا ہی - اس باعث سے پرماتما کا نام پورش ہی - یعنی پوری یعنی جسم جسم مین جو مقیم ہو اُسکو پورش کہتے ہین - جس طرح ایک آکاش ہی گھڑے و کوٹھے وغیرہ کے اندر باہر پورن ہی - اسی طرح یہ پرماتم دیو اپنی استی بھاتی

پر یہ یعنی ست چت آنند سروپ کرکے کل اجسام ساکن متحرک مخلوقات کے اندر باہر مین
پورن بیاپک ہی - اور جس طرح سوتر مین ستر مقیم ہی اسی طرح پرماتم دیو مین یہ کل جہان مقیم ہی - اے
اشنی کمار و جس طرح یہ سبب گوناگون رنگون کے گھڑون کا جل بھی گوناگون اشکال ہوکر نظر آتا ہی
اسی طرح یہ پرماتم دیو بھی بہ سبب اجسام ساکن متحرک کی اُپادھی سے گوناگون ہوکر نظر آتا ہی
اے اشنی کمار و یہ گوناگون جہان مایا کرکے پیدا ہوا ہی - در اصل کچھ ہوا نہین - مثلاً جس طرح زر
مین زیورات اور آب مین حباب و مٹی مین سبو وغیرہ کلیت یعنی فرضی ہین - اسی طرح اس
پرماتم دیو مین مایا کرکے پیدا شدہ جسم وغیرہ کل جہان کلیت یعنی فرضی ہی - اے اشنی کمارو
پرماتم دیو کی یہ تعجب یعنی آشچرج روپ مایا شکتی کیسی ہی - جو چیز لائق بنانے کے نہ ہو - یا مشکل
سے تیار ہونے والی ہو اُسکو جلدی بناکر ظاہر کر دکھاتی ہی - اور یہ مایا اور اس مایا کا رچنا یعنی
مایا کی پیدایش ست است یعنی ہستی و نیستی سے علیحدہ از بسکہ متھیا روپ ہی - کیونکہ
پرماتما سے علیحدہ اسکی اپنی ہستی کچھ نہین - اے اشنی کمار و جس طرح اندر جالک بازیگر
اپنی مایا کرکے گوناگون اشکال لباس ہا کو اختیار کرتا ہی - اسی طرح یہ پرماتم دیو اپنی کلیت یعنی
فرضی مایا شکتی سے گوناگون اجسام کو اختیار کرکے نظر آتا ہی - اے اشنی کمار و جس طرح مہا کاش
گھڑے کوٹھے وغیرہ کی اُپادھی کرکے گھٹاکاش مٹھاکاش وغیرہ بہت طرح کے فرق سے
نظر آتا ہی - مگر در اصل ایک آکاش ہی ہی - اسی طرح ایک چیتن ساکھی آتما گوناگون انتشکرن
کی برتیون و اندریون کے سبب سے بہت طرح کا ہوکر نظر آتا ہی - مگر در اصل ایک گیان سروپ
آتما جسم و حواس و انتشکرن وغیرہ سے علیحدہ بلا فرق واحد مقیم ہی - اس طرح تونگ پد کے
ارتھ کا شودھن یعنی علیحدگی کا بچار کرکے اب تت پد ارتھ کا بچار بیان کرتے ہین - اے
اشنی کمار و جو مکان زمان چیز کی حدود سے مبرا باہر اندر پورن اور بیچ جہان مایا اُپادھی
سے علیحدہ ست چت آنند انت سروپ ہی وہ خالص پاک برہم تت پد کا لکھ ارتھ یعنی
اصلیت ذات ہی - اور وہی وحدنیت پاک ذات برہم کل جیوون کا آتما یعنی اپنا آپ
سروپ ہی - اہنگ برہماسمی - یہ مہاواکیہ یجربید کے برہدارنک اُپنشد مین کہا ہی - سنئے یعنی
بید انت کے واک دو قسم کے ہوتے ہین ایک اوانتر واک دوم مہاواک - خاص

جیوکے سروپ یا ایشور کے سروپ کو جوسخن جتاوے اُسکو اونتروا کہتے ہین - جسطرح اُپنکھدون مین ستینگ گیان منتنگ برہم - ارتھ یہ ست گیان اننت روپ برہم ہی - یہ برہم سروپ ایشور کے سروپ کے جتانے والا واک ہی - یا ایش ہردے انترجوتی پرشا - ارتھ یہ جو اس ہردے کے اندر گیان سروپ جیو آتما پرش ہی - یہ جیو کے سروپ کو جتانیوالا سخن ہی - اور جو سخن جیو برہم کی اصلیت ذات سے دونون کی یکتائی جتانے والا ہی اُسکو مہانواک کہتے ہین - مثلاً جس طرح پرگیان مانند برہم - یہ رگ بید کی ایترے اُپنکھد مین بیان کیا ہی اور اہنگ برہماسمی - یہ یجر بید کی برہدارنک وغیرہ اُپنکھد مین ثابت ہی - اور تتوسی یہ شام بید کی چھاندوگ اُپنکھد مین ثابت ہی - اور ایا آتما برہم - یہ اتھرون بید کی مانڈوک وغیرہ اُپنکھد مین ثابت ہی - اہنگ برہماسمی - اے اشنی کمارو اس مہانواک سے جاننے لائق وہ خالص پاک برہم ہی - اسکا ارتھ یہ ہی جو پرماتما مایا پرپنچ اُپادھی سے علیحدہ تت پدارتھ کا لکھ روپ ہی یعنی اصلیت ذات ہی - وہی پاک برہم سروپ پرماتما جسم حواس وغیرہ سے علیحدہ سب کے جاننے والا ساکھی آتما تو نگ پدارتھ کا لکھ ارتھ یعنی خاص ذات سے واحد ہی - یعنی وہ پاک لاتعلق پرماتم دیو مین ہون - یعنی مایا ابدیا روپ اُپادھی کرکے تت تونگ دونون لفظون کے معنی کا آپس مین فرق تھا - جب بھاگ تیاگ لکھنا سے مایا اور ابدیا اُپادھی کو دور کیا - تب ست چت آنند سروپ لکھ یعنی ذات دونون کی واحد ہی - اے اشنی کمارو اس طرح اپنے برہم بدیا کے مطلب کے واسطے گھوڑ کا سر کاٹ کر اپنا مطلب حاصل کیا تھا - یہ نامناسب گناہ کا کام تم نے کیا تھا - اور اس طرح برہم بدیا تم نے گھوڑے سے حاصل کی تھی -

اے مرید جب اس طرح رشی نے اشنی کمارون کا پوشیدہ پاپ کرم ظاہر کیا - تب اشنی کمار نہایت خوش ہوے - اور اس رشی کو سر بگتا کو دیکھ کر اُسکا کام بلا عذر جلدی کر دیا - اے مرید تم نے پہلے پوچھا تھا کہ کوشیتکی رشی راجہ اندر سے کیون خوفناک ہو کر کل برہم بدیا کا اُپدیش اپنے شاگردون کو نہین کیا - اسکا باعث ہم نے تم کو سُنا دیا ہی - اب آگے کیا سُننا چاہتے ہو -

دوہا

ادھیاے چہارم ختم یہ یجر بید کا سار | برہدارنک اُپنکھد مین کیا ہر پرکاش بچار

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ مین سے ددھینگ اتھربن رشی و راجہ اندر و اشنی کماروں کا سنبادیعنی گفتگو کا بیان ادھیاے چہارم تمام شد۔

شری پرماتمنے نمہ

ادھیاے پنجم

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے پنجم دربیان یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ مین سے یاگولک و آشل وغیرہ براہمنون کا سنباد یعنی مباحثہ مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

اس ادھیاے پنجم مین یاگولک کانڈ بچار | ہر پرکاش جس سُننے سے دور ہوے سنسار

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے چہارم مین یجر بید کے برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اب ادھیاے پنجم و ششم انھین دونون ادھیایون کرکے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان ہوگا۔ وہان پہلے ددھینگ اتھربن و اندر و اشنی کمارون کے گفتگو کی حکایت سُنکر مرید نہایت متعجب ہو کر پھر کچھ پوچھنے کے لیے دست بستہ ہو کر مرشد سے عرض کرنے لگا۔

مرید بولا۔ اے مرشد صاحب ادھیاے اول مین آپ نے سنکادک رشی و اودھکارین کی گفتگو سے رگ بید کے ایترے اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے دوم مین اندر و پرتردن کی گفتگو سے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور پھر ادھیاے سوم مین راجہ اجات شترو و بالاکی براہمنون کی گفتگو اُپدیش سے اُسی کوشیتکی اُپنکھد کے ادھیاے چہارم کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور پھر ادھیاے چہارم مین ددھینگ اتھربن رشی و اندر و اشنی کمارون کی گفتگو اُپدیش سے آپ نے یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ

کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور راجہ اندر کا ددھینگ اتھربن کے سر کا کاٹنا اور اشنی کمارون
کو اُپدیش کرنا وغیرہ وغیرہ کل بیان کیا تھا - اور آپ نے وہان یہ بھی کہا تھا کہ ددھینگ
اتھربن رشی نے اپنے شاگردون اشنی کمارون کو اُپدیش کرکے یہ کہہ دیا تھا کہ آیندہ
کوئی رشی راجہ اندر کے خوف سے کل برہم بدیا کا بغیر سورج بھگوان کے شاگرد
یاگ ولک منی کے نہ کرے گا - اے مرشد صاحب وہ کونسی برہم بدیا ہے اور یاگولک
منی نے کس شاگرد کو کس طرح دی ہے - وہ کل برہم بدیا یاگولک کی بیان کی ہوئی آپ
براہ مہربانی مجکو اُپدیش کرین -

مرشد بولا - اے مرید یاگولک منی پہلے بیشمپاین رشی کا شاگرد تھا - اُس بیشمپاین سے
یاگولک نے بدیا پڑھی تھی - پھر کسی سبب سے بیشمپاین رشی نے ناراض ہوکر یاگولک
سے بدیا واپس لے لی تھی تب وہ یاگولک منی بدیا واپس دے کر بڑا بھاری تپ
کرکے سورج بھگوان کو خوش کرکے اُن سے کل بید بدیا حاصل کی - اس طرح بدیا
حاصل کرکے بعد ازان گرہستی آشرم کو یاگولک منی نے اختیار کیا - اور کل بید بدیا
اپنے شاگردون کو پڑھائی - اور اُس یاگولک منی کے شاگردون کی منڈلی یعنے
جماعت چار طرح کی تھی یعنی رگ یجر سام اتھربن انھین چار بیدون کی فی بید کی جدا
جدا منڈلی یعنی جماعت تھی اور یاگولک منی کے بدیا پڑھانے کی جہان مین بڑی
بھاری تعریف مشتہر ہوگئی - اور راجہ جنک کی سبھا مین یاگولک کی تعریف ہونے لگی
اور راجہ جنک بھی تعریف سنکر یاگولک منی کے دیکھنے کا مشتاق ہوا - اے مرید
اس طرح جب یاگولک کی تعریف ہوئی تب اُس سبھا مین اشل وغیرہ جو براہمن موجود
تھے وہ کل براہمن یاگولک کی تعریف کو سنکر بسبب غیرت کے دل مین نہایت
دُکھی ہوے اور بلا آتش جلتے ہوے راجہ جنک کا اعتبار یاگولک منی کے اوپر سے
ہٹانے کے واسطے نہایت شکایت یاگولک منی کی کرنے لگے - کہ یاگولک معمولی
علم والا ہے - کچھ زیادہ پڑھا ہوا نہین ہے - اور وہ یاگولک جو اپنی زبان سے کہتا ہے
کہ مین سورج بھگوان کا شاگرد ہون - اور سورج بھگوان سے مین نے بدیا پڑھی ہے -

یہ کل باتین وہ اپنی تعریف کے واسطے کہتا ہی - ورنہ سورج بھگوان اسکو کس طرح بدیا
پڑھا سکتا ہی - کیونکہ اول تو وہ ایک جگہ پر قائم نہین ہوسکتا - ہمیشہ چلتا رہتا ہی - دوم
یہ یاگولک اُسکے پرکاش یعنی روشنی تیزی کو کس طرح برداشت کرسکتا ہی - اور یہ
یاگولک ہمارے شاگردون کے برابر بھی عالم نہین ہی - اے مرید اس طرح آشل
وغیرہ براہمنون نے بسبب غیرت کے بہت شکایت کی - مگر راجہ جنک کی شردھا
یاگولک منی پر اُسی طرح بنی رہی کچھ کم نہ ہوئی - اور یاگولک منی بھی اپنی سرلگتا سے
جانکر و لوگون سے سُنکر دل مین کچھ تکلیف نہ مانی - اے مرید راجہ نے اس طرح پروہتون
براہمنون کی بدنیتی کو دیکھکر اپنے دل مین کچھ خیال نہ کیا - بلکہ یاگولک کے دیکھنے کے
واسطے جگ کرنے کا تدارک کرنے لگا - اور اپنے اعتباری نیک براہمن وکھتری و
بیش وغیرہ معتبرون کو بلاکر کہا - کہ تم جاکر کورو پانچال کانشی وغیرہ کے کل براہمنون کو
جگ کے واسطے لے آؤ - اے مرید اس طرح راجہ جنک کے حکم سے وہ براہمن کھتری
وغیرہ معتبر جاکر کل ملکون کے براہمنون کو اور یاگولک منی کو مع شاگردون کے
لے کر جنک پوری مین آگئے - اے مرید وہ راجہ جنک مع یاگولک کے کل براہمنون
کو آیا ہوا دیکھکر نہایت خوش ہوگیا اور خاطر تعظیم کرنے کے بعد کل برہمنون کو قیام کرایا
اور کل براہمنون کو نمسکار ڈنڈوت کرکے پھر دست بستہ ہوکر نہایت عاجزی کے
ساتھ جگ کرنے کی اجازت مانگی - اے مرید جب اس طرح راجہ جنک نے جگ کے
واسطے عرض کی تب کل براہمن نے خوش ہوکر جگ کرنے کی اجازت راجہ جنک کو
دی - اس طرح راجہ جنک برہمنون کی اجازت پاکر جگ کرنے لگا - پھر راجہ جنک
اپنے دل مین اس طرح بچار کرنے لگا کہ ان کل براہمنون مین کونسا براہمن
زیادہ عالم ہی - اگر مین ان سے زیادہ علم پڑھا ہوا عالم پوچھونگا - تب کیسی اپنے
خویش دوست کا نام بتا دینگے اس سے زیادہ عالم کا فیصلہ نہ ہوسکیگا - اور اگر
مین انھین کو کہون کہ تم آپسمین مباحثہ کرو - تم مین جو بڑا پڑھا ہوا عالم ہوگا - اسکی
مین پوجا کرونگا - مگر یہ بات بھی نامناسب ہی - کیونکہ یہ کل براہمن جان لینگے -

جو ہم کو یہ راجہ جنک لڑایا چاہتا ہے - اور ناراض ہو کر مجکو سراپ یعنی بد دعا دینگے - اس لیے
کوئی ایسی تجویز کرون کہ جسکے ذریعہ سے یہ کل براہمن خود بخود آپس مین مباحثہ کرین اور زیادہ
پڑھا ہوا عالم معلوم ہو جائیگا - اے مرید اس طرح راجہ جنک نے اپنے دل مین بچار کر کے مباحثہ
کے واسطے ایک لالچ کا ذریعہ ظاہر کیا - وہ یہ ہے - کہ ایک ہزار نوجوان خوبصورت مع
بچہ کے عمدہ گئو دودھ والی کل اوصاف سے موصوف سبھا مین کھڑی کر دی - کیسی وہ
گئوین ہین کہ جسکے ایک سینگ کے ساتھ چالیس چالیس زر کے نشک بندھے ہوے تھے
دس کم ایک صد تولہ زر یعنی سونے کا بنا ہوا ایک نشک ہوتا ہے - اس طرح کی ہزار گئو سبھا
مین کھڑی کر دی - اور راجہ جنک دست بستہ ہو کر کل براہمنوں سے کہنے لگا -
راجہ جنک بولا - اے براہمنو تم سب مین جو بڑا پڑھا ہوا عالم ہو وہ ان کل گئو ون کو لیجاوے
اے مرید جب اس طرح راجہ جنک نے کہا - تب کل براہمن نیچے منہ کر کے خاموش ہو گئے کیونکہ
ایسا عالم طاقت ور کونسا براہمن ہے جو کل براہمن کو فتح کر کے کل گئوون کو اپنے گھر لیجا وے
اے مرید جب کل براہمن خاموش ہو گئے - تب یاگولک منی اُن کل براہمنوں کو خاموش بیٹھا ہوا
دیکھکر اُسوقت ایک شام بید پاٹھی شاگرد سے کہا کہ اے شاگرد تم سب سے بڑی آواز سے
پکار کر کہدو کہ یاگولک منی ہر ایک مین سے زیادہ عالم کل گئوون کو لیے جاتا ہے - ایسا
کہکر ان کل گئوون کو میرے گھر چھوڑ آؤ - اے مرید جب یاگولک منی نے اپنے شاگرد کو اس
طرح اجازت دی - تب اُس شاگرد نے بموجب فرمانے یاگولک کے اونچی آواز سے
سبھا مین کہکر کل گئوون کو لیکر یاگولک کے گھر چھوڑ آیا - اے مرید جب براہمنوں نے
کل گئوون کو گئی ہوئی دیکھکر نہایت دُکھی ہوے تب غصہ سے بھر گئے - اُنمین سے بعض
براہمن تو گریہ و زاری کرنے لگے - اور بعض ہاہاکار کی آواز کرنے لگے - اے مرید اُسوقت
سبھا مین نہایت غل شور ہو گیا - اور راجہ جنک اپنے دل مین نہایت خوش ہو کر اس طرح
کہنے لگا - کہ اب زیادہ پڑھا ہوا معلوم ہو جائیگا - اور اُسوقت اور کل براہمن آپ کو اور اپنے
علم کو لعنت کرنے لگے اے مرید جب اس طرح کل براہمنوں کو تکلیف ہوئی تب اُن کل براہمنوں
مین سے اشل نام براہمن نہایت غصہ ہوا اور سرخ چشم کر کے یاگولک کے نزدیک آکر بہت

سخت سخن کہنے لگا - آشل بولا - ای کم ذات یاگولک تم بڑے بے شرم ہو - کیونکہ ہم کل برہمن اٹھارون بدیا کے جاننے والے اور کل علمون مین ہوشیار بڑے نامی گرامی مشہور پنڈت اس سبھا مین مقیم تھے - ہم کل براہمنون کو چھوڑ کر مانند بے شرم شخص کے تم کل گئوون کو اکیلے اپنے گھر لے گئے ہو - تم بد معاش کو کیا بدیا آتی ہی - اُن ہشت دہم یعنی اٹھارہ بدیا کے نام یہ ہین - نمبر ۱ - رگ بید - نمبر ۲ - یجر بید - نمبر ۳ - شام بید - نمبر ۴ - اتھرون بید - یہ چار بید ہین - اور سکھیا - کلپ - نرکت - بیاکرن - جوتش - چھند - یہ چھہ بید کے انگ یعنی عضو ہین - میمانسا شاستر - نیاے شاستر - پوران - دھرم شاستر - ایور بید - دھنر بید - ارتھ بید - گندھرب بید - یہ کل مل کر اٹھارہ بدیا ہین - ای بیوقوف یاگولک ہم کل براہمن مانند ہرن گوہر کے بدیا دے عالم ہین - اور ہم براہمن دولت وغیرہ کے لالچ سے برکنار نہایت صابر ہین - اور تم بدیا تو کچھ جانتے نہین ہو - صرف دولت کی حرص تم کو بہت ہی - ای مرید جس طرح براہمنون کی چال ہوتی ہی - اُسی طرح وہ آشل براہمن فخر و غصہ سے بھرا ہوا بہت سخت سخن کہتا رہا - مگر یاگولک منی نہایت شانت چت اتم گیانی خوش دل ہو کر سنتا رہا اور ہنستا ہوا آشل براہمن سے اس طرح کہنے لگا -

یاگولک بولا - ای آشل برہم گیانی براہمن کو ہم نمسکار کرتے ہین - آشل بولا - ای برہم ہتیارے اگر تمہاری براہمنون مین ایسی شردھا تھی - تب تم براہمنون کی گئووین کس باعث سے لے گئے ہو - یاگولک بولا - ای آشل یہ گئووین مجکو نہایت پسند تھین - اس لیے مین لے گیا ہون - اور اگر یہ کل گئووین براہمنون کی ہوتین تب بالکل نہ لے جاتا - مگر یہ کل گئووین راجہ جنک کی تھین اور وہ راجہ نہایت سخی ہی وہ دینے والا ہی اور مین لے جانے والا ہون اور وہ راجہ جنک نہایت دولت مند ہی اُس سے تم دیگر بہت گئوین لے لو - ای مرید اس طرح یاگولک کے سخن سنکر نہایت غصہ ہو کر کہنے لگا - آشل بولا ای بیوقوف یاگولک تم بے علم شخص ہو - اگر تم کو کچھ بدیا آتی ہی - تب ہم سوال کرتے ہین - تم ہمارے سوالون کے جواب دو - یاگولک بولا - ای آشل تم بیشک سوال کرو - ہم تمہارے سوالون کے جواب دینگے - ای مرید جب اس طرح یاگولک نے کہا تب آشل براہمن یاگولک کے

ساتھ مباحثہ کرم کرنے کے لیے کرم کانڈ کے بارے مین آٹھ سوال کرنے لگا۔ اُنھین آٹھ سوالون مین سے چار سوالون کا نام اتی موکھ ہی۔ اور چار سوالون کا نام سپند ہی۔ وہان کرم کرنے والے شخص کے جو واک وغیرہ یعنی گویائی وغیرہ حواس روپ ادھیاتم ہین۔ اُنھین گویائی وغیرہ حواس ادھیاتم کا جو آتش وغیرہ ادھی دیو روپ اُنکے دیوتاون کے ساتھ فرق ہی۔ اُس فرق روپ موت سے دور کرنے کا سادھن جو گویائی وغیرہ کا آتش وغیرہ کے ساتھ یکتائی کا گیان ہی اُسکو موکھ کہے ہین۔ اور اُنھین گویائی وغیرہ ادھیاتمون کو جو آتش وغیرہ ادھی دیو درجہ روپ نتیجہ کا حاصل ہوتا ہی۔ اسکو اتی موکھ کہتے ہین اور اُنکے سوالون کا نام بھی اتی موکھ ہی۔ اور ادنیٰ چیز مین قدرے برابر وصف کو دیکھکر اعلے نظر اُسمین کرنی اسکا نام سپند ہی۔ مثلاً جس طرح شہرادہ کے بھوجن مین امرت نظر اور برہمن مین بشنو روپ نظر۔ اُنھین سپند کے جنانے والے سوالون کو بھی سپند کر کے کہا ہی پہلے چار اتی موکھ سوال بیان کرتے ہین۔

آشل بولا۔ ای یاگولک زتگ وغیرہ سادھنون کر کے مشتمل جو اگنی ہوتر وغیرہ کرم محدود درجہ کر کے پیدا شدہ غفلت روپ موت سے ملے ہوے ہین۔ اگرچہ شاستر مطابق کرمون کے کرنے سے شاستر کے برخلاف حواس یعنے اندریون کی برتیان دور ہوجاتی ہین مگر تاہم محدود درجہ بغیر گیان کے دور نہین ہوتا نمبر اس لیے ای یاگولک کس گیان سے یجمان یعنی یگ کرانے والا محدود درجہ سے چھوٹ کر لامحدود درجہ والے نتیجہ کو حاصل کرتا ہی۔ نمبر ۲۔ ای یاگولک شب و روز کے وقت سے کل اشیا محدود ہو رہی ہین اُس محدود درجہ کو کس گیان سے دور کرے۔ نمبر ۳۔ ای یاگولک شکل پکھہ و کرشن پکھہ کر کے کل اشیا محدود ہو رہی ہین اُس محدود درجہ کو کس گیان سے دور کرے یعنی کس گیان سے محدود درجہ دور ہوتا ہی۔ نمبر ۴۔ ای یاگولک اس جسم کثیف کو چھوڑ کر بلا تکیہ یعنی نرا نسرے آکاش مین کس سادھن سے یجمان چلتا ہی۔ ای مرید آشل کے ان چار سوالون کے جواب سلسلہ وار یاگولک جیو دینے لگے۔

یاگولک بولا۔ نمبر ۱۔ ای اشل کرم کنندہ یجمان کی جو ادھیاتم گویائی اندری ہی۔ اور

اُسکا ادھی دیو جو آتش یعنے اگنی ہی - اور اُسکا ادھی یگ روپ جو ہوتا نام یگ کرنے والا
ہی انھین تینون کی یکتائی کو بتنے کرنے والی جو ادھی دیو اگنی روپ یجمان کی گویائی مین
ہون - اس طرح جو ہوتا کی نظر ہی وہ یجمان کے اول محدود درجہ سے پیدا شدہ موت کے
تیرنے کا سادھن ہی - نمبر ۲ - ای آشل یجمان کی جو ادھیاتم روپ چشم ہی - اور اُسکا ادھی
دیو جو آفتاب ہی - اور اُس چشم کا ادھی یگ روپ جو ادھرجو ہی - انھین تینون کو بتنے کرنے
والی جو ادھی دیو سورج روپ یجمان کی چکھو یعنی چشم مین ہون اس طرح جو ادھرجو کی نظر ہی
وہ یجمان کے دوسرے محدود درجہ سے پیدا شدہ موت کے تیرنے کا سادھن ہی - نمبر ۳ -
ای آشل یجمان کا ادھیاتم جو پران ہی - اور اُسکا پران ادھی دیو روپ جو وایو ہی - اور
اُس پران کا ادھی یگ روپ جو اودگاتا ہی - انھین تینون کی یکتائی کو بتنے کرنے والی
ادہی دیو وایو روپ یجمان کا پران مین ہون - اس طرح جو اودگاتا کی نظر ہی وہ یجمان کے
تیسرے محدود درجہ سے پیدا شدہ موت کے تیرنے کا سادھن ہی - نمبر ۴ - ای آشل
یجمان کا ادھیاتم جو من ہی - اور اُسکا ادھی دیو جو مہتاب ہی - اور اُس من کا ادہی یگ
روپ جو برہما ہی - انھین تینون کی یکتائی کو بتنے کرنے والی ادہی دیو چندرما روپ یجمان کا
من مین ہون یہ جو برہما کی نظر ہی اُس کے اقبال سے یجمان آکاش مین گمن کرتا ہی - ای
مرید جب یاگولک نے اتی موکھ روپ چار سوالون کے جواب معقول دیے - اور اسی طرح
پھر چار سپندر روپ سوال کیے اُنکے جواب بھی آشل کو یاگولک نے دیے - تب آشل یاگولک
کے فتح کرنے کی طاقت اپنے مین نہ دیکھکر شرمندہ ہوکر ہر یاگولک کے ساتھ مباحثہ کرانے
کے واسطے آرت بھاگ کی طرف دیکھ کر سوال کرنے کا اشارہ دیا - اور یگ مین رگ بید کے
منتر پڑھنے والے کا نام ہوتا ہی - اور یجر بید کے منتر اوچارن کرنے والے کا نام ادھرجو ہی -
اور شام بید کے منتر اوچارن گاین کرنے والے کا نام اودگاتا ہی - اور انھین تینون کا محافظ
یعنی نگاہبانی کرنے والے کا نام برہما ہی - اس طرح سپندر روپ سوال جواب متصل ہونے
سے یہان درج نہین کیے - ای مرید اب آرت بھاگ براہمن یاگولک سے سوال کرنے لگا -
آرت بھاگ بولا - ای یاگولک گرہ اور اتی گرہ کون سے ہین - اور کتنے ہین - یاگولک

بولا- اے آرت بھاگ گوش پوست چشم زبان بینی گویائی دست من یہ آٹھ بندھن کرنے والے
گرہ ہین- اور شبد یعنی سامعہ- سپرش بمعنے لامسہ- روپ یعنی باصرہ- رس یعنی ذائقہ- گندھ
یعنی شامہ- بولنا کریا- خواہش- یہ آٹھ پہلے کہے ہوے گرہون کے سلسلہ وار لبشے یعنی محسوسات
ہین انہین کے ذریعہ سے جیو کو بندھن کرتے ہین- اس لیے انہین آٹھون کو اتی گرہ کہتے ہین
سوال دوم- اے یاگولک ہرن گربھ وغیرہ پیدائیش یعنی پرپنچ کو گرہ اور اتی گرہ روپ موت
نے بھوجن کی ہی- اور اُس موت کو بھوجن کرنے والا کونسا ہی- جواب- آتم گیان اُسکو ناش
کرتا ہی- سوال سوم- برہم گیانی کے پران بعد شریر چھوٹنے کے باہر نکل کر پرلوک مین جاتے
ہین یا نہین- جواب- بعد ختم ہونے پراربدھ کرم کے گیانی کے پران جسم سے باہر نکل کر کہین
نہین جاتے- وہان جسم کے اندر ہی محو ہو جاتے ہین- سوال چہارم- برہم گیانی جب بدیہ
مکت ہوتا ہی- تب کونسی چیز گیانی کو نہین چھوڑتی- جواب- ایک بامدیو وغیرہ نام ہی گیانی
کو بعد جسم چھوٹنے کے بھی نہین چھوڑتے- یعنی جہان مین موجود مشہور رہتے ہین- سوال پنجم-
اگیانی کے ادھیاتم روپ اندریے یعنی حواس بوقت مرنے کے اپنے ادھی دیو مین محو
ہو جاتے ہین- تب کسکے آشرے ہو کر اگیانی جیو پرلوک مین جاتا ہی- اے مرید اس طرح جب
آرت بھاگ نے سوال کیا تب یاگولک منی اس آسان کا سوال کا جواب دینا سبھا مین
نامناسب سمجھا تب آرت بھاگ کا ہاتھ پکڑ کر اکیلی جگہہ پرے جاکر جواب دیا کہ اے آرت بھاگ
یہ اگیانی جیو ثواب گناہ روپ کرمون کے آشرے ہو کر پرلوک مین جاتا ہی- اے مرید اس
طرح یاگولک کے معقول جواب سُنکر آرت بھاگ براہمن نے یاگولک کی بہت تعریف
کی اور بھج براہمن کو مباحثہ کے لیے اشارہ کیا- تب بھج براہمن اپنی بڑائی کی تعریف کرتا ہوا
یاگولک سے سوال کرنے لگا-

بھج براہمن بولا- اے یاگولک پہلے ہم نے پانتجل نام براہمن کے گھر مین اُسکی دختر کے
جسم مین مانند جن کے اگنی دیوتا نے آکر پرویش کیا تھا اور اُس سے ہم نے سوال کیے تھے
اُسنے خوب جواب دیے تھے- اب وہی سوال ہم تم سے کرتے ہین- تم جواب دو- اے
یاگولک جس جگہہ پاریکھیت شخص مقیم ہوتے ہین وہ کونسی جگہ ہی- اور اُس جگہہ کے درمیان

لوگون کا کتنا پران یعنی کتنے کوسون کا شمار ہی - اور اُن پارکھیت اشخاص کی کیا شکل ہی -
انھین تین سوالون کے جواب دو - ای مرید جب بیج براہمن نے تین سوال کیے تب یاگ ولک
کہنے لگا - یاگ ولک بولا - ای بیج اِن سوالون کے جواب تم کو پہلے اگنی دیوتا نے
دے دیے تھے - تم اُنکو جانتے بھی ہو - پھر بید کے پوشیدہ اور مخفی اسرار کو سبھا مین ظاہر
کرنا چاہتے ہو - یہ تم کو مناسب نہین مگر تاہم تمھارے اعتبار کے واسطے مختصر سا جواب
تم کو دیتا ہون تم سُنو - ای بیج بیج اوپانسنا کے اشومیدہ یگ کے کنندہ جس جگہ اُن کے نتیجہ
بھوگنے کے واسطے جاتے ہین - اُسی جگہ پر پارکھیت شخص جاتے ہین - یعنی بیج اوپاسنا کے
اشومیدہ یگ کرنے والے کا نام پارکھیت ہی - یہ بطور رمز کے یاگولک نے بیج سے جتایا -
مگر بیج کو اعتبار نہ آیا پھر مفصل طور پر بیان کرنے کے لیے کہا - ای مرید جب بیج نے پھر اسطرح
کہا تب یاگولک نے بچار کیا کہ اگرچہ بید کے پوشیدہ راز کا سبھا مین ظاہر کرنا ہم نہین چاہتے
مگر تاہم یہ بیج براہمن نہین چھوڑتا - خیر اسکا گناہ جو ہوگا وہ بیج کے ذمہ ہوگا - اس طرح
بچار کر کے یاگولک منی مفصل طور پر جواب دینے لگے -

یاگولک بولا - ای بیج سمندر تک دولت سے بھرپور جو زمین ہی وہ زمین جسکے اختیار
مین ہی ایسے اشخاص اشومیدہ جگ کے کرنے والون کا نام پارکھیت ہی - اب کل کرمون
کے نتیجہ پانے کی جگہ جو بیراٹ بھگوان کا جسم ہی اُسکو بھو لوک روپ کرکے یاگولک منی
بیان کرتا ہوا - ای مرید پہلے اُس بیراٹ روپ کی گنتی دکھاتا ہی - یاگولک بولا - ای بیج
یہ کل جنبو دیپ ایک لاکھ جوجن کا ہی چار کوس کا ایک جوجن ہوتا ہی اور اُس جنبو دیپ
کے چارگرد جو کھاری سمندر ہی وہ بھی ایک لاکھ جوجن کا ہی - پھر اُس سے پرے پلکھہ دیپ
ہی وہ پلکھہ دیپ دو لاکھ جوجن کا ہی اور اُسکے چارگرد ایکھو رسود نام سمندر ہی وہ بھی دو
لاکھ جوجن کا ہی - پھر اُس سے پرے شالملی دیپ ہی وہ چار لاکھ جوجن کا ہی اور اُسکے
چارگرد سُرد نام سمندر ہی - وہ بھی چار لاکھ جوجن کا ہی - پھر اُس سے پرے کش نام دیپ
ہی وہ آٹھ لاکھ جوجن کا ہی - اور اُسکے چارگرد گھرتود نام سمندر ہی - وہ بھی آٹھ لاکھ جوجن کا
ہی - پھر اُس سے پرے پانچوان کرونچ نام دیپ ہی - وہ سولہ لاکھ جوجن کا ہی - اور

اُسکے چارگرد گھیرو نام سمندر ہی وہ بھی سولہ لاکھ جوجن کا ہی - پھر اُس سے پرے شتم نام ک
نام دیپ ہی وہ بتیس لاکھ جوجن کا ہی - اور اسکے چارگرد دہی مند و نام سمندر ہی وہ بھی بتیس
لاکھ جوجن کا ہی - پھر اس سے پرے پشکر دیپ ہی وہ چوسٹھ لاکھ جوجن کا ہی اور اُسکے چارگرد
شدھو نام سمندر ہی وہ بھی چوسٹھ لاکھ جوجن کا ہی - یہ سات دیپ و سات سمندر کل مل کر
دو کرور چون لاکھ ۲۵۴۰۰۰۰۰ ہوتے ہین - جس قدر شمار ان دیپون و سمندرون کا
ہی اُسی قدر شمار والی اُس شدھو نام سمندر سے پرے زمین ہی - پھر اس زمین سے پرے
آٹھ کرور چوالیس لاکھ ۸۴۴۰۰۰۰۰ جوجن کی گنتی والی زر کی زمین ہی - پھر اُس زر کی زمین
سے پرے گول شکل والا لوکالوک پہاڑ ہی - اُس لوکالوک پہاڑ کی جو درمیان جگہ ہی اُسکو
شاستر مین مانس اوتر ہودہ استھان نام کر کے کہا ہی - اُس درمیان جگہ مین شب و روز
آفتاب ہمیشہ گردش کرتا ہی - اُس مانسوتر گول جگہ کا شمار ساڑھے نو کرور ایک لاکھ ۹۵۱۰۰۰۰۰
جوجن کا ہی - اور جس قدر شمار مین شب و روز کر کے آفتاب گردش کرتا ہی اُس سے بتیس
گنا کرنے سے جو جوجنون کا حساب ہوتا ہی یعنے تین ارب پانچ کرور بیانوے لاکھ
۳۰۵۹۲۰۰۰۰۰ جوجن کا ہوتا ہی - اُتنی جگہ تک آفتاب کی روشنی پڑتی ہی - اُتنی جگہ کو
بیدون کے عالم شخص بھولوک نام کر کے بیان کرتے ہین - یہ بھولوک بیراٹ بھگوان کا
جسم ہی - اور کل افعال یعنی کرمون کا نتیجہ اس بھولوک مین بھوگا جاتا ہی - اور بہشت دوزخ
اسی بھولوک مین ہی - ای مرید اس طرح کرمون کے نتیجہ بھوگنے کی جگہ کا بیان کر کے اب یاگولک
منی کرپا شلوکون کر کے حاصل کرنے کے لائق یعنی پراپت ہونے کے لائق جگہ کا بیان کرتے ہین
یاگ ولک بولا - ای بچہ جسقدر شمار بھولوک کا کیا ہی اس سے دوگنا زیادہ اس بھولوک سے
پرے زمین مقیم ہی کیسی وہ زمین ہی مانند دیوار کے چارگرد اس بھولوک کے لپیٹے ہوئے ہی
پھر اُس دیوار روپ زمین سے پرے اُس زمین سے دوگنا زیادہ چارگرد لپیٹا ہوا سمندر ہی -
جس سمندر کو شاستر مین دھنود نام کر کے کہا ہی - پھر اُس دھنود نام سمندر سے پرے برہمانڈ ہی
جس برہمانڈ کا ایک کپال چاندی روپ ہی دوسرا زر روپ ہی از انجملہ دو کپالون کی جو سندھی یعنی جوڑ
ہی وہ سندھی مانند استرے کی دھار کے نہایت تیز کاٹنے والی ہی - وہ سندھی جرنام

سے باہر نکلنے کے راستہ میں مقیم ہے - اے مہیج اُپاسنا یعنی عبادت کے اشومیدھ یگ
کرنے والے پاریکھیت کا سوال کیا تھا وہ پاریکھیت شخص جب جسم کو چھوڑتا ہے تب اُس پاریکھیت
شخص کو گوناگون دیوتا وُاپاسنا کی طاقت سے دھنوذ نام سمندر تک لے جاتے ہیں - اُس سمندر
سے آگے دیوتا کی طاقت لے جانے کی نہیں - اے مہیج جس طرح سے اُپاسنا کے اشومیدھ
یگ کے کرنے والے کو پاریکھیت کہا ہے - اسی طرح صرف ہرن گربھ کی اُپاسنا کرنے والے
کو بھی پریکھیت کہا ہے - کیونکہ جس کرکے کل پاپوں کا ناش ہو اُسکو پریکھیت کہتے ہیں اے مہیج جس طرح
اشومیدھ یگ سے پاپ کا ناش ہوتا ہے - اسی طرح اُپاسنا سے بھی پاپوں کا ناش ہوتا ہے -
اس لیے اشومیدھ یگ واُپاسنا دونوں پریکھیت ہیں - اس پریکھیت لفظ کے جاننے والے کو
پاریکھیت کہتے ہیں - اے مہیج برہمانڈ کی سندھی کے راستہ سے اندر راجہ کو بھی جانے کی طاقت
نہیں ہے دیگر شخص کی کیا بات ہے -

اعتراض - اگر اندر وغیرہ دیوتا ہی برہمانڈ وغیرہ باہر جانے میں طاقت ور نہیں ہے تب
پاریکھیت شخص برہمانڈ سے کس طرح ہو گا -

جواب - اے مہیج وہ ویراٹ روپ اندر پنکھی کی شکل اختیار کرکے پاریکھیت شخص کو دھنوذ
نام سمندر سے پار کرے - وہاں دھنوذ نام سمندر کے پار والے کنارے ہرن گربھ روپ وایو
دیوتا آکاش میں رہتا ہے - اُس کے پاس سونپ کر وہ اندر واپس آجاتا ہے اور وہ ہرن گربھ
روپ وایو دیوتا اپنے سے واحد کرکے اُس پاریکھیت شخص کو برہمانڈ سے باہر کیا ہے - جس
جگہ دیگر اُپاسنک اشخاص گئے ہیں - اس سے یہ ثابت ہوا کہ کرموں کے نتیجہ بھوگنے کی
جگہ ہرن گربھ لوک حد ہے - اے مرید جس طرح مہیج براہمن کو پہلے اگنی دیوتا نے جواب
دیا تھا اُسی طرح یاگ ولک نے جواب دیا - اے مرید اس طرح یاگ ولک کے جواب کو
سُنکر وہ مہیج براہمن یاگ ولک کے فتح کرنے کی طاقت اپنے میں نہ دیکھا تب اوگھست
براہمن کو اشارہ سوال کرنے کا دیا اسطرح مہیج براہمن کے اشارے کو سمجھ کر اوگھست
براہمن یاگ ولک سے سوال کرنے لگا -

اوگھست براہمن بولا - اے یاگ ولک برہم چیتن کل سے پہلے ثابت موجود ہے -

اس لیے وہ ہمیشہ ظاہر ہی- اور وہ برہم سب کے اندر باہر بیاپک ہونے سے کل جیوون کا
آتما ہی- اور واحد ہی- یہ شاستر مین کہا ہی- ای یاگ ولک وہ آتما اس سنگھات یعنی جسم
حواس وغیرہ مجمع سے علیحدہ کرکے حاضر روبرو ہم کو دکھاؤ- یاگولک بولا- ای ادھست
براہمن یہ آتما واحد روپ برہم ہمیشہ ظاہر ہی- اسمین تم کیا شک کرتے ہو-

سوال- ای یاگ ولک کیا یہ آتما جسم کثیف روپ ہی- یا جسم لطیف روپ ہی- یا ان سے
علیحدہ ساکھی روپ آتما ہی- اگر جسم کثیف روپ و جسم لطیف روپ یعنی استھول سوکھم شریر
روپ کو بھی آتما مانو تب وہ دونون محدود ہونے سے آتما روپ نہین ہو سکتے- اگر ان سے
علیحدہ ساکھی آتما کہو تب اُس ساکھی روپ آتما مین پرتکھ انومان وغیرہ کوئی پرمان
ہی نہین- اگر اس آتما کو آپ جانتے ہو تب مانند سبو کے حاضر روبرو ہم کو دکھاؤ- اسکو یہ
سوال اُس نادان ادھست براہمن کا سُنکر یاگ ولک کہنے لگا-

جواب- یاگ ولک بولا- ای ادھست براہمن جو تمہارے جسم مین مقیم ہوکر عقل پر ان
حواس وغیرہ کو اپنے بیوپار مین رغبت دلاتا ہی- یعنی پریرتا ہی وہ جسم پر ان حواس عقل
وغیرہ سے علیحدہ ہمیشہ ظاہر تمہارا آتما ہی- اسکو یہ اس طرح یاگ ولک کے جواب کو سُنکر
ادھست براہمن خاموش ہوکر کھول براہمن کو سوال کرنے کے لیے اشارہ کیا تب وہ
کھول براہمن یاگ ولک سے سوال کرنے لگا-

کھول براہمن بولا- ای یاگ ولک ادھست براہمن کی گفتگو مین تم نے آتما کو برہم روپ
کہا ہی- یہ تمہارا کہنا سراسر غلط ہی- کیونکہ برابر اوصاف والے کی یکتائی ہوتی ہی مخالف
دھرم والے کی یکتائی کبھی نہین ہو سکتی- مثلاً جس طرح گرم آتش و سرد برف کی یکتائی
نہین ہو سکتی- ای یاگ ولک اس سنگھات یعنی مجمع کے پرکاس کرنے والا یعنے
جاننے والا آتما بھوک پیاس غم موہ جرا موت انھین چھ دھرمون والا ہی- اور سنساری
یعنی فعل کنندہ اور اُسکا نتیجہ پانے والا معلوم ہوتا ہی- اور برہم ان کل باتون سے
مبرا ہی اس لیے ان دونون کی یکتائی نہین ہو سکتی-

یاگ ولک بولا- ای کھول براہمن مخالف اوصاف والون کی یکتائی نہین ہو سکتی

یہ تیری بات صحیح ہی - مگر بھوک پیاس وغیرہ یہ دھرم آتما کے نہین ہین - کیونکہ بھوک پیاس
یہ دو دھرم پران کے ہین - اور غم موہ یہ دو دھرم من کے ہین - اور جرا موت یہ دو دھرم
جسم کے ہین - انہین سے آتما کا کوئی دھرم نہین ہی - اس باعث سے انہین جسم وغیرہ
سے علیحدہ اور انہین کے جاننے والا آتما برھم سروپ ہی - اے کھول وہ آتما بے قرار
دل والون کو نظر نہین آتا - اور جو بکھیپ یعنی بے قراری سے مبرا قائم دل شخص ہی
اور شرون منن ندھیاسن کے ذریعہ سے سنشے وپرجے یعنی شک و اُلٹی عقل جسکی
دور ہوگئی ہی - اُسکو آتما کا ساکھیات کار گیان ہوتا ہی - اور سنشے یعنی شک دو قسم
کے ہوتے ہین - ایک پرمان روپ جو شاستر ہین اُنہین سنشے ہوتا ہی دوسرا پرمیہ برھم بستو مین شک
یعنی سنشے ہوتا ہی - شاستر مین شک اس طرح پر ہوتا ہی کہ کل شاستر ایک وحدانیت ذات
برھم کو بیان کرتے ہین یا اس سے علاوہ بہشت وغیرہ کو بھی بیان کرتے ہین یعنی کل شاسترون کا
مطلب ایک برھم کے جتانے مین ہی یا کسی دیگر چیز کے جتانے مین بھی شاستر کا مطلب ہی
اس طرح کا شک بچار روپ شرون سے دور ہوتا ہی - اور اُسکی صورت یہ ہی کہ کل شاستر خاص
یا کسی کے بیان کے ذریعہ سے ایک خالص وحدانیت ذات برھم کے سروپ کو بیان کرتے ہین اسی تحقیق کا
نام شرون ہی اور جیو برھم کا فرق درست یعنی سچا ہی - یا دونون کی یکتائی صحیح ہی - یہ شک برھم جتین بستو
مین ہوتا ہی یہ شک منن سے دور ہوتا ہی - وہ منن اس طرح ہوتا ہی کہ یکتائی کے ثابت
کرنے والی اور فرق یعنی بھید کے دور کرنے والی دلائل سے ایک واحد برھم کا تصور کرنا اسکا
نام منن ہی - اور جسم وغیرہ پر ان اناتم اشیا کو آتما کے جاننا اسکا نام بپرجے یعنی اُلٹا خیال
ہی - یہ ندھیاسن سے دور ہوتا ہی اور اناتم چیزون کی طرف منتشکل شدہ برتیون کو دور کرکے برھماکار
برتی کے قائم ہونے کا نام ندھیاسن ہی - اے کھول براہمن اس طرح دولت و فرزند اور
لوگون کی خواہش کو ترک کرکے اور شرون منن ندھیاسن وغیرہ سادھنون سے مستعمل جب
یہ ہوتا ہی تب برھم آتم سروپ کی یکتائی کا گیان اسکو حاصل ہوتا ہی - اے کھول براہمن
بیراگ وغیرہ سادھنون کو اختیار کرکے بیدانت شاستر و برھم نشٹھی و برھم شروتری گرو کی مہربانی سے
جسکو برھماتم سروپ کی یکتائی کا گیان حاصل ہوا ہی - وہی برھم گیانی براہمن مرتبہ کو

پاتا ہی - بغیر برہما تم گیان کے دیگر کسی تجویز سے براہمن بھاد کو پراپت نہین ہو سکتا - ای مرید اس طرح کے سخن یاگولک کے سُنکر کھول براہمن تب خاموش ہوکر گارگی عورت کی طرف سوال کرنے کا اشارہ کیا - ای مرید جب کھول براہمن نے گارگی کی طرف سوال کرنے کا اشارہ کیا تب وہ گارگی دلائل مین نہایت ہوشیار تھی - انومان پرمان کو اختیار کر کے یاگولک سے سوال کرنے لگی -

گارگی بولی - ای یاگولک اس جہان مین جو چیز پیدا شدہ کارج ہوتی ہی وہ چیز اپنے کارن مین یعنی اپنے مادہ مین رہتی ہی اور اُسی مادہ کر کے اندر باہر مشتمل ہوتی ہی - جس طرح سوتر کارن سے پیدا شدہ بستر اُسی سوتر مین رہتا ہی اور اُسی کر کے اندر باہر مشتمل ہی - اسی طرح کل ساکن متحرک اشیا زمین سے پیدا شدہ پارتھوا ہین وہ جل روپ کارن کر کے مشتمل جل کے آشرے رہتے ہین - اگر جل سے ملے ہوئے نہ ہوں تب اُسی وقت مانند ریت کے خاک ہو جاوین اس لیے جل کر کے ملے ہوے ہاین - اسمین یہ انومان ہی کہ کل پارتھو یعنی زمین کی پیدائش جل روپ کارن سے مشتمل ہین کیونکہ کارج ہونے سے سوتر کے بستر کے مانند - ای یاگولک وہ جل روپ کارج کس کارن کے آشرت مشتمل ہو کر رہتے ہین -

یاگولک بولا - ای گارگی وہ جل روپ کارج وایو روپ کارن کے آشرت ہو کر مشتمل رہتا ہی - سوال - وایو کس کارن کے آشرت ہو کر مشتمل رہتی ہی - جواب - انترکھ لوک کے آشرت - سوال - انترکھ لوک کس کارن کے آشرت مشتمل رہے ہین - جواب - وہ انترکھ لوک گندھرپ لوک کے آشرت رہے ہی - سوال گندھرپ لوک کس کارن کے آشرت ہو کر مشتمل رہے ہین - جواب - سورج لوک کے آشرت رہے ہاین - سوال - سورج لوک کس کارن کے آشرت رہتا ہی - جواب - چندر لوک کے آشرت مشتمل رہتا ہی - سوال - چندر لوک کس کارن کے آشرت رہتا ہی - جواب - نکھتر لوک کے آشرت رہتا ہی - سوال - نکھتر لوک کس کارن کے آشرت رہتا ہی - جواب - دیو لوک کے آشرت رہتا ہی - سوال - دیو لوک کس کارن کے آشرت رہتا ہی - جواب اندر لوک کے آشرت رہتا ہے - سوال - اندر لوک کس کارن کے آشرت رہتا ہے - جواب -

اوت پروت
اوت پروت
پرتھوی
اوت پروت

پرجاپت لوک کے آشرت رہتا ہی - سوال - پرجاپت لوک کس کارن کے آشرت رہتا ہی - جواب - برھم لوک کے آشرت رہتا ہی - یہان اندر لوک سے مراد ویراٹ کی ہی اور پرجاپت سے مراد سوتر آتما ہرن گربھ کی ہی اور برھم لوک سے مراد ابیاکرت کی ہی - سوال - ابیاکرت روپ برھم لوک کس کارن کے آشرت اوت پروت یعنی مشتمل رہتا ہی -

اے مرید جب اس طرح گارگی نے سوال کیا تب یاگولک نے بچار کیا کہ اس گارگی نے پہلے انومان پرمان سے سوال کرتی رہی ہی - اب ابیاکرت کا آشرا جو آتما ہی وہ انومان پرمان سے ثابت ہونا نہایت دشوار ہی - کیونکہ بغیر شاستر پرمان کے دیگر کسی پرمان سے آتما نہین جانا جاتا - اس طرح مطلب بچار کر تب یاگولک کہنے لگا -

یاگولک بولا - اے گارگی آتما شاستر پرمان سے جاننے لائق ہی - اور انومان سے نہین جانا جاتا - اس لیے شاستر پرمان سے آتما تم کو پوچھنے لائق ہی - اگر بچار سے بنام ضد سے اتی پرشن کروگی تب تمہارا سر کاٹا جاوے گا - یہ بات سُنکر گارگی خاموش ہوگئی - اور اودیالک براہمن کی طرف سوال کرنے کا اشارہ کیا - اے مرید اس طرح گارگی کے اشارے کو سمجھکر اودیالک براہمن سوال کرنے لگا -

اودیالک بولا - اے یاگولک ہم پہلے اگنی دیوتا کے اُپدیش سے سوتر کا انتریامی کا سروپ جانتے ہین - اگر تم انکا سروپ نہین جانتے تب براہمنوں کی گئوین اپنے گھر مین لے جانا تم کو واجب نہین ہی - اب ہمارے سوالون کا جواب دو - اے یاگولک وہ سوتر کونسا ہی جسمین کل لوگ بندھے ہوے ہین -

یاگولک بولا - اے اودیالک براہمن وہ سوتر روپ پران ہی - سوال اے یاگولک جو کل لوگون کے اندر مقیم ہوکر سب کو رغبت دلا رہا ہی یعنی پریرنا کر رہا ہی وہ انتریامی کونسا ہی - جواب - یاگولک بولا - اے اودیالک جو سرب پرماتم دیو - [1]زمین - [2]جل - [3]آتش - [4]بھولوک - [5]وایو - [6]سرگ لوک - شورج - دشتا - [9]چندرما - [10]ستارے - [11]آکاش - [12]اندھیرا پرکاش - ان بارہ کے اندر مقیم شرتی نے بیان کیا ہی - اور جو پرماتم دیو ساکن متحرک کل ادھی بھوتون مین مقیم شرتی نے بیان کیا ہی - اور جو پرماتم دیو - پران - گویائی

چشم - گوش - پوست - عقل - کیر یعنی لنگ - اندری ویلینی - انھین آٹھ ادجیا تمون مین مقیم شرتی نے کہا ہی - اور جو پرماتم دیو زمین وغیرہ ان کیسون سے علیحدہ ہی - اور جو پرماتم دیو انھین سب مین مقیم ہی اور جس پرماتم دیو کو زمین وغیرہ نہین جان سکتی - اور جو پرماتم دیو کل کو اپنے اپنے کامون مین رغبت دلا رہا ہی یعنی پریر رہا ہی - اور یہ زمین وغیرہ جسکے جسم ہین - وہی مایا کا سوداری پرماتم دیو انتریامی نام کرکے کہا جاتا ہی - اور وہی پرماتم دیو سب سے علیحدہ کل جہان کا روشن کنندہ تمہارا پرماتما ہی - ای مرید اس طرح یاگولک کے سخن سنکر وہ اودیالک براہمن نے کل براہمنون سے کہا کہ ای براہمنو یہ یاگولک تم سے فتح نہین ہو سکتا کیونکہ یہ برہم گیانی ہی اور لائق نمشکار کے ہی - ایسا کہکر وہ اودیالک خاموش ہو گیا - ای مرید اس طرح اودیالک اور دیگر براہمنون کو خاموش ہوا جب دیکھا تب گارگی کل براہمنون سے کہنے لگی -

گارگی بولی - ای براہمنو مین اس یاگولک سے دو سوال کرتی ہون - اگر اس نے میرے دو سوالون کا جواب دے دیا تب تم کل براہمنون سے یہ برہم گیانی یاگولک فتح نہ ہو سکیگا - اب تم کل براہمن مجکو سوال کرنے کی اجازت دو - ای مرید جب اس طرح گارگی نے اجازت مانگی تب کل براہمنون نے اجازت دی - پھر وہ گارگی براہمنون کی اجازت پاکر سوال کرنے لگی - گارگی بولی - ای یاگولک مین بال اوستھا سے شہوت وغیرہ کرکے پاک ہمیشہ برہم چرج مین رہی ہون - اور بید شاستر وغیرہ کل بدیا مین ہوشیار اور برہم سروپ کے جاننے والی ہون - اس لیے مین عورت نہین ہون - کیونکہ جسکو آتم گیان نہین ہی وہ عورت ہی - اور جسکو آتم سروپ کا ساکھیات گیان ہی اسکو مرد جاننا چاہیے کیونکہ جسم کرکے عورت مرد نام کہنا برائے نام ہی - اس لیے مجہ گیانون کو تم عورت مت جانو - ای یاگولک شاسترون کے جاننے والے عالمون نے جس سوتر آتما کو برہمانڈ کھپر کے اوپر والے کپال کے اوپر مقیم کہا ہی - اور نیچے والے کپال کے نیچے مقیم کہا ہی - اور برہمانڈ کے دونون کپالون کے درمیان مقیم کہا ہی - اور تینون زمانہ مین جو کچھ کل جہان ہی - وہ جسکا سروپ کہا ہی - وہ سوتر آتما کس کارن کے آمنرت ہوکر مشتمل ہی -

آکاش

اوت پروت

یاگولک بولا - اے گارگی وہ سوتر آتما اپنی بھیپ شکتی والے ابیاکرت روپ آکاش
مین مشتمل یعنی اوت پروت رہتا ہے - سوال دوم - وہ ابیاکرت روپ آکاش کسکے آسرے مشتمل
رہتا ہے یعنی اوت پروت رہتا ہے - جواب - ہر ایک اشخاص کی عقل وغیرہ کا ساکھی ہمیشہ
حاضر آتما روپ اکھر ہے - اُس فنا سے مبرا روپ اکھر مین وہ ابیاکرت روپ آکاش مانند
سوتر مین بستر کے تانا پیٹا روپ اوت پروت رہتا ہے - یہان ابیاکرت جیو برھم کی یکتائی کے
اچھادنے یعنی حجاب کرنے والے مولا گیان کا نام ہے - اے گارگی یہ اکھر آتما پانچ عناصرون
دس حواس وچار انتش کرن و پانچ پران جسم اگیان ان سب سے پرے اور کل کا ساکھی
لاتعلق پاک روپ ہے - اور سب کے اندر باہر پورن عین وحدنیت خالص ذات ہے -
اے گارگی جسکو ایسے واحد برھم روپ آتما کا بید شاستر پر تکیہ گیان ہوا ہے - وہی برھم گیانی
براہمن کہا جاتا ہے - اے مرید اس طرح یاگولک کے آبحیات روپ گنون کو سُنکر نہایت
خوش ہوکر کہنے لگی -

گارگی بولی - اے براہمنو مین لاتعصب یعنی طرفداری کو چھوڑکر کہتی ہون تم سب سنو -
اے براہمنو ایک یہ یاگولک ہی برھم گیانی مرد روپ ہے - کیونکہ جسکو ساکھیات آتم سروپ
کا گیان ہے وہی مرد ہے - ورنہ دیگر کل عورات ہین - اے براہمنو مین نے بہت اقسام کے
آدمی دیکھے ہین - مگر اس یاگولک کے برابر کوئی شخص نہین دیکھا - اب اے مرید اس بات
کو گارگی ثابت کرکے دکھاتی ہے - گارگی بولی - اے براہمنو بعض اشخاص مانند سفیدی والے
گھر کے ہین - جس طرح سفید گھر دور سے خوبصورت نظر آتا ہے اندر سے صرف جڑتا یعنی بےعلمی
سے بھرا ہوا ہے - اسی طرح بعض اشخاص ظاہراً خوبصورت نظر آتے ہین - مگر اندرونی بے
علمی تموگنی سے بھرے ہوے ہین - اے براہمنو بعض اشخاص مانند پہاڑ اُٹھانے والے
بیلون کے ہین جس طرح بیل بے فائدہ بہار اُٹھاتا ہے اسی طرح بعض شخص علم پڑھکر دیگرون
کو شاستر کا ارتھ اُپدیش کرتے ہین خود عمل کرکے آتم گیان کو حاصل نہین کرتے اس لیے
اُنکو شاستر پہاڑ کے مانند ہے - بے فائدہ ہی شاستر روپ پہاڑ اُٹھائے پھرتے ہین - اے
براہمنو بعض اشخاص مین نے مانند طوطے مینا کے دیکھے ہین - جس طرح طوطے مینا خوب

عمدہ شبد نکالتے ہین مگر اُنکے معنی نہین جانتے - اسی طرح بعض شخص منھ سے عمدہ الفاظ
نکالتے ہین مگر اُنکے معنی کو نہین جانتے - اے براہمنو بعض اشخاص ہین نے بڑے چشم والے
بھی مانند نابینا کے دیکھے ہین - یعنی جس طرح نابینا شخص نزدیک پڑی چیز کو نہین دیکھ سکتا -
اسی طرح بعض شخص نزدیک اپنے ہردے مین مقیم آتما کو نہین دیکھ سکتے - اے براہمنو بعض
شخص مانند تصویر کے ہم نے دیکھے ہین - یعنی تصویر دیکھنے مین خوبصورت ہوتی ہی مگر کسی کام
کرنے کی اُسمین طاقت نہین ہی - اسی طرح بعض شخص دیکھنے مین تو اچھے ہوتے ہین مگر کسی کام
کرنے مین طاقت ور نہین ہین - اے براہمنو بعض شخص بدہضم بھوجن کے مانند دیکھے ہین -
جس طرح بدہضم بھوجن پہلے کھانے مین تو باعث آنند کا ہوتا ہی - مگر آخرت مین تکلیف
دیتا ہی - اسی طرح بعض شخص سبھا مین تو ست اُپدیش کرتے ہین اور اکیلے وقت است
ارتھ کا اُپدیش کرتے ہین - اے براہمنو بعض شخص میمانسا کو بعض شخص نیاے مین ہوشیار
ہین بعض دھرم شاستر مین ہوشیار ہین - اسی طرح دیگر شاستروں کو پڑھکر اُنمین اُنکی
عقل نہایت ہوشیار ہی - اور بعض بیاکرن وغیرہ مین ہوشیار ہین مگر وحدانیت
ذات نرگن برہم کے جتانے والا جو بیدانت شاستر ہی - اُسکے ارتھ مطلب کے جاننے مین
اُنکی عقل طاقت ور نہین ہوسکتی - اے براہمنو بعض شخص بیدانت شاستر کو اچھی طرح
جانتے ہین مگر اُنکے شہوت غصہ وغیرہ کے دور نہ ہونے سے اس لیے اُنکا گیان مولا گیان
کو دور نہین کرسکتا - اے براہمنو یہ یاگولک کل بید بیدانگ و بیدانت شاستر سب کے
جاننے والے ہین - اور شہوت غصہ وغیرہ سے مبرا کل اوصاف سے موصوف آتم گیانی
ہی - اے براہمنو یہ یاگولک خاص ظاہر سورج بھگوان کا شاگرد ہی پر کسی سے فتح نہ ہوسکے گا
اس لیے اسکے فتح کرنے کی خواہش دور کرکے اس یاگولک براہمن کو کل براہمن نمسکار کرو -
اے مرید جب اس طرح گارگی نے براہمنوں سے کہا تب کل براہمنوں نے یاگولک کو نمسکار
کی - مگر ایک شاکل براہمن نے نمسکار نہ کی - کیونکہ اُسکی تقدیر شدنی مرنے کی اس یاگولک
کے ذریعہ سے تھی - اس باعث سے اُسنے نمسکار نہ کی اور غیرت سے بھرا ہوا یاگولک
براہمن سے یون کہنے لگا -

نشاکل بولا - اے بے وقوف یاگولک تم بے فائدہ بکتے رہتے ہو - تم جو کہتے ہو کہ ہم سورج بھگوان کے شاگرد ہین - یہ تمھارا بکنا فضول ہے - اور تم کو کیا بدیا آتی ہے - ہمارے آگے ظاہر کرو - اور یہ گارگی رنڈی نہایت بدچلن و بے وقوف ہے - کیونکہ ایک تم کو جوان مرد زانی جان کر ہر وقت تمھاری طرف دیکھتی رہتی ہے - اور اسکو کیا عقل و علم ہے - یہ نہایت بدمعاش عورت ہے بے شرم ہو کر ننگی پھرتی ہے کچھ شرم و حیا نہین آتی - اور کل براہمن اس بے وقوف بدچلن عورت کے کہنے پر اعتبار کرکے یاگولک زانی کنجر کو نمسکار پڑے کرتے ہین - اے مرید تقدیر نہایت زور آور ہے بڑے بڑے عاقل عالم دانا کل بہادر اشخاص اس ضدی تقدیر کے آگے بے عقل بے علم کمزور ہو جاتے ہین اور بالکل نابینا ہو جاتے ہین مثلاً راون و راجہ نل جدھشتر وغیرہ ایسے ایسے بہادر طاقتور دانا کل تقدیر کے آگے کمزور ہو گئے ہین - دیگرون کی کیا گنتی ہے - اے مرید وہ نشاکل براہمن بسبب تقدیر کے اندھا ہو کر اُس یاگولک سے غیرت کرتا ہوا نہایت سخت سخن سبھا مین یاگولک کو کہتا رہا مگر وہ یاگولک منی نہایت متحمل مزاج آتم گیانی تھے اس لیے نہایت خوش دل بیٹھے ہوے اُس نشاکل براہمن کو کچھ نہ کہا تب اُس نادان نشاکل نے اُس یاگولک کے فتح کرنے کے لیے بہت سوال کیے - اور دیوتون کی بار بار تعداد پوچھتا رہا - اور جو جو سوال نشاکل یاگولک سے کرتا - اُسکا جواب جلدی یاگولک دے دیتا تھا - جب وہ نادان نشاکل نے بہت سوال کیے تب یاگولک براہمن نہایت رحم دل اُس نشاکل سے کہنے لگے -

یاگولک بولا - اے نشاکل براہمن اتی پرشن مت کرو - کیونکہ سورج بھگوان نے جب مجکو بدیا دی تھی تب یہ کہدیا تھا کہ بسبب ضد کے جو شخص بیس سوالون سے زیادہ سوال کرے گا اور تم کو بہت دق کرے گا تب بین تمھاری زبان پر مقیم ہو کر اُسکو سراپ یعنی بددعا سے نانش کر دونگا - اس لیے اے نشاکل مین نہایت خوف کھاتا ہون کہ مت تمھارا مجھ سے نانش ہو جاے اور جس طرح مادر پدر وغیرہ کی محبت میرے ساتھ ہے اسی طرح تمھارے ساتھ بھی مادر پدر وغیرہ کی نہایت محبت ہوگی - اس لیے اُن مادر پدر

عیاشی آدمی

عیاشی بیہتھم

شتانرت ہیردے

بہت زیادہ سوال

وغیرہ کو غم ماتم کے سمندر مین مت ڈالو - ای شاکل یہ کل براہمن میرے ساتھ ایسی غیرت نہین کرتے جیسی تم غیرت کر رہے ہو - کس باعث سے ایسی غیرت کر رہے ہو - ای مرید رحمدل یاگولک نے جب اس طرح کہا - تب وہ شاکل بباعث شدنی کے غافل ہوا اُس یاگولک سے اس طرح کہنے لگا -

شاکل بولا - ای بےشرم یاگولک تم کو یہ فخر ہو رہا ہی کہ مین نے کل براہمنون کو فتح کر لیا ہی - یہ ایک تقدیری معاملہ ہو گیا ہی - کیونکہ تقدیر بڑی زور آور ہی - بڑے بڑے بہادرون وطاقت ورون وعالمون پر غالب ہو جاتی ہی - اس لیے دیو ہماری بائین طرف تھا یعنی ہم پر تقدیر غالب ہو کر کل براہمنون کو خاموش کر دیا ہی ورنہ اتنی بدیا تمھارے پاس کہان ہی - ہم ایک ایک براہمن کے پاس اس قدر بدیا ہی جو تم لاکھون سال تک پڑھتے رہو تب بھی بدیا کا اختتام نہین ہی - یہ تو ایک پرمیشور کی مرضی ایسی ہو گئی ہی - ای بےوقوف یاگولک تم مانند بےشرم شخص کے براہمنون کی کل گئو وغیرہ اکیلے ہی اپنے گھر لے گئے ہو تم کو کچھ شرم نہ آئی - ای بےوقوف یاگولک اگر تم کچھ علم جانتے ہو تب ہمارے آگے ظاہر کرو - ای مرید موت کا پریرا ہوا وہ بےوقوف شاکل پھر بہت سوال کرتا رہا - اور یاگولک بھی جواب دیتا رہا - مگر وہ نادان شاکل کچھ قدر نہ جان کر پھر وہ شاکل یاگولک سے کہنے لگا - شاکل بولا - اے بےوقوف یاگولک جس علم کے فخر کے زور سے تم نے کل مہاتما براہمنون کو شکست دی ہی وہ بدیا ہمارے آگے ظاہر کرو - ای مرید اس طرح اُس نادان شاکل کے سخن سُنکر یاگولک اپنے مین برہم گیان نپا دکھانے کے لیے اُس شاکل سے اس طرح کہنے لگا -

یاگولک بولا - ای شاکل بمع کل دیوتا وبمع کل دیوتاؤن کے کارن مین کل اطراف کو جانتا ہون - شاکل بولا - ای یاگولک مشرق وغیرہ اطراف کے دیوتا کون سے ہین اور اُن دیوتون کے کارن کون سے ہین - اور اُن دیوتون کے کارنون کے کارن یعنی باعث کونسے ہین - یاگولک بولا - ای شاکل مشرق - جنوب - مغرب - شمال - اور اوردھ یعنی اوپر ان پانچون اطراف کے سلسلہ دار سورج - یم - برن - مہتاب

آتش - یہ پانچ دیوتا ہین - وہ دیوتا مجھ آنندسروپ آتما سے علیحدہ نہین - اے شاکل وہ
سورج دیوتا اپنے چشم روپ کارن مین مقیم ہی - اور یم دیوتا گوش روپ کارن مین مقیم ہی
اور برن دیوتا اپنے زبان روپ کارن مین مقیم ہی - اور چندرما دیوتا من روپ کارن مین
مقیم ہی - اور آتش دیوتا گویائی روپ کارن مین مقیم ہی - مطلب یہ ہی کہ ہرن گربھ کے
عابد ہرن گربھ کی اُپاسنا کرکے اُسکے چشم وغیرہ ادھیاتم سورج وغیرہ ادھی دیو روپ
کرکے پرنام کو پراپت ہوتے ہین - اس وجہ سے چشم وغیرہ سب سورج وغیرہ کے
کارن کہے ہین - اے شاکل روپ وغیرہ یعنی باصرہ وغیرہ محسوسات مین اپنی روشنی کے
واسطے چشم وغیرہ حواس کا ظاہر ہونا ہوتا ہی - اس لیے چشم وغیرہ کے باصرہ وغیرہ کارن
کہے جاتے ہین - اے شاکل یہ جہان پرماتما روپ ہردے مین مقیم ہی - جس طرح تصویرات
دیوار کے آشرت ہوتی ہین اسی طرح یہ کل اشیا روپ تصویرات ہردے کے آشرت
ہوتی ہین - اے شاکل وہ پرماتما روپ تم اگیانیون کو نظر نہین آتا - اور ہم گیانیون کو
ظاہر نظر آتا ہی - اے مرید اس طرح یاگولک کے سخن سُنکر موت کا پریرہ ہوا - وہ شاکل
پھر سوال کرنے لگا - شاکل بولا - اے یاگولک اس جہان روپ چتر یعنی تصویرات کے
آشرے جو ہردے ہی وہ کسکے آشرت رہتا ہی - اے مرید یاگولک کے سخن کا مطلب
نہ سمجھکر وہ نادان شاکل مانس روپ ہردے کو مان کر یہ سوال جب کیا تب یاگولک
کہنے لگا - یاگولک بولا - اے شاکل ہم نے تم کو پہلے پرماتما روپ ہردے کہا مگر تم نے
اپنی نادانی سے سمجھا نہین - تم نے اس جسم مین مانس روپ ہردے سمجھ لیا ہی - جس ہردے
کو سگ وغیرہ کھاجاتے ہین - اے شاکل وہ جسم کثیف مین مقیم مانس روپ ہردے
سوکھم شریر یعنی جسم لطیف کے آشرے رہتا ہی کیونکہ بعد جسم کثیف کے وہ مانس روپ
ہردے اگر جسم لطیف کے آشرے نہ ہووین تب بغیر سوکھم شریر کے بعد ہردے کے
اُس جسم کثیف کو سگ زاغ وغیرہ کھاجاوین اور ٹکڑے ٹکڑے کر جاوین اس لیے بعد
جسم کثیف کے اُس مانس روپ ہردے کے آشرے سوکھم شریر کہا ہی - اے مرید جس طرح
پہلے یاگولک نے پرماتما روپ ہردے کہا تھا اُسکو نہ جان کر نادان شاکل نے اُس ہردے

کا آشرا پوچھا تھا - اسی طرح پھر آشرے کو دریافت کرنے لگا -

نشاکل بولا - اے یاگولک تم نے سوکھم واستھول شریر یعنی جسم کثیف ولطیف دونون کو آپس مین ایک دوسرے کے آشرے کہے ہین وہ دونون کس کے آشرے رہتے ہین -

یاگولک بولا - اے نشاکل وہ جسم کثیف ولطیف دونون پران کے آشرے رہتے ہین -

سوال - وہ پران کسکے آشرے رہتا ہے - جواب - وہ پران اپان کے آشرے رہتا ہے - سوال - اپان کسکے آشرے رہتا ہے - جواب وہ اپان بیان کے آشرے رہتا ہے - سوال - وہ بیان کسکے آشرے رہتا ہے - جواب - وہ بیان اُدان کے آشرے رہتا ہے - سوال - وہ اُدان کسکے آشرے رہتا ہے - جواب - وہ اُدان سمان کے آشرے رہتا ہے - اے مرید یہ کل سوال جو نشاکل نے کیے ہین اُس نشاکل نے یاگولک کے مطلب کو نہ سمجھ کر کیے ہین - کیونکہ کل جیوون کی عقل مین مقیم ہمیشہ ظاہر جو ساکھی آتما ہے اُسکو ہردے کہتے ہین - اس مطلب سے ہردے نام کرکے پرماتما کو یاگولک نے کہا تھا - مگر نشاکل نے اَنتس کرن کے رہنے کی جگہ کو ہردے نام کرکے جانا ہے -

یاگولک بولا - اے نشاکل ان کل کا آشرا ایک پرماتم دیو ہے - اور وہ اپنی بزرگی مین مقیم ہو اسب کا آتما روپ ہے - اُسکو اگر تم جانتے ہو تب ہمارے آگے کہو - اے نشاکل مین نے تمھارے بہت سوالون کے جواب دیے - تم ہمارے اس ایک سوال کا جواب دے دو - اگر تم میرے سوال کا جواب نہ دوگے تب بغیر تیرتھ کے عام لوگون کی بستی مین اس جنگ پوری ناپاک جگہ مین اور دکھنائین کرشن پکھ کی اُماوسیا ناپاک وقت مین تم ناوان کا فوت ہوگا - اے نشاکل مجھ برہم گیانی کے ساتھ تم بے فائدہ غیرت کرتے ہو تمھارے ہاڑ بھی گھر مین نہ پہونچین گے - راستہ مین بباعث حرص لالچ کے چنڈال روپ چوٹے جائین گے - اے مرید کسی دیگر کے ساتھ بھی غیرت کرنی اچھی نہین جب ظاہر سا لمیاں پرماتم دیو روپ برہم گیانی کے ساتھ غیرت کرنی بالکل ناجائز ہے - مگر بباعث تقدیر کے وہ نشاکل غیرت اُس یاگولک سے کرتا رہا - اور یاگولک کے سوال کا جواب اُس نشاکل سے کچھ نہ دیا گیا - کیونکہ وہ نشاکل برہم آتم سروپ کو نہین جانتا تھا - اے مرید اُس وقت

چور سرانی کھڈا

سورج بھگوان نہایت غصہ ہوکر یاگولک کی زبان پر مقیم ہوکر اس طرح شاکل کو کہا تب شاکل
کا سر کاٹا گیا اور زمین پر گر پڑا - اے مرید جب بہت اوصاف سے موصوف عالم شاکل کا برہم گیانی
مہاتما کے ساتھ غیرت کرنے کا یہ نتیجہ ہوا تب دیگر بے علموں کی کیا گنتی ہے - اے مرید جب اس
طرح شاکل فوت ہوا تب سبھا میں ہاہاکار ہونے لگا - اور کہنے لگے کہ یہ شاکل نہایت بیوقوف
تھا جو اس برہم گیانی یاگولک کے ساتھ غیرت کرتا رہا - دیکھو جب ایسے شاکل کا غیرت کرنے
سے یہ حال ہوا تب دیگر کی کیا بات ہے - اس لیے برہم گیانی مہاتما کے ساتھ غیرت کرنی
ہرگز اچھی نہیں - اور برہم گیانی مہاتما کی خدمت وغیرہ کرنی اچھی ہے اور جیوون کو نہایت
مفید ہے کیونکہ شرتی میں کہا ہے - آتمگینگ ہی ارچیت بھوتی کاما - اسکے معنی یہ ہین کہ آتم
گیانی شخص کی دولت وغیرہ کی آرزو کرنے والا خدمت کرے - اس طرح کل لوگ کہتے
رہے - اے مرید اس شاکل کے شاگرد اسکے جسم کو جلا کر اور اسکے پھول یعنی ہاڑ ریشمی
بستروں میں لپیٹ کر لیے جاتے تھے - راستہ میں چوروں بھیلوں نے بچار کیا کہ راجہ جنک
کی سبھا سے دولت لیے جاتے ہین اس لیے ان سے کھول کر لے گئے اسکے ہاڑ گھر تک نہ
پہونچے - اے مرید جب اس طرح شاکل کا احوال دیکھا تب کل براہمن سبھا والے یاگولک سے
خوفناک ہوکر خاموش ہوگئے - اس طرح کل براہمنوں کو خاموش ہوا دیکھکر یاگولک کہنے لگا -
یاگولک بولا - اے براہمنو جسکو سوال کرنے کی خواہش ہو بیشک کرو - یا کل مل کر سوال کرو
مین تمھارے سوال کا جواب دونگا - یا میں سوال کرتا ہوں تب تم ایک یا سب مل کر جواب
دو - جس طرح تمھاری مرضی ہو اسی طرح کرو - اے مرید جب یاگولک نے کل براہمنوں سے
اس طرح کہا - تب کل براہمن خاموش ہوگئے سوال کرنے اور جواب دینے کی طاقت
اپنے میں نہ جانی - اے مرید جب اس طرح براہمنوں کو خاموش ہوا دیکھا تب یاگولک
اپنی بدیا کی زیادتی دکھانے کے واسطے مختصر سا آپ ہی سوال کرنے لگا - اے براہمنو
جس طرح اس جہان میں بھول سے بنا پیپل وغیرہ کے درخت متھیا نظر آتے ہین اسی
طرح یہ انسان جسم وغیرہ متھیا نظر آتے ہیں - اب دونوں کی برابری دکھاتے ہین - اے
براہمنو جس طرح پیپل کے درخت کے بے شمار برگ ہوتے ہین - اسی طرح مانش جسم مین

بال کیش وغیرہ ہوتے ہین - اور جس طرح پیپل کو کاٹنے سے پانی رس نکلتا ہی اسی طرح
جسم کے کاٹنے سے خون نکلتا ہی - اس طرح سے دونون برابر ہین مگر اُن مین ایک زیادتی بات
دیگر ہی وہ زیادتی جس باعث سے ہی وہ باعث تم کل براہمن ہم سے کہو - اب وہ زیادتی دکھاتے
ہین - ای براہمنو جس طرح تبر وغیرہ سے کاٹا ہوا درخت پھر اُسی بیخ سے نیا پیدا ہوتا ہی - اسی طرح
ناش ہوے یہ شریر وغیرہ جس بیخ سے پیدا ہوتے ہین وہ بیخ یعنی مول کونسا ہی - کیونکہ وہ
بیخ ظاہر نظر آتے ہین - بغیر بیخ کے نیا پیدا ہونا ناممکن ہی - ای براہمنو اگر مادر پدر کا خون نطفہ
مول کہو - یہ کہنا بھی ناممکن ہی - کیونکہ مجسم جیون کے اناج وغیرہ کھانے سے نطفہ پیدا ہوجاتا ہی
اور ہمارا مطلب پوچھنے کا یہ ہی کہ بوقت سکھوپتی و قیامت کے کُل پیدایش کا ناش ہوجاتا ہی
بعد ازان کس بیخ سے یعنی کارن سے نئے اجسام پیدا ہوتے ہین - اگر کہو دیگر درخت کے
اوپر سے پیپل پیدا ہوتا ہی اسی طرح یہ جسم بھی بغیر بیخ کے پیدا ہوتا ہوگا - یہ کہنا بھی تمہارا
ناممکن ہی - کیونکہ اگرچہ اُس دوسرے درخت پر پیپل کی بیخ نہین ہی مگر تاہم وہان پیپل کے تخم کو
طائر ڈال دیتے ہین اُس سے پیدا ہوتا ہی - اسی طرح اس جسم کا کونسا تخم ہی اگر کہو کہ
اس جسم کے بیخ تخم پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین یہ کہنا بھی تمہارا ناممکن ہی کیونکہ جس کو
درخت کے ناش کرنے کی خواہش ہوتی ہی وہ اُس درخت کے بیخ کو تبر سے کاٹتا ہی اور
اُسکے تخم کو جلا دیتا ہی - اور جب درخت کے بیخ و تخم کی خبر نہ ہو تب وہ کس طرح درخت
کا ناش کرسکتا ہے -- اسی طرح جب جسم وغیرہ جہان کے مول و تخم کا گیان اس
طالب نجات کو نہین ہی - تب انکا ناش کس طرح کرسکے گا - جب اُنکے مول و تخم کا گیان
ہوگا تب اسنگ بدہی روپ تبر کرکے و گیان روپ اگنی کرکے اُسکا ناش یہ طالب
نجات کرے - اس لیے جسم وغیرہ جہان کے کارن مول و تخم کو ضرور جاننا چاہیے اگر تم کہو
کہ پہلے پیدا شدہ چیزون کی پھر دوسری دفعہ اُنکی پیدایش نہین ہوتی وہ سوبھاو روپ
کارن سے نئی چیز پیدا ہوتی ہی - اس لیے مول کے بچار کرنے کا کچھ فائدہ نہین یہ کہنا
بھی ناممکن ہی - کیونکہ ایک دفعہ پیدا شدہ پدارتھ کی دوسری دفعہ پیدایش نہ مانوگے
تب کیے ہوے گناہ ثواب و افعال کا بغیر نتیجہ بھوگنے کے ناش ہونا اور نہ کیے ہوے

گناہ ثواب کرمون کا سُکھ دکھ روپ نتیجہ بھوگنا ہوگا تب کیے ہوے کا ناش اور نہ کیے
ہوے کا حاصل ہونا یہ نقص آجاے گا۔ اور اگر پہلے پیدا شدہ پدارتھو کا پھر پیدا ہونا مانا
جاوے تب یہ نقص نہ ہوگا۔ کیونکہ پچھلے جنم مین کیے ہوے گناہ ثواب کرمون کا نتیجہ یہ جیو یہان
بھوگتا ہی اور اس جنم مین کیے ہوے پُن پاپ کرمون کا پھل آگے دوسرے جنمون مین
بھوگتا ہی۔ اس لیے پہلے پیدا شدہ پدارتھ ہین پن پاپ روپ ادرشٹ رہے ہین۔ اور جو
چیز آدمی کے سینگ کے مانند آکاش کے پھولون کے مانند پیدا نہین ہوئی۔ اُس پدارتھ مین
گناہ ثواب کرم روپ ادرشٹ نہین ہین۔ اس لیے پیدا شدہ پدارتھو کی پھر پیدائش
ہوتی ہی نئی چیز کی پیدائش نہین ہوتی۔ اے براہمنو اگر تم کہو کہ جس طرح تخم سے درخت
اور درخت سے تخم کی پیدائش ہوتی ہی۔ اسی طرح گناہ ثواب افعال سے جسم و جسم سے
گناہ ثواب افعال پیدا ہوتے ہین اس لیے دوسرے کارن کا بچار کرنا بے فائدہ ہی۔
یہ کہنا بھی تمہارا نا ممکن ہی۔ کیونکہ جس طرح تخم و درخت مین زمین کارن مشتمل ہوتی ہی اسی
طرح گناہ ثواب کرم و جسم ان مین کوئی مشتمل کارن نظر نہین آتا۔ اے براہمنو جس طرح
تخم درخت مین زمین روپ کارن مشتمل ہوتی ہی اسی طرح گناہ ثواب کرم و جسم ان مین
کوئی کارن اگرچہ پرتکھ وغیرہ پرمانون سے معلوم ثابت نہین ہی مگر تاہم بید روپ اوپکہ
پرمان کرکے ثابت ہی۔ اس لیے گناہ ثواب کرم و جسم وغیرہ جہان انکا اُپادان کارن
جو ہی اُسکا سروپ تم کل براہمن کہو۔ اے مرید جب یہ سوال یاگولک نے کیا تب جہان
کے کارن کو نہین جانتے تھے۔ اس لیے اُن براہمنون نے یاگولک سے شکست پائی۔
بعد ازان وہ یاگولک جگیاسیون کے کلیان کے واسطے اُس سوال کے جواب کو خود
کہنے لگے۔ یاگولک بولا۔ اے براہمنو ستھول سوکھم وغیرہ کل جہان کا کارن بگیان آنند
پرماتما ہی ہی۔ وہ پرماتما کیسا ہی گناہگارون کو دُکھ روپ نتیجہ دینے والا ہی اور ثواب
کرنے والون کو سکھ روپ نتیجہ دینے والا ہی۔ یہان یہ مطلب ہی کہ پرماتم دیو کے علامات
یعنے لچھن دو قسم کے ہین ایک سروپ لچھن۔ دوئم تٹستھ لچھن۔ جو لچھن اپنے لکھ سروپ ذات
کا سروپ یعنی خاص صورت ہوکر رہے اور دیگرون سے اپنے لکھ سروپ علیحدہ کرکے جتائے

اُسکو سروپ لکھن کہتے ہین - جس طرح بگیان آنند یہ برہم کے سروپ بھوت ہوے - جڑ
دُکھ روپ جہان سے برہم کے سروپ کو علیحدہ کرکے جناتے ہین اس لیے بگیان آنند یہ سروپ
لکھن برہم کا ہی - اور جو لکھن اپنے لکھ مین کبھی ہو کبھی نہ ہو اور دیگرون سے علیحدہ کرکے
جنائے لکھ کو وہ تٹستھ ہی - جس طرح سُکھ دُکھ پھل دینا یہ برہم کا تٹستھ لکھن ہی کیونکہ بوقت
پرورش کے برہم مین یہ علامات ہوتی ہی اور آکاش وغیرہ جہان جڑ سے برہم کے سروپ
کو علیحدہ کرکے جتاتا ہی اس لیے یہ تٹستھ لکھن ہی - اس طرح جہان کے مول کارن کو کہکر
اب درخت کے تمثیل کی برابری دکھاتے ہین - ای براہمنو جس طرح درخت کی بیج کے
دور ہوے بھی درخت کی پیدائش مین تخم کارن ہوتا ہی اسی طرح جیوون کے جسم
کثیف کے ناش ہوے پر ستھول شریر کی پیدائش مین جسم لطیف کارن ہی - اور جس طرح
اُن تخمون کے محو ہوے پر بھی باقی زمین موجود رہتی ہی - اسی طرح سکھوپتی اور بوقت
پرلے یعنی قیامت مین جسم لطیف کے محو ہوے کے بعد ایک اگیان صرف رہتا ہی -

اعتراض - اگیان اور جسم لطیف سے جہان کی پیدائش ہوسکتی ہی برہم سروپ کے
ماننے کی کیا ضرورت ہی -

جواب - ای براہمنو جس طرح درخت کے پیدا کرنے مین تخم ادرشٹ یعنی افعال روپ
سنجت کارن کی ضرورت ہوتی ہی - اسی طرح جسم کثیف کی پیدائش مین جسم لطیف کو
پرماتما کی ضرورت ہی - کیونکہ چیتن روپ پرماتما کی ہستی یعنی ستا سے بنا خاص بے علم
روپ سوکھم شریر اُس استھول شریر کی پیدائش نہین کرسکتا - اس لیے پرماتما کو ضرور
اختیار کرنا چاہیے - اور جس طرح زمین مین تخم کی درخت کے پیدا ہونے سے معلوم
ہوتی ہی - اسی طرح بحالت سکھوپتی و پرلے یعنی قیامت مین مقیم اگیان ہی - وہ اگیان
بوقت پیدائش جسم لطیف کی صورت کو اختیار کرلیتا ہی یعنی اگیان مین جسم لطیف کے
سنسکار ہوتے ہین اُس سے پھر سوکھم شریر پیدا ہوتا ہی اور جس طرح بے خشکی آکاش
زمین مقیم ہی اسی طرح چیتن پرماتما مین اگیان مقیم ہی - اُس چیتن روپ پرماتما کے
بنا دیگر کسی مین اگیان نہین رہتا - ای براہمنو جس طرح مفلس شخص دولت مند کا

دیکھ لیتا ہی - اسی طرح یہ دُکھ روپ اگیان بگیان آنند روپ آتما کے آشرے رہتا ہی
ای بر اہمنو بگیان سے علیحدہ آنند نہین ہی - کیونکہ مین سکھی ہون اس طرح آنند بگیان
سے بنا معلوم نہین ہو سکتا - اس لیے آنند و بگیان دونون واحد ہین -

اعتراض - جس طرح مین سکھی ہون اس طرح سُکھ ثابت ہوتا ہی - اسی طرح مین
دکھی ہون یہ دکھ بھی ثابت ہوتا ہی ان بھو کر کے -

جواب سکھ بگیان سے واحد ہی یہ صرف لوک پرمان سے ثابت نہین بلکہ شرتی بید
کی بھی اسمین پرمان ہی - بگیان مانند تک برہم سترسر - یہ شرتی ہی - اور دُکھ بگیان
روپ ہی - اسمین کوئی شرتی ور تکھ وغیرہ پرمان نہین ہی - اس لیے سُکھ بگیان سے
علیحدہ نہین - اور وہ سُکھ بگیان آتما سے علیحدہ نہین خاص واحد ہین - کیونکہ اگر آتما
سے علیحدہ سکھ کو مانا جاوے تب آتما سے علیحدہ اناتم چیز ہوتی ہی - جو اناتم چیز ہوتی ہی
وہ پیدایش و فنا والی ہوتی ہی - اگر سُکھ کو آتما سے علیحدہ مانا جاوے تب وہ سُکھ
پیدایش و فنا والا ہوگا - اگر وہ سُکھ پیدایش و فنا والا ہوا تب محسوسات سے
پیدا شدہ کہا جائے گا اگر بشے جن سُکھ کو ہی کہا جاوے تب سکھو پتی مین آنند
کسی بشے سامان سے پیدا نہین ہوا وہ وہان معلوم نہ ہوا چاہیے اس لیے آتما سے
علیحدہ سُکھ نہین ہی - اور اسی طرح بگیان سے بھی آتما سے علیحدہ نہین ہی - کیونکہ اگر
آتما سے بگیان کو علیحدہ مانا جاوے - تب آتما سے علیحدہ اناتم چیز جڑ ہوتی ہے -
اگر بگیان کو بے روشن مانا جاوے تب اپنے جاننے مین کسی دیگر گیان کی ضرورت
پڑے گی - اور اُس دیگر گیان کے جاننے کے واسطے تیسرے گیان کی ضرورت پڑے گی
اس طرح بہت گیان کے ماننے مین آتم آشرے وغیرہ نقص آجاتے ہین مشکل جان کر
وہ نقص لکھے نہین - جس طرح چراغ اپنی روشنی کرنے مین دیگر چراغ کی ضرورت
نہین کرتا خاص وہ آپ روشن اور دیگرون کو روشن کرتا ہی اسی طرح بگیان
خود روشن ہی اور دیگرون کے جاننے والا ہی اس لیے آتما سے علیحدہ نہین - ای
براہمنو اُس سکھ بگیان روپ آتما کو شرتی نے کل جہان کو متھیا جتانے کے واسطے

برہم روپ کہا ہی۔ مطلب یہ ہی کہ مکان زمان چیز کی حد سے بری لامحدود ارتھ کو برہم لفظ جتاتا ہی یعنی لامحدود یہ برہم لفظ کے معنی ہین۔ اگر جہان کو ہست مانا جاوے تب برہم چیز کی حد سے بری نہ ہوگا اس لیے برہم لفظ آتما سے علیحدہ کل اشیا کو متھیا کرکے جتاتا ہی۔ اور جس طرح آکاش ایک ہی گھٹ مٹھ آیا دھیون کرکے گوناگون فرق سے نظر آتا ہی اسی طرح ایک واحد آتما مین اگیان وغیرہ آیا دھیون کرکے گوناگون کا فرق نظر آتا ہی۔ دراصل آتما ایک ہی اس لیے برہم مین سجاتی فرق نہین اور جس طرح خواب مین یہ سب متھیا نیند سے گوناگون اشیاے روپ جہان سے خواب والے ناظر کا فرق نظر آتا ہی دراصل نہین ہی اسی طرح اگیان کرکے پیدا شدہ جہان کا برہم سروپ آتما مین فرق نظر آتا ہی دراصل نہین ہی کیونکہ ست سروپ برہم سے علیحدہ کل جہان است نیست ذا بود ہی اس لیے بجاتی فرق بھی آتما مین نہین ہی۔ اور بگیانانند روپ برہم ہمیشہ ایک حالت پر قائم ہی۔ اور اعضا سے پاک ہی اس لیے سوگت بھید یعنی فرق بھی برہم مین نہین ہی۔ ای براہمنو یہ جو بگیان آنند روپ برہم مین نے تم سے کہا ہی اُس پاک برہم مین جہان کی کارنتا بھی نہین اس لیے کلیت مایا مانی ہی۔ ای براہمنو وہ برہم کل کلیت جہان کا ادھشٹان ہی پھر کیسا ہی کہ برہم چرج وغیرہ سادھنون کو اختیار کرکے مین برہم ہون یہ وحدانیت ذات کا گیان جسکو ہوا ہی اُس شخص کا منزل مقصود ہی برہم ہی۔

مرشد بولا۔ ای مرید مایا سے مشتمل برہم جہان کا کارن ہی۔ اور مایا سے مبرا خالص برہم گیانی کا منزل مقصود ہی۔ ای مرید یاگولک نے جہان کا کارن براہمنون سے پوچھا تھا اُنھون نے کہا آخر یاگولک نے ثابت کر دیا۔ ای مرید جو برہم بدیا سورج بھگوان نے یاگولک سے کہی تھی اور جو برہم بدیا یاگولک نے براہمنون سے پوچھی تھی وہی برہم بدیا راجہ جنک کو اُپدیش کرتا ہوا وہ یاگولک سبھا مین مقیم ہوکر پرمانند کو پایا۔

دوہا

ادھیاے ششم ختم یہ یاگولک اُپدیش | ہر پرکاش جس پڑھے سے ہووے آنند پردیش

اُپنکھد مین سے یاگولک کانڈ آشل وغیرہ کو شکست دینے کا بیان ادھیاے پنجم تمام شد۔

شری پرماتماے نمہ

ادھیاے ششم

آغاز کتاب خلاصہ اتم پوران اردو نثر ادھیاے ششم دربیان اُسی برہدارنک اپنکھد کے یاگولک کانڈ مین سے راجہ جنک کو برہم بدیا کا اُپدیش کرنا یاگولک کا مترجم با باہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

سُنو ششم ادھیاے مین یاگولک جنک سنباد | برہدارنک مین کہیو ہیر پرکاش کرشاد

واضح ہو کہ اس اتم پوران کے ادھیاے پنجم مین یجر بید کی برہدارنک اپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا اب اس ششم ادھیاے مین بھی پھر اُسی یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان ہوگا۔ اور پچھلے پانچ ادھیاؤن مین برہم گیان کے باعث گوناگون حکایات کو مرید اپنے مرشد صاحب کی زبان مبارک سے سُنکر پھر اُنھین کو مختصر سا مرشد صاحب کے روبرو سُنا کر دیگر برہم بدیا کے سُننے کی آرزو ظاہر کرنے لگا۔

مرید بولا۔ اے مرشد صاحب آپ نے اس اتم پوران کے ادھیاے اول مین بادیو وغیرہ ادھکاریون وسنکادکون کے سنباد یعنی گفتگو کے ذریعہ سے رگ بید کے ایترے اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور پھر ادھیاے دوم مین راجہ اندر و پرتردن کی گفتگو کے ذریعہ سے اسی رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا پھر ادھیاے سوم مین راجہ اجات شتر و بالاکی پنڈت کے ذریعہ سے پھر اُسی کوشیتکی اُپنکھد کے ادھیاے چہارم کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ پھر ادھیاے چہارم مین ددھینگ اتھربن رکھی و راجہ اندر و اشونی کمارون کی گفتگو کے ذریعہ سے آپ نے یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد مین سے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور پھر ادھیاے پنجم مین یاگولک و آشل وغیرہ برہمنون کے مباحثہ کے ذریعہ سے اُسی برہدارنک اُپنکھد مین سے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا اور ان مین گوناگون کی برہم بدیا آپ نے بیان کی تھی۔ اے مرشد صاحب آپ نے ادھیاے

پنجم کے اخیر مین یہ بیان کیا تھا - کہ یاگولک نے جو برہم بدیا سورج بھگوان سے حاصل کی تھی
اور جو برہم بدیا آشل وغیرہ براہمنون سے پوچھی تھی وہی برہم بدیا راجہ جنک کو اُپدیش
کی ہی - ای عاجزون پر مہربان مرشد صاحب وہ برہم بدیا کیسی تھی اُسکے سماعت کرنے کی
مجکو آرزو ہی - آپ مہربانی کرکے تکلیف برداشت کرکے اُس برہم بدیا کا اُپدیش مجکو کرین -
مرشد بولا - ای مرید یاگولک منی نے جو برہم بدیا راجہ جنک کو اُپدیش کی تھی - وہ برہم بدیا
مین تمکو سُناتا ہون تم یکسو دل ہوکر سُنو - ای مرید جب اس طرح شاکل براہمن فوت
ہوا - اور کل براہمنون کو یاگولک نے شکست دی - تب بمعہ راجہ جنک کے کل سبھا کے
لوگ اُٹھکر اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے - اور شب گذرنے کے بعد بوقت صبح راجہ جنک اُٹھکر
اشنان وغیرہ اپنا نت نیم کرم کرکے بہوپاہمنون وغیرہ کا آشیرباد لیتا ہوا بعد ازان بمعہ
براہمن کھتری وغیرہ کے راجہ جنک سبھا مین آکر بالا سنگھاسن پر بیٹھ گیا اور یاگولک منی
مع کل شاگردون کے جب آئے تب راجہ جنک اُنکو آتا ہوا دیکھکر بمعہ سبھا کے اُٹھکر
بہت تعظیم سے لاکر اُنکو آسنون پر بٹھایا اور اپنے اپنے قدر کے موافق کل اشخاص آسنون
پر بیٹھ گئے - بعد ازان راجہ جنک یاگولک کو نمسکار کرکے بہت عاجزی کے ساتھ دست بستہ
ہوکر کہنے لگا - راجہ جنک بولا - ای سوامی آپ برہم گیانی کل اوصاف سے موصوف اور
سب بیدون شاسترون کے جاننے والے عالم ہو - اور آپ بے خواہش ساکھیات سورج
بھگوان کے شاگرد نہایت عاجزون پر مہربان رحم دل ہو - اور صرف میرے گذشتہ بہت
جنمون کے بلا آرزو یعنی نشکام ثوابون کے اقبال طاقت سے آپ یہان تشریف لائے ہین
ای سوامی مین اس ناپائدار جہان فانی کی لذات محسوسات مین غرق ہون - اور ادھیاتم
ادھی بھوتک ادھی دیوک یہ جو تین قسم کے دُکھ تاپ ہین - غم فکر بیماری وغیرہ سے پیدا شدہ
دُکھون کا نام ادھیاتم تاپ ہی - اور چور سانپ شیر وغیرہ سے پیدا شدہ دُکھون کا نام ادھی
بھوتک تاپ ہی - اور گرمی سردی گرہ وغیرہ پیدا شدہ دکھون کا نام ادھی دیوک تاپ ہی -
انھین تین قسم کے دُکھون سے مین نہایت دُکھی ہون اور عورت فرزند وغیرہ اہل وعیال
کے موہ مین نہایت مبتلا اور حسب دلخواہ عیش کی ناموجودگی سے مغموم ہوا بڑی تکلیف

پارہا ہون آپ براہ مہربانی کوئی رستہ کلیان کا فرماوین جس کر کے ہمیشہ سُکھی رہون - اے مرید جب اس طرح راجہ جنک نے رستہ کلیان کا یاگولک سے پوچھا تب مہربان یاگولک جیو اُس راجہ جنک سے کہنے لگا -

یاگولک بولا - اے جنک براہمنون رشیون نے پہلے تم کو جو جو اُپدیش کیا ہے - وہ سب تم پہلے ہم سے ظاہر کرو -

جنک بولا - اے سوامی ایک رشی نے اگنی دیوتا کو برہم روپ کر کے کہا ہے - اور ایک رشی نے واپو کو برہم روپ کر کے کہا ہے - اور ایک رشی نے سورج کو برہم روپ کر کے کہا ہے - اور ایک رشی نے اطراف کو برہم روپ کر کے کہا ہے - اور ایک رشی نے چندرما کو برہم روپ کر کے کہا ہے - اور ایک رشی نے پرجاپت کو برہم روپ جان کر اُپاسنا یعنی عبادت کرنے کو کہا ہے - اے سوامی ان مین سے جو دیوتا لائق اُپاسنا کرنے کے ہے وہ آپ مجھ سے فرماوین - اے مرید جب اس طرح راجہ جنک نے پہلے رشیون کے اُپدیش سُنائے تب یاگولک کہنے لگا -

یاگولک بولا - اے جنک اگرچہ یہ سب جہان کی کارروائی چلانے والے ہین - انکو برہم روپ جان کر انھین کی اُپاسنا کرنی اچھی ہے مگر تاہم صرف اُپاسنا کر کے نجات حاصل نہین ہوسکتی کیونکہ یہ سگن برہم کی اُپاسنا دل کے قائم کرنے کا طریقہ ہے - اے جنک جب تک نرگن برہم کا سا کمیات کار گیان نہ ہوگا - تب تک کلیان نہ ہوگا - جنک بولا - اے سوامی ایک ہزار گئو نہایت عمدہ کل اوصاف سے موصوف آپ کو دیتا ہون - آپ اس گور دچھنا یعنی نذرانہ کو قبول کرین - اے مرید جب اس طرح راجہ جنک نے کہا تب یاگولک کہنے لگا - یاگولک بولا - اے جنک جب تک مرید کرتارتھ نہ ہو یعنی جب تک مرید کا کلیان نہ ہو تب تک گور دچھنا لینا مناسب نہین ہے - اے مرید جب اس طرح یاگولک نے کہا تب راجہ جنک نے یاگولک کو بے طمع جان کر جسکے گیان سے یہ انسان کرتارتھ یعنی کلیان کو حاصل کرتا ہے اُسکی آرزو دل مین رکھکر اور یاگولک کو نمسکار کر کے نہایت عاجزی سے سوال کرنے لگا - جنک بولا - اے سوامی مین نابینا آدمی نادان ہون -

دشاؤن کو

مکتی

لالچ سے پاک

اور مانند اندھیرے چاہ کے اس جہان مین غرقاب ہون - آپ براہ مہربانی اس جہان دُکھ
سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ بتائین - جس راستہ سے مین چل کر منزل مقصود کو پہونچ کر
سرورِ ابدی کو حاصل کرون - اور ملک الموت سے بچ کر بیہراکلیان ہو -

یاگولک بولا - اے جنک وہ منزل مقصود کونسی ہے یعنی کس منزل مقصود کو پہونچنا چاہتے ہو
مطلب یہ ہے کہ جس منزل مقصود جگہ کے پہونچنے کا تمہارا ارادہ ہو پہلے اُسکو ظاہر کرو -
تب مین اُسکے موافق راستہ بتاؤنگا - کیونکہ جس طرح بنارس کے جانے کا جسکا ارادہ
ہوتا ہے - اُسکو بنارس کا راستہ بتایا جاتا ہے - اسی طرح جس منزل مقصود کے جانے کا
تمہارا ارادہ ہے وہ پہلے بتاؤ - تب مین اُسکا راستہ بتاؤنگا - اے مرید دلی مطلب یاگولک
کا یہ تھا کہ جس منزل مقصود جگہ کو تم نے پوچھا ہے اُسکو تم جانتے ہو یا نہین - اگر جانتے ہو
تب مین صرف ایک اُسکے راستہ کا بیان کرون - اگر اُس منزل مقصود کو نہین جانتے - تب
مین منزل مقصود اور اُسکے راستہ دونون کا بیان کرون - اسطرح یاگولک کے سخن سُنکر
راجہ جنک کہنے لگا - جنک بولا - اے سوامی مین آپ کے آگے راستی سے کہتا ہون کہ
مجکو کچھ خبر نہین ہے اور مین جنم مرن سے جو لازوال مرتبہ ہے اُسکو حاصل کیا چاہتا ہون -
اور آپ ہر طرح سے واقف ہین - اس لیے براہ مہربانی منزل مقصود اور اُسکے راستہ دونون
کا مجھ سے بیان کرین - اے مرید اس طرح جب راجہ جنک نے کہا تب یاگولک نے راجہ
جنک کو فریب چالاکی وغیرہ سے برکنار راست دل برہم گیان کا ادھکاری جان لیا -
کیونکہ بغیر ادھکاری کے فریب باز چالاک حریص عیاش وغیرہ اشخاص کو برہم گیان کا
اُپدیش کرنا اُنکو مضر ہو جاتا ہے - مثلاً جس طرح سگ کے چمڑے مین دودھ رکھا ہوا خراب
ہوا جاتا ہے اسی طرح بغیر ادھکاری کے برہم گیان کا اُپدیش کیا ہوا بے فائدہ ہو جاتا ہے
اب آیندہ راجہ جنک کو یاگولک منی برہم گیان کا اُپدیش کرینگے -

یاگولک بولا - اے جنک منزل مقصود جگہ کا جو تم نے راستہ پوچھا ہے - اب اُس منزل
مقصود جگہ کا مین پہلے تم سے بیان کرتا ہون اور اُس منزل مقصود جگہ مین جو دل کا قائم
ہونا یہی اُسکا راستہ ہے - اے جنک تم شک کو دور کرکے یکسو دل ہو کر سُنو - مین

اُس منزل مقصود جگہ کا بیان کرتا ہون - اے جنک جس گیان کا اُپدیش مجکو سورج بھگوان نے کیا ہے - وہ گیان مین تم سے کہتا ہون - کیسا وہ گیان ہے کہ آتم ساکھیات کار کا باعث ہے - اور یگ وغیرہ باہرنگ سادھن اور بیبیک وغیرہ انترنگ سادھنون سے حاصل ہوتا ہے - اب تریا روپ یعنی حالت لاہوت پاک برہم کے جاننے کے واسطے جاگرت سپن سکھوپت یہ تین اوستھا یعنی ناسوت ملکوت جبروت تین حالت اور اُنکے ابھمانی یعنی فاخر بشو تیجس پراگ - انہین سب کا بیان کرتے ہین - اے جنک جب یہ پرماتم دیو جسم وغیرہ کے ساتھ اپنی اید یا شکتی سے ندا تم ادھیاس کو پراپت ہوتا ہے تب آپ کو جیو یا سنکر بھوگتا دھرم والا ہوتا ہے - اور حالت ناسوت یعنی جاگرت اوستھا مین بشو نام والا ہوکر جسم وغیرہ حواس سے ستھول یعنی کثیف بھوگون کو بھوگتا ہے - اور خواب مین تیجس نام والا ہوکر کنٹھ دیش یعنی گلے والی جگہ مین مقیم ہوا من سے پیدا شدہ لطیف بھوگون کو بھوگتا ہے - اور سکھوپتی اوستھا مین ہردے کے اندر پراگ نام والا ہوکر سکھوپتی کے باشناسی آنند کو بھوگتا ہے - یہ خرو یعنی تینی جاگرت سپن سکھوپت کے ابھمانی بشو تیجس پراگ بیان کیے - اب انہین تینون اوستھاسے علیحدہ تریا روپ خالص پاک ساکھی آتم سروپ پرماتما کا بیان کرتے ہین - اے جنک پہلے جس منزل مقصود کو تم نے پوچھا تھا - اُسکا سروپ مین بیان کرتا ہون تم یک سو دل ہوکر سُنو - اے جنک جاگرت یعنی حالت بیداری مین جو پرماتم دیو جسمون مین قیام کرکے اپنی روشنی سے آفتاب وغیرہ کل جہان کو روشن کر رہا ہے - اور جو پرماتم دیو حالت خواب مین سپن کی اشیا کو پرکاش کر رہا ہے - اور جو پرماتم دیو سکھوپتی اوستھا مین پرکاش کر رہا ہے - اور کل جہان کی پیدایش کرنے والا ہے - اے جنک وہی پرماتم دیو تمھاری منزل مقصود ہے - اُسی کے گیان سے ہر ایک ادھکاری اشخاص نجات کو حاصل کرتا ہے اور وہی پرماتم دیو تمھارا ہمارا کل جیوون کا آتما ہے -

اعتراض - اگر ایک پرماتم دیو ہر جا پورن بیاپک ہے تب ہم تم وہ یہ وغیرہ دوئی کس باعث سے نظر آتی ہے -

جواب - ای جنک جس طرح ایک آکاش گھڑے کوٹھے وغیرہ کی اُپادھی سے گھٹا
کاش مٹھاکاش وغیرہ کے بہت طرح کا ہوکر نظر آتا ہی - ورنہ در اصل ایک ہی آکاش
ہی - اُسیطرح ایک پرماتم دیو جسم وغیرہ کی اُپادھی کرکے جدا جدا بہت طرح کا ہوکر نظر آتا ہی
ورنہ در اصل ایک پرماتم دیو خالص واحد ذات ہی - جو لامحدود وغیرہ مین حدود ڈال کر
محدود کر دیوے اُسکا نام اُپادھی ہی - یہ آسان علامت اُپادھی کی کہدی ہی -
مثلاً جس طرح گھڑا لامحدود دبا پاک آکاش مین حدود ڈال کر اُس آکاش جگہہ کو محدود
کر دیا ہی - ای جنک جو شخص اس جہان روپ ویران جنگل سے نہایت خوفناک ہی -
وہ شخص اُس ایک آتم سروپ کے گیان کو حاصل کرے اور اپنے واحد ذات
آتم سروپ کی ساکھیات کار تا اُس منزل مقصود روپ سرور ابدی نجات کا راستہ
ہی - ای جنک جب تم اُس آتم گیان روپ راستہ پر چلوگے - تب تم منزل مقصود کو
پہونچ کر سرور ابدی حاصل کروگے - ای جنک ہم اُس آتما کے ساکھیات کہنے کو
طاقت ور نہین ہین - کیونکہ وہ آتما من بانی کا نشے نہین یعنی دل گویائی کی اُسمین
رسائی نہین ہی اور عقل پریشان ہوجاتی ہی - اور تم بھی اُس آتما کے ساکھیات جاننے
مین طاقت ور نہین ہو - ای جنک صرف ناآتم اشیا جہان کی تردید کرنے سے آتما
جانا جاتا ہی - ای جنک وہ آتما جہان کی ہستی و نیستی کا ادہشتان ہی - اور جس طرح
رسّی کے اگیان غفلت سے سانپ نظر آتا ہی - پھر اُسی رسّی کے گیان یعنی علم سے
سانپ موہوم دور ہوجاتا ہی - اسیطرح آتما کے اگیان سے یہ کل جہان نظر آتا ہی - پھر اُسی
آتم سروپ کے گیان سے موہوم جہان دور ہوجاتا ہی - ای جنک یہ پرماتم دیو من اندریون
سے پرے کسی پرتکیش وغیرہ پرمانون سے نہین جانا جاتا - پرمانون کے تذکرہ سے اس لیے
اب پرمانون کا سروپ یعنی شکل وغیرہ مفصل طور پر یہان بیان کرتے ہین - پرمان نام
ہی - پرما کرکے کرن یعنی سادھن کا - اور سمرتی یعنی یادگاری سے علیحدہ ہمیشہ لاتبدیل
قائم جسکے معنی ہون اُسکا نام پرما ہی - اُس پرما کے اسادھارن کارن یعنی ایک کا
کارن ہو - اُسکو کرن کہتے ہین جس طرح چشم سے صرف ایک روپ یعنی شکل کا گیان

ہوتا ہی اُس شکل کے گیان کا نام پرما ہی - اور چشم اُس گیان کا اسادھارن کارن روپ
کرن ہونے سے اس لیے چشم کو پرمان کہا گیا ہی - وہ پرمان چھہ قسم کا ہی - ایک پرتکھ پرمان
دوم انومان پرمان - سوم شبد پرمان - چہارم اُپمان پرمان - پنجم ارتھاپتی پرمان - ششم
انوپلبدھی پرمان - یہ چھہ پرمان ہین - پرتکھ پرما کے کرن کا نام پرتکھ پرمان ہی - وہ پرتکھ
پرمان بھی پرما کے فرق سے پانچ قسم کا ہی - وہ پانچ پرما یہ ہین - چاکھش پرما - شرو ترج
پرما - راسن پرما - تواچ پرما - گھرانج پرما - ان پانچ پرمان کے کرن یعنی سادھن ہونے سے
اس لیے چکھو یعنی چشم - وشر و تر یعنی گوش - اور رسنا یعنی زبان - اور تچہ یعنے پوست -
اور گھران یعنی بینی - یہ حواس پانچ سلسلہ وار - انھین چاکھش وغیرہ پانچون پرما کے
اسادھارن کارن روپ کرن ہونے سے یہ پرمان کہے جاتے ہین - یہ پانچ قسم کا پرتکھ پران
کہا - اب دوم انومان پرمان کا بیان کرتے ہین کہ انومتی پرما کا جو کرن ہو اُسکو انومان
پرمان کہتے ہین - اُس انومان کے چار عضو ہوتے ہین - ایک پکھ - دوم سادھیہ - سوم ہیتو -
چہارم درشٹانت - جسمین ہیتو کو دیکھ کر اُسکے ذریعہ سے سادھیہ کا گیان ہو اُسکو پکھ
کہتے ہین اور جسکو ثابت کیا جاوے اُسکو سادھیہ کہتے ہین جسکے سبب سے ثابت
کیا جاوے اُسکو ہیتو کہتے ہین - اور جہان سادھیہ و ہیتو ان دونون کے اکٹھے رہنے کا
گیان ہو اُسکو درشٹانٹ یعنی تمثیل کہتے ہین - جیسے کہا یہ پہاڑ اگنی والا ہی کیونکہ دھوم
یعنی دُود نظر آتا ہی جس جگہ دھوان نظر آتا ہی وہان آتش خاص ہوتی ہی مثلاً جس طرح
بورچی خانہ - یہان پہاڑ پکھ ہی اور اگنی سادھیہ ہی اور دھوان ہیتو ہی اور بورچی خانہ
درشٹانت یعنی تمثیل ہی یہ دوسرا انومان پرمان ختم ہوا - اور تیسرا شبد پرمان ہی کہ شابدی
پرما کے کرن کو شبد پرمان کہتے ہین - وہ شبد پرمان دو قسم کا ہی - ایک لوکک - دوم
ویدک - جس طرح کہا کہ سرخ گھڑا ہی - اس شبد سے سُرخ گھڑے کا گیان ہو جاتا ہی
یہ لوکک شبد ہین - اور سورگ کامو یجیت - یعنی بہشت کی آرزو والا یگ کو کرے -
اس ویدک یعنی بید کے شبد سے بہشت کے واسطے یگ کرنے کا گیان ہو جاتا ہی - یہ
ویدک شبد ہین - اس طرح شبد پرمان کہا - اور اب اُپمان پرمان کو کہتے ہین - کہ اُپمتی

پرما کے کرن کو اپمان پرمان کہتے ہین - وہ اس طرح ہی - جس طرح کہا کہ گئو کے مانند شکل والا گوے نام جنگلی جانور ہوتا ہی - یہان گئو کی برابری کا گیان اوپمان پرمان ہی اور گوے جانور کا گیان اوپمیتی پرما ہی - یہ اوپمان پرمان کہا - اب پنجم ارتھاپتی پرمان بیان کرتے ہین - جس طرح موٹا شخص ہو اور دن مین بھوجن نہین کھاتا تب جانا جاتا ہی کہ بوقت شب بھوجن کرتا ہوگا کیونکہ بغیر کھانے کے موٹا نہین ہو سکتا - یہان موٹائی کا گیان ارتھاپتی پرمان ہی اور شب کے بھوجن کا گیان ارتھاپتی پرما ہی - یہ ارتھاپتی پرمان کہا - اور ششم ابھاو یعنے نیستی ناموجودگی چیز کے گیان کے کرن کا نام انوپلبدھی پرمان ہی - یہ مختصر سا پرمانون کا بیان کیا - ای جنک یہ آنند سروپ آتما دست چشم بینی گوش وغیرہ اعضا سے علیحدہ نراویو ہی یعنے لااعضا ہی - اور کسی ہتھیار وغیرہ سے نوٹ نہین ہو سکتا - اور یہ آنند سروپ آتما سنجوگ سموائے ندا تم سنبندھ وغیرہ سے مبرا لاتعلق یعنی اسنگ روپ ہی - ای جنک یہ آنند سروپ آتما کم وبیشی سے پاک ودل گویائی وغیرہ حواس کی رسائی سے مبرا کل مین بیاپک لامحدود اور ہر ایک کا آتما ایسا پرماتم دیوتم کو گیان سے حاصل ہونے کے لائق ہی یعنے جاننے لائق ہی - ایسے آنند سروپ بے خوف واحد پاک برہم کو آتم روپ جان کر موت وغیرہ دوئی جہان کے خوف کو دور کرکے سرور ابدی نجات کو حاصل کرو - اور جسم وغیرہ دوئی جہان کل نیست ونابود کلیت روپ ہی - ای جنک اس جہان کی ہستی اصلیت سے کچھ نہین صرف وہم سے اس جہان کی ہستی ہی - اس لیے تم اپنے پاک پرمانند پرماتم سروپ لاشریک واحد نیت ذات مین قائم ہو - اور کل آفات دکھ بندھنون سے مکت ہو - ای مرید اس طرح کے سخن یاگولک کے راجہ جنک شنکر بچار کرنے لگا - کہ اس گیان اُپدیش کے تبادلہ مین یاگولک کو کیا چیز دون - کیونکہ دولت راج وغیرہ یا دیگر کوئی جہان کی چیز اس برہمانند روپ برہم گیان اُپدیش کے برابر نہین ہی - اس لیے مین کیا دون ایسا بچار کرکے راجہ جنک یاگولک کو نمسکار کرکے کہنے لگا -

جنک بولا - ای سوامی آپ نے نہایت مہربانی کی ہی کہ ایسا پرماتم سروپ آنند آتما کا گیان اُپدیش ہمکو کیا ہی اور مین اسکے تبادلہ مین یعنی عوضانہ مین کوئی چیز لائق دینے

دوج ہم شکل کا شبہ

مِتھیا روپ

کے نہین جاتا کیونکہ اس آتمانند سے پرے دیگر کوئی آنند نہین ہی - ای سوامی جس طرح آپ
کا گورو سورج بھگوان کل جیوون کے چشمون کے اندھیرے کو دور کرکے اپنی روشنی کرتا ہی -
جس سے لوگ آنند کو پاتے ہوے اُس سورج بھگوان کے بھار دور کرنے کے واسطے کوئی چیز
اُسکے عوضانہ دینے کے لائق نہ جان کر آخر کار صرف ایک چراغ جلا کر نذرانہ کردیتے ہین - ای
سوامی اسی طرح مین بھی اس برہم گیان اُپدیش کے عوضانہ مین کوئی چیز لائق دینے کے
نہ جان کر آخر کار مین صرف ایک نمسکار کرتا ہون - اس میرے نمسکار کو قبول کرو - ای سوامی
یہ متھل دیش اور کل عورت فرزند دولت جسم راج وغیرہ آپ کا ہی جسکو چاہو دو - ای مرید
جب اس طرح راجہ جنک نے نمسکار و کل سرنبس نذرانہ کیا تب یاگولک منی کہنے لگے -
یاگولک بولا - ای جنک بدیہہ دیش سے لے کر تمھارے جسم تک کل سلطنت کا سامان
یہ سب میرا ہی - اسمین تم اپنی خودی فخر مت کرو - یہ کل ہمارے ہین اسمین شک
مت کرو - مگر ایک گور دچھنا ہم تم سے مانگتے ہین - وہ گور دچھنا ہم کو تم دو - ای جنک تمھارا
دل اگنی وغیرہ کی پرستش مین بہت مشغول ہی اور سلطنت کے کاروبار مین بہت لگا ہوا ہی اسکا
مجکو خیال ہو رہا ہی کہ میرے اس اُپدیش کو شاید بھول نہ جاؤ - ای مرید اس کہنے سے
یاگولک نے جتایا کہ اگنی وغیرہ کی عبادت سے برہم لوک کی پراپتی ہوتی ہی - اور برہم
لوک کی خواہش آتم گیان مین مستقبل زمانہ کی رُکاوٹ ہی - اور سلطنت کے کاروبار مین مبتلا
ہونا یہ آتم گیان مین زمانہ حال کی رُکاوٹ ہی - ای جنک اس لیے اس اُپدیش کو مت بھولنا
یہ گور دچھنا ہم کو دیو - یعنی اس نرگن برہم کے اُپدیش کو مت بھولنا - ای جنک اب ہم اپنے
آشرم کو جاتے ہین کبھی پھر آجاوینگے - ایسا کہکر وہ یاگولک منی چلے گئے - ای مرید جب یاگولک
منی چلے گئے - بعد ازان راجہ جنک اُس گیان اُپدیش کا بچار کرتے رہے - اور راج کے
کاروبار بھی کرتے رہے - جب کچھ مدت گذر گئی - تب بہ سبب زیادہ تر مشغول ہوجانے
دنیوی کامون کے راجہ جنک اُس گیان اُپدیش کو بھول گیا - اور یاگولک منی نے بھی
اپنی سرگیان سے اور دیگر وہان جنک پوری کے باشندگان سے احوال دریافت کرتا رہا
جب دیکھا کہ اس راجہ جنک نے بالکل اُس نرگن برہم کے گیان اُپدیش کو بھلا دیا ہی -

اس لیے راجہ جنک کی سبھا مین جاکر اُس اُپدیش کی یادگاری کراکر پھر اُسکو جگانا یعنی بید ار کرنا واجب ہی - مگر پھر بچار کرنے لگاکہ اس راجہ جنک کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہی - اگر اُپدیش کو بھلا دیوے گا تب ہمارا اسمین کیا نقصان ہوگا - ای مرید اس طرح یاگولک نے اپنے دل مین بہت بچار کیا - آخرکار یہ بات اپنے دل مین پختہ مقرر کری کہ راجہ جنک کی سبھا مین جاؤنگا مگر راجہ جنک سے بات چیت نہ کرونگا - اگرچہ راجہ سے بولونگا بھی مگر تاہم پھر اس نرگن برہم سروپ کا گیان اُپدیش کرونگا - یہ دل مین عقیدہ کرکے وہ یاگولک براجہ جنک کی سبھا مین گیا - تب راجہ جنک اُس یاگولک منی کو آتا ہوا دور سے دیکھکر مع کل سبھا کے اٹھکر یاگولک منی کو ڈنڈوت پرنام کرکے بخاطر تعظیم لاکر سبھا مین بالا آسن پر آکر بٹھا دیا - ای مرید جب وہ یاگولک منی سبھا مین آکر مقیم ہوے - اُس وقت سبھا مین بشیوانری بدیا کا تذکرہ ہونے لگا ای مرید راجہ جنک اُس بشیوانری بدیا مین نہایت ہوشیار تھے اسکے تذکرہ ہونے سے راجہ کہنے لگا -

راجہ جنک بولا - مین اس بدیا مین نہایت ہوشیار ہون - کوئی شخص میرے آگے سوال کرے مین جواب دونگا - یا مین سوال کرتا ہون - میرے سوال کا کوئی دیگر شخص جواب دیوے ای مرید جب اس طرح راجہ جنک نے کہا تب کل لوگ سبھا کے خاموش ہو گئے - کسی نے سوال جواب کرنے مین اپنی طاقت نہ دیکھی - ای مرید یاگولک نے جو اپنے دل مین پختہ عقیدہ کیا تھا کہ مین راجہ جنک سے نہ بولونگا اگر بولونگا بھی مگر تاہم اُسی برہم کا ہی اُپدیش کرونگا - اس وعدہ عقیدہ کو دور کرکے گوناگون بہت سوالون سے راجہ جنک سے اُس بشیوانری بدیا کو یاگولک پوچھتا رہا - اور راجہ جنک بھی گوناگون کے جواب سے اُس بدیا کو نہایت ثابت کرتا رہا ہی - ای مرید اس طرح راجہ جنک نے جب بشیوانری بدیا کو ثابت کیا تب یاگولک منی راجہ جنک کی تیز عقل دیکھکر اور نہایت خوش ہوکر کہنے لگا -

یاگولک بولا - ای جنک کچھ مجھ سے بر مانگو - ای مرید جب یاگولک نے بر مانگنے کی بابت کہا تب دانشمند راجہ جنک کہنے لگا - راجہ جنک بولا - ای سوامی اگر بر دینا چاہتے ہو تب کام پرشنون کا یعنی بہت سوالون کے کرنے کا مجکو بر آپ دین - ای مرید جب راجہ جنک نے کام پرشنون کا بر مانگا تب یاگولک منی نے خوش ہوکر کام پرشنون کا بر اُسکو

وصیہ سینماتا

راجہ جنک کو دے دیا - ای مرید جب راجہ جنک نے کام پرشنون کا بر لیا - تب راجہ جنک
اُس یاگولک سے سوال کرنے لگا - اب پہلے جسم وغیرہ مجمع سے علیحدہ کر کے اور سونگ
پرکاش روپ کر کے تونگ پدارتھ روپ آتما کا بیان کرتے ہین - راجہ جنک بولا - ای
سوامی دن ہین بحالت جاگرت یہ کثیف لطیف روپ مجمع جو پورش ہی وہ کسکی روشنی سے
روشن ہی - اسکا جواب براہ مہربانی آپ فرماوین - یاگولک بولا - ای جنک دن مین
بحالت بیداری آفتاب کی روشنی سے یہ کل جیو روشن ہوے پر کاروبار کرتے ہین
سوال - جب آفتاب کی روشنی نہین ہوتی یعنی آفتاب جب غروب ہو جاتا ہی تب کسکی
روشنی سے یہ کل اشخاص کاروبار کرتے ہین - جواب جب آفتاب نہین ہوتا تب مہتاب
کی روشنی سے کاروبار کرتے ہین - سوال - جب مہتاب غروب ہو جاتا ہی تب کسکی روشنی
سے یہ اشخاص کاروبار کرتے ہین - جواب - جب مہتاب یعنی چندرما کی روشنی نہین ہوتی
تب اگنی کی روشنی سے یہ کل اشخاص کاروبار کرتے ہین - سوال - جس جگہ آتش وغیرہ کی
روشنی موجود نہین ہوتی - وہان کسکی روشنی کام آتی ہی - جواب جس جگہ آتش وغیرہ کی
روشنی نہین ہوتی تب وہان آواز یعنی بانی یعنی گویائی کے پرکاش سے کاروبار ثابت
ہو جاتا ہی - مثلاً جس طرح کوٹھے کے اندر بوقت اندھیرے کے انسان بیٹھا ہوا دوسرے
انسان کو آواز سے بلا کر بٹھا دیتا ہی سوال - جاگرت اوستھا مین تو آفتاب وغیرہ کی روشنی
کارروائی چلاتی ہی - مگر بحالت خواب دیگر آفتاب وغیرہ کی روشنی نہین ہوتی وہان
کسکی روشنی سے کارروائی چلتی ہی - اگر کہو کہ بحالت خواب آفتاب وغیرہ
کی روشنی اگرچہ نہین ہوتی مگر تاہم من وہان ہوتا ہی اُسکی روشنی سے کاروبار ہوتا ہی
یہ سخن آپ کا ناممکن ہی - کیونکہ جس طرح بحالت بیداری من حواس وغیرہ کی موجودگی
مین بھی بغیر آفتاب وغیرہ کی روشنی کے من وغیرہ کارروائی نہین چلا سکتے - یعنی چشم
وغیرہ حواس جس طرح آفتاب وغیرہ کی روشنی کی ضرورت رکھتی ہین - اسی طرح من بھی
باہر سبو وغیرہ کے جاننے دیکھنے مین چشم وغیرہ کی ضرورت رکھتا ہی - اور خواب مین جس طرح
آفتاب وغیرہ محو ہو جاتے ہین اسی طرح چشم وغیرہ حواس کا بھی وہان محو ہو - اسس

چاند

اگنی

لیے سن کو روشن کہنا نہین بنتا - اس لیے من کے اوپر مہربانی کرنے والا خواب مین بھی کسکی
روشنی ہوتی ہی - یاگولک بولا - ای جنک خواب مین اسکا آتما ہی سوینگ پرکاش روپ
روشن ہی - کیسا وہ آتما ہی مٹی کے مانند خواب کے اشیاکا اُپادان کارن روپ جو
من ہی اُسکا ساکھی جاننے والا ہی اُسی کی روشنی سے یہ شخص خواب مین کاروبار کرتا ہی
اعتراض - جاگرت وغیرہ تینون اوستھا مین آتما سوینگ پرکاش روپ موجود ہی حالت
بیداری کو چھوڑ کر صرف حالت خواب مین آتما کو کس وجہ سے سوینگ پرکاش کہا ہی -
یاگولک بولا - ای جنک ناقص عقل والون کو خواب مین سوینگ پرکاش آتما کے یقین
کرانے کے واسطے بحالت خواب آتما کی سوینگ پرکاشتا شرتی نے کہی ہی - ورنہ کل اوستھا
مین آتما کی سوینگ پرکاشتا موجود ہی - اس لیے اُسی آتما کے پرکاش سے یہ کل جہان سوکھم
استھول روپ روشن ہورہا ہی - اس سے یہ ثابت ہوا کہ آتما چیتن یعنی گیان سروپ ہی
اور اپنی روشنی سے ہمیشہ روشن ہی - اس وجہ سے آتما سوینگ پرکاش سروپ ہی - ای جنک
جس طرح مصری آپ ہی شیرین ہی - کسی دیگر کے ملنے سے میٹھی نہین ہوتی بلکہ دیگر چھوہارا
وغیرہ اشیا کو بھی شیرین کر دیتی ہی - اسی طرح یہ آتما کسی دیگر کی روشنی کی ضرورت اپنے روشن
ہونے مین نہین رکھتا - صرف ایک آپ ہی اپنی روشنی سے آفتاب وغیرہ کل کو روشن
کرتا ہی - اور اُسی آتما کی روشنی سے روشن ہوا - یہ من حالت خواب مین رتھ و اسپ و
راستہ وغیرہ اشیا کو پیدا کرتا ہی - مطلب یہ ہی کہ بحالت بیداری کے جس جس چیز کو انبھو
کرتا ہی - اُسی اُسی چیز کی باشنا سے ملا ہوا یہ من بحالت خواب اُنھین چیزون کو پیدا کرتا ہی
مگر دراصل وہ خواب کی اشیا من کی کلپتی ہوئی فرضی ہین - اس باعث سے وہ جھوٹی ہین
اور آتما خواب کی کل اشیا کا جاننے والا اُنھین کل چیزون سے علیحدہ ہی - ای جنک جب
یہ آتما خواب نیند سے جاگ کر یعنی اُٹھکر حالت بیداری مین آتا ہی - تب خواب کی اشیا
کو یاد کرتا ہی - کیونکہ خواب مین جس نے انبھو کیا ہی - وہی یاد کرتا ہی - اس باعث سے جو آتما
خواب کی اشیا کو جاننے والا بحالت خواب موجود تھا - وہی آتما بحالت بیداری جاگرت
اوستھا کی اشیا کو انبھو کرتا ہوا موجود ہی - ای جنک خواب کی کل اشیاے کلپت جھوٹی

ہین - اور جو چیز کلپت ہوتی ہی وہ اپنے ادھشٹان سے علیحدہ نہین ہوتی - یعنی بادہ سمانا
دھی کرن کرکے ادھشٹان روپ ہوجاتی ہی - مطلب یہ ہی کہ بادہ سمانادھی کرن اُسکو
کہتے ہین جو چیز اپنے آپ کو بادہ یعنی دور کرکے ادھشٹان کے ساتھ واحد ایک ہو اُسکو
بادہ سمانادھی کرن کہتے ہین - اس لیے خواب کی کُل اشیا کلپت موہوم ہونے سے
اپنے سروپ کا بادہ کرکے ادھشٹان آتما روپ ہوجاتا ہے - جس طرح رسّی کا سانپ
اپنے سروپ کو بادہ کرکے رسّی روپ ہوجاتا ہی - اسی طرح خواب کی کُل اشیا بھی آپ
کو بادہ کرکے ادھشٹان آتم روپ ہوجاتی ہین - اے جنک جس طرح خواب کی اشیا کلپت
ہین - اسی طرح جاگرت اوستھا کا جہان بھی مانند خواب کے کلپت ہی کیونکہ خواب کی اشیا
بوقت خواب سچی نظر آتی ہین - ورنہ بحالت بیداری اُنکا بادہ ہوجاتا ہی - اسی طرح جاگرت
اوستھا کی کُل اشیا بھی بحالت اگیان یعنی غفلت کے سچی نظر آتی ہین - اور جب آتم گیان
ہوتا ہی تب کُل جاگرت جہان دور ہوجاتا ہی - اے جنک یہ جاگرت وخواب دونون وہم
سے سچے نظر آتے ہین ورنہ در اصل دونون جھوٹے ہین - کیونکہ آتما سے علاوہ دیگر جاگرت
وخواب وغیرہ کُل دوئی جہان آتما کی ہستی سے کل جہان ہست ہو نظر آتا ہی - ورنہ انہین
جاگرت سپن پرپنچ کی اصل سے اپنی ہستی کچھ ہی نہین - اس لیے ایک آتما ہی ست چیتن
روپ ہمیشہ لازوال ہی - اُس سے علاوہ دیگر کل جہان نیست ونابود ہی - اے جنک یہ
جاگرت وسپن سکھوپت تینون اوستھا تبدل ہونے والی ہین - کیونکہ بحالت بیداری کے
خواب وسکھوپتی دونون نہین ہین - اور خواب مین جاگرت وسکھوپتی نہین رہتی اور بحالت
سکھوپتی یہ جاگرت وخواب دونون حالت نہین رہتی جو ہمیشہ قائم ایک حالت پر رہے
کسی حالت مین تبدیل نہ ہو اُسکو ست کہتے ہین یہ تینون اوستھا آپس مین تبدل ہوجاتی ہین
ایک حالت مین دوسری حالت نہین رہتی - اور آتما تینون اوستھا مین موجود اور تینون
اوستھا کی موجودگی ناموجودگی کو جاننے والا ہمیشہ لاتبدل ایک حالت پر قائم بالذات
ہی - اے جنک جو سوینگ پرکاش آتما ہی وہ آتما جس طرح جاگرت کے چیزون کا ادھشٹان ہی
اسی طرح خواب کے چیزون کا بھی ادھشٹان ہی - اس لیے جاگرت کی چیزون کا اور خواب

کے چیزوں کا آپس مین کچھ فرق نہین - اب جاگرت اور خواب دونون کی برابری کو اچھی طرح ثابت کرتے ہین - اے جنک جس طرح جاگرت اوستھا مین سبو وغیرہ اشیا اپنے مادہ مٹی وغیرہ سے پیدا شدہ نظر آتی ہین اسی طرح خواب مین بھی سبو وغیرہ اشیا اپنے مادہ مٹی وغیرہ سے پیدا شدہ نظر آتی ہین - اور جاگرت مین جس طرح تخم ڈالنے سے درخت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسی طرح خواب مین بھی تخم ڈالنے سے درخت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور جس طرح سے جاگرت مین جنم وغیرہ نظر آتے ہین - اسی طرح خواب مین بھی جنم مرن وغیرہ نظر آتے ہین - اور جس طرح جاگرت مین بید وگورو وغیرہ سے گیان حاصل ہوتا ہی - اسی طرح خواب مین بھی بید گورو وغیرہ سے گیان حاصل ہوتا ہی - اے جنک اس طرح خواب و بیداری دونون حالتون کا سامان برابر ہی - کچھ فرق نہین ہی -

اعتراض - جب خواب سے اُٹھکر جاگرت اوستھا مین یہ جیو آتا ہی تب پہلے جاگرت کا سامان اُسی طرح موجود ہوتا ہی - اور جب جاگرت سے پھر خواب کی حالت مین آتا ہی - تب پہلے خواب کی اشیا کا سامان اُسی طرح موجود نہین ہوتا - دیگر کا دیگر ہوتا ہی -

جواب - اے جنک اگیانی لوگون کی ایسی نظر و خیال یقین ہی کہ پہلے جاگرت کی اشیا دوسرے جاگرت مین اسی طرح موجود رہتی ہین - اور پہلے خواب کی اشیا دوسرے خواب مین اسی طرح نہین رہتی - یہ اگیانی لوگون کو وہم ہی ورنہ جس طرح پہلی جاگرت کے اشیا دوسری جاگرت مین ہوتے ہین اسی طرح پہلے خواب کی اشیا بھی دوسرے خواب مین اُسی طرح موجود ہوتے ہین - کیونکہ جس طرح جاگرت مین سبو مٹی سے اور بستر سوتر سے بنتے ہین اور انسان سے انسان اسپ فیل وغیرہ سے اسپ فیل وغیرہ پیدا ہوتے ہین - اسی طرح خواب مین سبو مٹی سے بستر سوتر سے بنتا ہی - اور انسان سے انسان اور اسپ فیل وغیرہ سے اسپ فیل وغیرہ پیدا ہوتے ہین -

اعتراض - خواب کا جہان تھوڑے وقت تک ہوتا ہی - اور جاگرت اوستھا کا جہان بہت مدت تک رہتا ہی اس لیے جاگرت و خواب کی اشیا کا فرق ہی -

جواب - یہ بھی نادانون کو وہم ہی کیونکہ جس طرح جاگرت مین یہ جیو جانتا ہی کہ میری

بیداری کی حالت دوسری خواب کی حالت سے جدا ہی

سے بھی یہ جہان پہلے موجود تھا اور میرے فوت ہونے کے بعد بھی یہ جہان اُسی طرح موجود
رہتا ہی۔ اسی طرح بحالت خواب بھی یہ جیو جانتا ہی کہ میری پیدائش سے پہلے یہ جہان
موجود تھا اور میرے فوت ہونے کے بعد بھی یہ جہان اُسی طرح قائم و موجود رہے گا۔ اور
خواب کا جہان تھوڑے وقت تک رہنے والا ہی اور جاگرت کا جہان بہت مدت تک
رہتا ہی۔ یہ صرف نادان شخصون کا وہم ہی۔ اس لیے جاگرت و سپن دونون برابر کلپت
روپ ہین۔ اے جنک اس طرح سے ہم نے تم کو خواب کی حالت مین سوینگ پرکاش
روپ آتما کا اُپدیش کیا ہی اب دیگر کیا دریافت کرنا چاہتے۔ اے مرید جب یاگولک
نے ایسا کہا تب راجہ جنک کہنے لگا۔

راجہ جنک بولا۔ اے سوامی آپ نے آتما کو جاگرت وغیرہ تینون اوستھا سے علیحدہ
کر کے بیان کیا ہی۔ یہ کہنا آپ کا ناممکن ہی۔ کیونکہ یہ آتما بحالت خواب ہنستا کھیلتا
کھاتا پیتا کل کاروبار کرتا نظر آتا ہی۔ اور اسی طرح بحالت بیداری بھی کل کام کرتا ہوا
نظر آتا ہی۔ اور اسی طرح بحالت سکھوپتی یہ آتما اگیان سے ملا ہوا نظر آتا ہی۔ اور جاگرت
اوستھا کا درشٹا یعنی ناظر وہ خواب کے درشٹا آتما سے علیحدہ ہی۔ اس لیے ایک آتما
نہین ہو سکتا۔ اے مرید جب اس طرح راجہ جنک نے اعتراض کیا۔ تب یاگ ولک
منی اُسکا جواب یون کہنے لگے۔

یاگولک بولا۔ اے جنک جس طرح ایک ہی چراغ سبو و بستر و درخت ان تینون کو
برابر روشن کرتا ہوا اُنھین تینون سے علیحدہ اسنگ روپ یعنی لاتعلق ہی۔ اسی طرح
ایک ہی سوینگ پرکاش آتما جاگرت سپن سکھوپت یعنی ناسوت ملکوت جبروت اُنھین
تینون حالتون کو روشن کرتا ہوا ان تینون سے علیحدہ اسنگ روپ یعنی لاتعلق ہی۔
اور یہ تینون اوستھا کلپت یعنی فرضی موہوم ہونے سے آتما کو کچھ آلودہ نہین کر سکتی۔
مطلب یہ ہی کہ آتما لاتعلق و آلودگی سے مبرا ہمیشہ اپنی روشنی سے روشن ہی۔ اے جنک
جس طرح آکاش کو سیاہی گردشی وغیرہ آلودہ نہین کر سکتی اسی طرح تینون اوستھا
کی اشیا آتما کو آلودہ نہین کر سکتی۔ اے جنک جاگرت خواب سکھوپت یہ تینون

اوستھا ابدیا روپ ہین - اور اُسی ابدیا کرکے یہ پرماتم دیو جیوت دھرم والا یعنی جیو نام سے
موسوم ہوا ہی - اور اُسی ابدیا کے سبب سے گوناگون خوابون کو دیکھتا ہی - اور اسی ابدیا
کرکے جنم مرن وغیرہ دُکھون کو ان بھوکرتا ہی اور گوناگون کے نیک بدکرمون کو کرکے چوراسی
لاکھ جونیون مین اُنھین کرمون کا سُکھ دُکھ نتیجہ پاتا ہی - اس طرح ابدیا کا بیان کرکے
اب بدیا یعنی گیان کا سروپ بیان کرتے ہین - اے جنک مرشد حقیقی یعنی برہم نشٹی و
برہم شروتری اسکے یہ معنی ہین - کہ برہم نشٹی یعنی برہم آتم سروپ کی ساکھیات کاری والا
اور برہم شروتری یعنی بیدون کا جاننے والا - ایسے گورو کی مہربانی و بیدانت شاستر کے
بچار سے پیدا ہوئی جو جیو برہم کی یکتائی کو نشٹ کرنے والی انتش کرن کی برہما کار برتی
اُسکو بدیا کہتے ہین - اور اس سے علیحدہ جو پرچھن یعنی محدود اناتم اسٹ جڑ دُکھ روپ
یعنی آتما سے علیحدہ اناتم نیت بے علم دُکھ روپ کو نشٹ کرنے والی جو نظر ہی - یعنی
اناتم اشیا کو ہست ماننا اسکا نام ابدیا ہی اور اسی ابدیا کو اگیان نام کرکے بھی کہتے
ہین اب آگے اس بات کو ثابت کرکے دکھاتے ہین - اے جنک یہ آنند سروپ آتما
سجاتی بجاتی سوگت بھید سے علیحدہ دل و گویائی کی رسائی سے پاک اپنی روشنی سے خود
روشن نربکار یعنی بے نقص روپ ہی - اُس آنند سروپ آتما مین یہ اسٹ جڑ دکھ روپ
جہان کس طرح پیدا ہوا ہی - اس طرح کا سوال کسی ایک شخص نے کسی دیگر کے آگے کیا تھا
اُسنے واپس یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا - اے جنک اس نہ جاننے کا نام اگیان و ابدیا ہی
اسی ابدیا کے سبب سے یہ جیو آتما اپنے اندر ہی کنٹھ دیش یعنی گلے والی جگہ مین اور تھوڑے
کال یعنی تھوڑے وقت مین اور تھوڑے جگہ مین بہت مدت کے اور بڑی جگہ مین رہنے والے
پہاڑ وغیرہ لاکھون کوس تک پھیلے ہوے خواب مین اشیا کو دیکھتا ہی - اے جنک جو اشیا
بلا اپنی قدر مطابق جگہ و وقت کے نظر آوے - وہ اشیا مایا سے پیدا شدہ ہوتی ہین - مثلاً
جس طرح اندرجالک بازی کرکے مایا سے گوناگون اشیا لائق تعجب کے نظر آتی ہین اسی
طرح یہ خواب کی اشیا بھی مایا کرکے نظر آتی ہین اس لیے مایا کا کارج ہین - اے جنک
اسی مایا کا شکتی و ابدیا و اگیان بھی نام ہین یعنی مایا و ابدیا و اگیان و شکتی انھین کل

کا ارتھ واحد ہی - ای جنک یہ جیو آتما جسم سے باہر جاکر حالت خواب مین اشیا کو نہین دیکھتا
کیونکہ بغیر پران باہر گئے کے من کا باہر جانا ناممکن ہی - مطلب یہ ہی کہ پران من کی سواری
ہی - اور من سوار ہی - جب تک پران باہر نہ جائیگا - تب تک من باہر نہین جا سکتا -
کیونکہ پران مین کریا شکتی ہی - یعنی پران مین قوت تحرک ہی اور من مین گیان شکتی یعنی قوت
تمیز ہی - اس لیے من بغیر پران کے باہر نہین جا سکتا - اور باہر کی اشیا کو بحالت خواب
اپنے اندر لے آکر دیکھنا بھی ناممکن ہی - اور بحالت خواب جو اشیا نظر آتی ہین - وہ صرف
جاگرت اوستھا کے اشیا کے یادگاری یعنی سمرتی روپ بھی نہین ہی - اس لیے بید کی شرتی
مین بحالت خواب نئی اشیا ابدیا سے پیدا شدہ کہی ہین - ای جنک جس طرح خواب کی
کل اشیا ابدیا سے پیدا شدہ نظر آتی ہین - اسی طرح یہ کل جہان جاگرت کا بھی ابدیا روپ
مایا سے پیدا شدہ نظر آتا ہی - اور جو سوینگ پرکاش آتما بحالت خواب کل اشیا کو اپنے
پرکاش سے جانتا ہی وہی آتما بحالت بیداری انھین خواب کی اشیا کو یاد کرتا ہی یعنی
جو ان بھوگتا ہی وہی سمرن کرتا ہی - وہان خواب مین بغیر آتما کی روشنی کے دیگر کوئی
پرکاش نہین ہی - اس لیے وہ آتما خواب کی اشیا کو بحالت خواب پرکاش کرتا ہی -
اور وہی آتما بحالت بیداری اُس جاگرت کے اشیا کو اور خواب کی ناموجودگی کو روشن
کر رہا ہی یعنی جان رہا ہی - اس سے یہ مطلب ثابت ہوا کہ خواب و جاگرت ان دونون کا
درشٹا یعنی ناظر ایک آتما ہی ہی - اور خواب و جاگرت کی حالت کے اشیا بھی مایا رچت ہونے
سے دونون برابر ہین - جاگرت و خواب کا کچھ فرق نہین ای جنک یہ آتما بحالت سکھوپتی سوینگ پرکاش
ہوکر مقیم ہوتا ہی اور جاگرت و خواب کی کل اشیا وہان بحالت سکھوپتی اگیان مین محو ہو جاتی ہین - اگرچہ سکھوپتی اوستھا
مین اگیان مانند جاگرت اوستھا کی اشیا کے پرتکھیہ یعنی روبرو نظر نہین آتا - مگر تاہم بید کی شرتی نے اگیان
جیوون کے انبھو سے لے کر بیان کیا ہی - کیونکہ جاگرت اوستھا مین یہ جیو کہتا ہی - کہ مین
اگیانی ہون اور اتنا وقت بے خبر ہو کر سوتا رہا ہون - اس طرح اگیانی لوگون کے
کہنے سے اگیان ثابت ہوتا ہی - ای جنک یہ پرماتم دیو اگیان کرکے جیو روپ ہو کر
نظر آتا ہی اور دراصل یہ پرماتم دیو فرضی مایا وغیرہ سے پرے خالص پاک ذات ہی

اے جنک یہ آتما ہی پرم اوک ہی - اور جاتی گن کریا کے تعلق سے علیحدہ ہی - اور گایتری وغیرہ
بید کے چھندون کا بنتے نہین ہی - اس لیے اُس پرماتم دیو کو بید کی شرتی اتی چھند نام
کر کے بیان کرتی ہی - اور اپہت پاپما یعنی پاپون سے پاک ہی - اور یہ پرماتم دیو بے خوف
ہی کیونکہ خوف دوسرے سے ہوتا ہی - اور سکھوپتی مین دوئی ہی نہین - اس لیے یہ
آتم دیو بے خوف کہا ہی - اور کل ادھیاسون سے علیحدہ ہی - اے جنک یہ آتما سکھوپتی
مین کل جسم حواس وغیرہ کے بیوپارون سے برکنار اور غم فکر سے آزاد آپت کام یعنی پورن
کام ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ کُل آرزو جسکی ختم ہو جاتی ہین - اے جنک یہ جیو آتما جاگرت و خواب کی کُل کامون سے
کنارہ کش ہو کر سکھوپتی مین برہمانند سے واحد ہوتا ہی - اے جنک جسطرح اس آتما کے گیان روپ درشٹی
یعنے جاگرت و خواب مین ابھاو نہین ہوتا یعنی ناموجودگی نہین ہی - اسی سکھوپتی مین بھی آتما کی گیان
روپ نظر کی ناموجودگی نہین ہی - یعنے وہان موجود ہے - اے جنک سکھوپتی اوستھا مین
جو چیتن آنند سروپ آتما ہی وہی ادویت یعنی واحد برہم روپ ہی - اے جنک سکھوپتی
اوستھا مین جو آنند سروپ آتما ہی وہ آتما سجاتی بجاتی - سوگت بھید سے علیحدہ سویم
پرکاش برہم روپ ہی - اور وہی برہم روپ آتما جگیاسیون کر کے یگ وغیرہ باہرنگ
سادھن وبیبک بیراگ کھٹ سمپتی مموچھتا شرون منن ندھیاسن تت تونک پدارتھ کا
شودھن یہ آٹھ انترنگ سادھن انھین کل سادھنون کر کے حاصل ہونے لائق ہی
جو دل کی صفائی و قراری کا سادھن ہو اور گیان و شرون کا ساکھیات سادھن نہو
اُسکو باہرنگ سادھن کہتے ہین اور جنکا گیان ہین پاگیان سادھن شرون مین پرتکھ پھل ہو اُسکو
انترنگ سادھن کہتے ہین یعنی باہرنگ نام دور کا ہی اور انترنگ نام نزدیک کا ہی - اے جنک
اُس آنند سروپ آتما سے علاوہ دیگر کل اناتم اشیا فانی ہونے سے حاصل ہونے لائق
نہین ہین - یعنی اُنکی پراپتی کے لیے تردد کرنا بے فائدہ ہی - اے جنک بید کی شرتی ایک
آنند سروپ آتما کو ہی پرم گتی یعنی منزل مقصود و نجات روپ کر کے بیان کرتی ہی - اے
جنک یہ دولت عورت فرزند راج وغیرہ کوئی اس جیو کا پرم لوک نہین ہی - اور سکھوپتی
اوستھا مین یہ جیو جس آنند سروپ آتما کو پراپت ہوتا ہی - وہی آنند سروپ آتما

علیحدہ

ابچار

جیوکا پرم لوک ہی - ای جنک اس آنند سروپ آتماکے لیش ماتر یعنی قطرۂ آنند سے یہ کل
جیو نہایت خوش ہوکر جلتے ہین - ای جنک لذات محسوسات یعنی بشیدون کا جو آنند
ہی وہ ساپیکہک آنند ہی یعنی ایک دوسرے کی نسبت سے کم وبیشی والا ہی - اور آتما کا
آنند نرپیکہک آنند ہی - اب بشیون سے پیدا شدہ آنند مین ساپیکہتا یعنی ایک دوسرے
کی نسبت سے کم وبیشی ثابت کرکے دکہاتے ہین ای جنک اس مانش لوک مین جو نوجوان عمر والا
بجر کے مانند جسکا جسم ہو - اور بہیم سین وارجن کے مانند نہایت طاقت ور بہادر ہو -
اور مانند بیاس کے کل بید شاستردن کا عالم ہو - اور مانند شیوجی کے گوناگون کل استرون
ہتہیارون کے چلانے مین ہوشیار ہو - اور سات دیپون کا بادشاہ ہو - اور مانند
اسنی کمارون کے کل بیماریون سے مبرا اور کشف کرامات مین طاقت ور ہو - اور
نہایت شکیل پتی برتا نوجوان حسین کل اوصاف سے موصوف عورات ونہایت فرمانبردار
لائق کل اوصاف سے موصوف فرزند وغیرہ جسکے گھر مین موجود ہون - اور فیل اسپ
رتھ پیادہ ان چار قسم کی بے انتہا نہایت بہادرون کی فوج جسکے پاس موجود ہو -
ایسے چکرورتی راجہ یعنی شہنشاہ مین اس مانش لوک کا سُکھ ختم ہی یعنی اس سے
زیادہ مانش لوک کا آنند نہین ہی - اس چکرورتی راجہ سے سو حصہ زیادہ آنند پترلوک مین
پترون کو ہوتا ہی - پھر اُس پترلوک سے سو حصہ زیادہ آنند گندہرپ لوک مین گندہرپون
کو حاصل ہوتا ہی - پھر اُس گندہرپ لوک سے سو حصہ زیادہ آنند کرم دیوتاون کو حاصل
ہوتا ہی - اگنی ہوتر وغیرہ کرمون کے کرنے سے جو دیوتا جا کر ہوتے ہین وہ کرم دیوتا نام
سے موسوم ہوتے ہین - پھر کرم دیوتاؤن سے سو حصہ زیادہ آنند اجانج دیوتون کو حاصل
ہوتا ہی - بوقت پیدائش جہان کے جو دیوتا پیدا ہوے ہین وہ اجانج دیوتا نام سے
موسوم ہین - پھر اُس اجانج دیوتاؤن سے سو حصہ زیادہ آنند پرجاپت لوک کا ہی - پھر
اُس سے سو حصہ زیادہ آنند براٹ لوک کا ہی - پھر اُس براٹ لوگ سے سو حصہ زیادہ
آنند برہم لوک کا ہی - ہرا ن گربہ کے رہنے کی جگہ کو برہم لوک کہتے ہین ایسے برہم لوک
مین اپاشک لوگون کو، جو بشیون سے پیدا شدہ آنند ہوتا ہی اُس سے زیادہ بشیون

سے پیدا شدہ آنند یعنی محسوسات کا آنند دیگر کسی کا نہین ہی برہم لوک بشے جن آنند کی حد ہی - ای جنک اس طرح بشیون سے پیدا شدہ یعنی محسوسات کے آنند کی کمی و بیشی شرتی مین بیان کی ہی - مطلب یہ ہی کہ آتم گیان کا تلاشی کسی بشے سے پیدا شدہ آنند کی خواہش نہ کرے - ای جنک اس مانش لوگ سے لے کر برہم لوک تک جو بشیون سے پیدا شدہ آنند بیان کیے ہین اُنکے حاصل کرنے کے لیے دو قسم کے سادھن بیدمین بیان کیے ہین - ایک تو کال انتر یعنی بعد مرنے کے نتیجہ دینے والے کرم اُپاشنا روپ سادھن ہین - اور دوسرے جلدی نتیجہ دینے والے سادھن ہین وہ یہ ہین - کہ جس نے بموجب قواعد شاستر کے بیدون کے جاننے والے گورو سے اُن کے پاٹ یعنی مطالعہ و بیدون کے معنی پڑھکر کُل پاپ کرمون کو ترک کردیا ہی - اور لذات محسوسات کی آرزو سے برکنار ہی ایسے آرزو سے پاک بیدون کے ارتھون کے عالم شخص کو مانش لوک سے لے کر برہم لوک تک کل آنند حاصل ہوتے ہین - ای جنک سکھوپتی کی حالت کا جو ہم نے تم کو آنند کہا ہی - یہ سکھوپتی کا آنند کُل آنندون سے زیادہ ہی - اور اُس سکھوپتی مین بغیر برہمانند کے دیگر کوئی محسوسات کا آنند نہین ہی - اس باعث سے ایک پرماتم دیو ہی آنند سروپ ہی -

جنک بولا - ای سوامی جاگرت خواب سکھوپتی ان تینون اوستھاے علیحدہ جو آپ نے آتما کا سروپ پہلے اُپدیش کیا ہی اس سے مکتی حاصل نہین ہو سکتی - کیونکہ جنم مرن وغیرہ اور انکا باعث روپ جو کامنا یعنی آرزو ہین - یہ جنم مرن وغیرہ بکار آتما مین معلوم ہوتے ہین - انکا کھنڈن یعنی رد آپ نے نہین کیا - اس لیے انھین جنم مرن وغیرہ بکارون والا اسنساری جیو آتما کس طرح پرمانند روپ ہو سکتا ہی - مطلب یہ ہی کہ جنم مرن وغیرہ بکارون سے علیحدہ کر کے آتما کا سروپ آپ بیان کرین - ای مرید اس طرح راجہ جنک کے سخن سُنکر یاگولک اپنے دل مین بچار کرنے لگا - کہ راجہ جنک نہایت ہوشیار عقل مند ہی - کیونکہ اس نے کام پرشنون کے بر مانگ لینے سے مجکو باندھکر اپنے قابو مین کر لیا ہی - اور نہایت تکلیف برداشت کر کے سورج بھگوان کے تپ کرنے سے جو برہم بدیا مین نے اُس سے حاصل کی ہی - اب وہ کل

کال انتر

علیحدہ

سوال ہیر
سوال کرنے
کا بر مانگا

برہم بدیا یہ راجہ جنک کام پرشنون کے بر کرکے لیا چاہتا ہی - اے مرید اس طرح یاگولک منی اپنے دل مین بچار کرکے راجہ جنک کو اُپدیش کرنے لگا -

یاگولک بولا - اے جنک جب اس لوک کے جسم کے بھوگ دینے والے گناہ ثواب کرمون کا ناش ہوتا ہی - اور مستقبل کے جنمون کے نتیجہ دینے والے گناہ ثواب کرمون کی پرگٹتا ہوتی ہی یعنی ظاہر جب ہوتے ہین - تب یہ جیو آتما اس جسم کو چھوڑکر پرلوک مین جاتا ہی - دوسرے جسم کا نام پرلوک ہی - اور سوکھم شریر یعنی جسم لطیف روپ رتھ پر سوار ہوکر جاتا ہی - اور بوقت مرنے کے اس طرح شبد یعنی آواز کرتا ہی - اے میرے عزیز کل اوصاف سے موصوف فرزند - اور اے میری عزیز پتی برتا عورت - اور اے میری عزیز دولت تمھارے واسطے مین نے بہت پاپ کرم کرکے گوناگون ہزارہا تدارک کیے تھے اور صدہا تکلیف برداشت کرکے تم کو مین نے حاصل کیا تھا - اب تم کو مین یہان چھوڑکر اکیلا ہی پرلوک مین چلا جاتا ہون اس لیے مجکو لعنت ہی - کیونکہ تمھارے واسطے مین اپنے مادر پدر برادر وغیرہ کے ساتھ ہر وقت دنگا فساد کرتا رہا ہون اور جھوٹ فریب چالاکی وغیرہ گناہ کرتا رہا ہون اور ہر ایک کے ساتھ غیرت دشمنی وغیرہ کرتا رہا ہون - مگر تم نے میرے ساتھ کچھ وفاداری نہین کی - اس طرح بوقت مرنے کے عورت وغیرہ کے ہجر سے یہ جیو آتما گوناگون کی آواز کرتا ہی - اور پچھلے کیے ہوے گناہون کو یاد کرکے اس طرح کہتا ہی - ہاے افسوس ہی کہ مین بوقت حالت طفلی کے آپ سے کم زور لڑکون کو مارتا تھا - اور دیوتون کے مندرون مین جاکر مین بیوقوف اُن دیوتون کی مورتی پر جوتے مارتا تھا - اور اپنے مادر پدر کو نہایت سخت سخن کہتا تھا اور فقیرون برہمنون کو نہایت بدسخن کہتا تھا - ایسے ایسے گوناگون گناہ کے کرم مین بحالت طفلی کرتا رہا ہون - اور بحالت جوانی کے بہ سبب خواہش دولت کے واسطے جھوٹ فریب ٹھگی وغیرہ ہزارہا گناہ کے کرم کرتا رہا ہون اور چوری وغیرہ گناہ کے کرم کرتا رہا ہون اور بہ سبب غالب ہوجانے شہوت کے پرائی عورت سے زنا کرتا رہا ہون - اور اپنی عورت کے پابند ہوکر اُسکے کہنے سے اپنے مادر پدر برادر وغیرہ کے ساتھ لڑائی کرتا

رہا ہون - اور یار دوستون کے ساتھ مل کر شراب نوشی و مانس وغیرہ کھاتا رہا ہون اور
زبان کی لذت کے لیے مرغے بکرے وغیرہ کو مار کر اُنکا مانس کھاتا رہا ہون اور جوئے وغیرہ
ہزارہا گناہ کے کام کرتا رہا ہون - اور کنجریون کے ساتھ ہم بستر و اُنکے تماشہ وغیرہ دیکھنے مین
ہزارہا عیب کرتا رہا ہون - اور ست سنگ نیک صحبت وغیرہ سے کنارہ کش رہا ہون
اور اچھے نیک فقیرون کی خدمت تو یک طرف رہی مگر اُنھین فقیرون پر ہنسی مسخراپن
اور اُنکی شکایت وغیرہ کرتا رہا ہون اور اگر کوئی پرمیشور کے نام پر کچھ مجھ سے آکر مانگتا تھا -
اُنکو پیسہ دینا تو درکنار رہا - بلکہ مین سخت بدسخن اُنکو کہکر نکال دیتا تھا اور یار دوستون کی
مجلس مین بیٹھکر ہر وقت عورت کی باتین کہتا سُنتا تھا - پرمیشور کا نام کبھی بھول کر
زبان سے نہ لیتا تھا - اس طرح کے گوناگون بے شمار گناہ بوقت جوانی کے کرتا رہا ہون -
اور بحالت پیری کے یعنی بُڑھاپے مین میرے دل مین شہوت غصہ حرص موہ وغیرہ
بہت بڑھ گئے تھے - اُنھین کے سبب سے ہمیشہ مین دُکھی بے قرار رہا ہون - اور شہوت کا
غلبہ جب ہوتا تھا اُسوقت عورت کی نہ موجودگی مین نہایت تکلیف ہوتی تھی - اور
جس وقت عورت موجود ہوتی تھی اُس وقت جسم مین طاقت کچھ نہ ہوتی تھی - اور اعضا
مین کمزوری ہوگئی تھی - اور چشمون کی بینائی و گوش کا شنائی وغیرہ کل دور ہوگئی تھی اور
حرص غصہ موہ زیادہ بڑھ گئے تھے - اور عورت فرزند وغیرہ کل عیال مجکو مانند گندگی کے
جان کر نفرت کرتے تھے - کوئی میرا حکم نہین مانتا تھا اور نہ حسب دلخواہ میری خدمت
کرتے تھے - بلکہ اُلٹا نہایت بدسخت سخن مانند تیرون کے کہتے تھے - اور مین ہزارہا
گناہ کرکے اُنھین کی پرورش کرتا رہا اور جب اُنکو بسبب بیماری وغیرہ کے کچھ تکلیف
ہوتی تھی تب اُنکا موہ کرکے مین دُکھی رہتا تھا ایسے بے وفا عورت فرزند دولت وغیرہ
کے واسطے ہزارہا گناہ کرتا رہا ہون اور طفلی سے لے کر بوڑھاپے تک بہت دُکھ پاتا
رہا ہون اور بڑے بڑے عظیم گناہ کرتا رہا ہون - اے جناب اس طرح طفلی جوانی پیری کے
دکھون گناہون کو یاد کرتا ہوا وہ جیواب مرنے کے دکھون کو ظاہر کرنے لگا - کہ جس
طرح مٹی والے جل کے تالاب یعنی گندے جل والے تالاب مین کیچڑ سے لپٹی ہوئی مچھلی

آفتاب کی جلیش سے نہایت دُکھی ہوتی ہی - جس طرح ایسی بدحالت والی مچھلی کو ماہی گیر
پکڑ کر لے جاتا ہی - اسی طرح عورت فرزند روپ مٹی سے مشتمل گھر روپ تالاب مین سے
مانند مچھلی کے مجکو اب ملک الموت روپ ماہی گیر لے جائے گا - کیسا ہون مین - کہ
ادھیاتم ادھی بھوتک ادہی دیوک یہ جو تین پاپ ہین - بیماری وغیرہ جسمانی دُکھ ادھیاتم
تاپ ہی - اور چور سانپ شیر وغیرہ کا دُکھ ادھی بھوتک تاپ ہی - اور دھوپ گرہ جن وغیرہ
کا دکھ ادھی دیوک تاپ ہی - انھین تین تاپ روپ آفتاب کی تپش سے مین نہایت
تپایا ہوا ہون - اور شہوت غصہ وغیرہ کیچڑ سے لپٹا ہوا ہون اور سخت افسوس ہی کہ اب اس
مرنے کے وقت میرے ہاتھ پانون وغیرہ کل اعضا بے حرکت ہوتے جاتے ہین - اور
چشم گوش وغیرہ کل حواس مین دیکھنے سُننے وغیرہ کی طاقت اب دور ہوتی جاتی ہی -
اور پران بھی اپنی جگہ کو چھوڑ کر اوپر چلا آتا ہی - اور بہتر ہزار بچھو کاٹنے کے مانند اس مرنے
کے وقت مجکو تکلیف ہو رہی ہی - بغیر میرے اس وقت کے دُکھ کو دیگر کون سا جیو
جان سکتا ہی - ای جنک اس طرح مرنے کے وقت گوناگون کے شبد کرتا ہوا اور
اونچے سوانس لے کر پرانون کو ترک کرتا ہی - اب جس طرح جسم کثیف کو چھوڑ کر بذریعہ گناہ
ثواب کرمون کے دوسرے جسم کو اختیار کرتا ہی - وہی اب بیان کرتے ہین - ای جنک
مرنے سے پہلے بحالت زندگی اس جیو آتما کو استھول سوکھم یعنی جسم کثیف و جسم لطیف
دونون اجسام مین تداتم ادھیاس ہوتا ہی یعنی دونون کو اپنا واحد سروپ مانتا ہی -
اور جب مرنے کے وقت اس جسم کثیف کو چھوڑتا ہی - تب نہایت دُکھی ہوتا ہی - ای جنک
اس جسم کے چھوڑنے کے وقت جس جس راستہ سے باہر نکلتا ہی - اور جس جس جگہ کو پراپت
ہوتا ہی - اسکا بیان کرتے ہین - ای جنک اس جسم کے بارہ دروازے ہین - دو چشم -
دو گوش - دو بینی - ایک دہن یعنی مکھ - ایک پیشاب کا راستہ - ایک گندگی نکلنے
کا راستہ - ایک سر کے اوپر جو مورہ استھان یعنی دشم دوار - اور ایک نابھی یعنے
ناف - یہ بارہ دروازہ اس جیو آتما کے نکلنے کے ہین جس طرح بادشاہ اپنے بارہ دروازہ
والے شہر مین رہتا ہی - جب باہر کسی دیگر شہر کو جانا چاہتا ہی تب اُسکی طرف جانے والے

راستہ سے نکلتا ہی - اسی طرح یہ جیو آتما بھی اپنے کرمون کے نتیجہ بھوگنے کے واسطے مطابق گناہ
ثواب روپ اپنے کرمون کے جس جس دروازے سے باہر نکلتا ہی - اُسی اسی جسم کو جاکر
پاتا ہی - اے جنک بوقت مرنے کے یہ جیو آتما جب گندگی کے نکلنے کے رستہ سے باہر نکلتا ہی
تب دوزخ مین جاتا ہی - اور جب پیشاب خانہ کے راستہ سے اس جسم کے باہر نکلتا ہی -
تب شہوت سے مغلوب کبوتر بندر وغیرہ اجسام کو جاکر پاتا ہی - اور اگر ناف کے راستہ
سے یہ جیو آتما اس جسم سے باہر نکلتا ہی تب جن پریت وغیرہ جونیون کو جاکر پاتا ہی - اور
اگر یہ جیو جب منہ کے راستہ سے باہر نکلتا ہی تب جو جونیان اناج کے کھانے مین زیادہ تر
مبتلا ہین انھین جونیون کو جاکر پراپت ہوتا ہی - اور جب بینی کے راستہ سے یہ جیو آتما
جسم سے باہر نکلتا ہی تب خوشبو مین مبتلا جونیون کو جاکر پاتا ہی - اور جب گوش کے
راستہ سے یہ جیو آتما جسم سے باہر نکلتا ہی تب گندھرب لوک کو پراپت ہوتا ہی - اور جب
چشمون کے راستہ سے یہ جیو آتما جسم سے باہر نکلتا ہی - تب سورج لوک چندر لوک اگنی
کو پراپت ہوتا ہی - اور سر کے اوپر مورده استھان دشم دوار سے جب یہ جیو آتما جسم سے
باہر نکلتا ہی - تب بہشت و برہم لوک کو جاکر پراپت ہوتا ہی - اے جنک جب یہ بدھی روپ
پرکاش والا جیو آتما جب اس جسم سے باہر نکل کر جاتا ہی - تب قوت حرکت والا پران
بھی ساتھ جاتا ہی اور کل حواس بھی جیو آتما کے ساتھ چلے جاتے ہین - اے جنک اس جسم کا
یہ جیو آتما جب ترک کرکے دوسرے جسم مین جاتا ہی - تب یہ دو چیزین ساتھ لے جاتا ہی -
ایک پن پاپ روپ کرم اور دوم پچھلے جنمون مین ان بھوگے ہوے جو اشیا ہین اُنکے
سنسکار یعنی خیالات یہ دونون ساتھ لے جاتا ہی - وہان جاکر پن پاپ کرم تو اس
جیو کو سُکھ دُکھ نتیجہ بھوگنے کے موافق جسم کو اختیار کرلیتے ہین اور دوسرے سنسکار
یعنی خیالات پہلے اُس اُس جسم کے بیوہارون مین رغبت دلاتے ہین - اے جنک یہ
جیو آتما نیک بد کرمون کے موافق اعلے ادنی اجسام کو پاتا ہی صرف جسم کے دروازون کے
نکلنے سے جونیون کے پانے مین مطلب نہین - خلاصہ یہ ہی کہ گناہ ثواب روپ کرم جیسے
ہوتے ہین انھین کرم کے موافق جسم کے بارہ دروازون کے راستہ سے نکل کر اُسی اسی

گتی کو جاکر پراپت ہوتا ہی۔ پن کرم سے دیوتا وغیرہ جسم کو جاکر پاتا ہی اور پاپ کرم
سے سنگ وغیرہ اجسام مین جاکر داخل ہوتا ہی۔ جیسے جیسے کرم جیو کے ہوتے ہین۔
اُسی طرح اپنے گناہ ثواب افعال کے موافق دیوتا انش سانپ سنگ درخت وغیرہ
اجسام کو پاتا ہی۔ اس طرح مرنے کے وقت کے دُکھ بیان کرکے اب دوزخ مین جو دُکھ
پائے جاتے ہین اُنکا بیان کرتے ہین۔ ای جنک یہ جیو آتما جب گناہون کے سبب
سے دوزخ مین جاتا ہی تب وہان بڑے دُکھون کو پاتا ہی۔ اُن کُل دکھون کے بیان
کرنے سے ہم کو بھی نہایت خوف ہو کر جسم کانپنے لگتا ہی۔ اس لیے مختصر سے وہ دوزخ
کے دُکھ بیان کرتا ہون۔ ای جنک جس جس گناہ کے کامون سے اس جیو کو دوزخ
مین دُکھ ملتا ہی انھین گناہون کے کامون کو تم یکسو دل ہو کر سُنو۔ ای جنک اس
لوک مین یہ جیو جس جس دل وگویائی وجسم سے دیگر کو دُکھ دیتا ہی تب وہ جیو بھی پرلوک مین
اُس دُکھ دینے والے کو اُسی اُسی دل وگویائی وجسم سے دُکھ دیتا ہی۔ ای جنک جو
شخص راستہ مین چوری ڈکیتی وغیرہ کرتا ہی۔ تب وہ شخص مرکر دوزخ مین جاتا ہی۔
اُسکو نزدیک راستہ بھی لاکھون کوس تک دور دراز نظر آتا ہی۔ اور جو شخص جوتے کی
چوری کرتا ہی۔ تب اُسکو یم دوت تیز لوہے کے کانٹو پر ننگے پانون چلاتے ہین۔ اور جو شخص
شراب نوشی کرتے ہین تب اُسکے مُکھ مین یم دوت نہایت آتش سے تپائی ہوئی شراب
ڈالتے ہین۔ اور جو شخص زر کی چوری کرتا ہی۔ تب اُسکو یم دوت آتش سے تپائے ہوئے
زر کے بستر گلے مین پہناتے ہین۔ اور جو شخص پرائی عورت سے زنا کرتا ہی۔ تب اُسکو
یم دوت آتش سے تپائی ہوئی لوہے کی بنی ہوئی عورت کی تصویر گلے مین لگواتے ہین
ای جنک اس طرح سے یہ جیو یہان جو جو گناہ کرتا ہی۔ تب اُسی گناہ کرم کے موافق نتیجہ
بھوگتا ہی۔ اور جو شخص کسی دیگر کو گناہ کے کام مین بغیر اُسکی مرضی کے جبراً لگاتا ہی۔
تب اُس گناہ کا نتیجہ اُسکے پاپ مین لگانے والے کو ملتا ہی۔ یعنی اُسکے پریرنے
والے کو ملتا ہی۔ اگر پاپ کرنے والے کی مرضی اپنی بھی ہو تب وہ بھی پاپ مین شامل
گنا جاتا ہی۔ ای جنک جب یہ پاپی جیو مرنے لگتا ہی۔ تب اس گناہگار جیو کو یم دوت

سوزے

پھانسیون سے باندھ کرلے جاتے ہین اور رستہ مین وہ یم دوت اُس پاپی جیو کو اس طرح کہتے جاتے ہین۔ ای گناہ گار پاپی جیو اگنی ہوتر وغیرہ کرمون کے بہشت کے دینے والا اور شروَن منن وغیرہ سادھنون کرکے نجات کا دینے والا یہ جسم انسان تھا ایسا بے بہا مشکل سے حاصل ہونے والا اتنی جسم کو پاکر تم نے کوئی ثواب کا کام نہین کیا۔ بلکہ اُلٹا اپنے جسم وعیال کی پرورش کرنے کے لیے گوناگون گناہ کے کامون کو کرتے رہے ہو۔ ای بے وقوف پاپی جیو بغیر جسم انسان کے دیگر کسی اجسام مین پن کرم نہین ہوسکتا تھا ایسے انمول یعنی بے بہا جسم انسان مین تم گناہ کے کام کرتے رہے ہو۔ ای پاپی جیو جن عورت فرزند وغیرہ کے واسطے تم گناہ کے کام کرتے رہے ہو۔ وہ کل عورت فرزند خویش وغیرہ عیال کے بے وفا لوگ تم کو شمشان یعنی مسان مین اکیلا چھوڑ کر واپس گھر کو چلے جاتے ہین۔ ایسے بے وفا عورت فرزند وغیرہ عیال کے لیے تم پاپ کرمون کو کرتے تھے اس لیے تم کو لعنت ہی۔ ای پاپی جیو واسطے عیال کی پرورش کے تم نے جو جو گناہ کے کرم کیے ہین وہ کل گناہ تمھارے ساتھ اپنا دُکھ روپ نتیجہ دینے کے لیے آتے ہین۔ اے گناہگار اگر تم نیک کرمون کو کرتے۔ تب وہ نیک کرم تم کو سُکھ روپ نتیجہ دینے کے لیے ساتھ آتے۔ مگر تم نے کوئی ثواب کا کام نہین کیا صرف گناہ کے کام کرتے رہے ہو۔ اس لیے تم پہلے انھین گناہون کا دُکھ روپ نتیجہ جو کہ تم نے کیے ہین بھوگو۔

قول مترجم کا۔ جس طرح منصف تحصیلدار وغیرہ مجسٹریٹون کی کسی دیگر ضلع مین جب تبدیلی ہوتی ہی۔ تب نیک بد اُنکا اعمال نامہ ساتھ چلا جاتا ہی۔ اسی طرح یہ جیو جب جسم کو چھوڑ کر پرلوک مین جاتا ہی تب نیک بد اعمال نامہ اس جیو کا ہمراہ جاتا ہی۔ یم دوت بولے ای پاپی جیو اس لوک مین یگ وغیرہ نیک کرمون کو جو شخص کرتا ہی وہ شخص اس جسم کو چھوڑ کر دکھناین دھوم مارگ کے ذریعہ پترلوک و چندرلوک و سورگ لوک مین جاکر گوناگون محسوسات کے مزہ اُڑاتا ہی یعنی سکھون کو بھوگتا ہی ای گناہگار جیو یگ وغیرہ کرم جسم کرکے ہوتے ہین اور اُپاسنا یعنے عبادت

من کر کے ہوتی ہی - اس لیے یگ وغیرہ کرم جسمانی یعنی شاریرک کہے جاتے ہین - اور اُپاسنا کرم
مانسی کہا جاتا ہی - اور یگ وغیرہ جسمانی کرمون سے بہشت لوک حاصل ہوتا ہی - اور اُپاسنا
سے برہم لوک حاصل ہوتا ہی - تم بے وقوف نے ان دونون مین سے ایک بھی نہین کیا مطلب
یہ ہی کہ جب تم نے بہشت کے حاصل ہونے کے باعث یگ وغیرہ کرم نہین کیے - تب
تم بغیر اُپاسنا کیے برہم لوک مین کس طرح جا سکتے ہو - اب برہم لوک مین جانے والے ادھکاری
لائق کا و برہم لوک کے سروپ کا و برہم لوک کے راستہ کا بیان کرتے ہین - اے پاپی جیو جس
شخص نے لذات محسوسات کو ترک کر کے برہم چرج یم نیم وغیرہ سادھنون کو تعمیل مین لایا ہی
یعنی اختیار کیا ہی - اور گورو شاستر کے اُپدیش سے گوناگون اُپاسنا کو جان کر پانچ اگنی بدیا
روپ اُپاسنا کو یا کسی دیگر اہنگرہ اونکار وغیرہ کی اُپاسنا کو کرتا ہی ایسا ادھکاری
اُپاسک یعنی عابد شخص برہم لوک کو پراپت ہوتا ہی - اے پاپی جیو جو شخص اونکار کی اہنگرہ
اُپاسنا کرتا ہی وہ شخص دیوجان کے مارگ یعنی راستہ سے برہم لوک مین پراپت ہوتا ہی
اب اُس برہم لوک کے راستہ کا اور اُس برہم لوک کے سروپ کا بیان کرتے ہین - کہ اُپاسک
شخص بوقت مرنے کے سکھمنا نام ناڑی یعنی رگ سے جسم کے باہر نکل کر اگنی دیوتا کو پراپت
ہو کر پھر دن کے ابھمانی دیوتا کے لوک کو پھر شکل پکھ و اُتراین چھ ماہ و سمت سر کے ابھمانی
دیوتا کو پراپت ہوتا ہی یعنی انکے ابھمانی دیوتا فی فی دیوتا کے ساتھ جا کر دیو لوک کو
پراپت ہوتا ہی - پھر دیو لوک سے وایو لوک و آدت لوک و چندر لوک و بدت لوک کو پراپت
ہوتا ہی اور اُس اُس لوک کا دیوتا بھی ایک ایک ساتھ جاتا ہی پھر امانو پورش آکر بدت لوک
سے اُس اُپاسک کو برہم لوک مین اپنے ساتھ لے جاتا ہی - منو کی پیدا وار مین جو
نہو اُسکو امانو پورش نام کر کے کہتے ہین - اب جس برہم لوک مین اُپاسک جاتا ہی - اُسکا
بیان کرتے ہین - اے پاپی جیو وہ برہم لوک کیسا ہی کہ برن لوک اندر لوک پیراٹ لوک انہین
تین لوکون سے پرے ہی - اور پھر کیسا ہی کہ جس برہم لوک مین ایک آر نام تالاب ہی - اور
دوسری بجرا نام ندی ہی جب امانو پورش اُس اُپاسک کو لے جاتا ہی تب بدت لوک سے چل کر
آگے آر نام تالاب کے اوپر کے کنارہ پر اُس اُپاسک کو کھڑا کر دیتا ہی - تب ہرن گربھ روپ

برھما کے حکم سے پانچ سو حور یعنی اپسرا گوناگون خوشبودار پھول تیل اشنان کے لیے ہاتھون مین لے آتی ہین اور گوناگون بستر وزیور وبھوجن لے آتی ہین اُسکو تیل وغیرہ لگاکر اشنان کرا کے خوب عمدہ بستر زیور پہنا کر بھوجن کھلاتی ہین یعنی جس طرح برھما کو روزمرہ زیب دار کر کے بھوجن وغیرہ سے خدمت کرتی ہین - اسی طرح اُن حورون اپسرون سے زیب دار کیا ہوا یہ اُپاشک شخص اُس آر نام ہرد یعنی تالاب کے پار کے کنارے پر جاکر کھڑا ہوتا ہی ایک لحظہ مین - وہان پار کے کنارے پر تیش مہورت یعنی جن کو شرتی مین یشٹیہ نام کر کے کہا ہی - وہ وہان قائم ہوتے ہین - ارتھ یہ ہی کہ گوناگون خیالات پیدا کر کے اُپاشک کی اُپاشنا کا ناش کرین اُسکو مہورت کہتے ہین - وہ کُل بھاگ جاتے ہین - پھر وہ اُپاشک یعنی عابد بجرا نام ندی یعنی دریا کو پہونچ کر اپنے کُل پاپون کو دشمنون کو دے دیتا ہی - یعنی جو اُسکی شکایت کرتا ہی - وہ اُسکے گناہون کو لے لیتا ہی - اور ثواب اپنے دوستون کو دے دیتا ہی یعنی جو اُسکی تعریف کرتا ہی وہ اُسکے ثوابون کو لے لیتا ہی - اسطرح وہ اُپاشک اپنے گناہ ثواب کرمون کو دے کر بعد ازان ایک لحظہ مین اس بجرا ندی یعنے دریا سے پار ہو کر پھر ایک ال نام درخت کو جاکر پراپت ہوتا ہی - پھر وہان سے آگے شالج نام استھان کو پراپت ہوتا ہی پھر وہان سے آگے اپراجت نام برھما کے مندر کو جا کر پراپت ہوتا ہی پہلے ال نام درخت سے خوشبو اسکو حاصل ہوتی ہی - اور شالج نام استھان سے اسکو عمدہ رس حاصل ہوتا ہی - اور اُس اپراجت نام مندر کو پراپت ہو کے اس اُپاشک کے اندر برھما کا تیج یعنی اقبال آکر داخل ہوتا ہی - اُس اقبال کے داخل ہونے سے وہ اُپاشک شخص برھما کے برابر اقبال والا ہوجاتا ہی - پھر اُس اپراجت نام برھما کے مندر کے دروازہ پر ایک اندر نام دوم پرجاپت نام دربان یعنی دوارپال رہتے ہین - وہ دونون دربان اُس اُپاشک کو مندر کے اندر جانے کا راستہ دے کر وہ دربان آپ ہی بیخوف کے اُسکے ہمراہ جاتے ہین - پھر وہ اُپاشک برھما کے بھو پرمت نام سبھا کو جا کر پراپت ہوتا ہی - وہان سبھا مین جانے سے اُس اُپاشک کے اندر برھما کا یش یعنی نیکنامی تعریف آکے داخل ہوتی ہی - تب برھما کے برابر یش والا نیک نام ہوجاتا ہی - پھر بدھی

روپ وید کا یعنی سنگھاسن پر جسکے اوپر ہرن گربھ روپ برہما بیٹھا ہی جا کر مقیم ہوتا ہی جس برہما
کے محسوسات سے پیدا شدہ آنند سے پرے دیگر کوئی زیادہ مرتبے جن آنند نہین ہی - اور جس
برہم لوک مین سوم سرون نام اشتھ یعنی پیپل کا درخت ہی جس سے امرت یعنی آب حیات
ٹپکتا گرتا رہتا ہی - اس برہم لوک مین اُپاسنا کنندہ شخص جا کر پراپت ہوتا ہی - اور جو اشخاص
ست سنکلپ ست کام وغیرہ اوصاف والے یعنی گنون والے سگن برہم کا دھیان کرتے
ہین - وہ بھی یہان جسم کو چھوڑ کر برہم لوک مین جاتے ہین - اے پاپی جیو تم نے اُس سگن برہم کا
دھیان بھی نہین کیا - یعنی جب تم سے آسان سگن برہم کا دھیان بھی نہین ہو سکتا تب
نہایت مشکل نرگن برہم کا دھیان تم کس طرح کر سکو گے - اے پاپی جیو کیا وہ نرگن برہم ہی
جسکے سا لکیات کا رگیان سے یہ ادھکاری طالب نجات شخص جنم مرن وغیرہ جہان کی
قید سے رہائی پا کر سرور ابدی نجات کو حاصل کرتا ہی - اے پاپی جیو تم نے پانچ اگنی بدیا روپ
اُپاسنا بھی نہین کی - وہ پانچ اگنی بدیا روپ اُپاسنا یہ ہی - نمبر ۱ - سورگ لوک - نمبر ۲ - میگھ
نمبر ۳ - زمین - نمبر ۴ - مرد - نمبر ۵ - عورت - انھین پانچون کو اگنی روپ جان کر تصور یعنی دھیان
کرے - اور نمبر ۱ - شردھا - نمبر ۲ - سوم رس - نمبر ۳ - بارش - نمبر ۴ - اناج - نمبر ۵ - نطفہ -
انھین پانچون کو سلسلہ وار انھین پانچون اگنیون کی آہوتی روپ جان کر تصور کرے -
اسکا نام پانچ اگنی بدیا روپ اُپاسنا ہی - یہ اُپاسنا اپنکھدون مین مفصل کہی ہوئی ہی - اے
پاپی جیو پہلے کیے ہوئے ثواب کے نتیجہ کو تم نے سورگ یعنی بہشت مین بھوگ کر بعد ازان
مادر کے شکم مین اکر بہت دُکھ پاتے ہین - جن دکھون کا بیان زبان سے باہر ہی - پھر اس
مادر کے شکم سے باہر نکل کر مادر پدر کے خون کے نطفہ سے پیدا شدہ اور گندگی پیشاب وغیرہ
غلاظت کا گھر جو یہ جسم ہی اس غلیظ جسم مین آتم بدھی کر کے تم بے وقوف نے شاسترون و
لوگون سے برخلاف گناہ کے کام کرتے رہے ہو - اس لیے تم کو لعنت ہی - اور اے پاپی جیو تم
نادان اچھے فقیرون و بیدون شاسترون و لوگون و دیبی دیوتا وغیرہ کی سب فائدہ
شکایت کرتے رہے ہو - اور مانس شراب زنا جوا چوری جھوٹ فریب - ٹھگی بازی
جیو ہتیا وغیرہ بہت بے شمار گناہ کے کام کرتے رہے ہو - اس لیے اب تم کو انھین

گناہوں کا نتیجہ دوزخ میں سخت دُکھ بھوگنا پڑے گا۔ اور تم وہاں دوزخ میں دُکھی ہو کر ہا ہا کار کر کے پکارو گے۔ اور کوئی وہاں عورت فرزند وغیرہ تمہارا مددگار نہ ہوگا۔ اے جنک اس طرح سے وہ یم دوت نہایت سخت سخن کہکر اُن پاپی جیووں کو دوزخ میں ڈال کر نہایت بھاری دکھ دیتے ہیں۔ اے جنک صرف دوزخ ہی میں اُنکو دُکھ نہیں ہوتا بلکہ جنم مرن کے وقت بھی مانند دوزخ کے دُکھ ہوتا ہے۔ اے جنک جس طرح جسم کی موجودگی کے وقت اور جنم مرن کے وقت اس مانش لوک میں دُکھ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنم مرن کا دکھ برہم لوک و سورگ لوک و پاتال لوک وغیرہ ہر ایک لوک میں برابر ہوتا ہے۔ اے جنک یہ کُل دکھ ادھیاس سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ آتما جس جس کے ساتھ تداتم ادھیاس کرتا ہے یعنی جس جس کے ساتھ بلا فرق غرض تعلق رکھتا ہے۔ اُسی اُسی سنگیا یعنی نام والا ہو جاتا ہے اور اُنھیں کے دھرموں یعنی اوصاف کے ادھیاس والا بھی ہو جاتا ہے مثلاً جس طرح یہ آتما بدھی کے تداتم ادھیاس سے یعنی بلا فرق تعلق سے بگیان مئی نام والا ہو جاتا ہے۔ اور میں نہایت عقیل دانا ہوں اسطرح بدھی یعنی عقل کے دھرم جوہر اپنے میں ماننے لگ جاتا ہے اور من پران حواس جسم وغیرہ کے ساتھ تداتم ادھیاس سے انھیں کے جنم مرن بھوک و پیاس غم فکر دیکھنا سُننا وغیرہ دھرموں کو اپنے میں ماننے لگتا ہے۔ یعنی میں پیدا ہوا ہوں اور میں فوت ہو جاؤنگا یہ جنم مرن جسم کے جوہر ہیں۔ اور میں بھوکا پیاسا ہوں یہ بھوک پیاس پران کے دھرم ہیں اور میں غمگین متفکر ہوں۔ یہ غم فکر من کے دھرم ہیں۔ اور میں نے دیکھا سُنا کھایا پیا ہے۔ یہ دیکھنا سُننا کھانا پینا چشم گوش زبان وغیرہ کا دھرم ہے مگر انھیں کے ساتھ واحد تعلق رکھنے سے انھیں کے دھرم اپنے میں ماننے لگ جاتا ہے۔ کہ جس طرح اپنے فرزند وغیرہ کے واحد تعلق رکھنے سے فرزند کے فوت ہوئے کہتا ہے والد کہ میں مرگیا ہوں اگرچہ فرزند فوت ہوا ہے۔ مگر بے وقوفی سے یہ والد اپنے کو فوت شدہ کہتا ہے۔ اے جنک اگرچہ یہ آتما دراصل واحد خالص پاک ذات روپ ہے۔ مگر تاہم بدھی وغیرہ محدود اشیا کی اُپادھی سے گوناگوں بہت اقسام کا ناپاک ہو کر نظر آتا ہے۔ جس طرح ایک آکاش بادل اندھیری وغیرہ گھڑے کوٹھے وغیرہ کی اُپادھی کے سبب سے

گوناگون بہت اقسام کا ناپاک ہوکر نظر آتا ہی - اسی طرح ایک ہی آتما بدھی وغیرہ کی اُپادھی
سے گوناگون بہت اقسام کا ہوکر اگیانی لوگونکو نظر آتا ہی اے جنک یہ وحد آتما اگیان روپ مایا شکتی
سے گوناگون جہان کو پیدا کرتا ہی - اور اُس جہان کی اشیا مین تداتم ادھیاس یعنی واحد
تعلق کرکے یہ مین ہون یہ چیز میری ہی اس طرح اہنکار مم یعنے اہنگتا ممتا ابھمان کرکے
جنم مرن وغیرہ دکھون کو اپنے مین مانتا ہی - اور جب گیان کرکے اگیان دور ہوتا ہی -
تب پرمانند یعنی سرور ابدی مین مست ہوکر اپنے آپ مین مقیم ہوتا ہی - اب کام یعنے
خواہش کو کُل دکھون کی بنیاد کرکے بیان کرتے ہین - اے جنک یہ پرماتم دیو انرچنی روپ
ابدیا کے سنبندھ یعنے تعلق سے پہلے کام کو پیدا کرتا ہی - بعد ازان آکاش وغیرہ کل
جہان کو پیدا کرتا ہی - جس طرح بید کی شرتی مین لکھا ہوا ہی - وہ اب بیان کرتے ہین
اے جنک وہ مایا بششٹ یعنی مایا سے مشتمل پرماتما بوقت پیدائش جہان کے کام
یعنی خواہش کی - کہ مین ایک سے بہت روپ یعنی گوناگون اشکال کرکے ظاہر ہوجاؤن
تب اُس پرماتم دیو نے اس سنکلپ سے کثیف و لطیف روپ کل جہان کو پیدا کیا - اے جنک
صرف بید کی شرتی مین جہان کا باعث کام کو نہین کہا - بلکہ لوگون کے بیوہار مین بھی
کام کو کُل دکھون کی بنیاد ظاہر کی ہی - کیونکہ جب یہ شخص کام یعنی کامنا یعنی خواہش
کرتا ہی کہ فلان چیز کو حاصل کرون - اس طرح جب یہ پہلے خواہش کرتا ہی - تب اُسکے
لیے تدارک کرتا ہی - اس باعث سے خواہش ہی جہان کا کارن ہی - کیونکہ بغیر خواہش کے
کسی اشیا کے لیے تدارک نہین کرتا - اور کام و کامنا و اچھا و خواہش انھین سب کے
معنی ایک ہین - صرف نام انکا علنحدہ علنحدہ ہی ورنہ معنی سب کے ایک ہین - اے جنک
یہ آتما پہلے اس طرح خواہش کرنے سے بعد ازان نیک بد ثواب گناہ کرمون کے سبب
سے اُنکا اُسکو دکھ نتیجہ جاکو بھوگتا ہی - اے جنک اس سے یہ ثابت ہوتا ہی - کہ کام ہی جیون
کو دکھ کا کارن ہی - اے جنک بوقت مرنے کے جس جس اجسام کی یہ جیو آتما خواہش کرتا ہی
اُسی اسی جسم کو بعد مرنے کے پاتا ہی - مطلب یہ ہی کہ بعد مرنے کے دوسرے جسم کے
پراپت ہونے کا باعث خواہش ہی - اگر بوقت مرنے کے دیوتا کی خواہش ہوگی - تب

دیوتا جاکر ہوگا - اور اگر بوقت مرنے کے سگ وغیرہ کی خواہش ہوگی تب سگ وغیرہ
اجسام کو جاکر پائے گا جس اجسام کی خواہش ہوگی اُسی اُسی اجسام کو پائے گا -

اعتراض - اگر بعد مرنے کے دوسرے جسم کے ملنے کا کارن خواہش ہی تب یہ جیو بوقت
مرنے کے دیوتا وغیرہ افضل اجسام کی خواہش کس باعث سے نہین کرلیتا -

جواب - ای جنک یہ جیو اپنے اختیار سے دوسرے اجسام کی خواہش نہین کرتا -
پچھلے گناہ ثواب افعال کی حرکت یعنی پریرنا سے اسکو خواہش پیدا ہوتی ہی - ای جنک
بوقت مرنے کے اگر ثوابون کا زور بہت ہوتا ہی - تب بعد مرنے کے دیوتا وغیرہ افضل
اجسام کو پاتا ہی - اگر بوقت مرنے کے پاپ کرمون کا زیادہ زور ہوتا ہی - تب سانپ
وغیرہ اجسام کو جاکر پاتا ہی - اگر گناہ ثواب دونون ملے ہوے ہوتے ہین - تب یہ جیو
آتما جسم انسان کو جاکر پاتا ہی - اور اُنہین کرمون کے مطابق اس جیو کو بوقت مرنے
کے خواہش بھی پیدا ہوآتی ہی - ای جنک اس طرح کل جنم مرن دکھ سکھ وغیرہ کا
باعث کام یعنی خواہش ہی - یہ خواہش ہی کل دکھون کی بنیاد ہی - ای جنک جس طرح
نٹ بازی گر باعث دولت کی خواہش کے جہان کے لوگون کے خوش کرنے کے
لیے گوناگون لباسون کو اختیار کرتا ہی - اسی طرح یہ جیو باعث گناہ ثواب کرمون کے
سکھ دُکھ نتیجہ بھوگنے کے واسطے گوناگون اجسام کو اختیار کرتا ہی - ای جنک جنم مرن جہان
دکھون کا باعث خواہش روپ کام ہی ہی - ای جنک یہ خواہش روپ کام تین لوکون
کی بادشاہی حاصل ہونے سے بھی شانت یعنی ختم نہین ہوتی - ای جنک جس طرح آتش
لکڑیون کے ڈالنے سے ازحد زیادہ بڑھ جاتی ہی شانت نہین ہوتی اسی طرح نعمتیون کے
حاصل ہونے سے یہ خواہش روپ آتش ازحد زیادہ ترقی کو پاتی ہی شانت نہین ہوتی -
ای جنک یہ خواہش روپ کام صرف ایک بیراگ ہی سے دور ہوتا ہی - اور خواہش روپ
کام کے دور ہوجانے سے سرور ابدی حاصل ہوتا ہی - ای جنک انوے بتریک کرکے
یہ خواہش ہی دُکھ کا کارن ہی - جسکی موجودگی سے جو موجود ہو اُسکو انوے کہتے ہین -
جس طرح مٹی کی موجودگی مین گھڑا موجود ہوتا ہی - اسی طرح خواہش کی موجودگی مین کل

جیسی متی ویسی گتی

جنم مرن روگ کی جڑ ہی بنا ہے

دکھ موجود ہوتے ہین - اور جس جگہ نہ ہونے سے جو نہ ہو اُسکو تبریک کہتے ہین - جس طرح
مٹی کے نہ ہونے سے گھڑا بھی نہین رہتا - اسی طرح خواہش نہ ہونے سے دُکھ بھی نہین
رہتے - اے جنک جس طرح جاگرت و خواب کی حالت مین خواہش ہوتی ہی تب وہان
دُکھ بھی موجود ہوتے ہین - اور سکھوپتی و سمادی کی حالت مین خواہش نہین ہوتی
اس لیے وہان دُکھ بھی کوئی نہین ہوتا - وہان عین آنند ہی آنند ہوتا ہی - اے جنک
جس نے خواہش روپ کام کو ترک کیا ہی اُسکو بمع سنکلپ بکلپ وغیرہ برتیون کے
یعنی بمع خیالات کے من اور جہان کے پیدا کرنے والی مادر ابدیا دُکھ نہین دے سکتی -
مطلب یہ ہی کہ جس نے خواہش روپ کام کو ترک کیا ہی وہ شخص مانند جیون مکت
کے ہمیشہ سکھی رہتا ہی - اے جنک جس طرح سکھوپتی مین خواہش کے نہ ہونے سے
یہ انسان نشکام بھاو یعنے بلا آرزو ہوتا ہی - اسی طرح پچھلے ثوابون کے اقبال کے
زور سے یہ جیو جب ترتیبر بیراگ کو حاصل کرتا ہی - تب کل آرزو سے برکنار نشکام
بھاو کو پراپت ہوتا ہی - مطلب یہ ہی کہ عالم شخص آتم کام یعنی آتما کی خواہش والا
ہونے سے آپت کام یعنی پورن کام ہوتا ہی - اس لیے وہ بلا آرزو یعنی بے خواہش ہی
کیونکہ کل آنند ون کا آتما سمندر ہی جسکو آتما کی نہایت خواہش ہی - وہ شخص جہان
کے اشیا کی آرزو بالکل نہین رکھتا - اس لیے وہ پورن کام ہونے سے نشکام یعنے
بلا آرزو ہی - خلاصہ یہ ہوا کہ آتم کام عالم یعنے گیانی شخص کل کو آتم روپ کرکے جانتا ہی
اور کل سادھنون کرکے مستعمل ہو کر مین برہم ہون یہ وحدانیت برہم آتم سروپ کا
گیان ہی خواہش کے دور ہونے سے سرور ابدی نجات کے حاصل ہونے کا
باعث ہی - اے جنک جو آنند بے خواہش شخص کو کل آرزو کے ترک کرنے سے حاصل
ہوتا ہی - وہ آنند برہم لوک مین و سورگ لوک مین و مانش لوک وغیرہ کسی لوک مین
نہین ہی - کیونکہ بید کی شرتی مین کہا ہی - کہ جس طرح یہ لوک کرمون سے پیدا شدہ ہونے
سے فانی ہی - اسی طرح سرگ لوک وغیرہ بھی کرمون سے پیدا شدہ ہونے سے فانی ہین
مطلب یہ ہی کہ دونون لوک کرمون سے پیدا شدہ ہونے سے فانی ہین - اے جنک

دونون لوک آپ فانی ہین تب اُنکا آنند کس طرح قائم رہ سکیگا - ای جنک لذات محسوسات کی خواہش ہی انہین جیوون کو آتم ساکھیات کار مین رُکاوٹ ہی - وہ خواہش روپ کام جسکا دور ہوگیا ہی - اُس بلا آرزو یعنی بے خواہش شخص کو مرشد حقیقی یعنے برہم نشٹھی برہم شروتری گورو کے اُپدیش سے مین برہم ہون اس طرح کا آتم ساکھیات کار حاصل ہوتا ہی - ای جنک جب ایسا آتم ساکھیات کار جسکو حاصل ہوتا ہی تب اُس آتم ساکھیات کار کے اقبال سے اس شخص کے گناہ تو اب روپ کل سنچت کرم ناش ہوجاتے ہین - ای جنک وہ سنچت کرم ہی باسنا کو پیدا کرکے جنم مرن کی پراپتی کا باعث ہین - اس لیے گیانی کے سنچت کرم گیان اگنی کر کے جلائے ہوئے ہونے سے اُس گیانی کو کسی لوک کی خواہش باسنا پیدا نہین ہوتی - اس باعث سے برہم گیانی کا لنگ شریر یعنی جسم لطیف نکل کر کسی دیگر لوک مین نہین جاتا - ای جنک جس طرح چراغ کی روشنی اُس چراغ کے گم ہونے سے اُسی جگہہ پر محو ہو جاتی ہی - اسی طرح آتم گیانی مہاتما شخص کے بھی بعد ختم ہونے پراربدھ کرم کے اُسکے پران حواس دل وغیرہ جسم کے اندر ہی ادھشٹان روپ آتما مین محو ہو جاتے ہین - ای جنک بوقت جسم کثیف کے چھوڑنے کے گیانی کے پران مانند اگیانی کے باہر نکل کر لوکانتر یعنے دیگر لوک جسم مین نہین جاتے

سوال - ای سوامی - بوقت مرنے کے پران وغیرہ کے محو ہونے سے گیانی کا چیتن حصہ نکل کر کہان جاتا ہی؟

جواب - ای جنک گیان سے پہلے بھی گیان کا آتما بحالت اگیان کے بھی برہم روپ تھا - مگر بحالت اگیان اُس آتما کا اصل سروپ آورن سے چھپا دیا ہوا تھا - اور بعد آتم ساکھیات کار ہی کے اگیان کے دور ہوے وہ آتم سروپ بے حجاب خالص عین واحد ذات پاک روپ ہوتا ہی - ای جنک جس طرح گھٹا کاش بحالت موجودگی گھڑے اُپادھی کے بھی مہاکاش روپ ہی تھا اور گھڑے اُپادھی کے دور ہوے بھی مہاکاش روپ ہی ہوتا ہی - اسی طرح گیانی کا آتما بحالت موجودگی جسم وغیرہ اُپادھی کے برہم روپ ہی تھا - اور جسم وغیرہ اُپادھی کے دور ہوے سے بھی برہم روپ سے علٰحدہ نہین ہوتا

آورن سے ڈھکا ہوا

بغیر آورن

خاص واحد ذات برہم روپ ہی ہوتا ہی۔ اے جنک اس لیے وہ گیانی بوقت مرنے کے
یعنی جسم کثیف چھوڑنے کے کہان جاوے یعنی کہین نہین جاتا ہی۔ اے جنک جس طرح اگیان
کرکے آورن کیا ہوا صاف آکاش گندھرپ نگر روپ درخت کی پیدائش کا کہیتر ہوتا ہی
یعنی خالص پاک آکاش مین نادانی سے اُسمین گندھرپ نگر روپ درخت پیدا شدہ معلوم
ہوتا ہی اسی طرح اگیان کا بنسے ہوا یہ پاک آتما خواہش روپ تخم کے فرضی موہوم روپ
اس جہان کا کہیتر ہوتا ہی۔ مطلب یہ ہی کہ مانند زمین کے جس طرح پاک آکاش مین گندھرپ
شہر روپ درخت پیدا شدہ نادانی وہم سے نظر آتا ہی۔ اسی طرح اگیان سے پاک آتما
مین خواہش روپ تخم سے کلیت جہان روپ درخت کو دیکھتا ہی۔ یعنی جس طرح بے علمی
سے آکاش مین گندھرپ نگر نظر آتا ہی۔ اسی طرح بے علمی سے پاک آتما مین کلیت جہان
نظر آتا ہی۔ اور جس طرح ادہشٹان روپ آکاش کے اصل سروپ کے جاننے سے گندھرپ نگر
فرضی دور ہو جاتا ہی۔ اسی طرح آتما کے گیان سے کلیت جہان دُکھ دور ہو جاتا ہی۔ اور
خواہش روپ تخم بھی گیان اگنی سے جل جاتا ہی۔ اور اگیان سے مشتمل جو پہلے آتما نظر
آتا تھا وہ حالت بھی گیان کے حاصل ہوے اور اگیان کے دور ہوے ناش ہو کر صرف
خالص پاک ذات آتما رہ جاتا ہی۔ اے جنک اس طرح آتما کے گیان سے ناش ہوا یہ جہان
روپ درخت پھر پیدا نہین ہوتا۔ اے جنک جب اس شخص کے دل سے دولت کی خواہش
و فرزند کی خواہش و لوک کی خواہش یہ تین خواہش دور ہوتی ہین یعنی وت ایکھنا پوتر ایکھنا
لوک ایکھنا یہ تینون ایکھنا دور ہو گی ہین تب یہ شخص اسی جسم مین وحدانیت پاک ذات
برہم کو پراپت ہو کر مکت ہو جاتا ہی۔ اے جنک جسم وغیرہ مین خودی یعنی اہنگ ابھمان روپ
جو ادھیاس ہی اور عورت فرزند وغیرہ مین جو یہ سب میرے ہین اس طرح کا ممتا ابھمان روپ
ادھیاس ہی۔ ادھیاس یعنی نیستی مین ہستی کو قائم کرنا۔ مثلاً جس طرح سانپ سے
علحدہ رسی مین سانپ کو قائم کرنا اسکا نام ادھیاس ہی۔ اسی طرح جسم وغیرہ آتما سے
علحدہ ہین۔ مگر انکو آتما روپ جاننا اور عورت فرزند وغیرہ کے ساتھ کچھ تعلق نہین انکو اپنا
کرکے جاننا ہے اسی سبب سے اسکو اگیان کرکے دکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ لاتعلق ہو کر بھی

موہوم تعلق رکھنا۔ اسی سے دُکھ ہوتا ہی۔ ای جنک جسم وغیرہ کا ادھیاس اور عورت و
فرزند وغیرہ کا ادھیاس مذکورہ یہ دونون ادھیاس کُل آرزو کے باعث ہین۔ ای جنک
اگرچہ اگیانی شخص بعد مرنے کے دونون کو ترک کر دیتا ہی۔ مگر تاہم بحالت زندگی کے جو
شخص دونون ادھیاس کو ترک کر دیتا ہی وہ زندگی کے ہوتے ہی مکت ہو جاتا ہی کیونکہ
جب تک ہردے مین خواہش روپ کام کا قیام ہی تب تک یہ جیواتما بندھن یعنے قید
مین ہوتا ہی۔ اور جب خواہش کو دل سے دور کرتا ہی تب مکت روپ ہو جاتا ہی۔ ای جنک
بغیر برھم گیان کے اس خواہش کا ترک کرنا دشوار ہی۔ ای جنک جسکو آتم گیان حاصل ہوا ہی
وہ بحالت زندگی کے جیون مکت روپ ہی۔ ای جنک جب جسم وغیرہ اُپادھی کی موجودگی
حالت مین برھم ساکھیات کار گیان کے اقبال سے یہ شخص جیون مکت ہو جاتا ہی۔ تب
اُپادھی کے دور ہونے سے پھر بدیہ مکت ہونے مین کیا شک ہی۔

سوال۔ جیون مکتی اور بدیہ مکتی مین کیا فرق ہی۔

جواب۔ ای جنک خالص پاک واحد آتم سروپ برھم کے آشرے سے جو مایا روپ اُبدیا
ہی۔ اُسکی دو شکتی ہین یعنی دو صورت اختیار کر کے رہتی ہی۔ ایک آورن روپ شکتی یعنے
طاقت ہی۔ دوسری بکھیپ شکتی ہی۔ اور وہ بکھیپ شکتی بھی دو قسم کی ہی۔ ایک تو اپنے
جسم وغیرہ و عورت فرزند وغیرہ مین راگ یعنی دل کا مبتلا ہو جانا ایسے راگ کو پیدا کرنے
والی ہی اور دوسری دوئی جہان کو پرتیت کرانے والی ہی یعنی دکھانے والی ہی۔ انھین کل
کا نام بندھن یعنی قید ہی۔ اور آتم ساکھیات کار کے ہونے سے گیانی کا جب آورن
شکتی روپ اگیان و راگ کے پیدایش کا باعث بکھیپ روپ شکتی اگیان دور ہو جاتا ہی
تب یہ گیانی جیون مکت ہو کر رہتا ہی۔ اور جب جہان کے دکھانے والی بکھیپ شکتی دور
ہوتی ہی تب یہ گیانی بدیہ مکتی کو پراپت ہوتا ہی۔

اعتراض۔ جس گیان نے آورن و راگ کے باعث بکھیپ شکتی کو دور کیا ہی۔ وہ گیان
جہان کے دکھانے والی بکھیپ شکتی کو دور کس باعث سے نہین کرتا۔

جواب۔ جن گناہ ثواب روپ پراربدھ کرمون نے گیانی کے جسم کو پیدا کیا ہی۔ وہ

پراربدھ کرم اپنے نتیجہ بھوگنے کے لیے گیانی کی گمیبب شکلتی کو دور ہونے نہین دیتا۔

اعتراض۔ بحالت زندگی کے بہ سبب اُس گمیبب شکلتی کے جہان کو دیکھتا ہوا وہ گیانی مانند اگیانی کے کس وجہ سے مبتلا نہین ہوسکتا۔

جواب۔ اے جنک اگیانی شخص جسم کثیف وجسم لطیف وجسم کارن یعنی مادہ روپ اگیان انھین تینون اجسام کو تداتم سمبندھ یعنی آتما کے واحد تعلق سے اپنا آتما روپ کرکے جانتا ہے۔ اپنے آتما کو خالص لاتعلق پاک ذات روپ کرکے نہین جانتا۔ وہ گیانی اپنے آتما کو لاتعلق پاک روپ کرکے نہین جانتا۔ اور گیانی اپنے آتما کو لاتعلق خالص پاک جان کر جسم وغیرہ دوئی جہان کو کلپت روپ کرکے دیکھتا ہے۔ اس لیے وہ گیانی جسم وغیرہ موہوم جہان مین مبتلا نہین ہوتا۔ اے جنک وہ گیانی اپنے آتم سروپ مین مشغول و مست رہتا ہے۔ اور اُس کے جسم کی کارروائی بذریعہ پراربدھ کرم کے مانند خورد شیرخوار طفل کے خود بخود ہی ہوتی ہے۔

اعتراض اے سوامی گیانی شخص اپنے آنند سروپ آتما کا تصور کرتا ہوا جس طرح شاستر بچار وغیرہ نیک کرمون کو کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح فریب دغا بازی مانس شراب جوا زنا وغیرہ بدکامون کو کس باعث سے نہین کرتا۔

جواب۔ اے جنک جس طرح اس لوک مین کسی شخص نے پہلے شاستر وغیرہ کا پڑھنا و نیک کرمون کی مدت تک بہت استعمال کیا ہے اور وہ شخص اگر کسی بیماری کے سبب سے مانند پاگل کے ہو جاوے۔ یا زیادہ شراب نوشی سے مست ہو جاوے تاہم وہ شخص اوایل کی استعمال شدہ باتون کو ہی اپنے مکھ سے نکالے گا اور انھین باتون کو ہی کریگا اسی طرح گیانی شخص گیان کے حاصل ہونے سے پہلے بحالت جگیاسا کے بہت مدت سے تم دم وغیرہ وراست گوئی وغیرہ نیک کامون کا استعمال و بیدانت شاستر کا بچار کرتا رہا تھا۔ اس لیے پہلے خیال کے ابھیاس کے زور سے اُس گیانی شخص کو بدکامون مین توجہ نہین ہوتی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ گیانی نیک کرمون و بیدانت بچار و آتم تصور مین بلاتردد خود بخود دلگار رہتا ہے۔ اور مانس شراب جوا فریب دغا بازی وغیرہ کی طرف

جگیاسا کی حالت مین بھی گیانی کی توجہ نہ تھی کیونکہ بحالت جگیاسا کے دل کی صفائی کرنے کے واسطے مانس شراب جوا وغیرہ بد کامون کو ترک کر کے نیک کرمون کی طرف اچھی طرح سے توجہ و استعمال جب کرنی پڑتی ہی تب گیانی کی حالت مین اُس گیانی شخص سے کس طرح بد کرم ہوسکین گے۔ کیونکہ گیانی شخص کو لذات محسوسات سے پیدا شدہ آنند سے علیحدہ کل آنندون کا سمندر برہمانند حاصل ہوگیا ہی۔ اور جہان کی لذات محسوسات وغیرہ کل اشیا کو ناچیز جانتا ہی تب وہ گیانی کس طرح بد کامون مین لگ سکتا ہی۔

اعتراض۔ ای سوامی جس طرح گیانی شخص بحالت اگیان یعنی نادانی کے دست چشم گوش پانون وغیرہ اعضا والا تھا اُسی طرح بحالت گیان کے بھی جسم کے اعضا والا نظر آتا ہی تب گیان کا اور اگیان کا فرق کیا ہوا۔

جواب۔ ای جنک جس طرح سانپ اپنے بدن کے اوپر کے پوست یعنی چمڑے کے اُتارنے سے تکلیف مانتا تھا۔ اُسی طرح وہ سانپ اُس چمڑے کے ڈال دینے کے بعد پھر تکلیف نہین مانتا۔ اسی طرح گیانی شخص بحالت اگیان کے جسم وغیرہ مین تدا تم ادھیاس کے ابھمان سے بہ سبب کسی بیماری وغیرہ کے دُکھ مانتا تھا۔ اور جسم وغیرہ کو اپنا سروپ مانتا تھا۔ پھر بحالت گیان کے بہ سبب بیماری وغیرہ کے دُکھی ہوتا ہوا بھی اپنے آتما کو جسم وغیرہ کے دُکھ وغیرہ دھرمون سے علیحدہ جان کر دُکھی نہین ہوتا۔ اور اپنے آتما سے علیحدہ دیگر جسم وغیرہ کل جہان کو اسث جڑ دکھ روپ جانتا ہی۔ اور لذات محسوسات کی خواہش سے برکنار اپنے آتمانند کرکے ہمیشہ ترپت رہتا ہی۔ اور عورت و فرزند و دولت وغیرہ انات اشیا کے ہجر سے بے قرار نہین ہوتا۔ ہمیشہ اپنے آتم سروپ کو لازوال پرمانند روپ و جسم وغیرہ سے علیحدہ لاتعلق پاک ذات جان کر خوشی غمی محبت بے محبت سے آزاد ہمیشہ خوش رہتا ہی۔ اور جہان کی کل اشیا کو فانی نیست و نابود جان کو اُنھین مین مبتلا نہین ہوتا۔

اعتراض۔ ای سوامی گیانی جب برہم روپ ہی تب وہ گیانی کشف کرامات وغیرہ کس باعث سے نہین دکھاتا۔

جواب۔ ای جنک گیانی شخص دو طریقہ سے گیان کو حاصل کرتے ہین۔ ایک بڑا اباہم

یوگ کے ذریعہ سے دوسرے سانکھ یعنی بچار کے ذریعہ سے گیان کو پراپت ہوتے ہین - جو
گیانی شخص یوگ کے ذریعہ سے گیان حاصل کرتے ہین - اُنمین کشف کرامات وغیرہ ہوتی ہین
اور جنھون نے بچار کے ذریعہ سے گیان حاصل کیا ہی - اُنمین کشف کرامات وغیرہ نہین ہوتی
مطلب یہ ہی کہ کشف کرامات سدھی وغیرہ یہ گیان کا پھل نہین ہین - کیونکہ گیان کا نتیجہ تو
سرور ابدی نجات ہی - اور یہ کشف کرامات وغیرہ تو یوگ و آرزو والے تپ کا نتیجہ ہی - دوم
گیانی جب کل جہان کو نیست و نابود جھوٹا جانتا ہی - تب کشف کرامات وغیرہ کی خواہش
کیا رکھتا ہی - اس لیے وہ اتم گیانی شخص کشف کرامات وغیرہ بکھنون یعنی رکاوٹون کو دور
ترک کرکے اپنے آتمانند مین ہمیشہ مست رہتا ہی - ای جنک یہ آتما مکان زبان چیز کی حدود
سے بری لامحدود درو پہ ہی اور سجاتی بجاتی سوگت بھید سے علحدہ وحدانیت پاک
ذات ست چیت آنند سروپ ہمیشہ ایک حالت پر قائم ہی - اور اس آتما سے علاوہ دیگر
کل اناتم اشیا است جڑ دکھ روپ کلیت ہین - ای جنک ایسے آتم سروپ کا ہر وقت
تصور کرو - ای جنک ادھکاری طالبان نجات لوگون کو ہر وقت بچار کرنا واجب ہی
اور ہمیشہ بیدانت شاستر کا بچار کرین - اور اس بیدانت شاستر سے علاوہ دیگر بیاکرن
وکوش و نیایک سیمانسا بیشیشک و النکار گرنتھ و حکمت جادو منتر وغیرہ کے گرنتھون کو
اور مذہبی معاملات مباحثہ وغیرہ کے گرنتھون کو یہ ادھکاری طالب نجات شخص
ہرگز نہ دیکھے - کیونکہ اناتم باتون و اناتم گرنتھون کے شغل سے آتمانند کی پراپتی نہین ہوتی
بلکہ یہ اُس آتمانند کے حاصل کرنے مین بھاری رکاوٹ ہین - ای جنک اناتم باتون کے
کہنے اور تصور کرنے سے من و بانی یعنی گویائی و دل یہ دونون بے قرار ہو کر آتم بچار سے
محروم ہو جاتے ہین - اس باعث سے یہ شخص جنم مرن قید کو پاتا ہی - ای جنک جو شخص عورت
فرزند وغیرہ عیال کو چھوڑ کر فقیر ہو جاتے ہین - وہ شخص بیدانت شاستر و آتم شغل کو ترک
کرکے نیایک وغیرہ شاستر اناتم بدیا پڑھکر و آشرم کے فخر سے آپ کو بڑا مانتے ہین
اور گرہستون سے دولت وغیرہ لے کر عیش عشرت کا مزہ اُڑاتے ہین - وہ شخص ایسے
ہین کہ جس طرح کوئی پہاڑ اُٹھانے والا شخص بھوک سے بے قرار ہو - اور اُسکو کسی شخص نے

آٹا و روغن زرد وغیرہ طعام کے سامان کا بھار یعنے گٹھری باندھی ہوئی دے کر
کہدے کہ یہ کل چیز اٹھا کر لے جاؤ اور اسکو جا کر کھاؤ - تب وہ بے وقوف شخص اُس آٹا گھی وغیرہ
طعام کے سامان کو ڈال کر اپنی بھوک دور کرنے کے واسطے پتھر کا بھار اٹھا کر لے جاوے -
جس طرح وہ نادان شخص کم عقل ہی - اسی طرح گرہست آشرم کو چھوڑ کر سنیاس اشرم کو
اختیار کرکے جنم مرن روپ بھوک کے دور کرنے کا سادھن جو بید انت شاستر کا بچار و اتم
شغل بیراگ وغیرہ تھے - انھین کو ترک کرکے اناتم اشیاکے گرنتھون والے گرنتھون کے پڑھنے
کا تدارک کرتے ہین گویا وہ پتھرون کا پہاڑ اٹھاتے ہین - اے جنک سکھو پتی اوستھا مین
جو ہم نے تم کو سوینگ پرکاش آنند سروپ برہم کا اُپدیش کیا ہی وہی برہم کل عقل حواس
وغیرہ کا جاننے والا ساکھی چیتن آتما روپ ہو کر مقیم ہی - اے جنک ادھکاری لوگ
طالبان نجات کو واجب ہی کہ ببیک بیراگ وغیرہ سادھنون کو اختیار کرکے اس اہنگ
برہماسمی برہماتم سروپ کے ابھیک گیان کو حاصل کرے - اے جنک جب یہ جگیاسی
طالب نجات شخص شم دم وغیرہ سادھنون کو اختیار کرکے مین برہم ہون اس طرح بید انت
شاستر کے بچار و برہم شروتری و برہم نشٹی گورو کے اُپدیش سے ابھید یعنی بلا فرق واحد
برہم آتم سروپ کے گیان کو حاصل کرتا ہی تب وہ جنم مرن وغیرہ اگیان روپ جہان کی
قید سے چھوٹ کر سرور ابدی نجات کو پراپت ہوتا ہی - اے جنک اسی طرح تم بھی سنشے
بپرجے یعنی شک والٹی عقل کو دور کرکے برہم و آتم سروپ کی یکتائی گیان کو حاصل کرکے
جنم مرن جہان کی قید سے چھوٹ کر پرمانند نجات کو پراپت ہو - اے جنک پہلے تم نے پوچھا تھا
کہ جنم مرن وغیرہ بکارون والا آتما کس طرح پرمانند برہم سروپ ہو سکتا ہی - اے جنک اسکا جواب
ہم نے تم کو دے دیا ہی کہ جنم مرن وغیرہ جو ہر یعنی دھرم جسم وغیرہ کے ہین - اور آتما جسم
پران وغیرہ سے علحدہ اور عقل جسم وغیرہ کا ساکھی ہو سوینگ پرکاش آنند روپ ہی - اور
وہی سوینگ پرکاش آنند سروپ آتما عین واحد ذات برہم روپ ہی - اے جنک یہ ہم نے
تم کو بید ون کرکے ثابت برہم آتم سروپ کی یکتائی کا گیان بیان کر دیا ہی - اب ہم اپنے
آشرم کو جاتے ہین - اسکے بعد جب اس طرح یاگولک منی نے راجہ جنک کو اُپدیش کیا -

تب راجہ جنک نہایت خوش ہوکر اور دست بستہ ہوکر یاگولک سے کہنے لگا۔

راجہ جنک بولا۔ اے سوامی یہ عورت فرزند دولت سلطنت وغیرہ سب آپ کے ہین اور مین آپ کا حلقہ بگوش غلام ہون۔ مجکو بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ یا اسی متھلا پوری مین مجکو رکھو اور آپ بھی یہان عنقریب متھلا پوری کے قیام فرما دین۔ جس سے مجکو آپ کا درشن ہمیشہ حاصل ہوتا رہے۔ اے مرید جب راجہ جنک نے پریم شردھا بھگتی عاجزی کے ساتھ ایسی عرض کی تب سربگ یاگولک منی اس راجہ جنک کے شردھا پریم کو دیکھ کر اس متھلا پوری یعنی راجہ جنک کے شہر کے عنقریب آشرم بنوا کر قیام فرمایا۔ اے مرید اس طرح رہتے ہوے جب کچھ مدت گذشت ہوئی اور بموجب فرمودہ سورج بھگوان کے اپنی بدیا کو مشتہر کرکے پھر اپنی عورت کو گیان اُپدیش کرتے ہوے بدت سنیاس کو اختیار کیا۔ اور کچھ عرصہ تک بسبب باقی ماندہ پراربدھ کرم کے جیون مکت ہوکر رہے بعد ازان اختتام پرابدھ کے بدیہہ مکتی کو حاصل کیا۔ اے مرید راجہ جنک کو یاگولک منی نے جو برہم بدیا اُپدیش کی تھی وہ کل ہم نے تم کو سُنائی ہی۔ اب آئندہ کس بات کے سماعت کرنے کی تم کو آرزو ہی وہ ظاہر کرو۔ ہم تم سے کہین گے۔

دوہا

ادھیائے ششم یہ ختم شد یاگولک جنک سنباد	ہر پرکاش جس پڑھے سے ہر دم [illegible]

کتاب شری خلاصہ آتم پوران ترجمہ اُردو نثر مترجم بابا ہرپرکاش پرم ہنس برہد ارنگ اُپنکھد کے یاگولک کانڈین سے یاگولک کا اُپدیش راجہ جنک کو ادھیائے ششم تمام شد۔

ادم شری پرتمائے نمہ

ادھیائے ہفتم

آغاز کتاب شری خلاصہ آتم پران اُردو نثر ادھیائے ہفتم دربیان یاگولک منی کا اُپدیش اپنی میتری نام عورت کو مترجم بابا ہرپرکاس پرم ہنس۔

دوہا

ادھیائے ہفتم مین شنو تم یاگولک اُپدیش	کرے عورت میتری کو کہے ہرپرکاش درویش

گذر گئی
حسب ایدیش
سورج بھگوان
جب جگت کے دکھانے والی وکشیپ شکتی دور ہو جاتی ہے
تب بدیہہ مکتی ہو جاتا ہے
مشاد ہی خوش و خرم

واضح ہو کہ اس سے پہلے آتم پوران کے ادھیائے ششم مین یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد
کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا اب اس ہفتم ادھیائے مین پھر اُسی برہدارنک اُپنکھد
کے ارتھ کا بیان ہوگا - اور ادھیائے ششم مین یاگولک منی نے جو راجہ جنک کو برہم بدیا
اُپدیش کی تھی - اُسکو سُنکر پھر مرید آئندہ برہم بدیا سے مشتمل حکایت کے سُننے کے واسطے
مرشد صاحب سے پوچھنے کی آرزو دل مین رکھکر پہلے پچھلی سُنی ہوئی برہم بدیا کو مختصر سا
اپنے مرشد صاحب کے روبرو ظاہر کرنے لگا -

مرید بولا - اے غریب نواز عاجزون پر مہربان دریائے رحمت مرشد صاحب آپ نے
ادھیائے اول مین سنکادک در چاپت کے سنباد سے اپنی گفتگو سے رگ بید کے ایتریے
اُپنکھد کے ارتھو کے بہت عمدہ برہم بدیا بیان کی تھی - اور ادھیائے دوم مین اندر دپرتردن
کی گفتگو کے ذریعہ سے رگ بید کی کوشتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیائے
سوم مین راجہ اجات شترو دبالاکی براہمن کے گفتگو اُپدیش سے اُسی کوشتکی اُپنکھد موصوف
کے - ادھیائے چہارم کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور اس آتم پوران کے ادھیائے چہارم
مین دوھینگ اتھربن رشی داشنی کمارون و راجہ اندر کی گفتگو اُپدیش کرکے یجر بید کے
برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور پھر ادھیائے پنجم مین یاگولک
[illegible] وغیرہ براہمنون کے گفتگو مباحثہ سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے
ارتھ کا بیان کیا تھا - اور شاکل براہمن کے ناش کا بھی اُسمین بیان آپ نے کیا تھا - اور اس
آتم پوران کے ادھیائے ششم مین یاگولک و راجہ جنک کی گفتگو اُپدیش سے پھر اُسی
برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور گوناگون کی برہم بدیا آپنے
اُنمین ادھیاؤن مین بیان کی ہے - یہ کل برہم بدیا آپ کی زبان مبارک سے سُنی ہے - اور
اے مرشد صاحب آپنے ادھیائے ششم کے اخیر مین یہ بیان کیا تھا کہ یاگولک منی نے اپنی
عورت کو برہم بدیا کا اُپدیش کرکے بعد ازان سنیاس آشرم کو اختیار کر لیا تھا - اے دریائے
رحمت مرشد صاحب جو برہم بدیا یاگولک منی نے اپنی عورت کو اُپدیش کی ہے - اُسکے
سُننے کی مجکو آرزو ہے - وہ برہم بدیا براہ مہربانی آپ اُپدیش کرین -

آٹھ قل

مرشد بولا - اے مرید بجر بید کی برہدارنک اُپنکہد کے مدہو کانڈ و یاگولک کانڈ مین جو حکایت لکھی ہوئی ہی - وہ مین تم کو سُناتا ہون تم یک سو دل ہو کر سُنو - اے مرید راجہ جنک کو جس یاگولک منی نے برہم بدیا اُپدیش کی ہی - وہ یاگولک طفلی کی حالت سے لے کر بوڑھاپے تک لذات محسوسات کی خواہش سے آزاد تھا - اور رفاہ عام مین جسکی توجہ تھی - ایسا یاگولک منی بدیا کے حاصل کرنے کے واسطے بحالت طفلی جنگل مین جا کر تپ کرنے لگا - اور اُسکے تپ کو دیکھکر راجہ اندر غیرت کھا کر واسطے تپ کے دور کرنے کے کا ڈمین ڈلنے لگا - اور گوناگون حورون اور اپسرون کو یاگولک کے پاس بھیجا - اے مرید وہ اپسرا دغیرہ جا کر بُھلانے کے لیے گوناگون کے تماشے دکھانے لگی - مگر تاہم وہ یاگولک منی نہایت متحمل فراج تھے اُنکی چنچلتائی تماشہ وغیرہ کو دیکھکر شہوت کے غلبہ سے برکنار رہا - اب یاگولک کے تپ کا احوال بیان کرتے ہین - اے مرید بارش کے موسم مین خاص میدان برابر زمین پر بلا تکیہ یاگولک منی بیٹھکر سر کے اوپر بارش کو برداشت کیا - اور موسم گرما مین آفتاب سے تپی ہوئی پتھر کی شلا پر بیٹھ کر چار طرف اگنی جلا کر تپ کرتے تھے - اور موسم سرما مین برفانی آب کے دریا مین کمر تک کھڑا ہو کر آفتاب کی طرف دید یعنی چشم کی نظر رکھکر سورج بھگوان کا تپ کرتے تھے چھ بھگ والے کا نام بھگوان ہی - وہ بھگ یہ ہین - کُل گیان یعنی علم - کُل بیراگ - کُل تپ - کُل دھرم کُل تعریف نیکنامی - کُل ایشورج - اس قسم کے چھ بھگ یعنی اوصاف تو ایک انتریامی پرماتم دیو مین پائے جاتے ہین - اس لیے بھگوان کے اصلی معنی تو پرماتم دیو ایشور مین نظر آتے ہین - باقی دیگرون کو جو بھگوان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہی - اُنکے چھ بھگ یہ ہین کہ جنم و مرن و قید و نجات و اگیان و گیان انھین چھ کا جاننے والا یعنی اپنی سربگ شکتی سے جان سکتا ہو - اُسکو بھی بھگوان کے نام سے کہا جاتا ہی - اے مرید اس طرح یاگولک جیو اُس سورج بھگوان کی طرف نظر رکھکر اپنے من سے سورج بھگوان کا تپ کرتے تھے - اور درختون کے برگ و پھول پھل قند مول وغیرہ بھوجن کرتے تھے - وہ بھی کسی روز بھوجن کرتے تھے کسی روز نہ کرتے تھے - ۱۲۱

شانت روپ

نگاہ

گن

معرفی

ازتحر پڑھ کر گرہست آشرم کے اختیار کرنے کا ارادہ دور کر کے اُسی برہم چرج آشرم سے سنیاس
آشرم کے اختیار کرنے کا تدارک کرنے لگا۔ تب سورج بھگوان نے یاگو لک سے کہا۔ اے
یاگو لک فرزند جو شخص تعلیم پاتا ہی بعد ازاں ختم ہونے بدیا کے وہ طالب علم شخص گورو کو
دکھنا یعنی نذرانہ دیتا ہی۔ تم نے تعلیم پائی ہی اس لیے اب تم ہم کو گور دکھنا دو۔ اے مرید
جب سورج بھگوان نے اس طرح کہا۔ تب یاگو لک دست بستہ ہو کر کہنے لگا۔ اے سوامی
جو گور دکھنا آپ فرماوینگے وہی مین آپ کو دونگا۔ اے مرید جب اس طرح یاگو لک نے
کہا تب سورج بھگوان نے کہا۔ اے یاگو لک جو بید بدیا ہم نے تم کو پڑھائی ہی اس بید بدیا
کو جہان مین براہمن کھتری بیش ادھکاری لوگون کو پڑھا کر مشتہر کرو۔ بعد ازان سنیاس
آشرم کو اختیار کرنا۔ اس لیے پہلے کچھ عرصہ تک گرہست آشرم کو اختیار کرو۔ اے یاگو لک
چارون بیدون مین جو اُپنکھد روپ برہم بدیا یعنی علم الٰہی ہی۔ وہ برہم بدیا خواہ سنیاس سے
پہلے یا پیچھے جو لذات محسوسات سے آزاد ویراگ والا شخص ہو ایسے شم دم وغیرہ سادھن
سے مستعمل ادھکاری ان اشخاص کو اُپدیش کرنا۔ اے مرید اس طرح سورج بھگون کے حکم کو
سُنکر وہ یاگو لک منی ڈنڈوت پرنام کر کے مانش لوک مین واپس آیا۔ اور اپنے یگو لک
نام والد سے گرہستی کرنے کا حکم مانگ کر دو عورات سے بواہ کیا۔ اے مرید انھین دو
عورات مین سے ایک کا نام کاتیانی تھا۔ اور دوسری عورت کا نام میترئی تھا۔ اے مرید
اس طرح گرہست آشرم کو اختیار کر کے پتر رن دیورن رکھورن انھین تین رن یعنی قرضون
کو ادا کرتا رہا۔ یعنی بدیا پڑھنے سے رکھورن دور ہوتا ہی۔ اور شرادھ وغیرہ کرنے سے پتر رن
دور ہوتا ہی۔ اور یگ وغیرہ کرنے سے دیورن دور ہوتا ہی۔ رن یعنی قرض۔ اے مرید اسطرح
تین قسم کے قرضون کو یاگو لک منی بذریعہ گرہست آشرم کے ادا کرتا رہا۔ اور
بہت دفعہ اگنی اشٹوم یگون کو کرتا رہا۔ اب یاگو لک منی کی کاتیانی عورت کا احوال بیان
کرتے ہین۔ اے مرید وہ کاتیانی عورت گھر کے کاروبار مین نہایت ہوشیار تھی۔ اور روزمرہ
اُٹھکر بوقت صبح اپنانت کرم کر کے پھر اپنے شوہر کی خدمت بجا لاتی ہوئی اُسکے قدمون کا
جل اپنے سر پر ڈالا کرتی تھی اور اپنے گھر کی جھاڑو بوہار وغیرہ سے صفائی کر کے پھر برتنون کو خوب

لسان کیا کرے اور عمدہ عمدہ بھوجن وغیرہ بنا کر اپنے شوہر وغیرہ کو کھلایا کرے۔ اے مرید وہ کا تیبانی عورت اپنے گھر کے کاموں کو نہایت ہوشیار تھی۔ امید قوی ہے کہ اب تک اُسکے برابر گھر کے کاموں میں کوئی اور ہوشیار نہ ہوگی۔ اے مرید اگرچہ وہ گھر کے کام کی نہایت ہوشیار لاثانی تھی۔ مگر تاہم پرمارتھ کی طرف اُسکو کچھ خبر نہ تھی۔ اور یاگولک کی دوسری میترئی نام جو عورت تھی وہ جنم مرن جہان کے دُکھ کو دیکھکر مانند مستورات کے جہان میں اُز ادبے خبر ہو کر رہتی تھی۔ اور نہایت متفکر ہو کر اس طرح بچار اپنے دل میں کیا کرتی ہے کہ میں میترئی کون سی چیز ہوں۔ یہ جسم حواس وغیرہ مجمع رُوپ ہوں۔ یا جسم وغیرہ سے علیحدہ ہوں۔ اگر جسم وغیرہ سے علیحدہ ہوں۔ تب کیا جڑ یعنے لا تحرک بے علم ہوں۔ یا جسم وغیرہ کل کے جاننے والی چیتن روپ عالم تحریک ہوں۔ اور میں اس مانس لوک میں کس مطلب کے واسطے آئی ہوں اور اس جسم کی پیدائش سے پہلے میں کس جگہ پر مقیم تھی۔ اور بعد مرنے کے میں کہاں جاؤنگی۔ اور میرے اس شوہر کا کیا سروپ ہے مطلب یہ ہے کہ ظاہرا جو میرے شوہر کا جسم نظر آتا ہے۔ اس جسم کے شوہر وغیرہ نام ہیں — یا اس سے کوئی علیحدہ میرے شوہر کی شکل ہے۔ اگر علیحدہ ہے مگر تاہم وہ جڑ یعنے بے علم ہے یا چیتن یعنے عالم ہے اور روزمرہ جو مجکو دُکھ ہوتا ہے۔ اسکی کیا شکل ہے۔ اور شیون یعنی محسوسات سے جو مجکو آنند حاصل ہوتا ہے۔ اُسکی کیا شکل ہے۔ اور جن حواسوں سے جو میں محسوسات کو ختیار کرتی ہوں۔ اُنھیں اندریوں یعنی حواس کا کیا سروپ ہے۔ اور جڑ چیتن یعنی غیر ذی روح و ذی روح اور استھاور جنگم یعنی ساکن و متحرک جیو جو نظر آتے ہیں انکا کیا سروپ ہے۔ اے مرید اس طرح میترئی عورت ہمیشہ اپنے دل میں بچار کرتی ہوئی نہایت ہر وقت متفکر رہتی تھی۔ اگرچہ یاگولک اُسکا کل حال جانتا تھا۔ مگر تاہم اُسکو گھر کے کاروبار میں لگائے رکھتا تھا اُس سے کچھ احوال نہ پوچھتا تھا نہ کہتا تھا اے مرید یاگولک منی اس طرح گرہست آشرم کرتے ہوے کچھ مدت کے بعد اپنے دل میں بچار کرنے لگا۔ گوشہ نشین ہو کر اس طرح سوچنے لگا۔ بڑا تعجب ہے کہ کُل مجسم جیووں کو انھیں پر انوں کا اختیار کرنا باعث تکلیفات کا ہے۔ اور یہ جسم کیسا ہے کہ استخوان پیشاب مانس گندگی چربی وغیرہ غلاظت

سے بھرا ہوا ہے - اور بدبو کا گھر ہے - اور اس جسم کی پیری جوانی طفلی وغیرہ کل حالتین باعث تکلیفات کی ہین - کیونکہ جب مادر کے شکم مین ہوتا ہے اُس وقت مادر کے جسم کے کیڑون کے کاٹنے سے نہایت دُکھ ہوتا ہے اور بوقت پیدایش کے بہتر ہزار بچھو کاٹنے کے مانند دُکھ ہوتا ہے اور جب باہر نکل کر بحالت طفلی کے ہوتا ہے - اُسوقت اُس کے اندرونی حال کو کوئی نہین جان سکتا - کیونکہ جب اس شیر خوار بچہ کو کیڑے کاٹتے ہین تب مادر اُسکو اپنے پستانون کا شیر پلانے لگتی ہے - اور جب اُس طفل کو بھوک لگتی ہے تب مادر اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگتی ہے - اور جب کچھ کھیلنے کے لائق ہوتا ہے تب مادر پدر اُسکے علم پڑھنے کے لیے تدارک کرتے ہین مگر اُسکا دل کھیلنے کو چاہتا ہے اور مادر پدر و دیگر لڑکون کی مارکوٹ سے وہ لڑکا نہایت دُکھ پاتا ہے اس طرح بحالت طفلی ہزار ہا تکلیفات ہوتی ہین - اور جب جوان ہوتا ہے تب شہوت کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے - اُس شہوت کے غلبہ سے دیگر اشخاص کی عورات سے ہم بستر ہونے لگتا ہے اور اُنکے وارثون کی مارکوٹ وغیرہ سے ہزار ہا تکلیف پاتا ہے - اور چوری خون فریب جھوٹ وغیرہ کرکے دولت کو حاصل کرتا ہے - اور گناہون سے پیدا شدہ اُس دولت کو پھر مانس شراب زنا وغیرہ گناہ کے کامون مین جا کر صرف کرتا ہے - اور پھر انھین گناہون کا نتیجہ دوزخ مین بعد مرنے کے جا کر گوناگون کے دُکھ پاتا ہے - اور اگر کسی عورت سے شادی کرتا ہے تب اُسکی پرورش وغیرہ کے لیے ہزار ہا جھوٹ وغیرہ گناہ کرتا ہے - اور اگر عورت کی مرضی کے موافق کارروائی کرتا ہے - اور نہایت خدمت تواضع وغیرہ کرتا ہے تب اُس شوہر کی بھگتی پریم دیکھکر وہ عورت بھی بلاعذر پیشاب خانہ حاضر کر دیتی ہے اور جب یہ شوہر حسب دلخواہ عورت کے کارروائی نہین کرتا تب یہ عورت نہایت سخت سخن کہکر نزدیک آنے نہین دیتی تب یہ شخص شہوت سے نہایت بے قرار دکھی ہو کر از حد زیادہ عاجزی کرتا ہے - اس طرح بحالت جوانی ہزار ہا تکلیفات ہوتی ہین - اور جب حالت پیری کی آتی ہے تب اعضا کمزور ہو جاتے ہین چشم وغیرہ مین دیکھنے وغیرہ کی طاقت نہین رہتی - اور عورت فرزند وغیرہ فرمانبرداری نہین کرتے - سو غصہ حرص بڑھ جاتے ہین اور عورت فرزند وغیرہ ہزار ہا سخت بدسخن زبان سے نکال کر دکھ دیتے ہین ہر وقت

بہ سبب موہ حرص وغیرہ کے اور عورت وغیرہ کی نافرمانبرداری سے نہایت دُکھی رہتا ہی
اس طرح سے بحالت پیری ہزارہا دُکھ ہوتے ہین - اور یہ جسم کل بیماریون کا خانہ ہی کبھی
کوئی بیماری اس جسم مین بنی رہتی ہی - اور اس جسم کا ابھمان یعنی خودی و تعلق بندھن یعنے
جہان کی قید کا باعث ہی - اور جسم کے ادھیاس سے جنم مرن وغیرہ کل دُکھ حاصل ہوتے ہین
اور یہ جیو اس جسم کے تعلق سے عورت فرزند وغیرہ کے ساتھ موہ کرکے نہایت دُکھ پاتا ہی
اور انھین جسم و عورت و فرزند وغیرہ کے تعلق سے مجکو لوگون کا دُکھ ہوا ہی - کیونکہ برہم چرج
کی حالت مین عورت وغیرہ کے نہ ہونے سے مجکو کوئی دُکھ نہ تھا اب انھین کے ساتھ تعلق
ہونے سے مجکو از حد زیادہ دُکھ ہوا ہی - اور بڑا تعجب ہی کہ جب مین تپ کرتا تھا اُس وقت حور
یعنی اپسرا آکر گوناگون کی چنچلتائی خرابی کرتی رہی ہین - مگر تاہم میرا دل اُنپر کچھ مائل نہین
ہوا تھا - اپنے ہوش مین بے خواہش ہو کر رہا تھا - اب انھین عورات کی صحبت سے مین
کس قدر مبتلاے حرص ہو گیا ہون - اور جس طرح ہمارا جسم استخوان ماس پیشاب گندگی
خون وغیرہ غلاظت سے بھرا ہوا ناپاک ہی - اسی طرح عورات کا جسم بھی گندگی پیشاب
خون وغیرہ غلاظت سے بھرا ہوا غلیظ ناپاک ہی - ہاے افسوس کہ ایسے غلیظ ناپاک جسم کو
مین نے باعث خوشی آنند کا یقین کر رکھا ہی - اور ایسے عورات کے غلیظ ناپاک جسم سے مجکو وہم کرکے
آنند معلوم ہوتا ہی - ان مین آنند کا گیان صرف مجکو وہم سے ہو گیا ہی - مثلاً جس طرح رسی
مین سانپ کا گیان وہم سے ہوتا ہی - اسی طرح غلیظ ناپاک جسم سے آنند ماننا وہم سے
ہی - بڑا تعجب ہی کہ نادان یا مرجہل مطلق شخص ہی کسی دیگر شخص کے روبرو عورت سے
ہم بستر نہین ہوتا - اور مین بے وقوف ایسا جہل مطلق نادان ہون کہ انتریامی سرب
پرماتم دیو اندر باہر ہر جا ظاہر ہی - اُسکی موجودگی حالت مین اپنی عورت کے ساتھ مین
ہم بستر ہوتا رہتا ہون - اور عورت کے غلیظ جسم کو باعث خوشی مانتا رہا ہون - یہ
میری نہایت غلطی تھی - اور بڑا تعجب ہی کہ اس لذات محسوسات کے واسطے مین نے
اپنے آتمانند سروپ کو بھلا دیا ہی - اس لیے مین نہایت آتم ہتیارا یعنی خودکشی کرنیوالا
گناہ گار ہون - اگرچہ نادان یا مر اشخاص بھی اپنے آتم سروپ کو بھلاکر لذات محسوسات

بے خبر

مین مبتلا ہوجاتے ہین مگر وہ نادان اگیانی شخص اپنے آتم سروپ سے بے علم ہین - اس لیے
اُنکے ذمہ قصور اتنے نہین - اور مین تو ہر طرح شاسترون کے ذریعہ سے اپنے آتم سروپ کا
عالم ہون - پھر بید و دانستہ ناچیز لذات محسوسات مین مبتلا ہو گیا ہون - اس لیے مجکو لعنت
ہی - ای مرید اس طرح سے وہ یاگولک اپنے دل مین بچار کرتا ہوا - پھر اس بات کا سوچ
کرنے لگا کہ یہ خورد فرزند ہمارے یگیوپویت یعنی جنیو کے بنا و بغیر علم کے دکھی محتاج
رہین گے - اس لیے ہمکو لازم ہی کہ انکا یگیوپویت سنسکار کرکے اور بید بدیا پڑھا کر بعد ازان
سنیاس آشرم کو اختیار کرون - کیونکہ انکا فرض بھی بموجب قواعد شاستر کے لازم ہی -
ای مرید دھرم شاستر کے قواعد کو جاننے والا وہ یاگولک منی بموجب قواعد شاستر کے
پہلے اپنے فرزندون کے یگیوپویت سنسکار کرکے بعد ازان بید وغیرہ کل بدیا پڑھائی -
اور پھر انکی شادی کر دی - ای مرید یہ فرض فرزندون کا ادا کرکے پھر وہ یاگولک منی اپنے
دل مین بچار کرنے لگا - بڑا تعجب ہی کہ مین یاگولک پیری کی حالت کو پہونچا ہون - اب تک
ہمارا دل اس ناپائدار جہان سے کنارہ کش نہین ہوتا - بلکہ پھر پھر کر اس موہوم جہان کی طرف
پھرا دل جاتا ہی - اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ عورت و دولت وغیرہ کا تعلق ہی کل تکلیفات
کی بنیاد ہی - اور بید بدیا وغیرہ کل اوصاف سے موصوف مین یاگولک بھی جب عورت
وغیرہ کے تعلق سے بدحالت کو پہونچا ہون تب دیگر نادان اشخاص کی کیا بات
کہنی ہی - اس وجہ سے عورت کی صحبت بالکل خراب ہی - کیونکہ اس عورت کے سبب سے
دوزخ مین جانا پڑتا ہی - اسلیے مین اب انھین عورات فرزند دولت وغیرہ کل کو ترک
کرکے اپنے دل کو آتم تصور مین لگا کر آنند جیون مکتی کا حاصل کرون - ای مرید وہ یاگولک
منی اپنے دل مین اس طرح بچار کرتا ہوا پھر یہ سوچ کرنے لگا - کہ انھین عورات کے
ساتھ میرا بہت عرصہ سے تعلق رہا ہی - اب بموجب قواعد شاستر کے انکے اوپر بھی احسان
کرنا لازم ہی کیونکہ بموجب فرمودہ دھرم شاستر کے یہ نصف جسم کہی گئی ہین - اور انھین دو
عورات مین سے کاتیاینی عورت تو گھر کے کامون مین ہی صرف ہوشیار رہی - وہ تو قید
نجات کو کچھ جانتی نہین - اور دوسری میترئی عورت البتہ عقل مند دانا جہان کی قید نجات

جاننے والا
جان بوجھ کر
چھوٹے بالک
فانی
نرک
فرمان

کے جاننے والی طالب نجات ہی - اور اس میترئی عورت کو اپنے جسم سے بھی موہ نہین ہو
جب اسکا اپنے جسم مین موہ نہین ہی تب دیگر اپنے فرزند گھر وغیرہ مین موہ کس طرح
کرے گی - اس لیے اسکو برھم بدیا کا اُپدیش کرکے بعدازان سنیاس آشرم کو اختیار
کرونگا - اے مرید اس طرح دوراندیش دھرم شاستر کے قواعد سے واقف یاگولک منی
سوچ کر کے اپنی میترئی عورت سے کہنے لگے -

یاگولک بولا - اے میری عزیز عورت مین اب سنیاس آشرم کو اختیار کرنا چاہتا ہون
تم ناراض مت ہونا - اور جس قدر میرے پاس دولت موجود ہی - اُسمین سے نصف
حصہ کاتیائنی عورت کو دیتا ہون - اور نصف حصہ تم کو دیتا ہون - کیونکہ میرے جانے
کے بعد تم کو تکلیف مت ہو - اے مرید جب اس طرح یاگولک نے میترئی سے کہا -
تب وہ طالب نجات شوق مند میترئی اپنے شوہر یاگولک سے کہنے لگی -

میترئی بولی - اے سوامی - اس دولت کے لینے سے مین جنم مرن سے برکنار ہوکر امر پد
یعنے لازوال درجہ کو پراپت ہوجاؤنگی یا نہین - اگر دولت کے لینے سے مین لازوال
ہوسکتی ہون تب مین دولت کو قبول کرلونگی - ورنہ مجھے دولت لے کر کیا کرنی ہی
آئندہ جس طرح آپ مناسب سمجھین وہ بات مجکو فرما دین - اے مرید اس طرح میترئی
عورت کے سخن سُنکر یاگولک جی اپنے دل مین بچار کرنے لگے کہ دولت وغیرہ
کی موجودگی مین لذات محسوسات کی خواہش پیدا ہوگی - پھر اُس لذات محسوسات
عیاشی وعشرت کے کرنے سے جنم مرن کے حاصل ہونے سے اُلٹا نہایت ڈکھ پراپت
ہوگا - اس سے نجات کبھی نہ ہوگی - اے مرید اس طرح یاگولک اپنے دل مین بچار
کرکے میترئی عورت سے کہنے لگے -

یاگولک بولا - اے میترئی پریہ اس دولت سے نجات لازوال درجہ حاصل نہین
ہوسکتا - اے مرید اس طرح اپنے شوہر یاگولک کے سخن سنکر میترئی عورت کہنے لگی -

میترئی بولی - اے سوامی بغیر نجات کے دیگر کسی چیز کی مجکو خواہش نہین ہی -
اگر نجات ہونے کی تجویز آپ جانتے ہین - تب وہ مجھ سے فرما دین - ورنہ دیگر کسی

علیحدہ

چیز کو مین نہین چاہتی - ای مرید اس طرح میترئی عورت کے سخن سُنکر یاگولک نہایت خوش
ہو کر کہنے لگا - یاگولک بولا - ای میترئی تم نے دولت وغیرہ کو ترک کر کے نجات کی آرزو
کی ہی - اس لیے مجکو تم نہایت عزیز ہو - اور ای میترئی اگرچہ میری محبت تمہارے دل مین
ہی - اور تمہاری محبت ہمارے دل مین ہی - مگر تاہم یہ محبت ہماری تمہاری اپنے مطلب
کے واسطے ہی - کیونکہ مین تمہارے ساتھ جو محبت کرتا ہون اپنے مطلب کے واسطے کرتا ہون
اور تم بھی اپنے مطلب کے واسطے میرے ساتھ محبت کرتی ہو - ای میترئی اس لیے شوہر
کی محبت اپنے مطلب کے واسطے عورت کے ساتھ ہوتی ہی - اور عورت کی محبت بھی اپنے
مطلب کے لیے شوہر کے ساتھ ہوتی ہی - ورنہ شوہر کے لیے محبت نہین کرتی - ای میترئی
اسی طرح فرزند وزر وغیرہ دولت و گئو وغیرہ جانور و براہمن وغیرہ جاتی - و بھور وغیرہ
سات لوک - و اندر وغیرہ دیوتا - و رگ یجر وغیرہ چار بید - و ساکن متحرک وغیرہ کل جیو - جو جو
یہ کل پہلے ہم نے کہے ہین - انھین کے ساتھ جو یہ جیو محبت کرتا ہی - وہ محبت اپنے مطلب
کے لیے ہوتی ہی - ورنہ اُن فرزند وغیرہ کے لیے محبت نہین ہوتی - کیونکہ یہ سب جب موافق
پسند آنند کا سادھن نظر آتے ہین - تب انھین کے ساتھ محبت کرتا ہی - اور جب
یہ کل ناموافق ناپسند باعث دُکھ معلوم ہوتے ہین - تب انکے ساتھ محبت نہین کرتا
اس لیے کُل جیوون کو اپنا آتما ہی دراصل نہایت پیارا ہی - کیونکہ اُس اپنے آتما کے
واسطے یہ عورت فرزند وغیرہ پیارے ہوتے ہین -

اعتراض - اگرچہ فرزند وغیرہ کل جہان ناموافق ناپسند ہونے سے دُکھ کا باعث ہین -
مگر تاہم موافق پسند ہوے تو یہ سب باعث سکھ کے ہو جاتے ہین - اس لیے آتما کے تعلق
سے یہ سب پیارے نہین ہین یعنی صرف آتما کے واسطے پیارے نہین ہین - یہ خود اپنی
طرف سے آپ پیارے ہین -

جواب - اور بلا آنند سروپ آتما کے دیگر عورت وغیرہ کُل اشیا خود بخود عزیز و ناعزیز نہین
ہین - صرف مجکو یہ چیز سکھ کا باعث ہی ایسا انمول گیان یعنی موافقت کا علم جس جیو کو ہی -
وہ چیز اُسکو پیاری لگتی ہی - مثلاً جس طرح دوست سکھ کا باعث معلوم ہوتا ہی اس لیے

وہ عزیز لگتا ہی اور دشمن دُکھ کا باعث معلوم ہونے سے اس لیے وہ عزیز ہی نہین لگتا -
اے میترئی جس طرح ہوا یعنی وایو دراصل گرم سرد سے بھرا ہی - مگر برف و آتش کے ساتھ
ملنے سے سرد گرم معلوم ہوتی ہی - اسی طرح کل اناتم اشیا موافق ناموافق کے علم سے عزیز ناعزیز
ہو جاتے ہین - اے میترئی آتما کل اشیا سے زیادہ عزیز ہی - اور اُس سے علیحدہ کل اشیا
ناعزیز اور عزیز اور کچھ زیادہ عزیز تین قسم کے ہین - شیر سانپ وغیرہ ناموافق ناپسند دُکھ
کا باعث ہونے سے اس لیے وہ عزیز نہین ہین - اور عورت فرزند وغیرہ موافق سُکھ کے
باعث ہونے سے اس لیے وہ عزیز ہین - اور انتشکرن کی سانتکی سکھ روپ برتی کچھ زیادہ
عزیز ہوتی ہی - اے میترئی یہ سب آتما کے واسطے پیارے ہین - اس لیے آتما اپنا سروپ
سب سے زیادہ پیارا ہی - اس سے یہ ثابت ہوا کہ کُل کو اپنا آتما ہی ہر ایک کل اشیا سے
پیارا ہی - اے میترئی ایسا کل آنندون کا سمندر روپ جو آتما ہی اُس آنند سمند سروپ
آتما کے ایک قطرہ آنند سے کُل برہما وغیرہ جیو آنندی ہو کر جیتے ہین - مطلب یہ ہی - کہ
سب سے زیادہ آنند سروپ آتما ہی - اے میترئی جتنے محسوسات سے پیدا شدہ آنند ہین
اُنھین کل آنندون سے زیادہ دوئی سے علیحدہ لاثانی برہمانند ہی وہ برہمانند اُنھین جیوون
کے آتما سے علیحدہ نہین ہی یعنی وہ برہمانند اُنھین جیوون کا آتما روپ ہی - اے میترئی
اس باعث سے یہ آتم سروپ آنند ہی کل جیوون کی منزل مقصود ہی - اور پرم پرشارتھ
روپ ہی - اے مرید اس طرح یاگولک منی آنند سروپ آتما ہی سروپ بیان کرکے اب
اُس آتما سروپ آنند کی ساکھیات کاری کے واسطے شرون منن وغیرہ سادھنون کا
بیان کرتے ہین - یاگولک بولا - اے میترئی جس نجات متلاشی یعنی جگیاسی کو آتما کے
ظاہر دیکھنے کی آرزو ہی وہ اول ببیک بیراگ کھٹ سمپتی مموچھتا اُنھین چار سادھنون کو
اختیار کرکے برہم شروتری و برہم نشٹی گورو یعنی بید بدیا کے معنی جاننے والا ہو اور بیدون
سے ثابت جو جیو برہم کی یکتائی کا گیان جسکو ہوا ہو - اور کُل اوصاف سے موصوف ہو
اور نیک کامون مین توجہ ہو - ایسے گورو موصوف کے پاس جاکر وہ طالب نجات
شخص اُس گورو کی زبان مبارک سے ایماتما برہم - اہنگ برہماسمی وغیرہ کل مہاواکون

گیان سے

Shrotri

مان کر برہم سے واحد مانو۔ تب جو چیز پیدایش والی ہوتی ہی۔ اُسکا فنا بھی ہوتا ہی۔ اور
جب جہان پیدایش فنا والا ہوا اور برہم سے واحد ہوا تب برہم بھی پیدایش فنا والا
ہو جائےگا۔ اگر برہم کو پیدایش فنا والا مانو تب برہم کی پیدایش فنا کا گواہ یعنی جاننے والا
ساکھی کونسا ہی۔ یعنی جس برہم کی پیدائش فنا ہوتی ہی۔ وہ اپنی پیدایش فنا کا ساکھی
ناظر ہی یا اُس برہم سے علیحدہ کوئی دیگر ساکھی ہی اگر کہو وہ برہم آپ ہی اپنی پیدایش فنا
کا ساکھی ہی۔ یہ کہنا غلطی ہی۔ کیونکہ ساکھی ناظر وہ ہوسکتا ہی جو پیدایش سے پہلے اور
فنا کے بعد موجود رہے۔ وہ برہم جب آپ نہین رہتا تب ساکھی کیسے ہوسکے گا۔ اگر
برہم سے علیحدہ کوئی ساکھی مانو تب وہ برہم سے علیحدہ ساکھی جڑ یعنی بے علم ہی۔ یا چیتن
یعنی عالم ہی۔ اگر بے علم ساکھی مانو تب مانند سبو کے بے علم چیز ساکھی ہو نہین سکتی۔ اگر چیتن
کو ساکھی مانو۔ تب وہ چیتن یعنی عالم ساکھی برہم سے علیحدہ ہی یا برہم روپ ہی۔ اگر برہم
سے علیحدہ مانو۔ مگر بید کی شرتی ایک برہم کو ہی چیتن گیان سروپ کہتی ہی دیگر کسی کو
عالم نہین کہتی۔ اس لیے شرتی سے مخالفت ہوگی۔ اگر وہ ساکھی برہم روپ مانو تب اپنی
پیدایش فنا کا ساکھی آپ ہو نہین سکتا یہ پہلے تردید کر چکے ہین۔ اس لیے یہ کل جہان
برہم سے واحد ہوکر برہم کی ہستی سے ہست ہی یہ طریقہ تو غلط ہوا۔ اگر برہم سے علیحدہ ہوکر
برہم کی ہستی سے یہ جہان ہست ہی۔ یہ دوسرا طریقہ بھی غلط ہی۔ کیونکہ جب برہم کی ہستی
سے یہ جہان ہست ہی تب برہم کی ہستی سے جہان کو علیحدہ کیا ہوا وہ جہان نیست و نابود
ہو جائےگا۔ مثلاً جس طرح چپراسی بادشاہ کی چپراس پاکر حکم کر رہا ہی۔ جب اُسکی چپراس
کھول لی جاوے تب اُسکا حکم کچھ نہین رہتا۔ اسی طرح جہان مین سے برہم کی ہستی علیحدہ
کرکے نکال لی جاوے تب جہان کس طرح ہست ہوگا۔ اور اگر کہو کہ یہ جہان اپنی ہستی سے
ہست ہی۔ یہ بھی غلط ہی کیونکہ ہستی تین قسم کی ہی۔ ایک پرمارتھک ہستی ہی یعنی ہستی
مطلق۔ اور دو قسم کی ہستی موہوم ہی۔ اُنمین سے ایک بیوہارک ہی۔ دوم پراتی بھاسک
ہستی ہی۔ جس ہستی کی حالت تبدیل نہ ہو اُسکو پرمارتھک ہستی یعنی ہستی مطلق کہتے ہین
ایسی ہستی ایک برہم کی ہی۔ اس لیے برہم کی ہستی مطلق ہی۔ اور برہم سے علاوہ دیگر

کل جہان کے اشیا کی ہستی موہوم ہی - وہ ہستی موہوم دو قسم کی ہی - ایک بیوہارک - دوم
پراتی بھاشک ہی - برہم آتم سروپ کے اگیان سے جسکی ہستی ہو اور برہم گیان سے جسکی
ہستی دور ہو جاوے اُسکو بیوہارک ہستی کہتے ہین - اس جاگرت کے جہان کی بیوہارک
ہستی ہی - کیونکہ برہم سروپ کے اگیان سے یہ جہان ہست نظر آتا ہی - اور برہم گیان کر کے
اسکی ہستی دور ہو جاتی ہی - اس لیے اس جہان کی بیوہارک ہستی ہی - اور محدود اُپادھی
والے جیتن کے اگیان سے جو چیز ہست ہو کر نظر آوے اور اُسکے گیان سے دور ہو جاوے
اُسکو پراتی بھاشک ہستی کہتے ہین - جس طرح رسّی کے اگیان سے سانپ نظر آتا ہی
اور رسّی کے گیان سے سانپ دور ہو جاتا ہی - مطلب یہ ہی کہ اس جہان کی پرمارتھک
ہستی تو ہی نہین - صرف موہوم ہستی ہی - جو موہوم ہستی ہوتی ہی وہ در اصل نہین ہوتی
اس لیے یہ جہان اپنی ہستی سے بھی ہست نہین ہی - اور یہ جہان است یعنی نیست بھی نہین
کیونکہ است چیز نظر نہین آتی مثلاً جس طرح عقیمہ عورت کا فرزند اور خرگوش کا سینگ
نظر نہین آتا - اس لیے وہ در اصل ہی بھی نہین - مطلب یہ ہی کہ جہان بیچ ابدیا کے انربچنی
روپ ہی ہستی نیستی سے علحدہ کو انربچنی کہتے ہین - اور انربچنی نام متھیا کا ہی - است
اور متھیا مین یہ فرق ہی - جو چیز در اصل نہ ہو اور نظر بھی نہ آوے اُسکو است کہتے ہین
اور جو چیز در اصل نہ ہو اور نظر ہی آوے اُسکو متھیا کہتے ہین - جس طرح خواب کی اشیا
اور رسی کا سانپ - یہ در اصل نہین ہین - اور نظر آتی ہین - اس لیے متھیا ہین - قول
مترجم کا - انھین باتون کا مفصل بیان بچار ساگر اردو مین جو ہم نے ترجمہ کیا ہی - اُسمین
شایق دیکھ لیوے -

یاگولک بولا - ای میترئی یہ کل جہان آتما سے علحدہ متھیا روپ ہی اُسی آتما کی ہستی
سے یہ جہان مانند ہست کے ہی اور اُسی آتما کے گیان یعنی چیتنا سے یہ کل جہان معلوم ہوتا ہی
اور اُسی آتما کے آنند سے یہ کل محسوسات جہان آنند روپ نظر آتا ہی - ورنہ در اصل
یہ جہان کچھ چیز نہین ہی وہم سے یہ کل اشکال نظر آرہے ہین - ای میترئی اس کل جہان کا
ادھشٹان روپ جو وحدانیت پاک ذات برہم ہی وہ برہم سروپ تیرا آتما ہی ١٢ - اور

اُس سے علیحدہ یہ کل جسم جو اس دل وغیرہ ناتم روپ جہان است جڑ دُکھ سروپ ہی - ای
میتری کی اس طرح بچار کر کے جب تم آتم ساکھیات کار کو حاصل کروگی تب تمہارا جنم مرن
وغیرہ جہان دُکھ دور ہو جاوے گا - اور لازوال روپ درجہ نجات کو حاصل کروگی - ای
میتری کی پہلے جو تم نے لازوال نجات کے حاصل کرنے کا سادھن پوچھا تھا - وہ ہم نے
تم سے بیان کر دیا ہی کہ کل فرزند شوہر دولت وغیرہ کا موہ دل سے دور کر کے اپنے پاک
ذات برہم آتم سروپ کا ساکھیات کار کرو یہ نجات کا سادھن ہی - ای مرید اس طرح
اپنی میتری کی عورت کو برہم بدیا یعنی علم الٰہی کا اُپدیش کر کے یاگولک منی اپنے دل مین
اس طرح بچار کرنے لگا - کہ ست چت آنند سروپ برہم آتما سے علیحدہ یہ کل جہان نیست
ونابود متھیا ہی اور اُسکا مادہ مایا بھی متھیا ہی - ای مرید جس مایا کو پہلے کل فیلسوفر مل کر
اُس مین جہان کے کارن یعنی مادہ کا بچار کرتے ہوئے پرماتم دیو مین جہان کا مادہ
مایا کو دل نشین کیا تھا - یاگولک منی اُس مایا کو جہان کی پیدائش کی کارنتا مین ردّ کا جانکر در اصل
ایک پرماتم دیو کو کارن جانتا ہوا - اُس پرماتم دیو سے علیحدہ کل جہان کو متھیا روپ
یقین کر کے اور مایا کو بھی متھیا نیست ونابود جان کر سنیاس آشرم کو اختیار کر لیا - اور
گرمی سردی عزت بے عزتی وغیرہ کو یکسان جانتا ہوا بہ سبب باقی ماندہ پراربدھ کرم
کے وہ یاگولک منی زمین پر گھومتا چلتا رہا - اور میتری عورت بھی بذریعہ آتم بچار کے آتم گیان
کو حاصل کر کے سنیاس آشرم کو اختیار کر لیا - اور جہان مین گردش کرتی رہی - مگر اتنا فرق
ہی - یاگولک نے تو بمع ڈنڈ کے لنگ سنیاس اختیار کیا تھا - اور میتری عورت نے بلا ڈنڈ النگ
سنیاس کو اختیار کیا تھا کیونکہ عورت کا ادھکار ڈنڈ سنیاس مین نہین ہی - باقی دونون
کی کل باتین برابر تھین -

ای مرید اس بھارت کھنڈ مین مانش شریر یعنی جسم انسان کو پاکر آتم گیان کو حاصل
کرنا واجب ہی - کیونکہ بغیر آتم گیان کے نجات حاصل نہین ہوتی یہ بید ون مین ثابت
ہی - ای مرید جو اُپدیش یاگولک نے اپنی میتری کی عورت کو کیا تھا - وہ کل اُپدیش ہم نے تم کو
سنا دیا ہی - اب آگے کیا سننا چاہتے ہو -

دوہا

باگولک میتری کی سنبادکا ادھیائے ہفتم تمام	ہر پرکاش جس پڑھے سے پاوے دل آرام

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم باباہرپرکاش پرم ہنس باگولک کا اُپدیش اپنی میتری عورت کو ادھیائے ہفتم تمام شد ۔

اوم شری پرماتمائے نمہ

ادھیائے ہشتم

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیائے ہشتم دربیان یجربید کی شوتیا تستر اُپنکھد مین سے شوتیا تستر منی کا اُپدیش سنیاسیون کو مترجم باباہرپرکاش پرم ہنس ۔

دوہا

شوتیا تستر اُپنکھد مین سنو اُپدیش بچار	ہر پرکاش جس سُنے سے دور مٹے سنسار

واضح ہو کہ اس آتم پوران پستک مین اس ادھیائے سے پہلے ادھیائے چہارم وپنجم وشُشم وہفتم مین یجربید کے برہدارنک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا ۔ اب پھر اُسی یجربید کی شوتیا تستر اُپنکھد کے ارتھ کا اس ادھیائے ہشتم مین بیان کرتے ہین ۔ وہان پہلے ادھیایون مین یاگولک منی کے اُپدیش کی ہوئی برہم بدیا کو سُنکر نہایت متعجب وخوش ہو کر مرید اپنے مرشد صاحب سے اس طرح عرض کرنے لگا ۔

مرید بولا ۔ اے دریائے رحمت مرشد صاحب آپ نے اس آتم پوران کے ادھیائے اول مین سنکادک خلقت کے سنباد گفتگو سے رگ بید کی ایتہرے اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش بیان کیا تھا ۔ اور ادھیائے دوم مین راجہ اندر وپرتردن کی گفتگو سے رگ بید کے کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش بیان کیا تھا ۔ اور پھر ادھیائے سوم مین راجہ اجات شترو وبالاکی پنڈت کی گفتگو اُپدیش سے اُسی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا ۔ اور ادھیائے چہارم مین ددھینگ اتھربن رشی وراجہ اندر واشنی کمارون کی گفتگو اُپدیش سے یجربید کی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا ۔ اور پھر ادھیائے پنجم مین یاگولک وآشل وغیرہ کے براہمنون کے مباحثہ اُپدیش سے اُسی برہدارنک

اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے ششم مین یاگولک و راجہ جنک کی گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - پھر ادھیاے ہفتم مین یاگولک و میتریٔی عورت کے گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ و یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور انھین کل ادھیاؤن مین گوناگون کی برہم بدیا آپ نے ہم کو اُپدیش کی ہی - اے مرشد صاحب آپ نے ادھیاے ہفتم کے اخیر مین یہ بیان کیا تھا کہ اوایل مین بیدون کے عالم کل منیشرل کر جہان کے مادہ کا بچار کر کے آخر مین جس اُپدیا روپ مایا شکتی کو جہان کا مادہ دل نشین کیا تھا - اُسی مایا کو یاگولک منی سنتھیا روپ دیکھتا ہوا سنیاس آشرم کو اختیار کیا تھا - اے دریاے رحمت مرشد صاحب انھین منیشرون نے کس طرح بچار کیا تھا - آپ براہ مہربانی مفصل احوال بیان کرین -

مرشد بولا - اے مرید تپ کرنے کے باعث سے جسکے کل گناہ دور ہو گئے ہین - ایسا شوتیاشتر نام ایک رشی تھا - اُسکے آشرم پر ایک دفعہ بہت مجمع سنیاسی کا مل کر آیا - اور اس طرح شوتیاشتر رشی سے کہنے لگے - سنیاسی بولے - اے بید کے شاکھا کے مشتہر کرنے والے شوتیاشتر منی تمہارا کلیان ہو - اے شوتیاشتر منی ہم کل ابھیاگت مل کر تمہارے آشرم پر آئے ہین - اس لیے جو برہم بدیا آپ کو برہماجی نے اُپدیش کی ہی اُسی برہم بدیا کی خیرات ہم کو دو - اُس برہم بدیا کے سُننے کی ہم کو نہایت آرزو ہی اور اُس برہم بدیا کے سماعت کرنے سے ہمارے کل شک اعتراض رفع ہو جائینگے - اور شاسترون کے علیحدہ علیحدہ متون کو یعنی طریقون کو اختیار کر کے ہم کل سنیاسی جہان کے کارن یعنی مادہ کو جدا جدا مان کر بڑے مباحثہ جھگڑا کرتے ہین - اور بہت مدت سے جہان کے مادہ کا مباحثہ ہمارا ہو رہا ہی - مگر اب تک جہان کے مادہ کا کوئی فیصلہ قطعی نہین ہوا - آخرکار ہم نے آپس مین یہ اقرار کیا ہی کہ یجربید کی شاکھا کے ظاہر کرنیوالے اور طرفداری سے پاک اور مانند برہما کے کل بیدون کے جاننے والا وو دشمن دوست مین یکسان نظر والا آج کل ایک شوتیاشتر منی ہی - وہ شوتیاشتر منی جو جہان کا مادہ مقرر کرے - وہی ہم کل سنیاسیون کو واجب کرنا واجب ہی - اے منیشر اس طرح ہم کل سنیاسی اقرار کر کے آپکے پاس آئے ہین - آپ براہ مہربانی ہم کو برہم بدیا کا اُپدیش

کرین جس سے ہمارے شک رفع ہون - اے مرید جب اس طرح سنیاسیون نے کہا تب
مہربانی کرکے شوتیا شتر منی کہنے لگا -
شوتیا شتر بولا - اے سنیاسیو جس طرح تم آپس مین مل کر جہان کے مادہ کا بچار کر رہے ہو
اسی طرح پہلے بھی ایک دفعہ بیدون کے عالم و بیدون کے بیاکرن وغیرہ اعضا مین نہایت
ہوشیار کل منیشر مل کر آپس مین کہنے لگے - اے منیشرو اگر تم کل لوگون کے ہمدرد خیرخواہ ہو -
تب لوگون کے کلیان کے واسطے بید کے سخنون کا بچار کرو - اور تم کل منیشر جہان کے
متعلق قصہ جات یعنی لوکک کتھا کو چھوڑ کر جہان کے مادہ کا بچار کرو - کہ اس جہان کا مادہ
کیا ہے - اے سنیاسیو جب اس طرح بزرگ منیشرون نے کہا تب دیگر خورد منیشر خوش ہو کر
بزرگ منیشرون سے کہنے لگے - خورد منیشر بولے - اے سوامی بزرگ منیشرو آپ دراز عمر والے
ہو اور کل بید و بیدون کے انگون کے جاننے والے ہو - اے بزرگو جو مادہ جہان کا آپ لوگون
نے دل نشین کیا ہو - وہی ہم سے بیان کرو - ہم بھی اُسپر یقین کرینگے - اے سنیاسیو جب
اس طرح خورد منیشرون نے کہا تب بزرگ منیشر کہنے لگے - بزرگ منیشر بولے - اے منیشرو
اب بچار کرنا واجب ہے - کہ بغیر کارن کے کارج پیدا نہین ہوسکتا - اگر بلا پیدا کنندہ کے
پیدایش ظاہر ہوسکتی ہو تب بغیر سوتر کے بستر و بغیر مٹی کے سبو پیدا ہوجاوے - اور
فرزند کے لیے عورت اپنے شوہر کی ضرورت کو چھوڑ کر بلا ہم بستر ہوے شوہر کے فرزند کو پیدا
کرسکے - اسی طرح کل کارج یعنی پیدایش بلا مادہ کے پیدا ہوجاوے - اور اگر تم کہو نیستی
سے ہستی پیدا ہوسکتی ہے - یعنی مادہ سے بنا پیدایش ہوسکتی ہے یہ کہنا غلط ہے - کیونکہ
پراگ بھاو وغیرہ جو نیستی کے قسم ہین وہ جب خود نیست ہین - اُن سے بھاو یعنی ہستی
روپ جہان کس طرح پیدا ہوسکتا ہے - انھین ابھاؤن کو جہان کی پیدایش کے باعث
یعنی کارن ماننے کی تردید ہم اچھی طرح کرتے ہین مگر مشکل عبارت ہونے سے چھوڑ دی ہے
کیونکہ انھین کی تردید کرنے کے واسطے پہلی دلائل کافی ہین - کہ بغیر سوتر و مٹی کے بستر و
سبو پیدا نہین ہوسکتے - اس طرح نیستی سے ہستی کی پیدایش کی تردید کرکے اب
برہم مین جہان کے پیدا کرنے کی تردید دکھاتے ہین - اے منیشرو اگر برہم کو جہان کا

پیدا کرنے والا مانا جاوے - وہ نربکار یعنی بے خلل ہی جب وہ نرنکار برہم جہان کا پیدا
کرنے والا ہوگا - تب وہ برہم بکاری ہوجائے گا - اس لیے برہم بھی جہان کا مادہ نہین ہوسکتا
ای منیشٹر و اس طرح بلا مادہ کے باہستی سے یا خالص پاک برہم سے جہان کی پیدائش نہین
ہوسکتی - ای منیشٹر و فی الحال جہان کے پیدا کرنے کے مادہ کو چھوڑکر پہلے اس جسم کثیف
کے مادہ کا بچار کرنا چاہیے - ای منیشٹر و ہمارا یہ جسم کثیف کس مادہ سے پیدا ہوا ہی - اگر
والد کے نطفہ سے پیدا ہوا مانو - تب اس خون مانس استخوان چربی نطفہ یہ سات دھات
حکمت کی کتابون مین لکھے ہین - ان مین سے نطفہ بھی ایک دھات ہی - وہ نطفہ اگر
جسم کی پیدائش کا مادہ ہوتا تب والد کے جسم مین وہ نطفہ خود موجود ہی - وہان جسم کی
پیدائش کس وجہ سے نہین ہوتی - اگر کہو کہ دیگر دھاتون سے ملے ہوئے نطفہ سے جسم پیدا
نہین ہوسکتا کیونکہ والد کے جسم مین دیگر دھاتون سے نطفہ ملا ہوا ہوتا ہی - جب علیحدہ
ہوتا ہی تب اس خالص نطفہ سے جسم پیدا ہوتا ہی - یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ شہوت آتش
کے جوش سے نطفہ پگھل کر دیگر دھاتون سے علیحدہ ہوکر مرد کے ہردے والی جگہ مین پراپت
ہوا نطفہ وہان جسم کی پیدائش کر سکے - اگر کہو کہ پیشاب خانہ کے راستہ سے جب جسم
سے باہر نکلتا ہی نطفہ تب جسم کی پیدائش ہوتی ہی - یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ بحالت
خواب کے مرد کا نطفہ گر کر جسم سے باہر نکل پڑتا ہی - اُسوقت جسم کی پیدائش ہونی
چاہیے - اگر کہو عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے سے پیشاب خانہ کے راستہ سے باہر نکل پڑتا ہی
نطفہ جسم کی پیدائش کا باعث ہوتا ہی - یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ بحالت خواب کے
عورت کے ساتھ جماع کرنے سے باہر نکلتا ہوا نطفہ جسم کو پیدا کر سکے - مگر وہ نہین کر سکتا -
اگر کہو بحالت بیداری کے عورت کے ساتھ جماع کرنے سے باہر نکلتا ہوا نطفہ جسم کی پیدائش
کا باعث ہوتا ہی - یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ خُرد لڑکی سے ہم بستر ہونے سے یا بوڑہی عورت کے
ساتھ ہم بستر ہونے سے باہر نکلتا ہوا نطفہ جسم کی پیدائش نہین کر سکتا - اگر کہو کہ جوان
عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے سے باہر نکلتا ہوا نطفہ جسم کی پیدائش کا باعث ہی - یہ کہنا
بھی غلط ہی - کیونکہ ضعیفہ جوان عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے سے باہر نکلتا ہوا نطفہ جسم

کی پیدایش نہین کر سکتا - اگر کہو کہ جس عورت مین حمل اختیار کرنے کی طاقت ہی - اُس
عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے سے باہر نکلتا ہو نطفہ جسم کی پیدایش کا باعث ہوتا ہی
یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ حمل کے اختیار کرنے کی طاقت والی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے
سے بھی زانی اشخاص کا نطفہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہی - تاہم جسم کی پیدایش نہین ہو سکتی -
اگر کہو کہ کوئی بیماری ہوتی ہی اس سبب سے ہم بستر ہونے سے بھی جسم کی پیدایش نہین
ہو سکتی - یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ بلا بیماری کے جو عورت ہی - اُسکے ساتھ ہر روز عیاش زانی
شخص ہم بستر ہوتے رہتے ہین - مگر تاہم اُن سے جسم پیدا نہین ہو سکتا - خلاصہ یہ ہوا کہ
کسی طرح سے نطفہ جسم کی پیدایش کا کارن نہین ہی - اور اگر کہو کہ مادر و پدر کا ملنا بذریعہ
نطفہ کے جسم کی پیدایش کا باعث ہی - یہ کہنا بھی غلط ہی - کیونکہ جب نطفہ جسم کی پیدایش
کا باعث نہین ہی تب اُنکا ملنا کس طرح کارن ہو سکتا ہی - اور بچھو وغیرہ و پسینہ کی
پیدایش جون زنڈو وغیرہ و درخت وغیرہ یہ کل بغیر مرد کے نطفہ کے پیدا ہو جاتے ہین -
اس سے یہ ثابت ہوا - کہ نطفہ جسم کی پیدایش کا مادہ نہین ہی - اے منیشرو جب ہم
جسم کی پیدایش کا مادہ نہین جان سکتے - تب ہم جہان کی پیدایش کا مادہ کس طرح
جان سکینگے - اے منیشرو جب ہم یہ بات نہین جان سکتے - کہ ہمارے ہردے کے
اندر بیٹھکر کونسا پورش ہی جو ہم کو گناہ ثواب کے کامون مین حرکت دے رہا ہی جب
ہم اس حرکت دینے والے تحریک کو نہین جان سکتے - تب ہم جہان کے مادہ کو کس
طرح سے جان سکینگے -

پُرش

شو تپا شتر بولا - اے سنیاسیو اس طرح جسم کی پیدایش کے مادہ کا بچار کرکے
پھر جہان کے مختلف مادہ ماننے والے شاسترون کے متون کو ظاہر دکھانے لگے - اے منیشرو
جوتش شاستر والے صرف ایک کال یعنی وقت کو جہان کا مادہ مانتے ہین وہ اس طرح
کہتے ہین - کہ یہ آکاش وغیرہ کل جہان وقت سے پیدا ہوتا ہی - اور اُسی وقت کرکے
قائم ہی آخر وقت مین محو ہو جاتا ہی - اس لیے کال یعنی وقت ہی جہان کا مادہ ہی -
یہ جیو دوزخ بہشت مین وقت کرکے جاتا ہی - اور وقت کرکے اس سے درخت وغیرہ

متون

پیدا ہوتے ہین اور وقت کرکے ہی یہ جیو جنم کو پاتا ہی اور وقت کرکے ہی فوت ہوتا ہی -
دیگر جس قدر مادہ چیزون کے ہین وہ بغیر وقت کے اپنے کارج کو پیدا نہین کرسکتے
اس لیے وقت ہی کل جہان کا کارن ہی - اور اگرچہ نیایک مت والے پرمانون کو جہان
کا مادہ مانتے ہین اور سانکھہ مت والے پردھان یعنی پرکرتی کو مادہ جہان کا مانتے ہین
مگر تاہم وہ پرمانون و پرکرتی بغیر کال یعنی وقت کے جہان کو پیدا نہین کرسکتے اس لیے اصل
کارن وقت ہی جہان کا ہی - اب وقت کو کارن ماننے والا بادی پہلے پرمانون کو جہان
کا مادہ ماننے والے نیایکون کا مت تردید کرتا ہی - پہلے اُنکے مت کو دکھاتا ہی - کہ زمین
آب آتش ہوا انھین چار عناصرون کے جو پرمان ہین وہ جہان کی پیدایش کا مادہ ہین -
ذرے کے چھٹے حصہ کا نام پرمانون ہی - وہ ظاہر چشمون سے نظر نہین آسکتے نہایت باریک
ہین اور نت یعنی ہمیشہ ہست ہین - انھین پرمانون مین پرمیشور کی خواہش کے زور سے
حرکت پیدا ہوتی ہی - اُس حرکت سے دو دو پرمانون کا سنجوگ سنبندھ ہوتا ہی - اس تعلق
کے بعد دونک روپ کارج پیدا ہوتا ہی - اسی طرح ترنگ چترنگ وغیرہ پیدا ہوکر پھر زمین
آب آتش ہوا یہ اربعہ عناصر پیدا ہوتے ہین وہ پرمانون دونون اُس دونک کا سمواے
کارن ہی اور اُنھین دونون پرمانون کا سنجوگ اسمواے کارن ہی اور ایشور خواہش وغیرہ
نمت کارن ہین اور جب جہان کی پرلے یعنی قیامت ہوتی ہی تب ایشور کی خواہش
سے اُنھین پرمانون مین حرکت پیدا ہوکر بعد ازان اُنھین پرمانون مین آپس مین علحدگی
ہوتی ہی - پھر اُنکے سنجوگ کا ناش ہوتا ہی - پھر سنجوگ کے ناش سے دونک کا بھی ناش
ہوجاتا ہی - اس طرح زمین وغیرہ کل جہان کا ناش ہوجاتا ہی - وہ نیایک وغیرہ اس طرح
پرمانون کو جہان کا مادہ مانتے ہین - اب وقت کے ماننے والے نیایک کے مت کی تردید
کرتا ہی - ای پرمانون بادی وہ تمھارے پرمانون اعضا والے ہین یا بلا اعضا ہین - اگر
بلا اعضا کہو وہ تمھارے نیایک مت مین ثابت نہین ہوسکتے - کیونکہ تم اُنھین پرمانون کا شرق
وغیرہ اطراف سے سنجوگ سنبندھ مانتے ہو اور آپس مین بھی اُنکا سنجوگ سنبندھ مانتے ہو
اور اُس سنجوگ سنبندھ کو ابیاپ برتی مانتے ہو یعنی جو چیز اپنے اشرے کے ایک دیش

ہین ہو دوسرے دلیش مین نہ ہو یعنی ایک جگہ ہو دوسری جگہ نہ ہو اُسکو اپیاپ برتی کہتے ہین
ایسے اپیاپ برتی سنجوگ سنبندھ والے پرمانون کو بلا اعضا کہنا ثابت نہین ہو سکتا۔ کیونکہ
سنجوگ سنبندھ والے مورت پدارتھ یعنی صورت والی چیزین بمع اعضا کے ہوتی ہین مثلاً
جس طرح سبو بستر وغیرہ سنجوگ سنبندھ والے ہونے سے اعضا والے یعنی ساویو ہین
نراویو نہین ہین۔ اسی طرح سنجوگ سنبندھ والے ہونے سے وہ پرمانون بھی ساویو یعنے
اعضا والے ثابت ہونگے نراویو یعنی بلا اعضا والے ثابت نہین ہو سکتے۔ اور جو جو چیز
ساویو یعنے اعضا والی ہوتی ہے۔ وہ کسی مادہ یعنی کارن سے پیدا شدہ ہوتی ہے۔ مثلاً
جس طرح سبو بستر وغیرہ ساویو ہونے سے مٹی وغیرہ مادہ سے پیدا شدہ ہین۔ اسی طرح
وہ پرمانون بھی ساویو ہونے سے کسی مادہ یعنی کارن سے پیدا شدہ ضرور ہونگے۔ پھر اُنھین
پرمانون کا مادہ کسی دوسرے کارن یعنی مادہ سے پیدا شدہ ماننا پڑے گا۔ پھر وہ دوسرے
کسی تیسرے سے وہ تیسرا چہارم سے اس طرح مادہ اے یعنی کارنون کا قائم ہونا کہین نہ
ہوگا اس لیے اُنھین پرمانون کے کارن یعنی مادہ کو لاابتدا یعنی اجن یعنی پیدائش سے
بنا ماننا واجب ہے اور پرمانون پیدائش فنا والے ہونے سے ہمیشہ قائم نہین ہین اور
پرمانون کا مادہ بغیر کال یعنے وقت کے دیگر کوئی نہین ہے وہی کال ہی پیدائش سے
بنا لاابتدا ہے۔ اس لیے اُنھین پرمانون کا مادہ کال کو ماننا پڑے گا۔ جب اُس کال کے
پرمانون کا مادہ ماننا تب کال سے جہان کی پیدائش ہو سکتی ہے۔ پرمانون کا مادہ ماننا
بے فائدہ ہے اور اگر نیایک اُنھین پرمانون کو ہمیشہ قائم بھی مانے تب اُنھین ہمیشہ قائم
پرمانون سے جہان کی پیدائش ہمیشہ ہونی واجب ہے۔ کبھی قیامت یعنی پرلے نہ ہو۔
مگر ہمیشہ جہان کی پیدائش نہین ہو سکتی۔ اس لیے پیدائش قیامت جہان کے قاعدے
مقرر کرنے والا وقت ہے۔ اُس وقت کی ضرورت کے پرمانون ہمیشہ کرتے ہین۔ اس لیے
جہان کا کارن وقت کو ماننا واجب ہے۔ اُس وقت سے علیحدہ دیگر کوئی جہان کا مادہ
نہین ہے۔ اتنا کرکے کال وادی جوتش شاستر والون کا مت بیان کیا۔ اب جہان کا
مادہ سوبھاو یعنی خصلت کے ماننے والے ناستکون کا مت دکھاتے ہین۔ اگر

کال کے مادہ ماننے والے کال بادی تم جو وقت کو جہان کا کارن مانتے ہو وہ تمہارا کال
اپنی خصلت و کارج کے خصلت کی مدد سے کارن جہان کا ہی یا بلا امداد انہین کے کارن ہی
اگر بلا امداد انکے کارن مانو تب بڑی تیز آتش مین و آکاش مین جل کی پیدایش تمہارا وقت
کس باعث سے نہین کرتا - اور تمہارا کال فرزند کے خواہش والے شخص کو بغیر عورت کے
کس واسطے نہین دے سکتا - اور آتش سے پیاس لوگون کی کس باعث سے دور نہین کر سکتا
اور مردا جسم ہمارے ساتھ تمہارے کال کے اقبال سے کسواسطے نہین بات چیت کرتا - اور تمہارے
کال کے اقبال سے بلا مرد کی صحبت کے عورات کس واسطے حمل اختیار نہین کرتین - اور چشم سے
یہ شخص بموجب کس واسطے کما نہین سکتا - اور بینی سے یہ شخص تمہارے کال کے اقبال سے
سماعت کس وجہ کر کے نہین کر سکتا - اس طرح سوبھاؤ سے بنا کال کو اس جہان کا کارن
مانوگے تب پہلے کہے ہوے کل نقص آجائین گے - اگر کال کو سوبھاو کی امداد سے جہان
کا کارن مانو تب جس سوبھاؤ کی مدد سے جہان کا کارن کال مانتے ہو اُس سوبھاو مین ہی
جہان کی کارنتا ہو سکتی ہی - اس لیے کال کو جہان کا کارن ماننا بے ثمر بے فائدہ ہی - اور
سوبھاو یعنی خصلت کو مادہ ماننے سے پہلے بیان شدہ نقص بھی نہین آتے - کیونکہ چشم
حواس مین دیکھنے کی خاصیت ہی کھانے کا سوبھاؤ نہین - اسی طرح کل حواس کا اپنا اپنا
سوبھاو جان لینا - اس طرح کل جہان کا کارن سوبھاو ہی ہی - یہ سوبھاو بادی کا ست بیان
کیا - اب دھرم ادھرم نیتی کے ماننے والے میمانسک شاستر کے ست کا بیان کرتے ہین
وہ دھرم ادھرم نیتی کو جہان کا کارن کہتے ہین - پہلے سوبھاو بادی کے ست کا تردید کرتے
ہین - میمانسک کہتے ہین - اے سوبھاو وادی تم جو جہان کا کارن سوبھاو کو مانتے ہو - وہ سوبھاو
دھرم ادھرم روپ نیتی کی مدد سے جہان کا کارن ہی - یا انکی مدد سے بنا جہان کا کارن ہی -
اگر کہو دھرم ادھرم روپ نیتی کے امداد سے بنا جہان کا کارن ہی - یہ کہنا ناممکن ہی - کیونکہ
بغیر اُس نیتی کے اگر سوبھاو جہان کا کارن ہو تب اُس انیت یعنی لامقرر سوبھاؤ کے
زور سے گرم خصلت والے آتش سے سردی ہونی چاہیے اور سرد جل سے گرمی پیدا ہونا
چاہیے اس طرح کل اوقات مین وکل اشیا و کل کاروں کی پیدایش ہونی چاہیے -

کال
شن
خصلت
اندریہ
نیتی

مگر کل وقت مین و کل اشیا مین کل کارجون کی پیدائش ہونی نہین دیکھنے مین آتی اس
لیے دھرم ادھرم روپ نیتی کی امداد سے نیا صرف سوبھاؤ جہان کا کارن نہین ہو سکتا۔
اگر نیتی کی امداد سے سوبھاؤ کو جہان کا مادہ مانو۔ تو جس طرح سوبھاؤ کی امداد سے کال کو
جہان کی پیدائش پرورش فنا کا کارن ماننا دلائل سے تردید کرکے سوبھاؤ کو جہان کا
مادہ تم نے قائم کیا تھا۔ اسی طرح وہ تمھارا سوبھاؤ بھی دھرم ادھرم روپ نیتی کی امداد
سے جہان کا کارن ہی۔ اس سبب سے تمھارا سوبھاؤ بھی جہان کا کارن نہین ہو سکتا۔
صرف دھرم ادھرم روپ نیتی ہی جہان کا کارن ماننا چاہیے۔ نیتی جہان انھین دونون
کے درمیان سوبھاؤ کو کارن ماننا بے فائدہ ہی۔ اتنا کہنا کرکے دھرم ادھرم روپ نیتی کو
جہان کا کارن بیان کیا۔ اب یدرچھیا کو جہان کے کارن ماننے والے بعض اشخاص
کے مت کا بیان کرتے ہین۔ یہان کارج یعنی پیدائش کو اپنے پیدا کرنے والے کی
ضرورت کچھ نہ ہونی اسکا نام یدرچھیا ہی۔ وہ یدرچھیا کارن بادی پہلے نیتی بادی کے
مت مین نقص دکھلاتے ہین اے نیتی بادی بیمانسک تم نے جو یہ بات کہی ہی کہ یہ
یہ کارج اسی کارن سے پیدا ہوتا ہی دوسرے کارن سے پیدا نہین ہوتا۔ یہ جو نیتی تم نے
جہان کا کارن مانا ہی۔ یہ کہنا ناممکن ہی۔ کیونکہ اس جہان مین اس نیتی سے بنا
بعض کارنون و کارجون کی یدرچھیا روپ سب سے پراپتی دیکھنے مین آتی ہے۔ جس
طرح اس جہان مین کئی دھرماتما نیک اشخاص کو ایک چشم کے جھپکنے مین دکھ کا
حاصل ہونا دیکھ پڑتا ہی اور کئی گنہگار اشخاص کو اکسمات یعنی چشم کے جھپکنے مین سکھ کی
پراپتی حاصل ہو جاتی ہی۔ اور اس جہان مین سکھ کے باعث عورت فرزند وغیرہ اشیا
کبھی دکھ کا کارن ہو جاتے ہین اور بعض وقت مین دکھ کا باعث جو پانون کا کانٹا ہی وہ بھی
سکھ کا باعث ہو جاتا ہی جس طرح تھکے ہوے شخص کو پانون سے کوٹنا نہایت سکھ
کا کارن ہوتا ہی۔ اس طرح گوناگون چیزین الٹی دیکھنے مین آئی ہین۔ اگر نیتی مذکورہ
ہی کارن ہوتی تب الٹی باتین دیکھنے مین نہ آتین۔ اس لیے جہان کا کارن یدرچھیا ہی
ہو۔ یہ یدرچھیا بادی کا مت بیان کیا۔ اب آکاش وغیرہ کو جہان کا کارن ماننے

یدرچھیا

والون کے مت کا بیان کرتے ہین - وہ آکاش وغیرہ عناصر کو جہان کا کارن ماننے والا پہلے
بدرچھیا روپ کارن مین نقص دکھاکر اپنے مت کو ثابت کرتا ہی - اے بدرچھیا بادی تم جو
بدرچھیا کو جہان کا کارن مانتے ہو تمہارا کہنا غلط ہی - کیونکہ جس طرح روپ رس وغیرہ
دھرم بغیر آشرے روپ سبو وغیرہ دھرمی کے نہین رہ سکتے - اسی طرح تمہاری بدرچھیا دھرم
بھی بغیر کسی آشرے روپ دھرمی کے نہین رہ سکتی - اور پرتکھ یعنی حاصل چیز کو چھوڑ کر پروکھ
یعنی پوشیدہ چیز کا فرض کرنا بیجا ہی - اس لیے پرتکھ پرمان کرکے ثابت ہی جو یہ آکاش
وغیرہ عناصر ہین - وہی آکاش وغیرہ عناصر ہی - اس بدرچھیا روپ دھرم کا آشرے روپ
دھرمی ہین - جن عناصرون کی امداد سے یہ بدرچھیا جہان کا کارن ہوتا ہی - انھین عناصرون
کرکے ہی جہان پیدا ہو سکتا ہی - انھین جہان وعناصرون کے درمیان بدرچھیا کے
کارن جہان کا ماننا بے فائدہ ہی - اس طرح آکاش وغیرہ عناصر کو جہان کے کارن
ماننے والون کا مت بیان کرکے اب جہان کے کارن پرکرتی کو ماننے والے سانکھ
شاستر والون کا مت بیان کرتے ہین - اے عناصر کارن بادی تمہارے آکاش وغیرہ
ساودیو چیزین ہین - جو چیز ساودیو ہوتی ہی - وہ کسی مادہ سے پیدا شدہ ہوتی ہی جس طرح
سبو وغیرہ ساودیو ہونے مٹی وغیرہ مادہ سے پیدا شدہ ہین - اسی طرح یہ آکاش وغیرہ
عناصر بھی ساودیو ہونے سے کسی کارن سے پیدا شدہ ہونگے - اور جو کارج ہوتا ہی - وہ
اپنے کارن کے ہم سوبھاو یعنی ہم خصلت والا ہوتا ہی - اُس سے برخلاف خصلت والا
نہین ہوتا - جس طرح سبو مٹی کا کارج ہی - وہ اپنے کارن مٹی کے ہم سوبھاو والا ہی -
اسی طرح جہان کا بھی کوئی کارن ماننا واجب ہی - اور اس جہان کے کل زر وغیرہ
اشیا ست گن - رجوگن - تموگن کرکے ملے ہوے ہین - جس طرح زر جسکے ہاتھ مین ہو
اُسکو ستوگن روپ سُکھ کا کارن ہی - اور اُس شخص کے دشمن کو وہ زر وغیرہ اشیا دُکھ
کی پراپتی کرتی ہین - اور زر وغیرہ سے بنا حریص شخص کو وہ زر وغیرہ اشیا موہ کی
پراپتی کرتے ہین - اس طرح جہان کی کُل اشیا ستوگن روپ سُکھ اور رجوگن روپ
دُکھ و تموگن روپ موہ ان تین گنون والے ہین - جس طرح یہ تین گنون والا

ہی۔ اسی طرح انکا کارن بھی تین گن والا چاہیے وہ کونسی ہی۔ پرکرتی ہی۔ کیسی ہی۔
تین گنوں والی وکل کارجن کے ساتھ ملی ہوئی جو روپ ہے۔ اس سے وہ جڑ یعنے
بے علم پرکرتی ہی جہان کا مادہ ہی۔ ایسی جڑ ہمیشہ قائم پرکرتی روپ مادہ سے مہتت
اہنکار وغیرہ کل جہان ہی پیدا ہوتا ہی۔ اس طرح پرکرتی کارن بادی سانکھ کا مت
بیان کرکے اب ہرن گربھ وغیرہ پورش کو جو جہان کا کارن ماننے والے ہین۔ اُنکا
مت بیان کرتے ہین۔ پہلے پرکرتی کارن بادی کے مت مین نقص دکھاتے ہین۔ اے
پرکرتی کارن بادی جو جڑ ہوئی ہی وہ چیتن پورش کی حرکت سے بنا تو جہ نہین کرسکتی۔
جس طرح گاڑی وغیرہ بغیر چیتن شخص کی حرکت کے خود بخود متحرک نہین ہوسکتی اس
لیے کوئی تحریک چیتن پورش کو ماننا واجب ہی۔ جسکی امداد سے پرکرتی جہان کا
کارن ہووے۔ جب چیتن پورش کی امداد سے پرکرتی جہان کو پیدا کرتی ہی۔ اس سے
انھین جہان و پورش کے درمیان پرکرتی کو ماننا بے فائدہ ہی۔ اس لیے چیتن پورش
ہی جہان کا کارن ہی۔ اس طرح پورش کارن بادی کا مت بیان کیا۔ اے ایشر و
اس طرح پرمانون کال۔ سوبھاو۔ نیتی یدرچھیا۔ عناصر۔ پرکرتی۔ پورش۔ یہ
مت ہم نے بیان کیے۔ اور انھین کل متون مین نقص ہونے سے کوئی بھی جہان کا کارن
نہین۔ اعتراض۔ اگرچہ پورش سے علاوہ دیگر کل مین نقص دکھائے۔ مگر پورش مین
کوئی نقص نہین دکھایا۔ اس لیے پورش ہی جہان کا کارن ہی۔ جواب۔ وہ پورش
لاتعلق ہی اور نرگن ہی اور بیوپارون سے پاک ہی ایسے لاتعلق نرگن پورش مین جہان
کی کارنتا ماننی نہایت خلاف ہی۔

سوال۔ اگرچہ پاک نرگن برہم جہان کی پیدائش وغیرہ نہین کرتا۔ تب یہ جیو آتما
جہان کی پیدائش وغیرہ کرے گا۔

جواب۔ یہ جیو پرافتیار محتاج ہی۔ اس لیے یہ جیو اپنے سکھ دکھ کی پیدائش
کرنے مین طاقت ور نہین ہی۔ جب یہ جیو آتما اپنے سُکھ دکھ کے پیدا کرنے
مین بھی طاقت ور نہین ہی۔ تب جہان کی پیدائش کیسے کرسکے گا۔ دوم۔ اگر

پرتنتر

جہان کی پیدایش کرے بھی مگر تاہم اپنے سکھ کے سادھنون یعنی سکھ کے سامان کو پیدا کرے گا
دُکھ کے سامان کو پیدا نہ کرے گا - اس لیے جیو آتما بھی جہان کا کارن نہین ہی - قول مترجم
کا مین نے مختصر سا انہین متون کا بیان کیا ہی جسکو زیادہ دیکھنے کا شوق ہو وہ مفصل
آتم پوران کو دیکھ لیوے - اس طرح وہ کل منیشر دیگر ما دون مین نقص دکھا کر اب
خالص سدھانت کا بیان کرتے ہین -

شوتیاستر بولا - اے سینا سیو - اس طرح وہ بیدون کے عالم منیشر نے جب سخن کہے
تب کل سبھا والے صاف دل منیشر اُن متون مذکورہ مین گوناگون کے نقص دیکھکر
آخر کار بید کے سخنون سے برہم کو جہان کا کارن جانتے ہوے بھی اُسکے پختہ یقین کرنے
کے لیے گوناگون دلائل کے جاننے کی خواہش کرتے ہوے وہ منیشر لوگ شاستر کے طریقہ
سے واحد برہم مین دل کی متواتر توجہ روپ دھیان کو کرتے ہوے وہ بیدون کے عالم
منیشر اُس واحد برہم کے آشرے ابدیا روپ مایا شکتی کو دیکھا کیسی وہ ابدیا روپ
مایا شکتی ہی - کہ اس جہان کی پیدایش پرورش فنا کا مادہ ہی - اور بیجا دلائل کرنے
والون سے دیکھی نہین جاتی اور آدرن بکھیپ وغیرہ گنون کر کے ڈھاکے ہوے ہی -
ایسی ابدیا روپ مایا شکتی کو دیکھکر وہ کل منیشر متعجب ہوے - اب اُس مایا کے گنون
کا بیان کرتے ہین - سونیگ پرکاش واحد انند روپ جو یہ آتم دیو ہی اگرچہ در اصل اس
آتم دیو مین مایا روپ شکتی کچھ نہین ہی - مگر تاہم اُس آنند سروپ آتما مین ظاہر ہو کی
یہ مایا روپ شکتی اپنے است جڑ دکھ روپ کر کے اُس آتما کے ست چت آنند سروپ کو
اچھادن کر لیتی ہی - اے سینا سیو جس ادہشٹان سروپ آتما کے آشرے یہ مایا شکتی رہتی ہی
وہ ادہشٹان آتما کیسا ہی - کہ جس طرح آفتاب اپنی روشنی سے سبلو وغیرہ کل اشیا
کو روشن کرتا ہی - اسی طرح یہ واحد آتما بھی اپنی استی بھانتی پریہ یعنی ست چت انند سروپ کر کے کل کال
وغیرہ کارنون یعنی مادون کو روشن کرتا ہی - اے سینا سیو کال وغیرہ کو جو کل بچارونے علیحدہ لا تعلق آتما
مین جہان کا کارن مانتے ہین - انہین کال وغیرہ مین کارنتا بھی مایا کر کے کلیت یعنی موہوم
فرضی ہی - اور کال وغیرہ مین ادہشٹان روپتا بھی لا تعلق آتما مین ملیانے کی ہی - ورنہ در اصل

ڈھک لیتی
کارنوں نقصوں
مایا

ادھشٹان روپنا ایک لاتعلق آتما بن ہی ہی - اور اُسی مایا شکتی کے باعث سے یہ لاتعلق آتما موہ کو پراپت ہوا مایا سے پیدا شدہ جہان کی اشیاء سے لذات محسوسات بن مبتلا ہوا نظر آتا ہی - در اصل کل تعلقات سے علٰحدہ سونیگ پرکاش روپ آتما لاتعلق پاک ہی اُسکو یہ مایا شکتی موہت یعنی مایل کر لیتی ہی - اس لیے اُس مایا شکتی کا بڑا زور ہی - اور نہایت متعجب روپ ہی - اس وجہ سے مایا کو بیدانت شاستر بن اگھٹن گھٹنا پٹی سے مایا کر کے کہا ہی جو چیز کسی سے تیار نہ ہو سکے یعنی ثابت نہ ہو سکے اُسکو ظاہر کر دینا اس لیے اسی علامات سے اُسکو مایا کہتے ہین - اس مایا شکتی کر کے یہ لاتعلق پاک آتما اس جہان روپ چکر بین مانند گھومتے ہوے کے گھومتا ہوا سرگردان نظر آتا ہی - اے سنیا سیو اس طرح وہ کل منیشر اس جہان روپ چکر کا باعث مایا شکتی کے دھیان بین مقیم ہوے - برہم سروپ آتما کے آشرے گنون یعنی ستوگن رجوگن تموگن وغیرہ اوصاف سے مشتمل پوشیدہ دیکھکر نہایت متعجب ہونے لگے - اے سنیا سیو جس طرح پہلے بیدون کے عالم کل منیشر برھما کار برتیون کے شغل روپ دھیان سے مایا شکتی کو دیکھا ہی - اسی طرح تم بھی جب واحد سروپ برہم مین برتیون کا رجوع کر دگے - تب تم کو بھی مایا شکتی معلوم ہو جائے گی اب مین شوتیا شتر منیشر تم کل سنیا سیون کو وحدانیت ذات پاک برہم کا اُپدیش کرتا ہون - تم یک سو دل ہو کر سنو - اے سنیا سیو پہلے بیان کیے ہوے جو کال وغیرہ مادہ ہین - انھین کل کا ادھشٹان جو نرگن برہم ہی - جس نرگن برہم کو پہلے منیشرون نے بذریعہ دھیان دیکھا تھا - وہ نرگن برہم تمھارے آتما سے علٰحدہ نہین ہی - یعنی تمھارا اپنا اپنا سروپ آتما ہی ہی - اے سنیا سیو جو واحد سروپ برہم آتما تمھارے ہردے بین مقیم ہو کر دل جسم وغیرہ سنگھات یعنی مجمع کو روشن کرتا ہی وہی برہم روپ آتما مایا کی اُپادھی کے سبب سے ایشور نام وا ایشور ساکھی نام سے کہا جاتا ہی - اور وہی برہم روپ آتما اودیا روپ اُپادھی کے تعلق سے جہان روپ چکر بین گھومتا ہوا جیو نام کر کے و جیو ساکھی نام کر کے کہا جاتا ہی - مطلب یہ ہی کہ ایک ہی پرکرتی خالص پاک ستوگن یعنی قوت تمیز کی زیادتی سے مایا نام کر کے کی جاتی ہی - اور ناپاک ستوگن کی زیادتی سے

ابدیا نام کرکے کہی جاتی ہی - اور مایا بششٹ چیتن یعنی مایا سے مشتمل چیتن کا نام ایشور ہی - اور
مایا ادہشت چیتن یعنی مایا اُپادھی والے چیتن کا نام ایشور ساکھی ہی - اور اسی طرح ابدیا
بششٹ چیتن کا نام جیو ہی - اور ابدیا ادہشت چیتن کا نام جیو ساکھی - اے سینا سیو جس طرح
کمہار ڈنڈے سے چکر کو گھماتا ہی - اسی طرح یہ پرماتم دیو شہوت غصہ وغیرہ ڈنڈے سے
انہین جیوون کو گردش کراتا ہی - اے سینا سیو یہ جیو آتما تب تک جہان مین سرگردان
رہتا ہی - جب تک کہ اسکو وحدانیت ذات آتما کا ساکھیات کار نہین ہوا - اور جب اسکو
گورو شاستر کے اُپدیش سے واحد سروپ برہم آتما کا گیان حاصل ہوتا ہی - تب اس جیو
آتما کی بیج جہان کے ابدیا دور ہو جاتی ہی - اس باعث سے بید کی شرتی اس جیو آتما کو
ہنس اس نام سے موسوم کرتی ہی - یعنی جو واحد آتما کے گیان سے اگیان ابدیا کو ناش
کرے اُسکا نام ہنس ہی - اے سینا سیو جب یہ جیو آتما روپ ہنس اپنے آتما کو واحد برہم
روپ کرکے دیکھتا ہی - تب یہ جیو آتما جنم مرن وغیرہ بکارون سے علیحدہ ہوکر نجات کو
پاتا ہی - اے سینا سیو جس واحد برہم کو یہ جیو آتما روپ ہنس اپنا آتما روپ کرکے دیکھتا ہی
اُسی واحد روپ کو یہ بیدانت شاستر بیان کرتا ہی اور اُسی واحد برہم روپ ادہشٹان
مین یہ آتش آب زمین مقیم ہین - اور وہی واحد برہم کل کرمون کے نتیجہ کی آخرت حدروپ
ہی - اے سینا سیو آتم گیان سے علاوہ دیگر کسی تدارک سے ناش نہ ہونے والی جو یہ مایا شکتی
آتما کے آورن کرنے والی ہی - وہ مایا شکتی اُس پرماتما کے آشرے رہتی ہی - اے سینا سیو
اسی سوینگ پرکاش آتم دیو کو مایا سے علیحدہ واحد برہم روپ جان کر پہلے برہم گیانی
مہاتما اس آورن وکھیپ سروپ مایا سے مکت ہو گئے ہین - اور اسی واحد برہم مین
ملین واحد ذات ہوکر جنم مرن وغیرہ بکارون سے چھوٹ گئے ہین - اے سینا سیو اب
تم بھی اسی واحد برہم کو اپنا آتما روپ کرکے جانو - اب تتومسی اس بید کے مہاواک مین
جو تت پد و تونگ پد یہ جو دو الفاظ ہین - انہین کے ارتھ کا اور انہین کے معنی کے بچار
کرنے سے نجات کے حاصل ہونے کا بیان کرتے ہین - اے سینا سیو ہر جا بیاپک جو
پرماتم دیو ہی - وہ تت پد کا ارتھ ہی - اور پہلے ہنس روپ کرکے بیان کیا ہوا جو جیو آتما

ہے - وہ تونگ پد کا ارتھ ہے - اے سنیاسیو اُس تت پدارتھ روپ ایشور کا اور تونگ پدارتھ
روپ جیو کا جو آپس مین فرق نظر آتا ہے - وہ فرق دراصل نہین ہے - صرف اُپادھی
کے فرق سے ان دونون کا فرق ہے - اور بید کی شرتی مین کھر اور بلیھت روپ کرکے
کہا ہے جو انتش کرن وغیرہ کارج روپ جہان ہے - وہ کارج روپ جہان اس
جیو آتما کی اُپادھی ہے - اور شرتی مین بیان کیا ہوا جو اکھر وابلیکت ان دو نامون
کرکے کارن روپ اگیان ہے - وہ کارن اگیان تت پدارتھ روپ ایشور کی اُپادھی
ہے مطلب یہ ہے کہ انتش کرن روپ کارج یعنی پیدا شدہ اُپادھی والا جیو ہے -
اور کارن روپ اگیان اُپادھی والا ایشور ہے - اور انھین کارج کارن روپ
دونون اُپادھیون کا ادھشٹان پاک ذات روپ پرم برہم ہے - اے سنیاسیو جب
وہ پرماتم دیو بدھی یعنی انتش کرن کے ساتھ تدآتم ادھیاس کو پراپت ہوکر اپنے
اصل سروپ کو نہین جانتا تب وہ پرماتم دیو جیو بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے - اور اُس جیو کی
حالت مین وہ پرماتم دیو گناہ ثواب افعال کے سبب سے گوناگون کے سُکھ دُکھ نتائج
کو بھوگتا ہے اور وہی پرماتم دیو جب مایا کرکے کی ہوئی جیو کی حالت کرکے اپنے آپ
کو واحد ذات برہم روپ جانتا ہے - تب وہ پرماتم دیو کل بندھنون سے چھوٹ کر نجات
روپ لازوال کی حالت کو پاتا ہے - اے سنیاسیو جس طرح کمی وبیشی سے مبرا جو آکاش
ہے - وہی آکاش جب سبو مین مقیم ہوتا ہے - تب خُرد ہوا نظر آتا ہے - اور جب برہمانڈ
روپ اُپادھی مین مقیم ہوتا ہے - تب بڑا کہا جاتا ہے - اسی طرح جیو ایشور حالت سے
مبرا جو لامحدود پاک ذات پرماتم دیو ہے - وہ پرماتم دیو جب انتش کرن روپ اُپادھی مین
مقیم ہوتا ہے - تب وہ پرماتم دیو جیو نام سے موسوم ہوتا ہے - اور وہی پرماتم جب مایا روپ
اُپادھی مین مقیم ہوتا ہے - تب وہی پرماتم دیو ایشور نام سے موسوم ہوتا ہے - اس لیے
کارج کارن روپ اُپادھی کے فرق سے جیو ایشور کا فرق معلوم ہوتا ہے - ورنہ اصلیت
ذات مین جیو ایشور کا فرق نہین ہے - اس سے یہ ثابت ہوا کہ اُنھین کلپت یعنی موہوم
فرضی اُپادھیون کو ترک کرکے یہ جیو آتما جب اپنے آپ کو واحد برہم روپ کرکے جانتا ہے

تب یہ جیو آتما بع فرضی مایا روپ کارن کے کل شہوت غصہ وغیرہ پھانسیون سے چھوٹ جاتا ہی - اعتراض - ایسے واحد آتما مین جیو ایشور برھم وغیرہ فرق کونسا کرا دیتا ہی - جواب - اے سنیاسیو جیو ایشور برھم انھین تینون کو شاسترون کے عالم شخص انادی یعنی لاابتدا کہتے ہین - اور انھین کو انادی یعنی لاابتدا روپ کرکے بھی مایا ہی کلپنا یعنی فرض کرتی ہی - مطلب یہ ہی کہ وہ مایا شکتی ایشور وغیرہ کو لاابتدا یعنی انادی روپ کرکے کلپنا کرتی ہی - اور آکاش وغیرہ کو سادی یعنی ابتدا اور پیدا شدہ روپ کرکے فرض یعنی کلپنا کرتی ہی - جب جیو ایشور و پاک خالص ذات برھم انادی یعنے لاابتدا ثابت ہوئی - تب جیو ایشور کا فرق - اور وہ مایا - پھر اُس مایا کا چیتن سے سنبدھ یعنی تعلق یہ تینون بھی خود بخود انادی یعنے لاابتدا ثابت ہوے - قول مصنف آتم پوران کا - کہ سر یشیر اچارج نے بھی یہ چھ انادی مانے ہین - مطلب یہ ہی کہ جیو ایشور و پاک ذات برھم و اودیا و اودیا کا چیتن سے سنبندھ یعنی لاتعلق و جیو ایشور مایا وغیرہ کا فرق یہ چھ بید انت شاسترمین انادی مانے ہین - اے سنیاسیو اس سے لیکر جو وحدانیت ذات پاک آتما مین فرق آتا ہی - وہ کل مایا کرکے نظر آتا ہی - اور یہ ادھکاری طالب نجات شخص جب جیو ایشور پاک ذات برھم انھین کو اپنے آتما سے ایک واحد روپ کرکے جانتا ہی اور اپنے سروپ کو ہر جا بیاپک لامحدود روپ کرکے جانتا ہی تب یہ طالب نجات شخص دوئی قید سے رہائی پا کر سرو دا ابدی نجات کو حاصل کرتا ہی - اب اُس مایا کے دور کرنے کی تجویز بیان کرتے ہین - اے سنیاسیو جس لاابتدا مایا نے بوقت پیدایش جہان کے بھوگتا یعنے سکھ دُکھ کے پانے والا و بھوگیہ یعنی بھوگنے لایق اشیا انھین کرکے اس جیو کو گوناگون کے سکھ دُکھ کو میسر کرائی ہی - اور جو مایا بوقت قیامت یعنی پرلے کے نام روپ یعنی صورت اسم کل جہان سے علیحدہ ہو کر مقیم ہوتی ہی - اُس مایا کو بید کی شرتی الکھر اس نام کرکے کہتی ہی - اور وہی مایا آتم گیان کے بعد ناش ہو جاتی ہی - اس باعث سے بید کی شرتی کھر اس نام کرکے مایا کو بیان کرتی ہی -

اعتراض - ایک بید کی شرتی مایا کو الکھر نام کرکے دوسری شرتی کھر نام کرکے بیان

کرتی ہی - اس لیے ان دونون شرتیون کی آپسمین مخالفت ہی -
جواب اے سنیاسیو انھین دونون شرتیون کی مخالفت آپس مین ذرہ بھی نہین ہی
کیونکہ بغیر آتم گیان کے ناش نہ ہونے سے اس لیے مایا کو شرتی اکھر نام کرکے بیان کرتی ہی
اور آتم گیان کرکے ناش ہو جانے سے اس لیے مایا کو شرتی کھر نام کرکے موسوم کرتی ہی -
اس وجہ سے دونون شرتیان آپس مین مخالف نہین ہین - اکھر نام لازوال کا ہی - اور
کھر نام فنا کا ہی - پیدائش فنا سے مبرا یہ علامات ایک پرماتما مین ہے - اس پرماتما
سے علاوہ دیگر کسی اشیا مین نہین ہی - اے سنیاسیو تم یہ شک اپنے دل مین مت
لانا کہ آتم گیان تو ہم کو ہو گیا ہی - مگر ہماری ابدیا اب تک دور نہین ہوئی - اس لیے
آتم گیان ابدیا کے دور کرنے کا باعث نہین ہی - ایسا شک اپنے دل مین تم ہرگز نہ لانا -
کیونکہ ابدیا کی بے شمار شکتیان ہین - انھین شکتیون کو سلسلہ وار آتم گیان کی اوستھا
یعنی حالتین دور کرتی ہین - اب اگیان کی شکتیون کا و آتم گیان کی اوستھاون یعنے
حالتون کا بیان کرتے ہین - اے سنیاسیو جہان کی اشیا مین پہلے ست بدھی یعنی ہستی کا
یقین کرا کے بعد ازان اُس جہان کی اشیا مین مبتلا کرانے والی جو اگیان کی کوئی ایک
شکتی یعنے طاقت ہی - وہ شکتی ابھی دھیان روپ آتم گیان کی اوستھا یعنی حالت
سے دور ہو جاتی ہی - یہ کل جہان ہما آتما سروپ ہی اس تصور کا نام ابھی دھیان ہی - اس
ابھی دھیان روپ گیان کی حالت ظاہر ہونے سے بعد ازان گیانی اس جہان مین مانند
اگیانی کے مبتلا نہین ہوتا - محبت غیرت وغیرہ سے برکنار صبر و دل کی آرام داری وغیرہ
اوصاف سے موصوف ہو جاتا ہی - اسمین تم آپ سنیاسی ہی خاص نظیر ہو - کیونکہ جیسے
سنیاس سے پہلے جہان کی اشیا مین تم مبتلا تھے - ویسے اب نہین ہو - اے سنیاسیو
جیوون کا آپس مین فرق ہی - اور جیو ایشور کا آپس مین فرق ہی اسطرح بھید یعنی فرق کی
نظر کرانے والی جو ابدیا کی شکتی ہی - وہ شکتی مذکورہ آتم گیان کی پوجنا روپ حالت
سے دور ہوتی ہی - جیو ایشور کی یکتائی یعنی ابھید کا تصور کرنا اسکا نام پوجنا ہی - جس
طرح براہمن اپنے کو بلا شک ہی براہمن روپ جانتا ہی - اسی طرح اس پوجنا روپ

پیارہ رتنی

گیان کی اوستھا یعنی حالت سے ابدیا کی شکتی کے دور ہونے سے اپنے آتما کی برہم سروپتا
مین سنشے بپرجے سے بنا بلا شک ہو جاتا ہی - پھر کوئی شک نہین رہتا - اے سنیاسیو جہان
کی انا تم اشیا کو تسے کرنے والے جو گیان و کرم و باشنا ہین انھین کو پیدا کرنے والی جو
ابدیا کی تیسری شکتی ہی - وہ تت بھاؤ سے ناش ہوتی ہی - بار بار واحد ذات آتما کے
تصور روپ جو آتم یقین ہی - اُس یقین کا نام تت بھاو ہی - اس سے ابدیا کی تیسری شکتی
کے ناش ہونے سے یہ گیانی شخص بدیہ مکتی کے برابر ہو جاتا ہی - اے سنیاسیو اس تت
بھاو گیان کی حالت کے ظاہر ہونے سے اس گیانی شخص کے جمع نیک بد خیالات
یعنی سنسکار کے کُل قسم کی ابدیا ناش ہو جاتی ہی - جس طرح بحالت بیداری کے خواب
کی اشیا کو یہ شخص نہین دیکھتا - اسی طرح سونپگ پرکاش آنند سروپ آتما کے پرتکھ
یعنے حاضر یقین کو پا کر یہ گیانی شخص جسم وغیرہ جہان کو نہین دیکھتا - اے سنیاسیو بحالت
سمادھی کے اگرچہ گیانی کو جہان نظر نہین آتا - مگر تاہم سمادھی سے جب اُٹھتا ہی - تب
اُس حالت مین گیانی کو بھی یہ کل اشکال جہان نظر آتا ہی - اس لیے اُس گیانی کو سمادھی
سے برداشت ہوے جہان کے اشکال دکھانے والی جو ابدیا کی چہارم شکتی ہی - وہ
بعد از ان پراربدھ کے ختم ہونے سے ناش ہو جاتی ہی - اس طرح گیان کی حالتون کے
فرق کر کے اُس ابدیا کی شکتیون کا ناش ہو جاتا ہی - اے سنیاسیو جب گیانی کے جسم کا
بعد پراربدھ کرم ختم ہونے کے ناش ہوتا ہی - اُسوقت گیانی کے پران جسم سے باہر نکل کر
کہین نہین جاتے وہان جسم کے اندر ہی محو ہو جاتے ہین - اور گیانی ہرورابدی بدیہ مکتی
کو پراپت ہوتا ہی - ایسا سادھنون سے مستعمل پڑنکہ گیان والا گیانی شخص اس جہان مین
نہایت کمیاب ہی - کیونکہ اس جہان مین ہزارون انسانون مین کوئی نجات کی آرزو کرتا ہی
پھر انہین سے شرون وغیرہ سادھنون والا کوئی ایک ہوتا ہی - پھر انہین سے پروکھ گیان
والا کوئی ایک ہوتا ہی - پھر اُن ہزارون مین کوئی ایک آتم ساکھیات کار والا ہوتا ہی
اس لیے محبت غیرت یعنی راگ دویش سے پاک کل جیوون کو اپنا آتما جاننے والا کوئی
ایک اپروکھ آتم گیان والا ہوتا ہی - اے سنیاسیو ایسے برہم گیانی کے مادر پدر وغیرہ

خاندان بھی لائق تعریف ہین۔ اور جس جگہ ایسے برہم گیانی کے قدم پڑتے ہین وہ زمین
بھی لائق تعریف کے ہی جس گیانی شخص نے بہت مدت کے ابھیاس شغل سے ست
چت آنند سروپ پرماتما کو اپنا آتما روپ کرکے ساکھیات کار کیا ہی۔ اے سنیاسیو اس
برہم آتم سروپ یکتائی گیان سے پرے کوئی چیز لائق جاننے کے طالب نجات کو نہین ہی
یعنے جیو برہم کا یکتائی گیان ہی طالب نجات کو لائق جاننے کے ہی۔ اے سنیاسیو جس
طرح لکڑیون مین آتش پوشیدہ ہوتی ہی جب لکڑیون کو گھستے ہین تب اُن سے آتش
ظاہر ہوتی ہی۔ اسی طرح وہ ست چت آنند سروپ پرماتما انتش کرن وغیرہ سنگھات
یعنے مجمع مین چھپا ہوا پوشیدہ ہی۔ جب سادھنون سے مستعمل ہوکر یہ ادھکاری شخص
بیدانت شاستر و گورو کی مہربانی اُپدیش روپ گھسانے سے یعنی ابھیاس شغل کرنے سے
وہ آتم دیو پرتکھ ہوجاتا ہی۔ اے سنیاسیو اس طرح کا اپنے دل مین شک ہرگز نہ کرنا۔
کہ جس سبب سے آتما نظر نہین آتا اس باعث سے کوئی آتما بالکل ہی نہین۔ یہ شک آتش
کی تمثیل مذکورہ سے دور کر دینا اور بار بار آتم تصور کرنا۔ اے سنیاسیو یہ آتم دیو نہایت
مشکل سے نظر آتا ہی۔ جسکو آتم گیان کی ضرورت ہو وہ پہلے اس طرح کرے کہ کل کے
اندر باہر پورن اور سب کے پریرنے والے یعنی حرکت دینے والا تحریک جو پرماتم دیو
ہی۔ اُسکی بار بار اس طرح صفت کرے یعنی اُسکے اوصاف کا تصور کرے۔ اے پرماتم
دیو ست گیان اننت روپ اور جہان کی پیدایش پرورش فنا کرنے والے انترجامی
سرب شکتی مان دیالو ہمارے اگیان کو دور کرکے اپنا اصل سروپ ظاہر کرو۔ جب اس
طرح صفت بار بار کرتا ہی تب اُسکا دل صاف ہوکر شرون منن ندھیاسن وغیرہ سادھنون
سے مستعمل ہوکر گیان کے ذریعہ سے آتم ساکھیات کار کو حاصل کرتا ہی۔ اے سنیاسیو پرمیشور
کی عاجزی کرنے سے بھی دل صاف ہوجاتا ہی۔ اور دل صفا طالب نجات شخص کو یوگ
کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہی پھر اُس یوگ ابھیاس کے کرنے سے پرماتم دیو ساکھی آتم سروپ
کو دیکھتا ہی۔ جب آتم ساکھیات کار ہوتی ہی تب یہ طالب نجات شخص کل جنم مرن وغیرہ
قید سے چھوٹ کر سرور ابدی نجات کو حاصل کرتا ہی۔ اے سنیاسیو جب اس صفا دل

طالب نجات کو یوگ کی خواہش پیدا ہوتی ہی - بعد ازان یہ ادھکاری شخص یوگ کو کرنے لگتا ہی - اُس یوگ کے آٹھ انگ یعنی عضو ہین وہ یہ ہین - نمبر ۱ - یم - نمبر ۲ - نیم - نمبر ۳ - آسن - نمبر ۴ - پرانایام - نمبر ۵ - پرتیہار - نمبر ۶ - دھارنا - نمبر ۷ - دھیان - نمبر ۸ - سمادھی - یہ آٹھ انگ ہین - اور یم پانچ قسم کا ہوتا ہی - وہ یہ ہین - نمبر ۱ - اہنسا نمبر ۲ - ست - نمبر ۳ - استیہ - نمبر ۴ - برہم چرج - نمبر ۵ - اپرگرہ - یہ پانچ قسم کا یم ہی - انکے ارتھ یہ ہین کہ دل و گویائی و جسم کرکے کسی کی ہتیا نہ کرنی یعنے دل کرکے کسی کے نقصان یا مارنے کی بدنیتی یعنی بدخواہ نہ ہونا - اور زبان سے کسی کی شکایت یا بدسخن نہ نکالنا - اور جسم کرکے کسی کو نہ مارنا - اسکا نام اہنسا ہی - یعنی ہتیا کے نہ کرنے کا نام اہنسا ہی - اور جھوٹ کو چھوڑ کر راست گو ہونا اسکا نام ست ہی - اور دوکھا فریب چوری وغیرہ کرکے دیگر کی دولت کو نہ دیکھنا اسکا نام استیہ ہی - اور چشم وغیرہ حواسون کو اپنے محسوسات سے روک کر اپنے قابو مین کرکے آٹھ قسم کے شہوت کو روکنا - اسکا نام برہم چرج ہی - اور جسم کی گذران سے زیادہ ذخیرہ نرکھنا اسکا نام اپرگرہ ہی - یہ پانچ قسم کا یم بیان کیا - اب پانچ قسم کا نیم بیان کرتے ہین - نمبر ۱ - شوچ - نمبر ۲ - سنتوکھ - نمبر ۳ - تپ - نمبر ۴ - سوادھیاے - نمبر ۵ - ایشور پرن دھان - یہ پانچ نیم ہین - ان کے معنی یہ ہین - کہ جل مٹی کرکے جسم کی صفائی وغیرت وغیرہ سے مبرہ ہونا - یہ دل کی صفائی اس طرح اندرونی بیرونی دو قسم کی صفائی کرنی اسکا نام شوچ ہی - اور جو کچھ قسمت سے حاصل ہو اسپر صبر کرنا خوش ہونا اسکا نام سنتوکھ ہی - اور سردی گرمی وغیرہ کا برداشت کرنا اسکا نام تپ ہی - اور پرنو وغیرہ کا جاپ وبیدون کا پاٹھ وغیرہ کرنا اسکا نام سوادھیاے ہی - اور کل کرمون کا نتیجہ ایشور کے آگے نذرانہ یعنے ایشور کو سونپنا اسکا نام ایشور پرن دھان ہی - یہ پانچ قسم کا نیم کہا - اور چوراسی قسم کے آسنون مین سے پدم آسن - بھدر آسن - سنگھ آسن - سدھ آسن - یہ چار آسن عمدہ ہین - پھر انہین مین سے سدھ آسن نہایت عمدہ ہی - جس آسن مین تکلیف نہ ہو وہی آسن عمدہ ہے اور پورک کنبھک ریچک یہ تین قسم کا پرانایام

Astee

دھوکہ - اندری کو اپنے وشیوں سے روک کر

برہم چریہ تا ست سترہ پنڑھنا

ہے اب پرتہار دھارنا دھیان سمادھی انکا بیان کرتے ہین - اور روپ وغیرہ لشیون
مین نقص کو دیکھ کر چشم وغیرہ اندریون کو یعنی حواس کو محسوسات سے نرودھ یعنے
روکنے کا نام پرتھار ہے - اور ناف ہردے یعنی وغیرہ جگہون مین دل کا لگانا اسکا نام
دھارنا ہے - اور مخالف بجاتی برتیون کو دور کرکے ایک پرماتما مین سجاتی برتیون کا بلاناغہ
متواتر رجوع کرنا اسکا نام دھیان ہے - اور سمادھی دو قسم کی ہے - ایک سابکلپ
دوم نربکلپ - گیاتا گیان گیہ یعنی عالم علم معلوم ہج اس ترپٹی کے انتش کرن کی برتی
وحدانیت ذات برہم مین قائم ہونی اسکا نام سابکلپ سمادہی ہے - اور بلا اس
ترپٹی یعنے بلا معلوم ہونے انھین تینون کے انتش کرن کی برتی کی بلا ہجر وحدانیت
ذات برہم مین پختہ قائم ہونی اسکا نام نربکلپ سمادہی ہے - اُس نربکلپ سمادہی
سے آتم ساکھیات کار ہوتی ہے - اے سنیا سیو اس طرح اس اشٹانگ یوگ کے
ابھیاس کرکے یہ طالب نجات شخص اُس آتما کے ساکھیات کاری کی خواہش کرے
اور جب اس طرح ابھیاس کرتا ہوا آتم ساکھیات کاری کا وقت نزدیک آتا ہے تب
اس یوگی شخص کو بھلانے کے واسطے گوناگون سدھیان یعنی کشف کرامات وغیرہ ظاہر
ہوتے ہین - اگر ادھکاری طالب نجات شخص اُنھین سدھیون یعنی کشف کرامات
مین مبتلا ہوگیا تب آتم ساکھیات کار سے محروم ہوجاتا ہے - کیونکہ یہ کشف کرامات
وغیرہ آتم ساکھیات کار مین بگھن یعنی رُکاوٹ ہین - اب اُنھین سدھیون کا مفصل
احوال بیان کرتے ہین - اے سنیا سیو اس طرح یوگ ابھیاس کرتے ہوے جب
آتم ساکھیات کار کے حاصل ہونے کا وقت نزدیک آتا ہے تب یوگی اپنے اندر من مین
کبھی کوہر کے مانند شکل کو دیکھتا ہے - کبھی دود یعنی دھوئین کے مانند شکل کو دیکھتا ہے -
کبھی آفتاب کے مانند شکل کو دیکھتا ہے - کبھی آتش کے مانند - کبھی ٹنڈ انہ کے مانند شکل کو
دیکھتا ہے - اور کبھی بجلی کے مانند - کبھی سپٹھک منی کے مانند کبھی مہتاب کے مانند روپ
یعنے اشکال کو دیکھتا ہے - اے سنیا سیو جس طرح ایک چشم حواس کے محسوس گوناگون
اشکال رُکاوٹون کو دیکھتا ہے - اسی طرح گوش یعنی پوست زبان انھین اندریون کے

محسوسات سامعہ شامہ لامسہ ذائقہ ہی گوناگون کے پیش آتے ہین یعنی گوناگون کے راگ آواز و گوناگون کی خوشبو و گوناگون کے سپرش اور گوناگون کے ذائقہ معلوم ہوتے ہین - یہ اندرونی رُکاوٹ کشف کرامات کی بیان کی - اب بیرونی کشف کرامات رُکاوٹ یعنی نگھن روپ سدھیان کو دکھاتے ہین کہ جسم کی بیماری وغیرہ دور ہوجانی چھوٹا ہوجانا بڑا ہوجانا بالکل لطیف ہوجانا اس طرح انما مہما لگھما وغیرہ گوناگون کے کشف کرامات وغیرہ بیرونی رُکاوٹین ہین - اے ستیا سیو جب انھین کو ترک کرتا ہی تب آتم ساکھیات کار حاصل ہوتی ہی اُس آتم ساکھیات کو حاصل کرکے یہ طالب نجات ادھکاری شخص جنم مرن وغیرہ قید سے رہائی یا نجات کو پراپت ہوتا ہی - قول مترجم کا بیان اشٹانگ ہٹھ یوگ کا بیان مختصر سا کیا ہی - زیادہ مفصل احوال یوگ کے دیکھنے کا جسکو شوق ہو تب ہم نے یوگ مارگ درپن نام نسخہ بناکر خلاصہ بچار ساگر اُردو کے ساتھ شامل کردیا ہی - اُسمین مفصل طریقے مندرج ہین - جسکو شوق ہو دیکھ لیوے - مگر بغیر کامل عامل گورو کے اس ہٹھ یوگ کو بالکل نہ کرے - کیونکہ بغیر پوری پوری اُستادی کے بیماری پیدا ہوجاتی ہی -

شونیا شتر بولا - ای ستیا سیو - جس طرح یوگ مت والے صرف تونگ پدارتھ روپ آتما کے گیان سے نجات مانتے ہین ویسے تم لوگون نے نہین مانا - اور جو نیک بخت ادھکاری شخص یوگ کے اقبال سے کل فرق سے مبرا تت پدارتھ سوینگ پرکاش برہم کو جانتے ہین اور کارج کارن سے علحدہ اور کل جنم مرن وغیرہ بکارون سے مبرا تونگ پدارتھ روپ آتما کے سروپ کو جانتے ہین بعد ازان مین برہم ہون - اس طرح دونون کی یکتائی کو جانتے ہین تب وہ ادھکاری شخص اودیا وغیرہ کل پھانسیون سے نجات پاتے ہین - صرف تونگ پدارتھ کے گیان سے اودیا وغیرہ پھانسیان دور نہین ہوتین - ای ستیا سیو جس سوینگ پرکاش آتما کا وہ یوگی شخص ساکھیات کار کرتا ہی - وہ آتما کیسا ہی کہ کل اطراف روپ وہی آتما ہی - اور ہرن گربھ روپ و بیراٹ روپ وہی ہی - اور عقل وغیرہ اندر مقیم ہی - اور وہی پرانم دیو کل جہان کے اجسام کو پیدا کرکے آپ ہی ساکھی روپ

کرکے اُنھیں جیوون کے ہردے مین مقیم ہی - اور وہی پرماتم دیو کل ساکن متحرک
اشیا مین بیاپک ہی - اُس دیو کو ہماری بار بار پرنام ہی - ای سنیا سیو آتم ساکھیات کار
کا سادھن جو اشتانگ یوگ ہی - وہ ہم نے مختصر ساتم کو سُنایا ہی - اب یوگ سے حاصل
ہونے لایق جو واحد آتما ہی - اُس آتما کا ساکھیات کار جس بدیا یعنی گیان سے ہوتا ہی
وہ تم ہم سے سُنو - ای سنیا سیو پہلے اور اب جو ہم نے پرماتم دیو کا بیان کیا ہی وہ ایک
روپ ہی جاننا اور اس جہان کا سوامی جاننا اور وہی پرماتم دیو ہی اس جہان کی پیدایش
پرورش فنا کرتی ہی - ایسے پرماتم دیو کو جو طالب نجات شخص گرو شاستر کی مہربانی سے
ساکھیات کار کرتا ہی - وہی نجات کو پاتا ہی - ای سنیا سیو یہ پرماتم دیو جس طرح اپنی
مایا کرکے جہان کی پیدایش پرورش کرے - اسی طرح بوقت قیامت اس جہان کو فنا
کرکے کل جیوون کو دکھ کی نرا اپتی کرے ہی - اس لیے شرتی اس پرماتما کو رودر اس
نام سے موسوم کرتا ہی - ای سنیا سیو جو رودر روپ پرماتم دیو ہرن گربھ وغیرہ کل جہان
کو پیدا کرتا ہی - وہی پرماتم دیو روپ رودر بھگوان ہم طالبان نجات کو نیک عقل کی
پراپتی کرتا ہی - اس لیے مین شویتا شتر رشی پہلے اُس رودر بھگوان کے آگے اس طرح
التماس کرتا رہا - ای رودر بھگوان روپ پرماتم دیو آپ کی دو مورتی مین ایک برھم
بدیا کے مروج کرنے والی ساتکی گورو مورتی ہی - اور دوسری گنہگار جیوون کو جہان
روپ گرت مین ڈالنے والی ناری روپ تامسی مورتی ہی - آپ گورو مورتی کا ہم اپنا
انگیانی اشخاص کو درشن کرانے کے لیے روشن کرو - اور ناری روپ تامسی مورتی کرکے
ہم کو سکھ کا باعث کرو - کیسی وہ تامسی مورتی ہی - شہوت غصہ وغیرہ ان روپ ہی -
نہایت خوفناک ہی - اُس تامسی مورتی کرکے ہم ادھکاری جیوون کے اصل سروپ
کو مت حجاب کرو - ای سنیا سیو جب اس طرح ہم نے رودر بھگوان کے آگے عاجزی
کے ساتھ التماس کیا تب ہمارا دل صاف ہوگیا - بعد ازان مین اُس پرماتما روپ
رودر بھگوان کی گورو روپ مورتی کا دیدار کرکے اپنے مطلوب کو کامیاب کیا - ای
سنیا سیو اُس رودر بھگوان کے گورو روپ مورتی نے جو ہمارے اوپر اُپکار کیا ہی -

اُسکا تبادلہ ہم نہین کر سکتے - اے سینا سیو وہ گورو روپ مورتی اس طرح اُپدیش ہم کو
کرتی رہی ہے - اے فرزند بمع کارن اگیان کے یہ جو جہان مانند چکر کے ہے - اس جہان کے
چکر سے پرے جو واحد برہم ہے - وہ واحدانیت ذات برہم تمہارا اصل سروپ ہے - کرتا
بھوگتا روپ سنساری تمہارا اصل سروپ نہین ہے - اے سینا سیو اس طرح گوناگون دلائل
سے اُس گورو مورتی نے جب اُپدیش ہم کو کیا تب کل شک دور کر کے اس جہان اگیان
سے پرے وحدانیت ذات برہم کو اپنا روپ آتما کر کے جاننا کیسا ہے وہ واحد برہم سب
سے زیادہ ہے - اور اُس برہم سے پرے کوئی نہین ہے - اور بمع اگیان کے کارن وغیرہ
عناصر جسکا جسم ہے در اصل جسم سے پاک ہے - اور مانند آکاش کے کل ہاتھی مچھر وغیرہ
اجسام مین برابر بیاپک ہے - کل اجسام مین مقیم ہے -

اعتراض - اگر پرماتما کل اجسام اشیا مین مقیم ہے تب نظر کس باعث سے نہین آتا -
جواب - جس طرح آتش کل لکڑیون مین مقیم ہے مگر بغیر گھسنے کے ظاہر نہین ہوتی - اس
طرح وہ پرماتما کل اجسام اشیا مین مقیم ہے - بغیر آتم گیان کے ظاہر نظر نہین آتا - اے
سینا سیو جو ادھکاری شخص اُس رودر بھگوان کے گورو روپ مورتی کو پراپت ہو کر
اُس پرماتم دیو کو ساکچھات کار کرے گا - وہ مانند میرے جنم مرن جہان سے رہائی پاکر
سرور ابدی کو حاصل کرے گا - اے سینا سیو اگیان جہان کو دور کر کے برہمانند کا حاصل
ہونا یہ جو نجات کا سروپ ہے - اسکا بغیر آتم گیان کے دیگر کوئی راستہ نہین ہے - صرف
مین برہم ہون یہ وحدانیت یکتائی کا گیان ہے - اس نجات مذکورہ کا راستہ ہے - اس لیے
تم ضرور آتم گیان کو حاصل کرنا - اسمین بید کی شرتی پرمان یعنی حوالہ ہے تمیو و دتوا اتی مرتو
میتی - نہ انیا پنتھہ و دتے اینا ے - اس شرتی کے ارتھ یہ ہین - کہ اُس واحد برہم کو اپنا
آتما روپ جان کر یہ گیانی جہان روپ موت سے پار ہو جاتا ہے - اور اس نجات کے واسطے
بغیر آتم گیان کے دیگر کوئی راستہ نہین ہے - اے سینا سیو کثیف لطیف کارن یہ جو تینون
اُپادھی ہین - یعنی انھین تینون اُپادھی کے سبب سے پرماتما بیراٹ ہرن گربھ ایشور
انھین تین نام والا کہا جاتا ہے - مگر ان اُپادھیون سے مبرا جو نرگن سروپ واحد برہم ہے

اُسی واحد پاک برہم کو آتما روپ جاننے سے یہ ادھکاری دکھون سے مبرا نجات کو پاتا ہی
اور جو اس برہم نرگن سروپ کو آتما روپ کرکے نہین جانتا وہ دکھون کو پاتا رہتا ہی -
اے سنیاسیو جس قدر ہاتھ پانون وغیرہ جیوون کے اعضا ہین - وہ کل اعضا پرماتما کے
ہین اور کل جیوون کے ہردے دیش ہین وکل جیوون کا آتما روپ ہی - اس لیے شرتی
اس پرماتما کو سرب گت کہتی ہی - اور اُس آنند سروپ پرماتما ہین غم وغیرہ کا مادہ
اُدیا درصل فرضی ہونے سے اصل سے نہین ہی - اس لیے غم وغیرہ بھی نہین ہین اس باعث
سے پرماتما کو شرتی شیو روپ کہتی ہی - اور وہ آنند سروپ پرماتما آکاش وغیرہ سے بھی
جدا ہی - اور کل جیوؤن کے جسم روپ پوری ہین مقیم ہی - اور انھین جیوون کے ہردے
دیش ہین قائم ہوکر انھین جیوون کی عقل کو نیک بد کی طرف ہین توجہ کراتی ہی - اور
اپنے سروپانند کو اپنے سوینگ پرکاش روپ کرکے جانتے ہی - اور وہ پرتما تینون زمانہ
کے کل اشیا کا سوامی ہی - اور آفتاب وغیرہ روشنیون کا بھی روشنی کنندہ ہی - اور
وہ پرماتم دیو فنا سے مبرا ساکھی کھیترگ روپ ہی - اے سنیاسیو اگرچہ یہ پرتما مانند
آکاش کے ہر جا پورن ہی مگر تاہم کل جیوون کے انگشت پاتر پیمانہ والا جو ہردے والی
جگہ ہی اُسین مقیم ہوا وہ پرماتم دیو انگشت پیمانے والا کہا جاتا ہی - اے سنیاسیو
یہ پرماتم دیو باریک انو وغیرہ سے بھی زیادہ باریک ہی - اور آکاش وغیرہ بڑون سے
بھی بڑا ہی - ایسا پرماتم دیو انھین جیوون کے ہردے روپ گفا ہین مقیم ہی - اے
سنیاسیو کل جیوون کے ہردے دیش ہین اگرچہ پرماتم دیو حاضر مقیم ہی - مگر تاہم کامل
مرشد کی مہربانی اُپدیش سے نیا پراپت نہین ہوتا - اس لیے طالب نجات لذات
محسوسات کے خیالات کو ترک کرکے گورو کے ذریعہ اُپدیش سے سوینگ پرکاش آتما
کو ساکھیات کار کرے جب ساکھیات کار کرےگا تب شہوت غصہ وغیرہ پھانسیون
سے رہائی پائیگا - اے سنیاسیو جو رودر بھگوان ہم کل ادھکاریون کی پرورش
کرتا ہی - وہی گرو روپ ہوکر اس طرح اُپدیش کیا ہی - اے شاگرد تم گناہ و ثواب افعال
کے کرتا نہین ہو - اور گناہ ثواب افعال کے سُکھ دُکھ نتیجہ کے بھوگنے والے نہین ہو

جو بیدانت شاستر مین وحدنیت ذات آنند سروپ برہم کہا ہی - وہ واحد برہم روپ تم ہو - اسمین شک مت کرو - اور تمھارے سروپ سے علاوہ دیگر کل جہان مانند خواب کے موہوم فرضی ہی - ای سنیا سیو ایسے رودر بھگوان کے واحد آتم گیان کے اُپدیش سے ادھکاریون کے غم وغیرہ دور ہو جاتے ہین - اُسی رودر بھگوان کے اُپدیش سے مین شوتیا شتر رشی اُس واحد آتما کو ساکھیات کار کرتا ہون - کیسا وہ آتما ہی - اجر ہی اور کل کا آتما ہی وپورا تن ہی اور بیاپک ہی - اور کل فرق سے مبرا ہی - اور ہمیشہ قائم ہی - ای سنیا سیو ایسے آتم دیو کا ساکھیات کار ناپاک دل والے کو نہین ہوتا - اس لیے طالب نجات شخص پہلے دل کی صفائی کے واسطے اس طرح سگن برہم کا تصور کرے - اُس پر ماتم دیو کے دو روپ ہین - ایک پر روپ ہی - دوسرا اپر روپ ہی - نرگن سروپ کا نام پر روپ ہی - اور سگن روپ کا نام اپر روپ ہی - پہلے سگن برہم کا دھیان کرے - جب دل صاف وقائم ہو جاوے تب گورو وبیدانت وشاستر کی مہربانی سے مین برہم ہون اس گیان کو حاصل کرے -

اعتراض - مین برہم ہون - یہ جیو برہم کی یکتائی ہو نہین سکتی - کیونکہ جیو الپگ ہی اور برہم سربگ سرب شکتی مان ہی اس لیے دونون کی یکتائی ہو نہین سکتی -

جواب - جیو برہم دونون واحد ہین ان کا فرق ہو نہین سکتا - جو اشخاص ان کا فرق کہتے ہین اُن سے یہ پوچھا جاتا ہی کہ جیو برہم سے علٰحدہ ہی یا برہم جیو سے علٰحدہ ہی اگر جیو کو برہم سے علٰحدہ مانو تب برہم نام لامحدود چیز کا ہی - جب برہم جیو سے علٰحدہ ہوا تب جیو محدود ہو جائے گا - اور جو چیز محدود ہوتی ہی - وہ پیدائش فنا والی ہوتی ہی - جس طرح سبو وغیرہ اشیا محدود ہونے سے پیدائش فنا والے ہین - اسی طرح جیو بھی جب محدود ہوگا تب پیدائش فنا والا ہو جائے گا اور شرتی مین جیو کو پیدائش فنا سے پاک کہا ہی اُس شرتی کے ساتھ مخالفت ہوگی اور دیگر بھی بہت سے نقص آتے ہین جیو کی پیدائش فنا ماننے مین اس لیے برہم سے علٰحدہ جیو نہین ہی اگر جیو کو برہم سے علٰحدہ مانو تب جیو نام چیتن کا ہی یعنی روشنی

کنندہ کا ہی - جب جیو سے برہم کو علیحدہ مانوگے تو چیتن سے علیحدہ جڑ بے علم چیز
ہوتی ہی جس طرح سبو بے علم ہی - اور جو چیز بے علم ہوتی ہی وہ پیدایش فنا والی
ہوتی ہی - جس طرح سبو جڑ یعنی بے علم ہی اسلیے پیدایش فنا والا ہی - جب برہم جیو سے
علیحدہ ہوگا تب جڑ بے علم ہونے سے فنا والا ہو جائیگا اور شرتی مین برہم کی ست
مطلق پیدایش فنا سے پاک کہا ہی - اُس شرتی کے ساتھ مخالفت ہوگی - اس لیے
برہم جیو سے علیحدہ نہین - مطلب یہ ہی کہ جیو برہم دونون واحد ہین صرف مایا کرکے
ان کا فرق نظر آتا ہی - اُسی مایا ہی نے جیو ایشور برہم وغیرہ گوناگون کا فرق دکھایا ہی
اس مایا کا بڑا پرتاپ اقبال ہی - اگرچہ یہ مایا خود جڑ بے علم ہی - مگر تاہم برہم کی طاقت
پاکر مانند عالم وہست کے نظر آتی ہی - اے سینا سیو اس مایا کو تم پرکرتی روپ جانو اور
مہیشور کو مایا ادھشٹان روپ کرکے جانو - جو چیز ظاہر ہونے کے لائق نہ ہو اُسکو ظاہر
موجود کر دینا اُسکا نام مایا ہی - یہ پرماتما نرگن ولاتعلق وجنم مرن وغیرہ بکارون سے
پاک ایک واحد ہی - مگر یہ مایا اُس پرماتما واحد کو پیدایش روپ کرکے گوناگون
اشکال کرکے دکھاتا ہی - اس لیے اس مایا کو عاقل شخص پرکرتی روپ کرکے کہتے ہین
اے سینا سیو اس جہان روپ ظاہر جو اندر جالک کی مایا ہی - اُسکی دو قسم کی
خاصیت ہوتی ہین - ایک تو جھوٹی اشیا کو پیدا کرنا - دوم ایک چیز کو گوناگون
کرکے دکھانا - انھین دو خاصیت والی جو اندر جالک کی مایا ہی اُس مایا والے کو
مائی کہتے ہین - اسی طرح اس پرماتما کے آشرے جو مایا ہی - اُس مایا مین دو خاصیت
ہین - ایک جھوٹے جہان کی اشیا کو پیدا کرکے دکھاتے ہین - دوم ایک پرماتما
کو گوناگون اجسام کی اُپادھی کرکے گوناگون دکھاتی ہے - اے سینا سیو پرماتما
مین جہان کی پیدایش وغیرہ کا کرنا اور جہان کو سچا کرکے دکھانا اور پرماتم دیو مین
جیو ایشور روپ کرکے دکھانا یہ سب مایا کرکے ہی ہی - دراصل فرضی کلپت روپ
مایا کے دور ہونے سے ایک وحدانیت عین ذات پاک برہم ہی رہتا ہی - اے
سینا سیو ایسے پرماتم دیو کو جو ادھکاری شخص اپنا آتما روپ کرکے جانتا ہی وہ

شخص اس جہان مرت لوک سے بہرہ ہوا برہمانند سے نجات کو پاتا ہی - اے سنیاسیو مین برہم ہون - اس طرح کے آتم گیان سے بنا دیگر کوئی تجویز برہمانند نجات کے پانے کی نہین ہی - صرف جیو برہم کی یکتائی کا گیان ہی برہمانند نجات کے پانے کا سادھن ہی - اے سنیاسیو اُس برہم سروپ آتما سے علاوہ مع اگیان روپ مایا کے کل جہان موہوم فرضی نیست و نابود ہی - ایک پرماتما سروپ ہی اپنی مہما مین مقیم ہی - اے سنیاسیو یہ پوشیدہ برہم بدیا بیدون کا راز نہانی ہم نے تم کو اُپدیش کیا ہی - اور بغیر ادھکاری کے کسی دیگر کو برہم گیانی پرماتما اس برہم بدیا کا اُپدیش نہین کرتا مگر تم کو ہم اپنے آشرم پر ابھیاگت آئے ہوے جان کر یہ پوشیدہ راز تمھارے آگے ظاہر کیا ہی کیونکہ اپنے وعدہ کے پابند ہو کر مہاتما لوگ پوشیدہ راز نہانی بھی بتا دیتے ہین - جس طرح راجہ یم نچیکیتا کو بر دینے کے وعدے سے پابند ہو کر برہم بدیا کے اُپدیش کرنے مین بالکل دیر نہین کی تھی اسی طرح ہم نے بھی ابھیاگت کا خیال دل مین لا کر تم کو برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہی - جو بیدون کے عام منیشرون نے دھیان مین مقیم ہو کر پرماتما مین مایا کو جہان کا مادہ روپ کر کے دیکھا تھا وہ کل احوال مفصل طور پر ہم نے تم سے بیان کر دیا ہی - باقی جو کچھ دریافت کرنا ہو وہ اپنے گورو سے پوچھو وہ تم کو اُپدیش کرینگے -

اے مرید اس طرح شوتیاشتر منیشر اُپدیش کر کے خاموش ہو گیا - اور وہ سنیاسی اُس شوتیاشتر کے باطنی رمز کو جان کر اور نہایت تعریف کر کے اپنے گورو کے پاس گئے اے مرید یہ شوتیاشتر منیشر اور سنیاسیون کی گفتگو اُپدیش کا تم سے بیان ہم نے کر دیا ہی اب آگے جس بات کے سُننے کی خواہش ہو وہ ہم سے ظاہر کرو -

دوہا	
ادھیاے ہشتم تمام شد شوتیاشتر کا بیان	جسکے سُنے بچارسے ہر پرکاش ہوئے گیان

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو ترجمہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس یجر بید کی شوتیاشتر اُپنکھد مین سے سنیاسیون کو برہم بدیا کا اُپدیش کا بیان ادھیاے ہشتم تمام شد -

	اوم شری پرتماے نمہ	
	ادھیائے نہم	

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو ادھیائے نہم دربیان یم راجہ کا اُپدیش نچکیتا رشی کو مترجم باباہری پرکاش پرم ہنس۔

	ادوہا	
سنو ادھیائے نہم مین نچکیت یم راج بچار	کٹھہ ولی اُپنکھد کا ہر پرکاش کہے سار	

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیائے ہشتم مین یجر بید کی شوبتا شتر اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا اب اس آتم پوران کے ادھیائے نہم مین یجر بید کی کٹھہ ولی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان ہوگا۔ پہلے ادھیائے ہشتم مین برھم گیانی منیشروں کے پاک ذات برھم سے علٰحدہ مایا کے سروپ دیکھنے کا احوال سُنکر نہایت خوش و متعجب ہوا مرید اپنے مرشد صاحب سے اس طرح سے عرض کرنے لگا۔

مرید بولا۔ اے مرشد صاحب آپ نے اس آتم پوران کے ادھیائے اول مین سنکادک و خلقت کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی ایترے اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا اور ادھیائے دوم مین راجہ اندر و پرتردن راجہ کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور اس آتم پوران کے ادھیائے سوم مین راجہ اجات شترو اور بالاکی براہمن کی گفتگو اُپدیش سے اُسی کوشیتکی اُپنکھد کے ادھیائے چہارم کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیائے چہارم مین ددھینگ اتھربن رشی و اندر و اشنی کماروں کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کے برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیائے پنجم مین یاگولک منی و آشل وغیرہ براہمنوں کی گفتگو مباحثہ اپدیش سے یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا اور اس آتم پوران کے ادھیائے ششم مین یاگولک منی و راجہ جنک کی گفتگو اُپدیش سے پھر اُسی برہدارنک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور پھر ادھیائے ہفتم مین یاگولک و میتریٔی عورت کی گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ و یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان

کیا ن تھا - اور اس آتم پوران کے ادھیاے ہشتم مین شوتیا شتر وسنیاسیون کا گفتگو اپدیش
سے بجر بید کی شوتیا شتر اپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور انھین کل ادھیاؤن مین آپ نے
گوناگون کی برہم بدیا بیان کی تھی - اور یہ بھی کہا تھا کہ ایسی برہم بدیا نہایت مشکل سے حاصل
ہوتی ہی - ای مرشد صاحب آپ نے ادھیاے ہشتم مین یہ کہا تھا - کہ یم راجہ نے بر دینے
کے وعدہ سے پابند ہو کر نچکیتا کو برہم بدیا کا اُپدیش کیا تھا - ای دریاے رحمت مرشد صاحب
اُس یم راجہ نے نچکیتا کو کس قسم کی برہم بدیا کا اُپدیش کیا تھا - اُس برہم بدیا کے سُننے کی
مجکو بڑی آرزو ہی - آپ براہ مہربانی اُس برہم بدیا کا اُپدیش مجکو سماعت کرا دین -

مرشد بولا - ای مرید بید مین جس طرح نچکیتا کا احوال بیان کیا ہی - وہ مین تم کو سُناتا ہون
تم یک سو دل ہو کر سُنو - ای مرید ابرن رشی کا فرزند اودیالک رشی نام کرکے پہلے ہوا ہی -
وہ کیسا اودیالک رشی تھا - کہ برہم گیانیون مین افضل تھا اور اس لوک مین اناج کا دان
دینا کرکے نہایت باتعریف مشہور تھا - ایسا اودیالک نام رشی ایک دفعہ بشوجت نام یگ
کرنے کا سنکلپ کیا - اور کل دولت اپنی خیرات کرنے کا ارادہ کیا - اور اُس اودیالک
کا ایک نچکیتا نام سے فرزند پانچ سال کی عمر کا خُرد بالک تھا - اور اُس نچکیتا سے اودیالک
رشی کی نہایت محبت تھی - اور اُس اودیالک کے گھر مین صرف گوہاے روپ ہی بہت
دولت تھی - اُن گوؤن کے دو حصہ کیے اور انھین گوؤن مین سے جو عمدہ جوان شیر دینے
والی گووین تھین وہ تو نچکیتا کے لیے چھوڑ دین - اور باقی بوڑھی کمزور گووین اپنے نام
سے براہمنون کو دان دینے لگا - اور جو عمدہ گووین نچکیتا کے لیے رکھی تھین - اس بات
کو دیکھ کر وہ نچکیتا اپنے دل مین بچار کرنے لگا - کیسا وہ نچکیتا تھا کہ قدرتاً ہی دھرم کی
طرف شردھا والا تھا - اپنے والد کی گودین یعنے جھولی مین بیٹھا ہوا بچار کرنے لگا - کہ
ہمارے والد یہ بات نامناسب کر رہے ہین کیونکہ اس جہان مین جو شخص کسی دیگر کو سُکھ
یا دُکھ دیتا ہی - وہ شخص اسکا بادلہ سُکھ یا دُکھ یہان خواہ آگے پاتا ہی - اور جب یہ ہمارا
والد بوڑھی گووین براہمنون کو دان دیتا ہی - یہ اُلٹا انھین براہمنون کو دُکھ کے باعث
ہین - اور یہ ہمارا باپ بھی اُسکے نتیجہ مین دُکھ پائیگا ہین اور جو دولت ساہوکار کی

آگے پرلوک مین سکھ کا باعث ہو وہ اچھی ہوتی ہے - اور جو دولت دُکھ دینے والی ہو وہ
کسی کام کی نہین ہوتی - اور جو پُتر یعنی فرزند دوزخ سے باپ کی رچھیا کرے یعنی دوزخ
کے دُکھ سے بچا دے وہ فرزند نیک ہے - اس لیے مین اپنے باپ کو اُن بوڑھی گوون کے
دینے سے ہٹا کر اپنے آپ کو دان کرانے کے لیے باپ سے کہون گا - تب میرا والد مطلب
ہمارے کہنے کا سمجھ کر وہ عمدہ گووین دان کر دے گا - اے مرید وہ نچکیتا اپنے دل مین بچار
کر کے اپنے والد سے اس طرح کہنے لگا -

نچکیتا بولا - اے والد صاحب جس طرح گووین آپ کی دولت ہین - اسی طرح مین بھی
آپ کی دولت ہون - مجکو کسی براہمن کے ہاتھ مین دان دے دو - اے مرید جب اس
طرح نچکیتا نے کہا - تب وہ اودیالک باپ اپنے فرزند نچکیتا کو فاخرجان کر اور
غصہ ہو کر اس طرح کہنے لگا -

اودیالک بولا - اے نچکیتا تم کو مین یم راجہ جو ہر ایک کے ناش کرنے والے ہین اُنکے
ہاتھ مین دونگا - اے مرید جب اس طرح والد نے نچکیتا کو کہا - تب نچکیتا اپنے دل مین
اس طرح بچار کرنے لگا - کہ اپنے کو دُکھ کا باعث ایسا سخن میرے والد نے اپنی زبان
سے کس سبب سے نکالا ہے - کیونکہ فرزند کے مرنے سے اُلٹا دُکھ باپ کو ہوتا ہے - اور مجکو تو
اس مرنے سے کچھ نقصان نہین ہے - کیونکہ پیدا شدہ جو چیز ہوتی ہے - وہ آخر فنا ہو جاتی ہے - یہ
جسم پیدا ہونے سے فنا بھی ضرور ہو گا - اس لیے جسم کے مرنے سے مجکو کچھ دُکھ نہین ہے -
مگر ہمارے باپ کو میرے ہجر سے نہایت دُکھ اور تکلیف ہوگی - اور جو فرزند و شاگرد اپنے
باپ و گورو کے کہنے پر چلتا ہے - وہ نیک بخت اعلیٰ افضل کہا جاتا ہے - اس لیے باپ
جس طرح فرمائش کرے اُنکا حکم ہم کو بجا لانا واجب ہے - مگر افسوس یہ ہے - کہ میرے ہجر
سے یہ ہمارا باپ نہایت دُکھی ہوگا - اور اب ہی اُسکے مُنھ کا رنگ بدل گیا ہے - جب
میرا مرنا ہوگا تب اُسکا کیا حال ہوگا - اس لیے کوئی اب مین تجویز کرون جس سے میرے
موہ سے آزاد ہو کر مجکو جلدی ترک کر دیوے - کیونکہ اگر یہ میرا والد مجکو نہ چھوڑے گا تب
یہ اپنے وعدے سے جھوٹا ہو کر دوزخ مین جاکر اسکا نتیجہ دُکھ بھوگے گا - اے مرید ایسا

مغرور - شبد - جدائی - بچھڑنے سے

بچار کرکے وہ نیک فرزند نچکیتا اپنے باپ سے کہنے لگا۔

نچکیتا بولا۔ اے والد صاحب آپ نے کبھی اب تک جھوٹا سخن زبان سے نہین نکالا۔ اور دیگر کل مہاتما بھی اپنے وعدے کو پورن کرتے رہے ہین۔ اس لیے اے والد صاحب ہم کو اب یم راجہ کے پاس جلدی پہونچاؤ۔ جس سے ہمارا تمہارا دونون کا کلیان ہو۔ اے مرید اس طرح نچکیتا کے سخن سُنکر اودیالک اپنے وعدہ کے سچے کرنے کے لیے نہایت دُکھی ہوکر آخرکار نچکیتا کو یم راجہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ نچکیتا اپنے والد کی بھگتی خدمت کے زور سے اور دل کی صفائی کی وجہ سے ہمراہ جسم کثیف کے یم لوک کو گیا۔ اور آگے وہان یم راجہ موجود نہ تھا۔ تین روز بھوکا اُسکے دروازے پر کھڑا رہا۔ مطلب نچکیتا کا یہ تھا کہ اگر ہم کو یم راجہ قبول نہ کرے گا۔ تب میرے باپ کا سخن جھوٹا ہوجاویگا اس باعث سے تین روز بھوکا رہنے سے خود بخود قبول کرلے گا۔ اور وہ یم راجہ بھی نچکیتا کی آزمائش کرنے کے واسطے تین روز گھر پر نہ آیا۔ اے مرید وہ سربگ یم راجہ اپنے نوکرون سے کہ گیا تھا۔ کہ جب نچکیتا یہان آوے اُسکو گوناگون طریقہ سے اُپدیش کرکے واپس گھر کو روانہ کردینا۔ اے مرید اُن نوکرون نے نچکیتا کو بہت سمجھایا۔ مگر وہ نچکیتا گھر کو واپس نہ گیا۔ اے مرید وہ سربگ یم راجہ بھی نچکیتا کی استقلالی کو دیکھکر بعد از ان تین روز کے واپس گھر مین آیا۔ اور یم دوتون نے یم راجہ کے آگے دست بستہ ہوکر عرض کرنے لگے۔ یم دوت بولے۔ اے سوامی آپ کے گھر مین ایک اگنی روپ براہمن خورد طفل ابھیاگت آیا ہوا ہے۔ اُسکو چل کر پہلے شانت و خوش کیجیے۔ ورنہ آپ کے گھر کو مع عیال ناش کردے گا کیونکہ تین روز سے وہ بھوکا آپ کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہے۔ اے مرید اس طرح یم دوتون کے سخن سُنکر وہ یم راجہ نچکیتا کے پاس آکر کہنے لگا۔

یم راجہ بولا۔ اے نچکیتا تم ابھیاگت براہمن ہمارے گھر مین آکر تین روز سے بھوکے کھڑے رہے ہو۔ ہم کو اس سے نہایت عظیم گناہ ہوا ہے۔ اس گناہ کے دور کرنے کے لیے تین بر مین تم کو دیتا ہون۔ تم حسب دلخواہ جو چیز درکار ہو ہم سے مانگ لو۔ تم نے میرے خوش کرنے کے لیے مدارک کیا ہے تمہارا کلیان ہو۔ اور مجکو بھی اس گناہ کا نتیجہ دوکھ کوئی نہ

لگے۔ اے مرید اس طرح یم راجہ کے سخن سُنکر نچکیتا خوش ہوکر تین بر مانگنے لگا۔

نچکیتا بولا۔ اے سوامی جس طرح مین تمہارے لوک مین آکر کل دُکھون سے مبرا خوش دل غصہ سے برکنار مقیم ہون اسی طرح میرا باپ بھی کل دُکھون سے برکنار خوش دل غصہ سے مبرا ہوکر رہے۔ اور جب مین یہان سے واپس اپنے گھر مانش لوک مین جاؤن تب میرا باپ مانند اوایل کے خوش ہوکر میرے ساتھ بات چیت کرے۔ اور دُکھ تاب غصہ اور بے اعتباری اُسکو بالکل نہ ہو۔ کیونکہ یہان سے مع کثیف جسم کے واپس مانش لوک کوئی نہین جاتا۔ اس لیے شک میرے والد کو مت پیدا ہو۔ کہ یہ یم لوک کو نہین گیا۔ ایک بر مجکو یہ دیجیے۔ اور اے سوامی ہم نے بیدون کے عالم پنڈتون سے یہ سُنا ہے۔ کہ سورگ لوک سے لیکر برہم لوک تک جس قدر اوپر کے لوک ہین۔ اُن مین فوتیدگی و دُکھ بھوک وغیرہ کوئی نقص نہین ہے۔ اور وہ کل لوک چگن نام یگ اگنی سے پراپت ہوتے ہین۔ آپ اُس اگنی کے عالم واقف ہین۔ اس لیے اُس اگنی کا اُپدیش مجھ ادھکاری کو کر دیجیے۔ دوسرا مجکو یہ بر دیجیے۔ اے مرید جب اس طرح نچکیتا نے کہا۔ تب یم راجہ نچکیتا سے یون کہنے لگا۔

یم راجہ بولا۔ اے نچکیتا سورگ لوگ وغیرہ کے حاصل ہونے کا سادھن روپ جو اگنی ہے اُسکو ہم اچھی طرح سے جانتے ہین۔ وہ ہم تم سے بیان کرتے۔ تم یکسو دل ہوکر سُنو۔ اے نچکیتا سورگ لوک وغیرہ کی پراپتی کا اور اُن مین قائم رہنے کا باعث جو اگنی ہے۔ وہ بیراٹ روپ ہے۔ جس طرح یہ آتش لکڑیون مین رہتی ہے۔ اسی طرح بیراٹ روپ اگنی بھی تین لوکون مین رہتی ہے اُسکو تم جانو۔ اے مرید اس طرح یم راجہ نے کہکر کل لوکون کے حاصل ہونے کا کارن بیراٹ روپ اگنی اور اُسکے ظاہر کرنے کے سادھن دمنتر وکریا وغیرہ کل مفصل طور پر اُسکو اُپدیش کرکے کہا کہ اے نچکیتا ہم نے تم کو جو اگنی مفصل طور پر اُپدیش کی ہے۔ وہ ہم کو تم واپس سُنا دو۔ اے مرید جب اس طرح یم راجہ نے کہا تب نچکیتا نے سماعت کی ہوئی اُس اگنی کا سروپ وغیرہ کل سُنا دیا۔ اے مرید جب نچکیتا نے سماعت کی ہوئی کل اگنی کا سروپ

جدا - جدا
یوں
اپیدا کے
استھول دھیم
ہوت
سنی ہوئی

وغیرہ سُنا دیا۔ تب یم راجہ اُس نچکیتا کی عقل تیز جان کر نہایت خوش ہوا۔ اور
کہنے لگا۔ اے نچکیتا تم نے اگنی کا حال مفصل طور پر بیان کر دیا ہے۔ اس لیے مین تم پر نہایت
خوش ہو کر تم سے کہتا ہون۔ کہ پہلے ہم نے تم کو جو تین بر دینے کہے ہین وہ بھی دونگا۔
اور ایک بر اُن سے علاوہ دیگر زیادہ دیتا ہون وہ یہ ہے کہ جس اگنی کا اُپدیش ہم نے تم کو
پہلے کیا ہے۔ وہ اگنی آج سے آگے تمہارے نام سے یعنی نچکیت اگنی اس نام سے جہان
مین مشہور ہوگی۔ یہ بر تم کو ہم نے دیا۔ اور اے نچکیتا دوسرا یہ مالا روپ تم کو بر دیتا ہون۔
کیسی یہ مالا ہے کہ ہیرے رتنون موتیون سے مشتمل مانند آفتاب کے منور ہے۔ یہ تم اپنے
گلے مین پہن لو۔ اے مرید اُس نچکیتا نے اُس مالا کو اپنے گلے مین پہن لیا۔ اے مرید پھر
یم راج نے کہا۔ اے نچکیتا دو بر تم نے ہم سے لیے ہین۔ اب باقی تیسرا بر بھی مانگ لو
اے مرید جب اس طرح یم راج نے کہا تب نچکیتا تیسرے بر کی آرزو کرتا ہوا یم راج
سے اس طرح کہنے لگا۔

نچکیتا بولا۔ اے سوامی بیدون کے عالم پنڈتون سے سُنا ہے۔ کہ ساکن متحرک یعنے
جڑ چیتن جس قدر جہان مین جیو ہین۔ وہ اپنے کرمون کے موافق جنم مرن کو پاتے رہتے ہین
کیونکہ جسم پیدا بھی ہوتا ہے اور ناش بھی خود بخود ہوتا ہے۔ زیادہ کیا کہون۔ برہما وغیرہ
جو بڑی عمر دراز والے بھی پیدا ہو کر آخر کل فنا ہو جاتے ہین۔ اب مرنے کے بعد آتما موجود
قائم رہتا ہے یا نہین۔ اس شک کے دکھانے کے واسطے پہلے بحالت زندگی کے
شک کا بیان کرتے ہین۔ اے یم راج سوامی اربعہ عناصر ماننے والے منکر یعنی ناستک
اس جسم کی موجودگی کی حالت بھی آتما کی نیستی بیان کرتے ہین۔ وہ دلیل دیتے ہین
کہ بیدون کے ماننے والے آستک جو آتما کو مانتے ہین۔ وہ اس جسم سنگھات
یعنی مجمع سے علیحدہ کر کے آتما کو حاضر و برو دکھاتے ہین مگر اس مجمع سے علیحدہ کوئی
آتما نہین ہے۔ اس لیے جسم حواس وغیرہ سنگھات یعنی مجمع ہی آتما ہے۔ اے یم راج
اس طرح بعض اشخاص جسم وغیرہ مجمع کو آتما کہتے ہین۔ اور آستک اشخاص جسم وغیرہ
سنگھات سے علیحدہ آتما کو کہتے ہین۔ اے سوامی اس طرح سے آتما کی ہستی و نیستی کو

سماعت کر کے دل مین بھاری شک پیدا ہو جانے کے میرا دل نہایت بے قرار رہتا ہی -
اس شک کے دور کرنے کے لیے آپ جو صحیح بات ہو اُسکو بیان کرین تیسرا بر ہم کو یہ براہ
مہربانی عنایت فرما دین - اے مرید اس طرح جب نچکیتا نے آتم گیان کی پراپتی روپ
تیسرا بر مانگا - تب یم راج ہاتھ کے اشارے سے ممانعت کرتا ہوا نچکیتا سے کہنے لگا -
یم راج بولا - اے نچکیتا یہ تیسرا بر آتما کے سروپ کے دریافت کی بابت مت مانگو
کیونکہ شم دم وغیرہ سادھنون سے مستعمل دیوتا بھی اس آتما کے سروپ کے فیصلہ کرنے
کے واسطے شک سے بھرے رہتے ہین اُنکا شک بھی دور نہین ہو سکتا - تم خرد طفل کس
طرح آتما کے سروپ کے فیصلہ کرنے مین طاقتور ہو سکوگے - اور آتما ہی یا نہین ہی
یہ دونون باتین باریک ہونے سے انکا سوچ کرنا نہایت مشکل ہی - کیونکہ آتما کا اصل
سروپ جاننا نہایت مشکل ہی - اے نچکیتا اس آتم گیان سے علاوہ دیگر جس چیز کی تم کو
آرزو ہو وہ مجھ سے مانگ لو - اس مشکل روپ آتما کے سروپ کی بابت مت پوچھو -
اے نچکیتا اپنے کیے ہوے وعدہ سخن سے مین پابند ہو کر تمھارے قابو مین ہو رہا ہون
اس آتم سروپ کی بابت سوال روپ بھار یعنی بوجھ میرے اوپر مت ڈالو - اے مرید اسطرح
یم راج کے سخن سُنکر نچکیتا پھر اُسی طرح کہنے لگا -
نچکیتا بولا - اے یم راج جس آتما کے اصل سروپ کے جاننے مین دیوتا بھی طاقتور
نہین ہین - اور آپ بھی اُسکا جاننا مشکل بتاتے ہین اور دیگر مہاتما بھی اسی طرح ہی
کہتے ہین - اے سوامی آپ ہر طرح سے واقف و طاقتور ہو - اگر آپ جیسے گورون سے
میرا یہ شک دور نہ ہوگا - تب آپ سے علاوہ دیگر ایسا کونسا ہوگا جو میرے اس شک کو
دور کرے گا - اس لیے اے سوامی اگر آپ میرے اوپر خوش و مہربان ہین - تب تیسرا بر
مجکو اس آتم گیان کا آپ مجکو بخشین - ورنہ اس آتم گیان سے علاوہ دیگر کسی اشیا کا
مین بر نہین مانگتا - اے مرید اس طرح نچکیتا کے سخن سُنکر یم راج نے اُس نچکیتا کے بیراگ
کی آزمائش کے واسطے دولت و عورت فرزند و ہمیشہ کی زندگی یعنی طول عمر و شہنشاہی
وغیرہ کا لالچ دے کر کہا کہ تم یہ اشیاے مذکورہ بالا حسب دلخواہ مانگ لو - مگر اُس

بے چین
(3)
منع
تحمل پذیر
معصوم بچہ
لمبی عمر - دیرگھ آیو

آتم گیان کا برست مانگو۔ اور تین لوکون مین سے جو چیز مشکل سے حاصل ہونے والی ہو وہ مجھ سے مانگ لو۔ مگر ایک آتم گیان کا برست مانگو۔ کیونکہ جس طرح کاگون یعنی زاغون کے دندان کی گنتی کرنی بے فایدہ ہی۔ اسی طرح بعد مرنے کے آتما نکل کر بہشت وغیرہ مین جاتا ہی یا جل کر خاک ہو جاتا ہی۔ ایسے بچارے تم کو کچھ فائدہ اسکو نہ ہوگا۔ اور یہ عورت دولت وغیرہ تو اسی وقت ظاہرُ الذات خوشی کا باعث ہین۔ اس لیے انھین کی آرزو کرکے مجھ سے بر مانگ لو۔ اے مرید اس طرح یم راج کے سخن سُنکر نچکیتا کہنے لگا۔

نچکیتا بولا۔ اے سوامی اس جہان کے عورت دولت وغیرہ کُل اشیا مانند پانی کے حباب کے فانی ہین۔ اور اسی طرح بہشت وغیرہ لوکون کی بھی کُل اشیا مانند برق کی روشنی کے فانی ہین اور کُل دُکھون کی بنیاد ہین۔ اس لیے مین ان فانی ناچیز اشیا کی خواہش نہین کرتا کیونکہ انھین کُل اشیا مین قدرے بھی آنند نہین ہی۔ اس جہان کی کُل اشیا نادان لوگون کو بسبب غفلت نادانی کے باعث آنند معلوم ہوتی ہین۔ جس طرح بہ سبب غالب ہونے صفرا کے سفید سنکھ بھی زرد نظر آتا ہی۔ اسی طرح بہ سبب بے وقوفی کے نادان اشخاص کو باعث تکلیف عورت وغیرہ اشیا نہایت آنند روپ نظر آتی ہین۔ کیونکہ دراصل جہان کی فانی اشیا مین سُکھ نہین ہی۔ بلکہ اُلٹا انھین کی صحبت سے محسوسات مین مبتلا ہوا شخص جنم مرن وغیرہ دُکھون کو بار بار پاتا رہتا ہی۔ اے سوامی زیادہ طول عمر والا ہرن گربھ روپ برہما ہی۔ اُس سے زیادہ کسی کی عمر دراز نہین ہی۔ کیونکہ ہم مانشون یعنی انسانون کا ایک سال اور بہشت مین رہنے والے دیوتون کا ایک دن رات ہوتا ہی۔ اسی طرح تین سو ساٹھ دن رات کا ایک سال دیوتون کا ہوتا ہی۔ اور ایسے دیوتون کے بارہ ہزار سال کی ست جگ ترتیا جگ دواپر جگ کلجگ یہ چار جگ ہوتے ہین۔ اور انھین چار جگون کی ایک ہزار گنتی سے برہما کا ایک دن ہوتا ہی اور اس حساب سے رات ہوتی ہی۔ برہما کی شب کے وقت یہ تین لوگ ناش ہو جاتے ہین اُسکو نمتک پرلے کہتے ہین یعنی قیامت۔ اور برہما کے دن و رات کا نام براہم دن و براہم رات ہی۔ اور اس حساب سے سو سال برہما کی عمر ہی۔ وہ برہما اپنی سو سال کی عمر بھوگ کر جب

فوت ہوتا ہی- بعد ازان فوت ہونے برہما کے یہ کُل جہان مہاپرلے مین فنا ہو جاتا ہی
اور اُس برہما کو بھی مانند ہم انسانون کے مرنے سے خوف ہوتا ہی- اس لیے وہ برہما بھی
بوقت مرنے کے اپنے چشمون کو بند کر کے دھیان مین مشغول ہو کر مقیم ہوتا ہی- اے
یم راج جب برہما کو بھی اپنے مرنے کا خوف ہی- تب اُسکے مقابلہ مین ایک لحظہ بھر کی
عمر والے تم دیوتا ہم کو کس طرح زیادہ عمر والے دایم حیات کر سکو گے- اور مانند پانی کے
حباب کے یہ کُل جہان فانی ہی- کوئی اشیا جہان کی جاودانی نہین ہی- اس لیے
ان جہان کی اشیا کی مجکو آرزو نہین ہی- آپ آتم سروپ کا گیان روپ بر تیسرا مجکو دیجیے
ای مرید جب اس طرح نچکیتا نے یم راج کے لالچ دینے پر نہ بھول کر بغیر آتم گیان کے کسی
دیگر بر کی خواہش نہ کی- تب یم راج اُس نچکیتا کو برہم ودیا کا ادھکاری جان کر
اُس سے اس طرح کہنے لگا-

یم راج بولا- ای نچکیتا اس لوک و پرلوک مین دو قسم کا نتیجہ یعنی پھل ہی- ایک شریہ
روپ پھل ہی- دوم پریہ روپ پھل ہی- نجات کا آنند ہمیشہ لازوال ہونے سے
اعلے افضل ہی- اس لیے یہ کلیان روپ پھل شریہ نام سے کہا جاتا ہی- اور اگیانی لوگون
کا جہان کی اشیا محسوسات مین دل مبتلا ہوتا ہی- اس لیے وہ لذات محسوسات کو
عمدہ مانتے ہین- مگر یہ آنند فانی ہونے سے ادنیٰ ناچیز ہی- اس لیے اُسکو پریہ روپ پھل
کر کے کہا جاتا ہی- ای نچکیتا سروپ وسادھن و پرمان و ادھکاری انھین چارون کے
فرق سے یہ شریہ و پریہ دونون علیحدہ علیحدہ ہین- سو اب پہلے شریہ روپ پھل کا سروپ
وسادھن و پرمان و ادھکاری کا بیان کرتے ہین- ای نچکیتا ہمیشہ لازوال برہمانند
یعنی سرور ابدی آتما ہی شریہ روپ پھل کا سروپ ہی- اور مین برہم ہون- اس طرح جیو
برہم کی یکتائی کا گیان اُس نجات روپ شریہ کا سادھن ہی- اور اُپنکھد روپ بید انت
بید کا اوترکانڈ اس نجات روپ شریہ مین پرمان ہی- اور بیبیک بیراگ کھٹ سمپتی ممچھتا
انھین چار سادھنون والا طالب نجات شخص اس مکتی روپ شریہ پھل کا ادھکاری ہی
یہ شریہ روپ پھل بیان کیا- اب پریہ روپ پھل کا سروپ وسادھن و پرمان و ادھکاری

بیان کرتے ہین - اے نچکیتا محسوسات سے پیدا شدہ فانی آنند پریہ روپ پھل کا سروپ ہی یعنی صورت ہی - اور یگ وغیرہ کرم اُس پریہ روپ پھل کے سادھن ہین - اور بید کا پورب کرم کانڈ اس پریہ روپ پھل مین پرمان ہی - اور آرزو والا سکام شخص اس پریہ روپ پھل کا ادھکاری ہی - اس طرح سے انھین شریہ ور پریہ روپ دونون کا پھل آپس مین فرق ہوتا ہی - اے نچکیتا انھین دونون مین سے جو شریہ روپ نجات پھل کا ادھکاری ہی - وہ تو اپنے مطلب سے گرتا نہین یعنی وہ ادھکاری منزل مقصود نجات کو پاکر جنم مرن وغیرہ جہان کی قید سے چھوٹ جاتا ہی - اور کم عقل نادان شخص پریہ روپ پھل کو حاصل کرتا ہی اس لیے وہ جنم مرن وغیرہ تکلیفات کو ہمیشہ اس جہان مین پاتا رہتا ہی - اے نچکیتا جس طرح مچھلی ماہی گیر کی کنڈی مین لپیٹے ہوے آٹے یا ماس کے ٹکڑے کے کھانے کی خواہش سے توجہ کرتی ہی - تب سکھ سے محروم ہو کر فوت ہونے کی تکلیف کو پاتی ہی - اسی طرح آرزو والا سکام شخص بھی بہشت وغیرہ کے آنند کی خواہش کر کے یگ وغیرہ کرمون کو کرتا ہی - آنند کے قطرے سے بھی محروم ہو کر اُلٹا جنم مرن وغیرہ دُکھون کو ہی ہمیشہ پاتا رہتا ہی - اے نچکیتا اس سے یہ ثابت ہوتا ہی - کہ ہمیشہ لازوال برہمانند نجات روپ جو شریہ پھل ہی - وہ تم جیسے بلا آرزو یعنی نشکام اشخاص کو حاصل ہوتا ہی - اور محسوسات سے پیدا شدہ فانی آنند روپ جو پریہ پھل ہی - وہ آرزو والے سکام نادان شخصون کو حاصل ہوتا ہی - اے نچکیتا جس وقت یہ شخص بیدون و پورانون و شاسترون کے پڑھنے اور اُن کے ارتھ جاننے مین طاقت ور ہوتا ہی - تب انھین ادھکاریون کو شریہ روپ پھل کی و پریہ روپ پھل کی آرزو پیدا ہو جاتی ہی - پھر ان مین سے جو عاقل دانا صاف دل والا شخص ہوتا ہی - وہ تو نجات روپ شریہ پھل کی خواہش کرتا ہی - اور جو کم عقل نادان لذات محسوسات مین مبتلا ناپاک دل والے شخص ہین وہ محسوسات کے آنند روپ پریہ پھل کی خواہش کرتے ہین - اے نچکیتا وہ بے عقل آرزو والے سکام شخص یہ بچار نہین کرتے کہ عورت و فرزند دولت وغیرہ کے حاصل کرنے مین اور اُن کے قائم رکھنے مین ہم کو کیا طاقت ہی - وہ کل دیو کے اختیار ہی - اے نچکیتا جو بلا آرزو

نشکام عاقل دوراندیش دانا شخص ہین وہ عورت دولت فرزند وغیرہ کُل اشیا کو دیو
کے اختیار جان کر اُنھین کی خواہش اور اُنکے حاصل ہونے کے واسطے تدارک وغیرہ
نہین کرتے - اے نچکیتا جسکو اس جہان کے دُکھون کے دور کرنے کی خواہش ہو - وہ
بلا آرزو شخص اس طرح پر یہ روپ پھل کے سروپ کا بچار کرے - کہ یہ کُل جیو دُکھون کے
دور کرنے کے واسطے اور سُکھ کے حاصل کرنے کے لیے خواہش کرتے ہین - مگر اُنکو آنند کا
حاصل ہونا اور دُکھون کا دور ہونا کچھ ہو نہین سکتا بلکہ اُلٹا اُنھین کو سراسر دُکھ ہی حاصل
ہوتے ہین - اس سے یہ معلوم ہوتا ہی - کہ کوئی ایسا طاقت ور نقص موجود ہی کہ جس کے
زور سے یہ جیو آنند کے واسطے تدارک کرتا ہوا بھی اُلٹا دُکھ کو پاتا ہی - وہ نقص یعنے
قصور کسکا ہی - گناہ و ثواب کے کرنے والے آدمی کا ہی - یا کرمون کا قصور ہی - اگر
انسان کا قصور کہو - تب یہ کہنا غلط ہی - کیونکہ بموجب فرمودہ شاستر کے اس انسان نے
ہر طرح بحفاظت یگ وغیرہ کرم کیے ہین - اس لیے انسان مین کوئی نقص نہین ہی - اور
اگر کرمون کے قصور کہو - تو بیشک ہو سکتا ہی - کیونکہ آرزو والے سکام کرم کرنے سے
کُل دُکھ حاصل ہوتے ہین - اے نچکیتا براہمن کھتری بیش شودر یہ چارون مطابق اپنے
اپنے برن کے روزگار کو کرکے دولت کو حاصل کرتے ہین - پھر اُس دولت سے یہان
بھی لذات محسوسات کا مزہ اُڑاتے ہین - اور یگ دان وغیرہ کرمون کو کرکے بعد ازان
موت کے بہشت مین جا کر اُسکے نتیجہ کو بھوگ کر پھر بعد ختم ہونے ثواب کرم کے وہان
بہشت سے گر کر گوناگون دُکھون کو حاصل کرتے ہین یعنی دُکھ پاتے رہتے ہین -
اس طرح کرمون کو کرتے ہوے بار بار جنم مرن وغیرہ دُکھون کو پاتے ہوے ہمیشہ سرگردان
رہتے ہین - اے نچکیتا اگیانی لوگون نے جنھین عورت دولت فرزند وغیرہ کو آنند کا
باعث مانا ہوا ہی - وہ کُل اشیا انھین جیوون کے دُکھون کا کارن ہین - کیونکہ جب
یہ آرزو والا شخص دولت وغیرہ اشیا کے لیے تدارک کرتا ہی - تب از حد زیادہ ذخیرہ
کرکے نہایت تکلیف پاتا ہی - اور جب دولت ذخیرہ ہوتی ہی - تب اُسکی حفاظت کے
لیے بہت تکلیف پاتا ہی - اور اُس کے ہجر سے مانند موت کے از حد زیادہ دُکھ پاتا ہی

اور اپنے جسم مین بحالت طفلی وجوانی وپیری کے گوناگون دُکھون کو پاتا ہی - اور
وہ آرزو والا سکام شخص بعد مرنے کے گوناگون کی جونیون کے اجسام مین بسبب
پہلے گناہ ثواب کے کرمون کے تکلیفات کو پاتا ہوا سرگردان رہتا ہی - اس طرح پر یہ
روپ پھل کا بیچار کرکے اب شریہ روپ پھل کا بیان کرتے ہین - ای نچکلیتا جس طرح
سگ کو اپنی عورت کتی کے ساتھ زنا کرنے سے پہلے بوقت زنا کے اُسکو آنند معلوم
ہوتا ہی - بعد ازان وہ سگ از حد دُکھ کو پاتا ہے - اس طرح اس جہان اور دوسرے
جہان مین جو جو پریہ روپ پھل ہی - وہ پہلے اگیانی لوگون کو باعث خوشی کا معلوم ہوتا ہی
بعد ازان اُن سے نہایت دُکھ حاصل ہوتا ہی - اس لیے وہ پریہ روپ پھل سراسر دُکھ روپ
ہونے سے ہم ادھکاری لوگون کے لائق ترک کرنے کے ہی - اور جسم سے علیحدہ اور کل دُکھون
سے مبرا جو نجات روپ شریہ پھل ہی - وہ شریہ روپ پھل ہی ہم ادھکاری لوگون کو
حاصل کرنے کے لائق ہی - اُس نجات روپ شریہ پھل سے علاوہ دیگر کوئی چیز لایق
قبول کرنے کے نہین ہی - اور وہ شریہ روپ نجات پھل بغیر برہم گیانی مہاتما گوروکے
حاصل نہین ہوتا ہے - اس لیے بیدون کے مطلب کے جاننے والے برہم گیانی
مہاتما گورون کے پاس جاکر ہم ادھکاری لوگون کو اس طرح اُس شریہ کا سروپ دریافت
کرنا واجب ہی - ای سوامی گوروجیو اس جہان مین بلا اس جسم کے کوئی جاودانی آنند
ہی یعنی سرور ابدی ہی یا نہین - اس طرح ہمارے پوچھنے سے وہ مہاتما جس شے کا
اُپدیش کرینگے - یعنی ایسے برہم شروتری برہم نشٹی عامل لاتعلق لاتعصب مہاتما گورو
جس چیز کا اُپدیش کرینگے - وہی ہمارا شریہ روپ ہوگا - اس طرح وہ آرزو سے برکنار
نشکام آزاد ادھکاری شخص اُنہین مہاتما موصوف شخصون کے آگے شریہ روپ
پھل کے واسطے سوال کرین - ای نچکلیتا شریہ روپ نجات کے لیے مہاگورون کے
آگے التماس کرنے والے تم جیسے بلا آرزو نشکام شخص اس جہان مین کم یاب ہین -
کیونکہ اس جہان مین آنند خوشی کے باعث جو عورت دولت انا تم انشیا ہین - وہ
مین پہلے تم کو دیتا تھا - مگر تم نے اُنکا لینا بالکل منظور نہین کیا - اس لیے نجات روپ

شریہ کے آرزو والے کل بھیکی شاگردون مین ایک تم ادھکاری اعلےٰ افضل ہو۔ کیونکہ اس جہان کی کُل اشیا باعث ہزارہا تکلیفات قید مین ڈالنے والی ہین۔ مگر تم نے انکو ترک کر دیا ہی۔ اے بچکلیتا اس جہان مین دو راستے ہین۔ ایک یگ وغیرہ کرم روپ مارگ ہی دوسرا آتم گیان روپ مارگ ہی۔ یہ دونون مارگ آپس مین فرق والے ہونے سے اس لیئے علیحدہ علیحدہ ہین۔ کیونکہ کرم روپ مارگ یعنی راستہ جنم مرن وغیرہ جہان کی قید مین ڈالنے والا ہی۔ اور آتم گیان روپ مارگ جنم مرن وغیرہ کُل جہان کے دُکھون سے چھڑا کر سرور ابدی نجات کو حاصل کرانے والا ہی۔ انہین دونون مارگون مین سے آتم گیان روپ مارگ کا ایک تم کو ہی خاص ادھکاری مین مانتا ہون۔ کیونکہ جہان کی کسی چیز کو تم نے اختیار و قبول نہین کیا۔ اے بچکلیتا وہ کرم روپ مارگ بھی دو قسم کا ہی۔ ایک شاستر کے موافق ہی۔ دوسرا شاستر سے برخلاف ہی۔ یگ وغیرہ شبھ یعنی نیک نیک کرم شاستر کے مطابق ہین۔ اور جیوہتیا یعنی جیو کشی وغیرہ بد کرم شاستر کے برخلاف ہین۔ اب پہلے شاستر کے مطابق نیک کرمون کا بیان کرتے ہین۔ اے بچکلیتا یگ وغیرہ کرمون کے کرنے والے سکام یعنی آرزو والے اگیانی اشخاص عورت دولت وغیرہ کی خواہش سے ابدیا مین گھومتے رہتے ہین۔ کیسے وہ کرمی اگیانی لوگ ہین کہ جسم وغیرہ سنگھات یعنی مجمع کو آتم روپ مان کر ہمیشہ جسم وغیرہ کی تعریف کرتے رہتے ہین۔ دراصل تو وہ بے وقوف ہین۔ مگر آپ کو وہ نہایت عاقل پنڈت مانتے ہین۔ اور ابدیا کرکے جنم مرن جہان مین ہمیشہ گھومتے ہوے سرگردان رہتے ہین۔ اور آتم گیان روپ نجات کے راستہ سے محروم اور برہم گیانی گورو کے اُپدیش سے بدقسمت ہوے ہمیشہ دُکھون کو پاتے رہتے ہین۔ اور اپنے برہم گیان سے محروم جو نابینا اگیانی گورو ہین اُنکے اُپدیش کو صحیح مان کر اُسی کے پیچھے چلنے والے وہ نادان اشخاص بار بار جنم مرن وغیرہ دُکھون کو پاتے رہتے ہین۔ اور بہشت وغیرہ سُکھون کی آرزو دل مین رکھ کر پھر یگ کرمون کو کرکے وہ سکام نادان اشخاص بہشت کے لذات محسوسات کے

فرہ کو اُڑا کر پھر چوراسی لاکھ جونیوں میں دُکھ پاتے رہتے ہیں۔ یہ شاستر کے مطابق نیک کرم روپ مارگ کا بیان کیا۔ اب شاستر سے برخلاف بدکرموں کا مارگ بیان کرتے ہیں اے شچکلیتا دوسرے پرتکھو پرمان کو ماننے والے جو منکر یعنی ناستک سکام یعنی آرزو والے اشخاص ہیں۔ وہ بہشت وغیرہ لوکوں کو تو مانتے نہیں ہیں۔ صرف اسی لوک کے عورات دولت وغیرہ موجود پرتکھو یعنی روبرو اشیاء کو ہی عمدہ افضل مانتے ہیں۔ اور انھیں عورت فرزند وغیرہ کی پرورش کے لیے چوری دغابازی جھوٹ فریب مارکوٹ وغیرہ گناہ کے کرموں کو کرتے ہیں۔ بعد ازاں نہایت سخت دوزخ میں جاکر انھیں گناہوں کے نتیجہ کا فرہ اُڑاتے ہیں۔ یعنی نہایت دُکھ پاتے ہیں۔ اے شچکلیتا یہ دونوں قسم کے اشخاص نیک وبدکرم کرنے والے اپنے ہردے کے اندر مقیم سوئینگ پرکاش آتما کو نہیں جان سکتے۔ اے شچکلیتا جسم وغیرہ کو ہی آتما روپ کر کے ماننے والے ناستک لوگ گوناگوں دلائل دیتے ہیں۔ مگر طالبان نجات برہم بدیا کے ادھکاری لوگوں کو واجب ہی کہ انھیں کے سخنوں پر اعتبار ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ انھیں کی خشک کھوٹیاں دلائل بیدوں کے عالم مہاتماؤں کے دلائل کے آگے قائم نہیں ہوسکتی اے شچکلیتا پچھلے بلا آرزو یعنی نشکام ثوابوں کے اقبال سے برہم گیان کے حاصل کرنے کی آرزو پیدا ہوتی ہی۔ پھر اُسمیں سے بھی کسی ایک رکاوٹ یعنے پرتبندہ سے بیدانت شاستر کا شرون بچار نہیں ہوسکتا۔ نہایت عظیم ثوابوں کے اقبال کے زور سے یہ آتم گیان حاصل ہوتا ہی۔ کیونکہ یہ آتما من بانی سے جانا نہیں جاتا۔ یعنی عقل گویائی کی رسائی سے بہرا آتما ہونے سے اس لیے عقل دل گویائی سے جانا نہیں جاتا۔ اے شچکلیتا ایسے واحد آتما کو نادان عیاشی حریص جہان کے موہ میں مبتلا اشخاص کس طرح جان سکتے ہیں۔ اے شچکلیتا اس وحدنیت پاک ذات آتما کا اپنے طالبان نجات ادھکاریوں کو اُپدیش کرنے والا بھی لایق تعجب کے ہی۔ اور اُس گورو کے اُپدیش کو سُنکر ایسے نرگن سروپ آتما کو ساکھیات کار کرنے والا ادھکاری گیانی شخص بھی

لایق تعجب کے ہی - اور ایسے واحد ذات آتما کا بیان کرنیوالا وہ جاننے والا وہ دونون شخص لایق تعجب کے ہین - ای چکیتا جسکو آتم گیان کی خواہش ہو وہ طالب نجات جگیاسی شروتری برہم نشٹھی گورو کے پاس جاکر آتم گیان کے لیے اُپدیش لیوے - مگر ایسے برہم گیانی گورو لاطمع آتم ساکھیات کار والا کل اوصاف سے موصوف کوئی ایک کرورون مین ہوگا اور بغیر ایسے برہم گیانی گورو کے دیگر کسی آتم گیان کے لیے اُپدیش نہ لیوے - کیونکہ وہ آتما کے اصل سروپ کا اُپدیش بالکل نہ کر سکے گا - اُلٹا کسی بندھن مین ڈال دیوے گا اور بیع سادھن کا عامل آتم گیان کا ادھکاری بھی کوئی مشکل سے ملتا ہی یعنی کمیاب ہی اور آتم گیان کا صحیح اُپدیش بھی کمیاب ہی اسلیے جگیاسی طالب نجات بھی سادھنون کرکے مستعمل ہو اور گورو بھی برہم نشٹھی و برہم شروتری ہو یعنی بیدون کا مطلب جاننے والا ہو اور برہم آتم سروپ کی یکتائی کے یقین والا کل اوصاف سے موصوف ہو تب درست ہی - کیونکہ یہ آتما نہایت باریک لطیف جو من بدھی وغیرہ ہین اُن سے بھی نہایت باریک ہی اور بغیر بید انت شاستر روپ شبد پرمان کے دیگر پرتکھ وغیرہ کسی پرمان سے جانا نہین جاتا - ای چکیتا اگیانی لوگ اپنے اصل آتم سروپ کے گیان سے محروم فرق نظر والے اگیانی گورون سے آتما کے سروپ کو سماعت کرکے بلا بچار کے اُسی مین یقین کر رہے ہین جس طرح جسم کثیف کو آتما مان رہے ہین - کوئی حواس کو کوئی پران کو کوئی من کو کوئی بدھی کو کوئی سکھوپتی والے کارن شریر روپ اگیان کو آتما مان رہے ہین - اور کوئی آتما کو انو پریمان کوئی مدھم پریمان کوئی مہت پریمان آتما کو مانتے ہین - یعنی کوئی انو یعنے ذرہ کے چھٹے حصہ کے برابر آتما کو باریک جسم کے ایک جگہ پر قائم مانتے ہین - اور کوئی جسم کے برابر ماپ والے مدھم پریمان مانتے ہین - اور کوئی بیاپک کرکے مانتے ہین - اس طرحسے گوناگون کرکے اگیانی لوگ آتما کو شاستر بید سے برخلاف سروپ مان رہے ہین ای چکیتا بیرونی نظر والے اگیانی لوگون سے آتما کا اصل سروپ جانا نہین جاتا - ای چکیتا جس طرح لکڑیون مین اگنی پوشیدہ رہتی ہی - اور بغیر گھسنے کے ظاہر نہین ہوتی اسی طرح کل جیوون کے ہردے دلیشتی مین سوئنک آتما مقیم ہی - مگر بغیر ابھیاس بچار

کا منا و ھت
پڑھون برہم گیانی

سادھن سمپنن
سمپورن سادھن
چارون سادھن
سمپن ہو جا
چارون سادھن سکے
ہو کے ہون -

اندریوں کو

اگیان کے ظاہر نہین ہوتا - اے نچکیتا کُل اشیا کو ترک کرکے جس آتما کے جاننے کی تم نے خواہش
کی ہی - وہ آنند سروپ آتما بدھی وغیرہ مجمع سے علحدہ انہین کا ساکھی روپ ہی - اے نچکیتا وہ
آتم دیو عیانسی اگیانی لوگون سے دیکھا نہین جاتا - اے نچکیتا دراصل وہ آتما واحد ہی مگر اپادھی
کرکے گوناگون ہوکر نظر آتا ہی - جس طرح آکاش ایک واحد ہی - مگر کوٹھے سبو وغیرہ مین داخل
ہوکر منقسم ہوتا ہی - اسی طرح وہ آنند سروپ آتما کُل جہان کو پیدا کرکے آپ ہی اُسمین
پرویش کرکے منقسم ہوتا ہی - اور وہی آنند سروپ آتما بدھی روپ گفا مین مقیم ہی - اور
وہی آنند سروپ آتما کُل دُکھون سے علحدہ تینون زمانہ مین ایک حالت پر قائم بالذات
ہی - اور وہ ست سروپ آتما مین ہون اس طرح کے ندھیاسن روپ یوگ سے وہ آتم دیو
حاصل ہونے والا ہی - اور وہی آنند سروپ آتم دیو ہی سونیگ پرکاش روپ ہی - اے
نچکیتا ایسے آنند سروپ آتما کو ساکھیات کار کرکے جس طرح تم غمی خوشی سے برکنار ہوے ہو
اسی طرح جو ادھکاری طالب نجات شخص گورو و بیدانت شاستر کے اُپدیش سے آنند
سروپ آتما کو ساکھیات کار کرے گا وہ بھی غمی خوشی سے برکنار ہو جائے گا - اے نچکیتا تو سی
اس مہاواک مین جو تت و تونگ دو پد یعنی لفظ ہین - انھین دونون پدون مین سے
ہرجا پورن مایا بششت چیتن سربگ ایشور ہی - وہ تت پد کا ارتھ روپ ہی - اور اگیان
بششت چیتن الپگ جیو آتما تونگ پد کا ارتھ روپ ہی - اے نچکیتا وہان ادھکاری
شخص گورو کی زبان مبارک سے اُس تت تونگ پد کے ارتھ کا سماعت یعنی شرون
کرکے پھر بھاگ تیاگ لکھنا سے انھین مین سے تت پد کے ارتھ مین مایا سرگتا وغیرہ
واپ یعنی صفاتی حصہ کو دور کرکے ایک چیتن حصہ لکھو یعنی خالص ذات کو اختیار کرنا -
اور اس طرح تونگ پد ارتھ مین ابدیا الپگتا وغیرہ واپ یعنی صفاتی حصہ کو دور کرکے
ایک چیتن حصہ لکھو یعنی خالص ذات کو اختیار کرکے مین واحد ذات چیتن برھم روپ
ہون - اس طرح اپنے آتما کو پاک ذات برھم روپ کرکے جو جانے گا وہ طالب نجات
شخص برھمانند روپ نجات کو پاکر ہمیشہ خوش رہے گا - کیسا وہ برھم ہی - کہ کُل جیوون کو
آنند کرنے والا ہی - اے نچکیتا انھین خیر ولد یعنی محسوسات مین جو آنند نظر آتا ہی - ۔ ۔

در اصل نہین ہی - صرف اُسی برہمانند کرکے ہی یہ محسوسات وغیرہ کل اشیا باعث خوشی کے
نظر آتی ہین - وہ کل اُسی برہمانند کے آنند سے آنندی نظر آتے ہین - در اصل محدود چیز
مین خوشی آنند نہین ہی - کیونکہ بید کی شرتی ایک لامحدود چیز برہم مین آنند بتاتی ہی - اس لیے
آنند سروپ ایک برہم ہی ہی - ای نچکیتا ایسا برہمانند روپ برہم تم کو کھلا ہوا دروازہ ہی
ایسے مین جانتا ہون - کیونکہ لذات محسوسات کی پابندی ہی - اسمین صرف ایک رکاوٹ
تھی وہ تمہاری پہلی دور ہوگئی ہی - ای مرید اس طرح یم راج کے سخن سُنکر وہ نچکیتا اپنے
دل مین بچار کرتا ہوا آتما کو جسم وغیرہ سے علٰحدہ ساکھی روپ کرکے دل نشین کیا -
آتما کے نشیش سروپ جاننے کے لیے وہ نچکیتا پھر پوچھنے لگا -

نچکیتا بولا - ای یم راج جو چیز دھرم ادھرم سُکھ دُکھ سے علٰحدہ تینون زمانہ سے برکنار
ایک حالت پر قایم ہی - اُسکا آپ کو اچھی طرح گیان ہی - اس لیے اُسکا مجکو آپ اُپدیش
کرین - ای مرید اس طرح نچکیتا کے سخن سُنکر یم راج کہنے لگا -

یم راج بولا - ای نچکیتا جس پرم برہم کو رگ وغیرہ بید بیان کرتے ہین - اور جس پرم برہم
کو برہم چرج وغیرہ سادھنون کرکے یہ ادھکاری شخص سالمیات کا رہوتی ہی - اُس
پرم برہم کو تم پرنو یعنی اُونکار روپ کرکے جانو - یعنی پرنو اونکار روپ شبد کا ارتھ روپ
کرکے اُس برہم کو جانو - یا برہم کا پرتیک روپ کرکے پرنو کو جانو - جس چیز مین دیگر چیز کا
فرض کیا جاوے اُسکو پرتیک کہتے ہین جس طرح سالک رام مورتی مین بشنو کا فرض کرکے
اُپاسنا کرتے ہین - وہ پرتیک اُپاسنا ہی اسی طرح پرنو روپ اونکار کو برہم روپ کرکے
دھیان کرنا یہ پرتیک دھیان ہی جو طالب نجات شخص اس پرنو کو ہرن گربھ یا برہم روپ کرکے دھیان
کرتا ہی - اسکو ہرن گربھ روپ کی یا پرم برہم روپ کی انھین دونون مین سے جسکی آرزو
رکھکر اُپاسنا کرتا ہی - اوسی پھل کو پاتا ہی اس لیے طالب نجات نے پرنو روپ الکر کی
پرتیک اُپاسنا ضرور کرنی - اب اُس اُپاسنا سے جسکا دل صاف ہوا ہی - اُس طالب
نجات کو آتما کے اصل سروپ کا اُپدیش کرتے ہین - ای نچکیتا اُس پرنو شبد کا ارتھ
روپ جو برہم ہی اُسکے اوصاف طالب نجات اس طرح تصور کرین - کہ یہ ذوالجلال

آتما پیدائش فنا وغیرہ بکاروں سے مبرا ہی - اس لیے اس آتما کو شرتی آج نت یعنی اجنم و ہمیشہ
قائم ہی اور کُل جگہ کُل اوقات مین یہ آتما موجود ہونے سے اس لیے شرتی اس آتما کو سناتشت
نام کرکے سوم کرتی ہی - اور یہ آتما پوران ہی یعنے ہمیشہ نیا ہی - اے نچکیتا جس طرح سبو کے
ناش ہونے سے اُس سبو کا خلو ناش نہین ہوتا - اسی طرح جسم کے فنا ہونے سے اس آتما
کا ناش نہین ہوتا - اے نچکیتا یہ آتما فوت نہین ہوتا ہی - اور نہ کسی کو فنا کرتا ہی - جو اس آتما کو
فوت شدہ یا مارنے والا مانتے ہین وہ دونون اُس آتما کے اصل سروپ کو نہین جانتے -
اس لیے وہ جہل مطلق ہین - اے نچکیتا جو اشخاص فنا و فعل سے مبرا اس آتما کو مرنے اور
مارنے والا مانتے ہین - اگر بیدون کے وہ عالم بھی ہین مگر بے وقوف ہین - اے نچکیتا جس
طالب نجات کا دل صاف ہوا ہی اور جو اس اپنے قابو مین کیے ہوے ہین - اور محبت غیرت
سے برکنار ہی - وہ طالب نجات شخص جب گرو شاستر کی مہربانی سے اُس پرماتما کو اپنے
آتما سے واحد جانتا ہی - وہ گیانی شخص نہ کسی کو مارتا ہی اور نہ کسی کرکے مرتا ہی - وہ کُل غم و فکر
وغیرہ سے چھوٹ جاتا ہی - اے نچکیتا جسکو آتما ساکھیات کار ہوتا ہی - یا جسکو نہین ہوتا -
اُنکے علامات تم سُنو - جو شخص گناہون کے کامون سے برکنار نہین ہی اور شم دم وغیرہ
سادھنون سے اور دھیان سمادھی سے رہت ہی - اور دل کی آرام داری سے کنارہ کش
ہی - ایسے بیرونی توجہ والے اشخاص سے آتما ساکھیات کار نہین ہو سکتا - اور جو دھرماتما ہی
اور کسی پر غصہ نہین کرتا اور تصور ہر وقت آتما کا کرتا رہتا ہی اور محبت غیرت شادی غمی
سے برکنار ہی - ایسے اندرونی نظر والے شخص کو مین برہم سروپ ہون - اس طرح برہم
کی آتما روپ کرکے ساکھیات کار ہوتا ہے - مطلب یہ ہی کہ جس نے تت تونگ پدارتھ
کے شودھن یعنی بچار کرنے کے وقت اُس خالص پرماتما پاک ذات کو آتما روپ کرکے
جانتا ہی وہی طالب نجات شخص اُس پاک ذات پرماتما کو مہاواک کا ارتھ روپ کرکے
جان سکے گا - اُس بچار سے برکنار دوسرا کوئی شخص جیو برہم کی یکتائی کو کبھی نہ جان سکیگا
اُس بچار سے برکنار دوسرا کوئی شخص جیو برہم کی یکتائی کو نہ جان سکے گا - اب اُس
پاک آتما کے جاننے کا طریقہ بیان کہتے ہین - اے نچکیتا جس دھیان روپ تجویز سے

اس آتم دیو کا ساکھیات کار ہوتا ہی - اُس تجویز کو تم سُنو - ای نچکیتا جس طرح پیپل وغیرہ درخت پر طائر مقیم ہوتے ہین - اسی طرح اس جسم روپ درخت پر دو پنکھی رہتے ہین ایک تونگ پد کا ارتھ جیو روپ پنکھی ہی - دوسرا تت پد کا ارتھ ایشور روپ پنکھی ہی اُنھین دونون مین سے جیو روپ پنکھی تو اس جسم روپ درخت کے گناہ ثواب روپ کرمون کے سُکھ دُکھ یعنے آسایش تکلیف روپ پھل کو بھوگتا ہی اور دوسرا ایشور روپ پنکھی پھل بھوگنے سے مبرا ہی - بلکہ جیو روپ پنکھی کو سُکھ دُکھ روپ پھل بھگواتا ہے - وہ دونون ایشور جیو روپ پنکھی اس جسم روپ درخت کے بدھی روپ بالا جگہہ پر اکٹھے رہتے ہین - پھل کھانے والے اور نہ کھانے والے اور سرب گیتا و الپگیتا روپ مخالف اوصاف والے دونون ہین - ای نچکیتا جس طالب نجات نے کرم اُپاسنا کر کے اپنا دل صاف کیا ہی - وہ اُنھین جیو ایشور کے اصل سروپ کو جان سکتا ہی - ای نچکیتا گناہ ثواب کرمون کے پھل بھوگنے والا جو یہ تونگ پد ارتھ روپ جیو آتما ہی وہ اس جسم کر کے جنم مرن روپ جہان کو و نجات کو پا سکتا ہی مطلب یہ ہی کہ جب یہ جیو آتما صاف دل اپنا کر کے بیراگ وغیرہ سادھنون کو اختیار کرتا ہوا گورو کی زبان مبارک سے تتو مسی مہاواک کے ارتھ کو جان کر برھم آتم سروپ کی یکتا کی گیان کو حاصل کرتا ہی تب نجات کو پاتا ہی - ای نچکیتا یہ جسم مانند رتھ کے ہی - اور عقل مانند رتھ چلانے والے سارتھی یعنی رتھوان کے ہی - اور حواس یعنی اندریان مانند گھوڑون کے ہین - اور من مانند لگام کے ہی - اور شبد وغیرہ بشے یعنی محسوسات مانند راستہ یعنی مارگ کے ہی - اور پاک ذات واحد برھم آتم سروپ یہ مانند پہونچنے لایق منزل مقصود کے ہی - ای نچکیتا اس تمثیل کے کہنے سے یہ مطلب ہی - کہ کرم اُپاسنا کر کے جسکا دل صاف ہو گیا ہی - وہ ادھکاری طالب نجات شخص اُس عقل روپ رتھوان ہی کے ذریعہ سے اُنھین بد معاش حواس روپ گھوڑون کو اپنے قابو مین کر کے کرتا بھوگتا روپ جیو کی حالت روپ اول جگہہ کو چھوڑ کر برھمانند روپ دوسری منزل مقصود روپ جگہہ کو حاصل کرتا ہی یعنے پراپت ہوتا ہی - ای نچکیتا جسکا عقل روپ سارتھی لذات محسوسات کی محبت والا ہوتا ہی اُسکی من روپ لگام حوصلہ روپ زور سے بنا ہوتی ہی - اس لیے

وہ اپنے حواس روپ گھوڑون کو قابو کر کے برھمانند منزل مقصود نجات کو پراپت نہین
ہو سکتا - اور جسکا عقل روپ رتھ واہی بیراگ ببیک کر کے ہوشیار ہی - وہ رتھ واہی
من روپ لگام کو قابو رکھکر اندریون کو نیک طرف چلاکر برھمانند کو حاصل کر کے نجات کو
پاتا ہی - ای نچکیتا جسکا عقل روپ رتھ واہی بیبک سے بنا ہی - اور من روپ لگام بیرونی
طرف متوجہ ہی اور ناپاک ہی - ایسا بیبک سے محروم بے وقوف شخص اُس برھم روپ
منزل مقصود کو پراپت نہین ہوتا - لذات محسوسات مین مبتلا شخص اُلٹا جنم مرن جہان
دُکھ کو پراپت ہوتا ہی - اس سے یہ ثابت ہوا کہ لذات محسوسات سے بیراگ والی جسکی عقل
ہی اور محسوسات کے حاصل ہونے سے بھی جسکا من متحمل مزاج ہی - یہ دونون اَدھکاری
کی نجات کا باعث ہین اور شیون کی محبت والی عقل ہی اور حوصلہ سے بنا من جسکا ہی
یہ دونون جیو کے قید کے باعث ہین - اب نجات و قید کا سروپ بیان کرتے ہین - ای
نچکیتا من کا اندر مکھ ہونے کا نام نجات ہی اور باہر مکھ ہونے کا نام قید ہی - وہ نجات
ہمیشہ کارن مین رہتا ہی - اور قید ہمیشہ کارج مین رہتی ہی - اب پرماتما مین نجات
دکھانے کے واسطے پہلے کارنون کا بیان کرتے ہین - ای نچکیتا اندریون سے پرے بشے
ہین اور بشیون سے پرے من ہی اور من سے پرے جڑ روپ بدھی ہی اور بدھی سے اہنکت ہی اور بدھی سے
پرے مہتت روپ سمشٹی بدھی ہی اور مہتت سے پرے اہلکت ہی - پھر ابیلت سے
پرے پرماتما روپ پورش ہی - اُس پورش سے پرے دیگر کوئی نہین ہی - وہ پرماتما پورش ہی
آخرت حد روپ منزل مقصود سب کی ہی - اس طرح شرتی اُس پرماتما چیتن پورش کو کل
کی پرم گتی روپ کر کے کہتی ہی - اُسی کے گیان سے نجات ہوتی ہے - اس لیے وہ چیتن
روپ پرماتما سب کا کارن روپ ہی - وہی نجات روپ ہی - دیگر کل کارج روپ قید
بندھن کا باعث ہین - ای نچکیتا جس آتما کے گیان سے یہ گیانی طالب نجات مکتی کو
پراپت ہوتا ہی وہ آتما کیسا ہی - اندریان یعنی حواس و انتش کرن سب کا ساکھی ہی ہمیشہ
قائم ہی - ای نچکیتا یہ پورش جس سوپنگ پرکاش ساکھی کر کے جاگرت سپن سکھوپت
انھین حالتون کو دیکھتا ہی - اُس سوپنگ پرکاش ساکھی کو تم اپنا آتما روپ کر کے جاننا -

است

یہ تونگ پدارتھ کے نشودھن کا طریقہ بیان کیا - اب نت پدارتھ کے نشودھن کا طریقہ بیان کرتے ہین - اے چکلیتا جس پرماتما سے ہرن گربھ پیدا ہوا ہے - اور کل ساکن متحرک مخلوقات پیدا ہوئی ہے - اور جو پرماتم دیو کل اجسام کی کل بدھی روپ گفا مین پرویش کرکے اُنھین بدھیون کو ساکھی روپ کرکے جانتا ہے - اور جو پرماتم دیو ہرجا پورن بیاپک ہے - اُس پرماتما کو تم واحد برہم روپ کرکے جانو - یہ تت پدارتھ کے نشودھن کا طریقہ بیان کیا - اب تت تونگ پدارتھ نشودھن کیے ہوے دونون کی یکتائی کا بیان کرتے ہین - اے چکلیتا ہمارے تمھارے کل جیوون کے اجسام مین جو چیتن دیو کل بدھیون کی برتیون کا ساکھی روپ کرکے مقیم ہے - وہی چیتن دیو پرکھا ایشور جسم مین اور ہرن گربھ بیراٹ جسم مین ساکھی روپ کرکے مقیم ہے - اے چکلیتا جس طرح آکاش مین نیست و نابود ہوا بھی گندھرب نگر اُس آکاش کے فرق کو کرتا ہے - اسی طرح تینون زمانہ مین در اصل نیست و نابود ہوا بھی یہ جہان اُس چیتن آتما کے فرق کو کرتا ہے - اے چکلیتا جس طرح رسی مین سانپ وغیرہ نہین - مگر اُس رسی کے سروپ کو نہ جان کر نادان شخص گوناگون سانپ وغیرہ اشیاء موہوم فرضی دیکھتے ہین اور رسی کے جاننے والے کو سانپ وغیرہ سے بنا ایک رسی ہی نظر آتی ہے - اسی طرح آتما مین گوناگون فرق اگیانی کو نظر آتا ہے آتم گیانی کو نظر نہین آتا - اے چکلیتا یہ آتما جنم مرن وغیرہ بکارون سے مبرا سوینگ پرکاش نت مکت روپ ہے - اے چکلیتا وہ پرماتم دیو کل ساکن متحرک کی روپ بھی ہے - مگر در اصل نراکار نرادیو روپ ہے - اس طرح آتما سرباتم روپتا بیان کرکے اب آتما کے جاننے کے علامات بیان کرتے ہین - اے چکلیتا یہ آنند سروپ آتما جیوون کے ہردے مین مقیم ہوکر پران دایو کو اوپر لے جاتا ہے - اور انھین انسانون کے اندر ہردے دیش مین جو انگوٹھے یعنی انگشت ماپے والا درمیان جگہ ہے - اُسمین مقیم ہوکر محدود ہوا معلوم ہوتا ہے - در اصل وہ آتما لامحدود چیتن برہم سروپ ہے - اے چکلیتا مین برہم ہون ایسا جو برہم کی یکتائی کا ساکھیات کار ہی گورو شاستر کی مہربانی سے جاننے لایق ہے - اس سے

پرے کوئی چیز جاننے لائق ادھکاریون کرکے نہین ہی - ایسا بچار کرکے جسکو آتم ساکھیات
کار نہین ہوا - اُنکی دو قسم کی گتی شاستر مین کہی ہی - ایک تو اُپاسنا کرکے برھم لوک
کی پراپتی دوم کرمون کرکے سورگ وغیرہ کی پراپتی کہی ہی - ای نچکیتا - اسی ہردے
دیش زروپ مول سے ایک سو ایک ناڑی یعنی رگین نکلتی ہین ایک تو سکھمنا ناڑی
ہی وہ تو مورده دوار کو پھوڑکے سورج منڈل دوارا برھم لوک تک پراپت ہوئی ہی -
اُس سے علاوہ جو کل رگین اُس سکھمنا ناڑی سے یہ جیو برھم لوک کو پراپت ہوتا ہی -
دیگر رگین دوارا اس جسم سے باہر نکلتا ہوا یہ جیو آتما اپنے گناہ تو اب افعال سے
بالا پست جونیون کو پراپت ہوتا ہی - اور مجرم کے قابو مین آتا ہی - اس ادھکاری نے
آتم گیان کو اسی جسم مین حاصل کرکے نجات کو پراپت ہوتا ہے - ای نچکیتا کثیف
لطیف کارن انھین تینون اجسام روپ اُپادھیون سے علیحدہ جنم مرن وغیرہ بکارون
سے برکنار ذوالجلال ست چت آنند سروپ جو پرماتم دیو ہی - اُس پرماتم دیو کو تم
اپنا آتما روپ کرکے یقین کرنا - ای نچکیتا یہ جیو برھم کی یکتائی کا گیان ہی کل اپنہد
روپ بیدانت کا خاص نتیجہ ہی - ای مرید اس طرح یم راج بیچ سادھنون کے
برھم بدیا کا اوپدیش نچکیتا کو کرکے خاموش ہوگیا - اور نچکیتا نے اس برھم بدیا کو
سماعت کرکے صبر کو حاصل کیا اور برھم بدیا کے شرون منن ندھیاسن کرنے سے
آتم ساکھیات کو پراپت ہوا - اور اُس یم لوک سے واپس مانش لوک مین آکر کوئی کو
بسبب باقی ماندہ پرا ربدھ کرم کے جیون مکت ہوکر رہا بعد ازان ختم ہونے
پرار بدھ کرم کے بدیہہ مکتی کو حاصل کیا - جنم مرن وغیرہ قید سے چھوٹ گیا - اے
مرید جو طالب نجات شخص اس حکایت کو روزمرہ پڑھے - یا سماعت کرے گا -
وہ بھی دل کی آرام داری کو حاصل کرے گا - ای مرید یہ یم راج و نچکیتا کی حکایت پہلے
کٹھ نام رشی نے اپنے شاگردون کو اُپدیش کی تھی - اور بعد ازان اُپدیش کرنیکے مضمون
یعنی مُرکا وٹون کے دور کرنے کے لیے اول و آخر مین اوم شانتی منتر کا پاٹ کرنا
بتایا تھا - کیونکہ اس برھم بدیا و نیک کرمون کے کرنے مین مُرکاوٹ بہت پیش آتی ہین

اُسکے دور کرنے کے لیے شانتی منتر کا پاٹ کرنا اچھا ہی - اے مرید جس طرح کٹھ نام رشی نے اپنے شاگردون کو برہم بدیا کا اُپدیش کر کے بعد ازان اوم شانتی منتر کا پاٹ کرنا بتایا تھا - اسی طرح تتری نام رشی نے بھی گوناگون حکایات سے برہم بدیا کا اُپدیش کر کے بعد ازان اوم شانتی منتر کا اپدیش اپنے شاگردون کو کیا تھا - رکاوٹون کے دور کرنے کے واسطے - اے مرید پہلے تم نے یم راج نچکیتا کی گفتگو اُپدیش کی بابت سوال کیا تھا وہ جس طرح یم راج نے نچکیتا کو برہم بدیا کا اُپدیش کیا تھا وہ ہم نے برہم بدیا تم سے کل بیان کر دی ہی - اب آگے کس ارتھ کے سُننے کی تم کو خواہش ہی وہ میرے آگے ظاہر کرو -

	دوہا	
یم راجہ نچکیت کو برہم بدیا کی اُپدیش		ادھیاے نہم تمام شد کہے ہر پرکاش درویش

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس یجر بید کی کٹھ ولی اُپنکھد مین سے یم راجہ اور نچکیتا کی گفتگو اُپدیش کا بیان ادھیاے نہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

	اوم شری پرماتما سے نمہ	
	ادھیاے دہم	

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے دہم دربیان یجر بید کی تیتریک اُپنکھد مین سے تتری رشی کا اُپدیش اپنے شاگردون کو ترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس

	دوہا	
سنو ادھیاے دہم مین تیتریک اُپنکھد کا بیان	یجر بید کا سار یہ ہر پرکاش لیو جان	

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے نہم مین یجر بید کی کٹھ ولی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اب اس آتم پوران کے ادھیاے دہم مین اُسی یجر بید کی تتریک اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش بیان ہوگا - وہان ادھیاے نہم مین یم راج و نچکیتا کی گفتگو اُپدیش کو سُنکر نہایت خوش ہو کر مرشد صاحب سے وہ مرید اس طرح کہنے لگا

اے مرشد صاحب اس آتم پوران کے ادھیاے اول مین آپ نے سنکادک خلقت کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی اتیری اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے دوم مین راجہ اندر و پرتردن کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی کوشتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور پھر ادھیاے سوم مین راجہ اجات شترو و بالاکی نیدرت کی گفتگو اُپدیش سے اُسی کوشتکی اُپنکھد کے ادھیاے چہارم کے ارتھ کا بیان کیا تھا - پھر اس آتم پوران کے ادھیاے چہارم مین ددھینک اتھربن رشی و راجہ اندر و اشنی کمارون کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے پنجم مین یاگولک و آشل وغیرہ کی گفتگو مباحثہ اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے ششم مین یاگولک و راجہ جنک کی گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے ہفتم مین یاگولک و میترئی عورت کی گفتگو اپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ و یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور پھر ادھیاے ہشتم مین شوتیاشترو سنیاسیون کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی شوتیاشتر اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے نہم مین یم راج و نچکیتا کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی کٹھ ولی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - انھین کل ادھیاؤن مین گوناگون کی برہم بدیا بیان کی ہے - اے دریاے رحمت مرشد صاحب آپ نے ادھیاے نہم کے اخیر مین یہ کہا تھا کہ جس طرح کٹھ نام رشی نے برہم بدیا کی پراپتی مین دیوتاؤن وغیرہ کے بگھنون یعنی رکاوٹون کے دور کرنے کے لیے شانتی منتر کا پاٹ کرنا شاگردون کو اُپدیش کیا تھا - اسی طرح تتری نام رشی نے بھی اپنے شاگردون کو برہم بدیا کا اُپدیش کرکے بعد ازان شانتی منتر کا پاٹ کرنا اُپدیش کیا تھا - اس طرح ادھیاے نہم مین آپ نے بیان کیا تھا - اے مرشد صاحب جو برہم بدیا تتری نام رشی نے اپنے شاگردون کو اُپدیش کی ہے - اُس برہم بدیا کے سُننے کی مجھکو بڑی خواہش ہے - آپ براہ مہربانی اُس برہم بدیا کا اُپدیش مجھ ادھکاری یعنے لائق مرید کو کرین - اس طرح مرید کے سخن سُنکر مرشد صاحب کہنے لگا -

مرشد بولا - ای مرید جو برھم بدیا تتری نام رشی نے اپنے شاگردون کو اُپدیش کی ہی وہ مین تم کو سُناتا ہون تم ایک سو دل ہو سُنو - ای مرید ایک دفعہ سمیر پربت پر کُل رشی جمع ہوے تھے اور اُنھون نے آپس مین یہ اقرار کیا تھا کہ فلان روز اگر کوئی رشی یہان نہ آیا - تب اُسکو برھم ہتیا کا دوش لگیگا - ایسا اقرار آپس مین کیا تھا - مگر بیشمپائن رشی اُس روز حاضر نہ ہو سکا - تب اُسکو برھم ہتیا کا اثر ہوگیا - اُس نقص کے دور کرنے کے واسطے یاگولک وغیرہ کُل شاگردون کو پراشچت کرنے کا حکم دیا - تب یاگولک نے کہا - ای گورو آپ بوڑھے ہین اور یہ کُل شاگرد کمزور طفل ہین - اور مین جوان طاقتور آپ کا پراشچت کرونگا - ای مرید جب اس طرح یاگولک نے کہا - تب بیشمپائن غصہ ہوکر کہنے لگا بیشمپاین بولا - ای براہمنون کی شکایت کرنے والے یاگولک تم کو بدیا کا فخر ہوگیا ہی - اس لیے تم ہماری دی ہوئی بدیا کو ہم کو واپس دے دو - اگر واپس نہ دوگے - تب تم کو سراپ یعنی بد دعا دےدونگا یعنی خاک کر دونگا - ای مرید جب اسطرح بیشمپائن رشی نے کہا تب یاگولک منی اشٹانگ یوگ کے جاننے والے ابھیاسی تھے جس طرح ہاتھی جل پی کر پھر باہر نکال دیتا ہی - اسی طرح کُل بید بدیا مانند الٹی کے باہر نکال دی - ای مرید جب اس طرح گورو کے حکم مان کر یاگولک منی نے یجر بید کے منترون کو ترک کردیا - تب ابھمانی دیوتا روپ کرکے مانند آفتاب کے پرکاش مان یعنی پُرنور جو یجر بید کے منتر تھے وہ زمین پر علیحدہ علیحدہ پڑے تھے - تب کُل شاگرد متعجب ہوکر دیکھنے لگے اُسوقت بیشمپاین نے کہا - کہ یاگولک نے بموجب قواعد شاستر کے یجربید کو پڑھا تھا - اس لیے یہ منتر نہایت روشن ہین - ای شاگردو یہ بیدون کے منتر ہم براہمنون کی بڑی بھاری دولت ہی - تم ترپنکھی کی شکل اختیار کرکے یجر بید کے کُل منتر اختیار کرلو - ای مرید اس طرح جب بیشمپاین نے کہا تب اُن شاگردون نے ترپنکھی کی شکل اختیار کرکے یجر بید کے کُل منتر قبول کرلیے - پھر اُنمین تتری نام براہمنون نے جو برھم بدیا اپنے شاگردون کو اُپدیش کی ہی - اُس لیے اُس برھم بدیا کا نام تتریا اُپنشد کرکے کہا ہی - اور جن یجر بید کے منترون کا جھرد کیا تھا - اُنھین کو ترپنکھی ہوکر براہمنون نے قبول

کی تھی اس لیے اُن منتروں کا نام کرشن بخش کرکے مشتہر ہوا۔ اے مرید اُس یجر بید کے منتروں میں سے بھی جو جنگل میں گوشہ نشین ہو کر پاٹ کرنیکے لائق جو منتر ہیں اُن منتروں میں سے جو برہم بدیا بیان کی ہوئی ہے وہ میں تجسے کہتا ہوں تم تمکو سنو دل ہو کر سُنو۔ اے مرید اس تیتریک اُپنکھد روپ برہم بدیا میں دو طرح کے ولی ہیں۔ ایک آنند ولی۔ دوسری بھرگو ولی ہے۔ اے مرید پہلے آنند ولی کا ہم بیان کرتے ہیں تم سُنو۔ اے مرید اسمیں پہلے سوتر روپ یہ مختصر الفاظ کہے ہیں۔ برہم ودا پنوتی پرنگ۔ ارتھ یہ ہے کہ برہم کے جاننے والے برہم گیانی شخص پرم پد یعنی برہمانند نجات کو پاتا ہے۔ اب اسکی تشریح کرنے کے لیے اول ادھکاری۔ بشئے پریوجن۔ سمبندھ۔ انھیں چار انبندھوں کا بیان کرتے ہیں۔ کہ جس کے جاننے سے شاستر میں رجوع ہو اُسکو انبندھ کہتے ہیں۔ اور جس شاستر سے پیدا شدہ گیان کرکے دور ہونے کے لائق اگیان سے اچھادی ہوئی چیز ہو۔ وہ چیز اُس شاستر کا بشئے کہا جاتا ہے اس لیے برہم پد جو شرتی میں کہا تھا۔ وہ اُس تیتریک اُپنکھد کا بشئے ہے۔ کیونکہ وہ برہم اگیان سے اچھادیا ہوا ہے۔ جس طرح بادل سے آفتاب اچھادیا جاتا ہے۔ اسی طرح برہم بھی اگیان سے اچھادیا ہوا ہے۔ یہ بشئے انبندھ بیان کیا۔ اب پریوجن انبندھ کا بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ اگیان کے جہان کا دور ہونا اور پرمانند برہم کا حاصل ہونا اسکا نام مکتی یعنی نجات ہے۔ یہ نجات اس شاستر کا پرم پریوجن یعنے نتیجہ ہے۔ یہ پریوجن انبندھ دوسرا ختم ہوا۔ اب سوم ادھکاری انبندھ کا بیان کرتے ہیں۔ کہ بیبیک بیراگ کھٹ سمپتی مموچھتا انھیں چار سادھنوں کرکے مستعمل شخص اس بیدانت شاستر کا ادھکاری ہے۔ یعنی لائق امیدوار ہے۔ یہ ادھکاری انبندھ کہا۔ اب چہارم انبندھ کا بیان کرتے ہیں۔ کہ برہم و شاستر کا پرتپاد پرتپادک بھاو سمبندھ ہے یعنی تعلق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شاستر ایک واحد ذات برہم کو پرتپادن یعنی ایک برہم کا بیان کرتا ہے۔ اس لیے شاستر پرتپادک ہے۔ اور پرتپادن کرنے یوگ یعنی بیان کرنے کے لائق برہم سروپ وہ پرتپاد ہے۔ یہ سمبندھ انبندھ کہا۔ اے مرید اس شرتی مذکورہ میں سوتر روپ کرکے مختصر الفاظ کہے ہیں۔ اس سوتر روپ شرتی منتر کا اس تیتریک اُپنکھد کے اختتام تک تشریح ہے۔ برہم ودا پنوتی پرنگ۔ اس شرتی میں برہم پد یعنی برہم

ब्रह्मविद अनुभवति परम्

لفظ کرکے تت پد کا ارتھ روپ پرماتم دیو بیان کیا ہی - اُس برہم کے لچھن یعنی علامات دو قسم کے ہین - ایک سروپ لچھن - دوم تتھ لچھن ہین - ست گیان اننت روپ برہم روپ ہی - یہ سروپ لچھن یعنے للکھن برہم کا ہی - وہ للکھ یعنی ذات جسکے ست گیان اننت آنند للکھن یعنی علامات ہین - وہ للکھ سروپ یعنی خالص پاک ذات برہم اگرچہ ہر جا پورن بیاپک ہی - مگر تاہم وہ بدھی روپ گفا مین ساکھی آتما روپ کرکے ظاہر نظر آتا ہی ایسے ساکھی روپ برہم کو جو طالب نجات ادھکاری شخص مین برہم ہون - اس طرح روپ کرکے جانتا ہی - وہ ادھکاری برہم گیانی شخص مانند برہم کے کُل جہان کو اپنے استی بھانتی پریہ یعنی ہستی علم سرور کرکے بیاپت کرتا ہی یعنی استی بھانتی پریہ روپ کرکے سب مین بیاپک ہی - اور اُسی کُل جہان کو بیاپت کرکے وہ گیانی مہاتما ایک وقت مین ہی حسب دل خواہ کُل اشیا کو پراپت ہوجاتا ہی - اے مرید ستینگ گیان اننتنگ برہم - اس شرتی مین جو برہم روپ آتما ست گیان اننت روپ کرکے بیان کیا ہی - وہ برہم روپ آتما کل بھید یعنی فرق سے علٰحدہ ہی - اس لیے وہ برہم روپ آتم دیو ادویت یعنی واحد ہی - اُس برہم کے وحدانیت کے ثابت کرنے کے لیے بیدون کے عالم شخص جو دلیل دیتے ہین اُسکو سُنو - کہ اس جہان مین جو جو چیز پیدا شدہ کارج روپ ہوتی ہی وہ اپنے کارن یعنی مادہ سے علٰحدہ نہین ہوتی - جس طرح مٹی روپ کارن مادہ کے سبو وغیرہ کارج پیدا شدہ اُس مادہ مٹی سے علٰحدہ نہین ہین - اسی طرح برہم روپ آتما کا کارج جو آکاش وغیرہ کُل جہان ہی - وہ کُل جہان اُس کارن روپ برہم روپ سے علٰحدہ نہین ہی - یعنی برہم روپ ہی ہی - اس باعث سے وہ برہم روپ آتما واحد ہی - اس طرح جہان کی پیدائش کے بیان کرنے والے بید کے سخن اُس برہم روپ آتما کی وحدانیت کو جتاتے ہین - اس طرح برہم کے سروپ للکھن کو بیان کرکے اب جہان کی پیدائش پرورش فنا کا کارن روپ تٹستھ للکھن کے جتانے کے واسطے پہلے برہم روپ آتما سے جہان کی پیدائش کا احوال بیان کرتے ہین - اے مرید اس ست گیان اننت برہم روپ آتما سے پہلے شبد گن یعنے وصف والا آکاش پیدا ہوا - پھر

اُس آکاش سے سپرش وصف والا وایو پیدا ہوا - پھر اُس وایو سے روپ وصف والی
آتش پیدا ہوئی پھر اُس اگنی سے رس گن والا آب پیدا ہوا - پھر اُس آب سے گندھ
وصف والی زمین پیدا ہوئی - اسی مرید کل پیدا شدہ کارجون مین اپنا اپنا کارن تداتم سنبندھ
سے اپنے پیدا شدہ کارج مین رہتا ہی - اس لیے وہ ست روپ اتما اکاس روپ کارج
مین تداتم سنبندھ سے رہتا ہی - اور وہ آکاش اپنے پیدا شدہ کارج مین تداتم سنبندھ
سے رہتا ہی - اسی طرح آتش جل زمین بھی جان لینا - اس جگہ کابت یعنی فرضی فرق
سے مشتمل جو در اصل ابھید یعنی واحد ہو اُسکا نام تداتم سنبندھ ہی جس طرح مٹی روپ کا
کارن کا و سبو کارج کا فرق فرضی ہی ورنہ در اصل واحد ہین - اس لیے مٹی اپنے کارج
سبو مین تداتم سنبندھ کرکے رہے ہی - اسی مرید اس آکاش مین ایک شبد گن رہتا ہی
اور وایو مین شبد سپرش دو گن رہتے ہین یعنی شبد گن کارن آکاش کا اور سپرش
گن وایو کا اپنا ہی - اور آتش مین شبد سپرش روپ یہ تین وصف رہتے ہین - اور آب
مین شبد سپرش روپ رس یہ چار گن رہتے ہین - اور زمین مین شبد سپرش روپ
رس گندھ یہ پانچ وصف رہتے ہین - یعنی ایک گن اپنا اور دیگر باقی گن کارنون کے ہین
اس طرح آکاش وغیرہ کارنون کے گن وایو وغیرہ کارجون مین شامل ہین - اسی مرید جس
طرح آکاش وغیرہ کے شبد وغیرہ گن ہین - اسی طرح اس آنند سروپ اتما کے ست
گیان آنند یہ گن نہین ہین - مطلب یہ ہی کہ ست گیان آنند یہ اتما کے سروپ بھوت ہین
یعنی اتما کے سروپ ہین - کیونکہ ست گیان آنند یہ اتما کے اگر گن ہوتے ہین - تب
جس طرح آکاش وغیرہ کارنون کے گن یعنی وصف وایو وغیرہ پیدا شدہ کارجون مین
نظر آتے ہین - اسی طرح گیان وغیرہ بھی اتما کے گن آکاش وغیرہ مین نظر آتے ہین -
اس لیے گیان وغیرہ اتما کے سروپ ہین - اور اس جہان مین جو جو چیز پرنامی کارن
روپ ہوتی ہی - اُس پرنامی کارن کے گن کارج مین نظر آتے ہین - اور جس طرح
آکاش وغیرہ پرنامی کارن ہین - اسی طرح یہ ست چت آنند سروپ اتما بھی اگر پرنامی
کارن ہوتا تب اُس اتما کے ست چت آنند وغیرہ دھرم آکاش وغیرہ جڑ یعنی بے علم

کارجون مین نظر آتے - مگر یہ آتما پرنامی اُپادان کارن روپ نہین ہی - صرف دورت
روپ اُپادان کارن یہ آتما اس جہان کا ہی - جو کارن اپنی حالت شکل کو چھوڑکر کارج
کا کارن ہو اُسکو پرنامی اُپادان کارن کہتے ہین - جس طرح دودھ یعنی شیر اپنی شیر
کی حالت شکل کو دور کرکے دہی یعنے دوغ روپ کارج کا پرنامی اُپادان کارن
ہوتا ہی - اور جو کارن اپنی حالت شکل کو نہ چھوڑکر کارج کا کارن ہو اُسکو دورت
روپ اُپادان کارن کہتے ہین - جس طرح رسی اپنی حالت شکل کو نہ چھوڑکر سانپ کا
اُپادان کارن ہوتی ہی - اہی مرید وہ دورت روپ اُپادان کارنتا بھی آتما مین مایا سے
بنا نہین ہوتی - اس لیے وہ پرماتم دیو مایا کرکے جہان کا دورت روپ اُپادان کارن
ہی - مثلاً جس طرح پرنام بھاوٗ سے بنا یعنی اپنی حالت صورت سے نہ تبدیل ہونے والی جو رسی
ہی - وہ رسی مایا کرکے سانپ کا دورت روپ اُپادان کارن ہوتی ہی - اسی طرح
پرنام بھاوے بنا یعنی اپنی حالت شکل سے نہ تبدیل ہونے والا یہ آتم دیو بھی مایا
کرکے اس جہان کا دورت روپ اُپادان کارن ہی - اور اُس آتما سے علیحدہ انہین
آکاش وغیرہ کے شبد وغیرہ گن وایو وغیرہ کارجون مین ہر ایک کو نظر آتے ہین
اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ آکاش وغیرہ اپنے وایو وغیرہ کارجون کے پرنامی
اُپادان کارن ہین - اور اصل سے بچار کیا جاوے تب مایا وشسٹ پرماتما ہی کل
جہان کا کارن ہی کیونکہ خالص پاک برہم کل اُپادہیون سے مبرا ہونے سے کسی کا
کارن نہین ہوسکتا - صرف مایا سے مشتمل چیتن روپ پرماتما ہی کل جہان کا کارن ہی
اس طرح پانچ عناصر کی سلسلہ وار پیدائش کہی - اب پھر کہتے ہین - اہی مرید اُس زمین
سے یہ بناس پتی اوشدہیان یعنے روئیدگی پیدا ہوئی - وہ اوشدہیان دو قسم کی
کی ہین - ایک گرام - دوسری آرن - انسان کے تدارک سے پیدا شدہ گندم
وغیرہ گرام اوشدہی کہی جاتی ہین - اور انسان کے تدارک سے بنا جو قدرتاً پیدا
ہوئی ہون - وہ آرن اوشدہیان کہی جاتی ہین - اہی مرید انہین اوشدہیون مین
سے گندم وغیرہ جو اناج پیدا ہوا ہی - اُس اناج کے بھوجن کرنے سے انسان وغیرہ

جیوون کے اجسام مین نطفہ پیدا ہو کر بوقت جماع کے عورت کے شکم کے اندر جب وہ نطفہ جاتا ہی - اُس سے ہاتھ وغیرہ اعضا والا یہ پورش شریر پیدا ہوتا ہی - اس لیے اس انسان کے جسم کو اناج سے پیدا شدہ کارج ہونے سے یہ پورش ان رس میئو کہا رس میئو کہا جاتا ہے -

اعتراض - جس طرح انسان کے جسم کی پیدایش اناج سے ہی - اسی طرح دیگر اجسام کی پیدایش بھی اناج سے ہوتی ہی - اس لیے اُنھین کو بھی ان رس میئو پورش کرکے کس وجہ سے نہین کہتے -

جواب - اے مرید یہ جسم انسان کل اجسام سے افضل ہی - اور کل اجسام کا سردار ہی - اس لیے اشرف المخلوقات کرکے دانا اشخاص اسکو کہتے ہین - اور بھوگ موکھ یعنے عیش ونجات ہر ایک کے حاصل کرنے مین طاقت ور ہی - اس وجہ سے مانش شریر یعنی جسم انسان کی پیدایش کہی ہی - ورنہ کل اجسام کی پیدایش اناج سے ہوتی ہی - اناج سے مراد خوراک کی ہی - وہ خوراک ہر ایک اجسام کی علٰحدہ علٰحدہ ہی - جس طرح شیر گھبیار وغیرہ کی ماس ہی خوراک ہی - اس لیے اُنھون کا وہی ماس ہی اناج ہی - صرف گندم وغیرہ کا نام اناج نہین ہی - جو چیز جسکا بھوجن ہی - وہ اُس کا اناج ہی - اے مرید شرتی صرف ایک جسم انسان کو ان رس مئی پورش کرکے کہتی ہی - کیونکہ اناج سے ہی اسکی پیدایش وپرورش ہی - اس لیے ان رس مئی اس نام کرکے شرتی نے جسم انسان کو کہا ہی - اس طرح برہم آتم سروپ کی وحدانیت کے جتانے کے واسطے آکاش سے لے کر جسم کثیف تک کل جہان کی پیدایش کا بیان کیا - اب ناقص موٹی عقل والے انسانون کو سرب انتریامی پرماتم دیو کے جتانے کے واسطے پانچ کوشونکا بیان کرتے ہین - اے مرید پہلے ہم نے ست گیان انت روپ کرکے اور آکاش وغیرہ جہان کا کارن روپ کرکے جو برہم روپ آتما تم سے کہا تھا - اُس آتما کے استھول یعنی کثیف وسوکھم یعنے لطیف وکارن یعنی مادہ یہ جو تین قسم کے جسم ہین - اور اُنھین تینون شریرون مین تستری نام براہمن نے ان مئی کوش اور

پران مئی کوش و منومئی کوش و گیان مئی کوش و آنند مئی کوش انھین پانچ کوشون کی کلپنا یعنے
فرض کی ہی - اے مرید جس طرح تلوار کے ڈھانکنے والا یعنی اچھادنے والا میان ہوتا ہی -
اُس میان کا نام کوش ہی - اسی طرح یہ ان مئی وغیرہ بھی آتما کے اصل سروپ کے ڈھانکنے
والے کے ہونے سے اس لیے انھین کا نام کوش ہی - اور اسنگ بدھی یعنی انھین سے
علٰحدگی کا گیان روپہ ہتھیار جو ہی اُس سے بنا یہ اگیانی اشخاص ہین انھین اگیانی اشخاص
سے یہ کاٹے نہین جاتے - اس لیے انھین کو دربھید کہتے ہین - یعنی مشکل سے کاٹے جاتے
ہین - اے مرید یہ ان مئی کوش استھول شریر یعنی جسم کثیف ہی - اور دوم سوکھم شریر یعنے
جسم لطیف پران مئی کوش منومئی کوش بگیان مئی کوش یہ تینون کوش روپ ہی - اور سوم
کارن شریر صرف آنند مئی کوش روپ ہی - اے مرید اس طرح شرتی نام براہمن تینون شریرون
مین پانچ کوش فرض کرکے اپنے شاگردون کو آتم گیان کے واسطے انھین پانچ کوشون کو
پنکھی روپ کرکے فرض کرنے لگا - جس طرح پنکھی کے سر اور داہنا پر اور بایان پر و شکم و
پھونچ یہ پانچ عضو ہوتے ہین - اسی طرح انھین پانچ کوش پنکھی کے بھی پانچ اعضا
فرض کرنے لگا - اول استھول شریر روپ ان مئی کوش روپ جو پنکھی ہی یہ ظاہر اُسر
اُسکا سر ہی اور داہنے بائین دونون بازو یہ دونون ان مئی کوش روپ پنکھی کے دو پر ہین
اور یہ شکم مانند اُس کے شکم کے ہی - اور دونون پانون مانند پونچھ کے ہین -
یہ ان مئی کوش روپ پنکھی کا بیان کیا - اب پران مئی کوش روپ پنکھی کے اعضا بیان کرتے ہین
اے مرید - اسی ان مئی کوش کے اندر پران مئی کوش ہی - اور پران روپ وایو اس پران مئی کوش
روپ پنکھی کا سر ہی - اور بیان نام وایو اس پنکھی کا داہنا پر ہی - اور اپان نام وایو یہ بایان
پر ہی - اور سمان نام وایو یہ شکم کے مانند ہی - اور ادان نام وایو یہ پران مئی کوش روپ
پنکھی کے پونچھ کے مانند ہی - پونچھ سے مراد آخرت حد کا ہی - یہ پران مئی کوش روپ پنکھی کا
بیان کیا - اب منومئی کوش پنکھی کے اعضا بیان کرتے ہین - اے مرید پران مئی کوش کے
اندر جو منومئی کوش ہی - یہ یجر بید اس منومئی کوش روپ پنکھی کا سر ہی - اور رگ بید اس
پنکھی کا داہنا پر ہی - اور سام بید اس پنکھی کا بایان پر ہی - اور بید کا براہمن بھاگ اس پنکھی کا

شکم ہی - اور اتھرن بید اس منومئی کوش روپ پنکھی کا آخرت حد روپ پوچھ ہی - یہ منومئی
کوش روپ پنکھی کا بیان کیا - اب اس منومئی کوش کے اندر بگیان مئی کوش کو پنکھی روپ
کرکے بیان کرتے ہین - اے مرید شردھا اس بگیان مئی کوش روپ پنکھی کا سر ہی - اور
یگ وغیرہ کرمون کے بچار میمانسا شاستر سے پیدا شدہ مانسی بدھی روپ رت یہ داہنا
پر ہی - اور انوشٹان کیے ہوے شاستر مطابق یگ وغیرہ کرمون کے تبصے کرنے والی
بدھی روپ ست یہ بگیان مئی کوش روپ پنکھی کا بایان پر ہی - اور ادھیاتم شاستر کے
ارتھ کا یقین روپ یوگ اس پنکھی کا شکم ہی - اور ہرن گربھ کی ہستی روپ مہہ یہ اس بگیان مئی
کوش روپ پنکھی کا آخرت حد روپ پوچھ ہی - یہ بگیان مئی کوش پنکھی کا بیان کیا - اب بگیان
مئی کوش کے اندر پنجم آنند مئی کوش کو پنکھی روپ کرکے بیان کرتے ہین - اے مرید وہ آنند مئی
کوش ابیاکرت روپ ہی اُسکے اعضا یہ ہین کہ حسب دل خواہ چیز کے دیکھنے سے پیدا شدہ
جو سکھ روپ پریہ برتی ہی - وہ اس آنند مئی کوش روپ پنکھی کا سر ہی - اور حسب دل خواہ
چیز کے حاصل ہونے سے پیدا شدہ جو سکھ روپ مود برتی ہی - وہ اس پنکھی کا داہنا پر ہی -
اور حسب دل خواہ چیز کے بھوگنے سے پیدا شدہ جو سکھ روپ پر مود برتی ہی - وہ بایان
پر ہی - اور پریہ مود پر مود انھین تینون مین جو یکسان آنند ہی وہ اس پنکھی کا شکم ہی - اور
کل جہان کا کارن روپ جو برہمانڈ ہی - وہ ادھشٹان روپ برہم اس آنند مئی کوش روپ
پنکھی کا آخرت حد روپ پوچھ ہی - پوچھ سے مراد آخرت حد کا ہی - خلاصہ یہ ہوا کہ اول اس
جیو کو جسم کثیف روپ ان مئی کوش مین تدا تم بدھی یعنی یکتائی کی عقل روپ اہم بدھی
ہی یعنے اس جسم کو آتما روپ کرکے جانا ہوا ہی - اسکو ترک کرکے پران مئی کوش جو اس کے
اندر اور اس سے باریک سوکھم ہی - اُسمین جگیاسی طالب نجات آتم بدھی کرے - پھر
اُس کے اندر جو منومئی کوش ہی اُسمین آتم بدھی کرے - پھر اُس منومئی کوش سے آتم بدھی کو
دور کرکے بگیان مئی کوش جو اُسکے اندر ہی اُسمین آتم بدھی کرے - پھر بگیان مئی کوش سے
آتم بدھی دور کرکے اُسکے اندر جو آنند مئی کوش ہی اُسمین آتم بدھی کرے - اے مرید کوشون کو
پنکھی روپ کرکے بیان کرنے کا مطلب شرتی کا یہ تھا کہ کل جیو اپنے آتمانند سے برکنار ہو کر

بیرونی جہان کی طرف توجہ کر رہے ہین یعنی باہر لکھ پرورتی مین مقیم ہو رہے ہین - اُنکی بیرونی توجہ ہٹانے کے واسطے شرتی ماد رنے ادھکاری براہمن شریر کو اُپدیش کیا ہی - کیونکہ عورت مرد اپنے جسم سے علیحدہ دیگر یعنے دوسرے جسم مین آنند مان کر اُسکی خواہش کرتے ہین - اُنکو دوسرے کی خواہش سے ہٹانے کے لیے یہ دکھایا - کہ دوسرے مجسم جو بھی استھول سوکھم کارن تینون جسم روپ پانچ کوش والے ہین - اور تم بھی تین جسم روپ پانچ کوش والے ہو - اس لیے دوسرے جسم کی خواہش چھوڑ کر اپنے آپ مین محبت کرو -

اعتراض - صرف ایک براہمن شریر کو شرتی نے کس باعث سے اُپدیش کیا ہی - دیگر کھتری وغیرہ کو اُپدیش کس وجہ سے نہین کیا -

جواب - اے مرید شرتی ماتا کا یہ مطلب تھا کہ جب براہمن کو اُپدیش ہوگا اور اُسکی باہر لکھ پرورتی پہلے دور ہو جائے گی - بعد ازان وہ دیگر کھتری وغیرہ کو اُپدیش کر کے اُنکی بھی باہر لکھ پرورتی یعنی بیرونی توجہ دور ہو جائے گی - کیونکہ جس چیز کی تلاش کے واسطے شخص باہر جاتا ہی - وہ چیز مطلوبہ اگر گھر مین برآمد ہو جاوے - تب اُسکا باہر جانا بیفائدہ ہی اسی طرح اگر اپنے اندر آنند حاصل ہو جاوے - تب بیرونی توجہ کر کے محسوسات کے آنند کے واسطے گوناگون تکلیفات کس لیے کرے - اے مرید جب پانچ کوشون سے آتم بدھی ترک کرتا ہی - تب کل کے اندر آنند سروپ برہم کو پراپت ہوتا ہی - جو برہم آنند مئی کوش کا پوچھ روپ یعنی آخرت حد روپ کر کے بیان کیا ہی - یعنی جس آنند سروپ برہم سے پرے کوئی دیگر افضل آنند نہین ہی - اے مرید اس طرح ادھکاری لوگون کے اوپر مہربانی کر کے شرتی ماتا نے اُپدیش کیا ہوا جو آنند سروپ برہم ہی اُسکو جب یہ شخص اپنا آتم روپ کر کے نہین جانتا - تب وہ شخص استبھاو یعنی حالت نیستی کو پاتا ہی - مطلب یہ ہی - کہ ہر وقت کل جگہہ مین حاضر موجود جو برہم ہی اُس آنند سروپ برہم کو جو شخص نیست کر کے جانتا رہتا ہی اُسکو عظیم گناہ ہوتا ہی - اُس عظیم گناہ کے باعث سے اپنے اندر مین قائم برہمانند ہی - اُس سے بے لکھ یعنی برکنار ہو کر بیرونی محسوسات کے آنند کی خواہش کرتے ہین - بعد ازان اُسکا نتیجہ وہ ہمیشہ جنم مرن وغیرہ ہزارہا دُکھون کو پراپت ہوتے ہین - خلاصہ یہ ہوا - کہ پر لکھ وغیرہ

پرمانون سے نامعلوم اور پھل والا جو ارتھ ہی اُسکے جتانے مین بید کا مطلب ہی - اور یہ پانچ
کوشس پرتکھو وغیرہ پرمانون سے نامعلوم نہین ہین اور نہ پھل والے ہین - اس لیے انھین
پانچ کوشون کے بیان کرنے مین بید کا مطلب نہین ہی - اور برہم پھل والا ہی - اور پرتکھو
وغیرہ پرمانون سے نامعلوم ہی - اس لیے بید کا مطلب ادہشٹان سروپ برہم کے جتانے
مین ہی - پھل نام ہی دُکھون سے مبرا آنند روپ کا ہی - آتماکے بچار روپ شرون کے
طریقہ سے آتما کے اصل سروپ کا بیان کیا - اب آگے آتما کے سروپ کا منن کے طریقہ سے
بیان کرتے ہین - اے مرید اس طرح آتم سروپ برہم کے ست وغیرہ اوصاف کا بچار کرکے
تتری نام براہمنون نے جس ارتھ کا یقین کیا ہی - اُسکو اب ہم بیان کرتے ہین - تم یک
سو دل ہوکر شنو - اے مرید برہم گیان مین جو برہم بھاو کی پراپتی کی کارن ہی اُسکو بلا شک
کرنے کے لیے وہ تتری نام براہمن اس طرح بچار کرنے لگے - اب پرمیہ روپ برہم مین
شک کے دور کرنے کے لیے پہلے برہم مین سنشے بیان کرتے ہین - وہ شک یہ ہین - کہ
وہ برہم پرتکھو یعنی حاضر ہی یا نہین - اور وہ برہم اگیانی لوگون کو حاصل ہونے لائق ہی یا
نہین - اور گیانی کو وہ برہم حاصل ہونے لائق ہی یا نہین - یہ تین قسم کے سنشے یعنے
شک ہین - اب پہلے سنشے مین سے جو برہم حاضر نہین ہی - اس شک کو اعتراض وغیرہ
سے بیان کرتے ہین - اے مرید بعض لوگ کہتے ہین کہ بیدانتی لوگ جو کہتے ہین - ست
گیان اننت روپ برہم ہی - تب بیدانتیون کے مت مین گیان بے فائدہ ہی - کیونکہ ایسا
ست گیان اننت روپ برہم کسی جیو کو نظر نہین آتا - اس لیے برہم کہین ہی نہین -
اگر وہ برہم ہوتا تب سبو بستر وغیرہ کے مانند ہم کو نظر آتا ہی - مگر وہ نظر بالکل آتا نہین
اس لیے وہ برہم کہین ہی نہین - یہ اعتراض پہلے سنشے یعنی شک مین ظاہر کیا -
اب دوسرے سنشے مین جو اعتراض ہی کہ وہ برہم اگیانی لوگون کو حاصل ہونے لائق
ہی یا نہین - اگر کہو نہین ہی اسمین یہ اعتراض کرتے ہین - کہ بیدانت مت مین - جو
برہم روپ آتما کہا ہی - وہ گیانی اگیانی دونون مین برابر یکسان ہی - اُس برہم کو گیانی
اگیانی دونون مین طرف داری نہین ہی - مگر تاہم جس طرح گیانی برہم روپ آتما کا

تصور کر کے برہم کو پراپت ہوجاتا ہی - اسی طرح اگیانی کس وجہ سے پراپت نہین ہوسکتا
اُسکو پراپت ہونا واجب ہی - اگر کہو اگیانی اُس برہم کا تصور نہین کرتا - یہ کہنا بھی غلط
ہی کیونکہ برہم واحد روپ کُل کا آتما ہی جس طرح گیانی کا اپنا آتما ہونے سے اس لیے
اُس گیانی کو تصور کرنے سے حاصل ہوجاتا ہی - اسی طرح اگیانی کو بھی پراپت ضرور ہونا
چاہیے - اب تیسری سنشے یعنی شک مین جو کہا ہی کہ وہ برہم گیانی کو پراپت ہونے لائق ہی
یا نہین - اسمین پراپت ہونے لائق نہین ہی - اس شک کی آخیری کوٹی کو لے کر بعض
اشخاص اس طرح اعتراض کرتے ہین - کہ تم بیدانتی لوگون نے جو برہم مقرر کیا ہی - اُسکو
اگر اگیانی پراپت نہین ہوتے تب تمھارا برہم است بھی ہوگا - کیونکہ وہ برہم کل جیوون کا
آتما روپ ہی اور اپنا آتما سب کو ہمیشہ پراپت روپ ہی - جب اُس برہم کو کل کا آتما مان کر
پھر نہ پراپت ہوا کہنا یہ نہایت مخالف بات ہی - اس لیے اُس برہم کو است یعنی نیست
ہونے سے جس طرح اگیانی پراپت نہین ہوسکتا - اسی طرح گیانی بھی پراپت نہین ہوسکتا
کیونکہ عقیمہ یعنی سنڈھ عورت کے فرزند کے مانند جب برہم ہمیشہ نیست و نابود ہی - تب
گیانی کو حاصل ہوا کہنا اور اگیانی کو نہ پراپت کہنا بالکل غلط ہی - کیونکہ جس طرح آکاش سب
مین برابر یکسان ہی ایک ہی - گیانی کو حاصل ہی - اگیانی کو حاصل نہین ہی - یہ کہنا ناممکن ہی -
اسی طرح برہم سب کا آتما سروپ ہی - گیانی کو پراپت کہنا اور اگیانی کو حاصل ہوا نہ کہنا
بالکل غلط ہی - انہین تینون سنشون یعنی شکون کے دور کرنے کے واسطے پہلے انہین کے
کیے ہوے اعتراضون کو رد کرتے ہین - نتری نام براہمن یہ تین سنشے یعنی شک کلپنا
یعنے فرض کرکے اب انہین کا اس طرح رد کرتے ہین - کہ وہ برہم گیانی اگیانی سب
مین موجود ہی - اور دونون کا برابر آتما روپ ہی - اس لیے اگرچہ گیانی اگیانی دونون کو
پراپت روپ ہی - مگر تاہم اگیانی کو پراپت نہین ہوسکتا - کیونکہ اودیا کے دور ہوے
آورن یعنی حجاب سے بنا برہم سروپ کا روشن ہونا ہی برہم کی پراپتی ہی - اور
اودیا کا ناش بغیر ودیا روپ گیان سے نہین ہوتا - اُس برہم کا ودیا روپ گیان یعنی علم
اگیانی کو نہین ہی - اس لیے وہ اگیانی برہم ودیا سے محروم ہوناکرکے برہم کو پراپت نہین

ہونا۔ مثلاً جس طرح دو شخصوں کے گھر مین دولت زمین دبی یعنی گڑی ہوئی پڑی ہو۔ اُن
مین سے ایک اُس دولت گڑی ہوئی سے واقف ہے۔ اور دوسرا ناواقف ہے۔ جو واقف
شخص ہے اُس دولت کو کھود کر زمین سے نکال کر پراپت ہو سکتا ہے۔ اور ناواقف
شخص اُس دولت کو پراپت نہین ہو سکتا۔ اسی طرح وہ برہم گیانی واگیانی دونون کا
آتما ہونے سے اگرچہ ہمیشہ پراپت روپ ہے۔ مگر تاہم گیانی شخص بسبب گیان کے
اُس برہم کو پراپت ہو سکتا ہے۔ اور اگیانی کو گیان ہی نہین۔ اس لیے وہ اگیانی برہم کو
پراپت نہین ہو سکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ برہم کا اگیان یعنی بے علمی ہی برہم کی نہ پراپتی کا باعث
ہے۔ آتما کے برہم کی پراپتی نہ پراپتی کا احوال بیان کیا۔ اب نمبر ۱۔ کامنا۔ نمبر ۲۔
بچار۔ نمبر ۳۔ جہان کی پیدائش۔ نمبر ۴۔ پرویش۔ بھوگ پدارتھ روتیا۔ انھین باعثون سے
برہم کی ہستی ثابت کرتے ہین۔ اے مرید آکاش وغیرہ پانچ عناصر اور اُنکی پیدا شدہ
کارج روپ سوکھم استھول جہان یہ کُل جس برہم سے پیدا ہوا ہے۔ وہ برہم نیست و
نابود ہی ہے۔ اس طرح کے اعتراض کرنے مین کونسا شخص طاقت ور ہو سکتا ہے۔ اب
اُس برہم سے جہان کی پیدائش کا بیان کرتے ہین۔ انادی یعنی لاابتدا جیوون کے کرم
باعث سے گوناگون بھاو کو پراپت ہوئی جو مایا ہے اُس مایا سے مشتمل جو پرماتم دیو ہے۔ وہ
پرماتم دیو اس جہان کی پیدائش سے پہلے ایک واحد روپ کرکے مقیم تھا۔ پھر وہ پرماتم دیو
بوقت پیدائش جہان کے جیوون کے گناہ و ثواب کرمون کی حرکت سے جہان کی پیدائش
کے لیے اس طرح کامنا یعنی آرزو کرنے لگا۔ کہ ایک سے مین بہت روپ ہو جاؤن۔ ایسا
بچار کرکے تب اول کلپ کے مانند نام روپ کریا سروپ کُل جہان کو پیدا کیا۔ اس طرح
مانند پہلے کلپ کے آفتاب چندرمان بہشت زمین وغیرہ ساکن متحرک کُل جہان کو پیدا
کرکے پھر جیو روپ کرکے وہ پرماتم دیو پرویش اُس جہان مین کیا۔ اے مرید برہم ودیا کی
پرنگ اس سوتر روپ شرتی مین جس برہم کے گیان سے نجات پہلے بیان کی تھی۔ اور
ستینگ گیان منتنگ برہم اس شرتی مین پہلے جس برہم کا سروپ لکھن بیان کیا تھا۔
وہی برہم جہان کو پیدا کرکے جیو روپ کر پرویش کیا۔ اے مرید وہ پرماتم دیو ہی کثیف

لطیف گوناگون اشکال ہوکر نمودار ہوا ہی۔ ای مرید گوناگون یہ جہان دراصل اپنی ہستی سے بنا ہی۔ صرف برہم کی ہستی سے یہ جہان ست روپ نظر آتا ہی۔ جس طرح زر کے زیورات اُس زر سے علٰحدہ ست روپ نہین ہین۔ اسی طرح یہ کل جہان دراصل اپنی ہستی سے بنا صرف برہم کی ہستی سے ست روپ کرکے نظر آتا ہی۔ اور جس طرح آہن یعنی لوہا آتش سے مل کر آتش کے مانند ہوکر نظر آتا ہی اسی طرح برہم کی ہستی سے یہ کل جہان مانند برہم کے ست روپ ہوکر نظر آتا ہی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جس برہم کی ہستی کو پاکر یہ کل جہان ست روپ ہوکر نظر آتا ہی تب وہ برہم کیسے نیست نابود است روپ ہوگا مطلب یہ ہی کہ وہ ادھشٹان روپ واحد برہم ست روپ ہی۔ اس طرح برہم کی ہستی ثابت کرکے اب برہم کی اس آنند روپتا کو بیان کرتے ہین۔ ای مرید جو برہم اپنی آنند روپ ہستی سے اس کل جہان کو ست روپ کے مانند کرتا ہی۔ وہ برہم آنند سروپ ہونے سے اس کل جہان کا سایہ یعنی عطر ہی۔

اعتراض۔ برہم سروپ آتما آنند روپ ہی۔ اسمین کونسا پرمان ہی۔

جواب۔ اسمین گیانی کا اپنا انبھو پرمان ہی۔ کیونکہ لیبیون کے آنند کا باعث جو عورت دولت وغیرہ کل سامان ہی۔ اُسکو ترک کرکے برہم آتم سروپ کی یکتائی کو جان کر مین آنند سروپ برہم ہون۔ اس طرح وہ آتم گیانی انبھو کرکے اپنے سرور ابدی برہما نند مین مست ہوکر نظر آتا ہی۔ وہ کل جہان دکھ کا باعث ہونے سے دُکھ روپ ہی ہی۔ اور شرتی مین بھی کہا ہی کہ اُسی آتمانند کے قطرے یعنی لیش سے کل جیو آنندی خوش ہوکر جیتے ہین۔ اور سکھوپتی مین بھی ہر ایک جیو کو آتم سروپ واحد آنند برہم کا انبھو روزمرہ ہوتا رہتا ہی۔ ایسا آنند برہم سروپ آتما صرف ایک برہم بدیا کرکے حاصل ہوتا ہی۔ دیگر کسی تجویزات سے حاصل نہین ہوتا۔ اب اُس برہم بدیا کے سروپ کا بیان کرتے ہین۔ ای مرید یہ ادھکاری طالب نجات شخص جب تونگ پدارتھ روپ آتما کے بچار سے بلاخوف برہم سروپ کی پراپتی کے لائق ہوتا ہی۔ پھر گورو کا کیا ہوا اُپدیش روپ جو تتو مسی مہاواک ہی۔ اُس مہاواک کے بچار سے پیدا ہوا جو مین برہم ہون۔ اس طرح

کے وحدانیت یکتائی کا گیان اُس گیان سے یہ طالب نجات شخص ادھکاری تت پدارتھ روپ برہم کے ساتھ ابھید بھاو یعنی وحدانیت ذات کو پراپت ہوتا ہی۔ بعد ازان یہ ادھکاری شخص خوف سے مبرا برہمانند کو پراپت ہوجاتا ہی۔ کیسا وہ تت پدارتھ روپ برہم ہی۔ کہ چشم وغیرہ سے نظر آتا جو یہ کل جہان ہی اس سے علیحدہ اور کثیف لطیف کارن یعنی استھول سوکھم کارن انہین تینون شریرون سے جدا ہی۔ ایسا وحدانیت ذات برہم مین ہون۔ ایسے وحدانیت یکتائی کے گیان کا نام ہی برہم بدیا ہی۔ اس برہم بدیا کر کے گیانی کو برہمانند کی پراپتی ہوتی ہی۔ اب اُس برہمانند روپ آتما مین نرتشی آنند روپتا یعنی کم و بیشی کے حساب سے مبرا آنند کے ثابت کرنے کے واسطے پہلے نتشے جن آنند یعنی محسوسات سے پیدا شدہ آنند کی کم و بیشی بیان کرتے ہین۔ اور مزید اُس آنند سروپ آتما کا کیسا آنند ہی اُسکے جتانے کے لیے پہلے تتری نام براہمن بنتشے جن سُکھو کی کمی و بیشی بیان کرتے ہین۔ اور مزید اس مانش لوک مین جو شخص جوان عمر خوبصورت نیک اخلاق نیک اوصاف سے موصوف ہو۔ اور پوران۔ نیایک۔ میمانسا۔ دھرم شاستر۔ یہ چار۔ اور سکھیا کلپ۔ بیاکرن۔ نرکت۔ جوتش۔ چھند۔ یہ چھ بید کے انگ۔ رگ بید۔ یجر۔ سام۔ اتھربن یہ چار بید مل کر چودہ بدیا ہوتی ہین۔ انہین چودہ بدیا کو جو جانتا ہو۔ اور عورت دولت وغیرہ اس مانش لوک مین جسکے برابر نہ ہو اور کل بیماریون سے مبرا اور چار قسم کے ہاتھی اسپ رتھ پیادہ فوج بے شمار جسکے پاس موجود ہو۔ اور کل سامان شہنشاہی کا جسکے پاس موجود ہو۔ وہ چکرورتی راجہ یعنی مانش لوک کے کل زمین کا مالک ہی۔ اُس چکرورتی راجہ کو مانش لوک کے آنند کی آخرت حد پراپت ہی۔ یعنی مانش لوک مین اُسکے برابر کسی کا آنند نہین ہی۔ کیونکہ اس لوک کا محسوسات سے پیدا شدہ آنند اُسکو کل میسر ہی۔ اُس چکرورتی راجہ سے سو حصہ زیادہ آنند مانش گندھرب کا ہی۔ پھر اُس سے سو حصہ زیادہ آنند دیو گندھریون کا ہی۔ پھر اُس سے سو حصہ زیادہ آنند پتر لوک کا ہی پھر اُس سے سو حصہ زیادہ آنند اجان دیوتون کا ہی۔ پھر اُس سے سو حصہ زیادہ آنند کرم دیوتون کا ہی۔ پھر اُس سے سو حصہ زیادہ آنند مکھ دیوتون کا ہی۔ پھر اُس سے سو حصہ

زیادہ آنند اندر لوک کا ہی پھر اُس سے سَو حصہ زیادہ آنند برہسپت لوک کا ہی پھر اُس سے سَو حصہ زیادہ
آنند پرجاپت لوک کا ہی۔ پھر اُس سے سَو حصہ زیادہ برھما کا ہی جسکو ہرن گربھ کہتے ہین اُس برھما روپ ہرن گربھ
زیادہ محسوسات سے پیدا شدہ آنند کسی کا نہین ہی - وہ کُل محسوسات یعنی نعمتون سے
پیدا شدہ آنند کی آخرت حد روپ ہی - پھر اُس برھم لوک کے آنند سے زیادہ بے شمار
آنند آتما کا ہی - اُس آتمانند سے پرے زیادہ کسی کا آنند نہین ہی - جس آتمانند کے
قطرہ آنند سے کُل جہان آنندی ہو رہا ہی - اے مرید جو یہ آتم سروپانند بیشٹی یعنی جزو
اُپادھی والے تونگ پدارتھ روپ پورش مین رہتا ہی - وہی آتم سروپانند سمشٹی یعنی
کُل اُپادھی والے تت پدارتھ روپ آدت پورش مین رہتا ہی - اس لیے تونگ پدارتھ
روپ جیو مین اور تت پدارتھ روپ ایشور مین اصلیت ذات مین کچھ فرق نہین ہی
اے مرید اس طرح طالب نجات ادھکاری شخص فرق کی نظر کو باعث خوف جان کر
برھم سروپ آتما کے ساکھیات کار کیواسطے تدارک کرے اور پہلے بیان کیے ہوے
ان مئی وغیرہ جو پانچ کوش ہین - انھین پانچ کوشون مین سلسلہ وار آتم بدھی کو دور
کرتا ہوا اخیری پانچوین کوش کے پوچھ روپ یعنی آخرت حد روپ جو آنند سروپ برھم
ہی - اُس برھم کو آتم روپ کر کے ساکھیات کار کرے - ایسے آنند سروپ آتما برھم کو
اپنا آتما روپ جاننے والا گیانی کہین خوف نہین پاتا - کُل کو اپنا روپ کر کے جانتا ہی - اے
مرید اس طرح ستری نام براہمن اپنے شاگردون کو برھم بدیا کا اُپدیش کرتے رہے - یہ کیسی ہی
وہ برھم بدیا - جو ہم ادھکاریون کو آتمانند کی پراپتی کا کارن ہی - اس طرح آنند ولی کا
بیان کر کے اب بھرگ ولی کا بیان کرتے ہین - اے مرید پہلے آنند ولی مین یہ کہا تھا - کہ
ادھکاری طالب نجات شخص برھم گیانی گورو سے آنند سروپ برھم کا شروَن کر کے
پھر اُس برھم کا بار بار بچار روپ منن کو کرے - جب اس طرح سے کرتا ہی تب وہ ادھکاری
انھین ان مئی وغیرہ کوشون کو آتما روپ کر کے نہین جانتا - صرف پانچوین آنند مئی کوش کا
پوچھ روپ قیم جو برھم ہی - اُسی برھم کو ہی ادھکاری شخص اپنا آتما روپ کر کے جانتا ہی -
اس ارتھ مین ستری نام براہمن برن رشی دیم گو انھین باپ و فرزند کی گفتگو سے ایک

حکایت بیان کرتا ہے۔ وہ کیسی حکایت ہے کہ برہم گیانی گورو کی زبان مبارک سے سنے ہوے اپدیس کے بعد من کے سروپ کو جتانے والی ہے۔ اے مرید پہلے برن نام رشی کا فرزند بھرگو نام رشی ہوا ہے۔ وہ بھرگو نام رشی اپنے باپ برن نام رشی کے پاس جاکر ڈنڈوت پرنام کرکے کہنے لگا۔

بھرگو بولا۔ اے سوامی جس برہم کو آپ جانتے ہین۔ اُس برہم کا ہم کو اُپدیش کرو اے مرید اس طرح جب بھرگو نے کہا۔ تب برن رشی والد نے اپنے دل مین بچار کیا۔ کہ پہلے تونگ پدارتھ روپ آتما کے اوپ لکھن روپ پدارتھون کا بیان کرون۔ اور تت پدارتھ روپ ایشور کے اوپ لکھن پدارتھون کا اُپدیش کرون۔ اگر یہ بھرگو عاقل دانا بچار والا ہوگا۔ تب اُنھین اوپ لکھن روپ پدارتھون سے اوپ لکھت چیتن آتما کو خود جان لیوے گا۔ اس طرح بچار کرکے اس لیے پہلے تونگ پدارتھ کے اوپ لکھن پدارتھون کا اُپدیش کرنے لگا۔

برن بولا۔ اے بھرگو یہ جسم کثیف و پانچ پران و پانچ گیان اندریان یعنی حواس خمسہ باطنی و پانچ کرم اندریان یعنی حواس خمسہ ظاہری اور چار من وغیرہ انتش کرن آتنی ہی بستی یعنی جزو۔ اور سمشتی یعنی کل پدارتھ یعنی اشیاے بھوگیہ روپ کرکے کل جہان مین ہین۔ ان سے زیادہ کوئی پدارتھ یعنی چیز جہان مین نہین ہے۔ انھین بھوگیہ پدارتھون کی بتوتی کسی بھوگتا روپ ساکھی سے بنا نہین ہوتی۔ اتنے کرکے تونگ پدارتھ آتما کے اوپ لکھن پدارتھون کا بیان کیا۔ اب تت پدارتھ روپ برہم کے اوپ لکھن پدارتھون کا بیان کرتے ہین۔ اے بھرگو جس تت پدارتھ روپ برہم کے ظاہر ہونے کا سادھن اس لوک مین کوئی ظاہر ثابت نہین ہے۔ اس لیے برہم کے ظاہر ہونے کے واسطے مین تم سے برہم کا لکھن یعنے علامات بیان کرتا ہون۔ اُس لکھن کو بچار کر اپنی عقل سے پہلے بیان کیے ہوے جسم وغیرہ پدارتھون مین سے کسی کو برہم روپ کرکے جان لینا۔ یا انھین جسم وغیرہ سے علیحدہ کسی پدارتھ کو برہم روپ جان لو۔ وہ جاننا تمھاری عقل کے اختیار ہے۔ اب برہم کے لکھن یعنے علامات کا بیان کرتے ہین۔ اے بھرگو جس اُبادان

کارن سے یہ کل جہان پیدا ہوکر پھر اُسی مین مقیم ہوا بعد ازان آخر اُسی مین پھر محو ہو جاتا
ہی۔ اُسی اُپادان کارن کو تم برہم جانو۔ اے مریدا اس طرح برن رشی برہم کا تستھہ لکھن کہکر
پھر کہنے لگا۔ برن بولا۔ اے بھرگو دو طرح کے لکھن ہوے ہین۔ ایک سروپ لکھن۔ دوم
تستھہ لکھن۔ مین نے تمہاری واجبی عقل جان کر برہم کا سروپ لکھن بیان نہین کیا۔
کیونکہ عقل مند خود اسی تستھہ لکھن سے برہم کی وحدانیت پاک ذات کو جان لیگا
اے بھرگو جس طرح کسی کے گھر مین دولت زمین مین گڑی ہوئی پڑی ہو۔ مگر بغیر کھودے
وہ دستیاب نہین ہوتی۔ اسی طرح کل جیوون کے ہردے مین مقیم برہم آتما بھی بغیر
بچار روپ تپ کے ادھکاریون کو ساکھیات کار نہین ہوتا۔ اے بھرگو جس طرح وہ
نامعلوم دولت مذکورہ بغیر سدہ انجن کے نظر نہین آتی۔ اسی طرح مانند انجن کے
بغیر بچار روپ تپ کے برہم ظاہر نہین ہوتا یعنے ساکھیات کار نہین ہوتا۔ اے بھرگو
بغیر صفائی دلی کے یہ برہم کا بچار روپ تپ نہین ہوسکتا۔ اس لیے انسان کو واجب
ہی کہ لذات محسوسات کو ترک کرے اور اخلاق درستی کے لیے نیک بد اخلاق کا بچار
کرکے متصف فراجی سے بد اخلاق کو دور کرکے نیک اخلاق کو اختیار کرے۔ جب
قایم صاف دل ہوگا۔ تب یہ ادھکاری طالب نجات شخص گورو کے اُپدیش پر بچار
روپ تپ کرکے برہم کو ساکھیات کار کر لیوے گا۔ اے مرید اس طرح بھرگو رشی اپنے
والد برن رشی کے سخن سُنکر بچار کرنے لگا۔ اے مرید سروپ لکھن و تستھہ لکھن اُسکو کہتے
ہین جو ہمیشہ ہو اور اسکی ذات کا سروپ روپ ہو۔ اور دیگرون سے جو لکھن اپنے
لکھیے کو علیحدہ کرکے جتاوے اسکا نام سروپ لکھن ہی۔ جس طرح پختہ خشت والا گھر
فلان شخص کا ہی۔ اس جگہ پختہ خشت دیگرون کی ستی والے گھر سے علیحدہ کرکے جتاتا ہی
اور گھر کی خاص خشت صورت ہین اور ہمیشہ رہتا ہی۔ اسکا نام سروپ لکھن ہی۔ اور
جو گاہے رہنے والا ہو اور گھر کی جگہہ پر رہے اور دیگرون کے گھر سے علیحدہ کرکے جتاوے
اسکا نام تستھہ لکھن ہی۔ جس طرح زاغ والا گھر دیودت نام شخص کا ہی۔ اس جگہ زاغ
گھر کے ایک جگہہ پر قایم ہی اور کبھی ہوتا ہی اور دیگرون کے گھرون سے علیحدہ کرکے

دیودت کے گھر کو جاتا ہی - اسکا نام تستھ لکھمن ہی - اے مرید اب بھرگو اپنے دل مین اس طرح بچار کرنے لگا - کہ یہ جزو و کل یعنی پرشٹی و سمشٹی روپ جسم کثیف ان مئی کوش ہی برہم روپ ہی - کیونکہ جہان کی پیدایش پرورش فنا اسی اناج سے ہوتی ہی - یعنی اناج سے جسم پیدا ہوتا ہی - اور اناج سے اسکی پرورش ہوتی ہی - اور اناج مین محو ہوتا ہی - اس لیے یہ ان مئی کوش روپ جسم ہی برہم روپ ہی - اس طرح ان مئی کوش مین برہم روپتا یقین کرکے پھر بچار کرنے لگا - کہ اس جسم کثیف ان مئی کوش مین جنم مرن وغیرہ بکار ہین اور محدود ہی اس طرح اسمین بہت نقص ہین - اور آتما جنم مرن وغیرہ بکارون سے مبرا لامحدود ہی - اس لیے یہ برہم روپ نہین ہی - اے مرید اسطرح بچار کرکے پھر ان مئی کوش جسم کثیف کے اندر پران مئی کو برہم روپ کرکے یقین کیا - کیونکہ برہم کا تستھ لکھمن اس پران مین پایا جاتا ہی - وہ یہ ہی کہ پران سے جسم کثیف کی پیدایش ہوتی ہی - اور پران کرکے قائم ہی - اور آخر پران مین محو ہوتا ہی - مطلب یہ ہی کہ پران جب اناج کھاتا ہی - اس سے یہ جسم کثیف پیدا ہوتا ہی - اور پران کی موجودگی مین یہ جسم کثیف قائم رہتا ہی - اور پران کے نکل جانے سے جسم ناش ہوجاتا ہی - اس لیے پران ہی برہم سروپ ہی - اس طرح پران مین برہم روپتا یقین کرکے پھر اس پران مین نقص دیکھنے لگا کہ پران ہی مانند جسم کے بے علم محدود پیدایش فنا والا ہونے سے یہ پران برہم روپ نہین ہی - اسکا کوئی دیگر چیتن روپ کارن ہوگا - وہ کونسا ہی - یہ من چیتن روپ اس پران کی اندرونی کوجاتا ہی - اور پران کی پیدایش پرورش فنا کا کارن ہونے سے اس لیے من ہی برہم روپ ہی - اس طرح من کو برہم روپ یقین کرکے پھر اس من مین بھی نقص دیکھنے لگا - کہ یہ من سنکلپ بکلپ سنتے والا ہونے سے یہ برہم روپ نہین ہی - اسکا کوئی دیگر کارن ہوگا - وہ کونسا ہی کہ یہ بدھی ہی یقین کرنے والی من کا کارن ہونے سے برہم روپ ہی - کیونکہ بدھی سے ہی من وغیرہ کل جہان کی پیدایش قیام فنا ہوتی ہی - یعنی بدھی سے من کی پیدایش ہوتی ہی - اور بدھی کرکے من کا قیام ہوتا ہی - اور آخر بدھی مین من کا محو ہوجاتا ہی - اس طرح

بھرگو بدھی کو برھم روپ جان کر پھر اسمین نقص دیکھنے لگا کہ یہ بدھی بھی محدود و غیر پیدائش
فنا والی مانند جسم کے ہونے سے برھم روپ نہین ہی - اسکا کارن کوئی دیگر ہوگا - وہ
کونسا ہی - یہ آنند ہی - کیونکہ بغیر آنند کے بدھی کا کسی طرف رجوع نہین ہوتا - اس لیے
آنند ہی بدھی وغیرہ کا کارن ہی - کیونکہ آنند سے سب بھوت جیو پیدا ہوتے ہین -
اور آنند کرکے قایم رہتے ہین - آخر آنند مین محو ہو جاتے ہین - اس لیے آنند ہی برھم
روپ ہی - ای مرید اس طرح آنند مئی کوش کو ہی برھم روپ کرکے بھرگو رشی نے یقین
کیا - پھر بچار کرنے لگا - کہ آنند مئی کوش کے پریہ مود پرمود یہ عضو انتہکرن کی برتی روپ
ہین - اور آنند روپ چہارم عضو اودیا کی برتی روپ ہی - اس لیے پریہ مود پرمود آنند یہ
چار کارج روپ ہین - اور کارج کسی کارن سے پیدا ہوتے ہونگے - اور جو کارج
ہوتا ہی وہ پیدائش فنا والا ہوتا ہی - اس لیے یہ چار عضو پیدائش فنا والے ہونے
سے برھم کے لکشن سے علیحدہ ہین - اور پیدائش فنا کم و بیشی سے علیحدہ جو برھم سروپ
آنند ہی - وہ بدھی وغیرہ کل جہان کا کارن ہی - ای مرید اس طرح بھرگو بچار کرکے آنند مئی
کوش کے پوچھ پرتشٹھا روپ جو آنند سروپ آتما ہی - اُسی کو برھم روپ کرکے یقین کیا
ای مرید برن رشی و بھرگو رشی کے سنباد سے جو برھم بدیا بیان کی ہی - جو طالب نجات
ادھکاری شخص اسکا بچار روپ منن کرکے پانچ کوشون سے علیحدہ آنند سروپ
آتما کو برھم روپ جان کر مین برھم ہون - اس طرح پر یقین کرے گا - وہ شخص جنم مرن
وغیرہ قید سے چھوٹ کر نجات کو پراپت ہوگا - اور اسی طرح سرباتم بھاو کو پراپت
ہوگا کہ مین ایک آتم دیو ہی کل بھوگیہ روپ و بھوگتا روپ ہو کر مقیم ہون - اور
مین آتم دیو سمشٹی سوکھم ہرن گربھ روپ و سمشٹی استھول بیراٹ روپ کرکے
کل دیوتا دن سے پہلے قائم ہون اور مین آتم دیو ہی سورج منڈل مین قائم ہون
اور سونیک پرکاش آنند سروپ ہون - اس طرح عاقل گیانی لوگون کو سرباتم بھاو
کا ان بھو ظاہر ہوتا ہی - اب اس ارتھ مین پرمان روپ یجر بید کی نارائنی اپنکھد کے
ارتھ کا بیان کرتے ہین - ای مرید جس سرباتم روپ برھم کو سام بید کے گیانی لوگ

کارن کرتے ہین - اُسی سرباتم روپ برہم کو ناراین اُپنکھد بھی بیان کرتی ہی - اب اُس ناراین
اُپنکھد مین جس طرح سرباتم روپ کرکے بیان کیا ہی - وہ تم سُنو - اے مرید اَبدیا روپ جل کرکے
بھرا ہوا یہ چودہ طبق روپ جو جہان سمندر ہی - اس کُل جہان مین آنند سروپ سوینگ پرکاش
آتم دیو مانند آکاش کے بیاپک ہی - اور کُل لوکون سے اوپر مقیم ہی - اور بڑے جو آکاش وغیرہ
ہین اُن سے بھی بڑا ہی - اور کل جیوون کے جسمون مین یہ سوینگ پرکاش پرماتم دیو اپنے
چیتن روپ سے پرویش کرتا ہی - اور استھول سوکھم کارن ویراٹ ہرن گربھ ایشور ان
تینون نام والا ہوا یہ پرماتم دیو سرباتم روپ کرکے بوقت پیدائش کے سب کو توجہ
دلاتا ہی - اور تینون زمانہ مین جو کچھ جہان ساکن متحرک روپ ہی وہ کُل جہان پرماتم دیو کا
سروپ ہی - اور آفتاب وغیرہ سب کو روشن کرتا ہی - اور سوکھم سے بھی وہ پرماتم دیو سوکھم
یعنے باریک ہی - اور مکان زمان چیز کی حدود سے علیحدہ لامحدود ہی - اور کُل جہان کے
کارن ہونے سے وہ پرماتم دیو پوران روپ ہی یعنی ہمیشہ نیا ہی اور رَبع کارنج روپ
جہان کے کارن اگیان روپ اندھیرے سے پرے سوینگ پرکاش روپ ہی - اس
طرح تت پد کا شودھن کرتے ہوے دل کی صفائی کے لیے پرماتما کے آرادھن کی تجویز
کہتے ہین - اے مرید کُل دیوتون کے اُپکار کے واسطے جو پرماتم دیو آدت منڈل مین قائم
ہوکر سب کو روشن کر رہا ہی - اُس سوینگ پرکاش چیتن پرماتما کو ہماری بار بار نمسکار
ہو - ایسے نارایِن سروپ پرماتم دیو نے اگنی وغیرہ دیوتون کو بر دیا - کہ اے دیوتون جو شخص
مین آدت روپ پرماتما کو شردھا بھگتی سے نمسکار کرے گا اُس کے کُل گناہ دور ہو جائینگے
اس طرح گناہ کے دور ہونے کے بعد صاف دل ہوکے مجکو ساکھیات کار کرینگے -
اے مرید ایسا آتما کا ساکھیات کار بکھیپ چیت یعنی بے قرار دل والے اشخاص کو نہین
ہوتا - اور جو شخص کُل بکھیپ سے مُبرا انترمکھ ہی - یعنی اندر آتما کی طرف توجہ ہی - اُسکو
آتم ساکھیات کار ہوتا ہی - اس لیے بید کی شرتی نے دھرم - ستت - تپ - دم -
شم - دان - پرجتن یعنے بچار روپ شرون - آہیت - اگنی ہوتر - یگ - مانسی کرم -
انھین سادھنون کی تعریف کرکے پھر انھین دھرم وغیرہ سادھنون سے سنیاسس

آشرم کو زیادہ مفصل کرکے کہا ہی یعنی دیگر سادھنوں سے سنیاس کی بزرگی آتم گیان مین جتائی ہی - ان بارہ سادھنوں
کے معنی یہ ہین - ۱ دھرم کرنا ۲ ست یعنی راست گوئی ۳ تپ یعنی برہم چرج وغیرہ کو اختیار کرنا
۴ دم یعنے حواس کو قابو کرنا ۵ شم یعنی محسوسات کے خیال کو دور کرنا - نمبر ۶ -
دان یعنے خیرات کرنا - نمبر ۷ - پری ہتن یعنے بچار روپ شروَن کو کرنا - نمبر ۸ - اہت
اگنی یعنے شروتی سمارت اگنی کرم کرنا - نمبر ۹ - اگنی ہوتر یعنے اگنی مین اہوتی ڈالنی -
نمبر ۱۰ - یگ یعنی اشومیدھ وغیرہ یگون کا کرنا - نمبر ۱۱ - مانسی کرم یعنی من کو حوصلہ مین
رکھنا - نمبر ۱۲ - سنیاس یعنے قطع تعلق - یہ مختصر سے سادھنون کا یہان بیان کیا - زیادہ
مفصل آتم پوران مین دیکھ لینا -

اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ شرتی کا مطلب سنیاس کی بزرگی مین ہی - کیونکہ
سنیاس آشرم مین دولت عورت دنیاوی دھندون سے برکنار ہوکر اور باہر مکھی
برتیون کو دور کرکے آزاد ہوکر لوگون کے بول چال سے کنارہ کش ہوکر صرف آتم تصور
مین من لگانا پڑتا ہی - اس لیے آتم گیان کے سادھنون مین اول سادھن سنیاس ہی
صرف لباس کے اختیار کرلینے کا نام سنیاس نہین ہی - اب سنیاس کا بیان کرتے ہین
اے مرید وہ سنیاس دو طرح کا ہی - ایک لنگ سنیاس ہی - دوسرا النگ سنیاس ہی
مع ڈنڈ کے جو سنیاس ہی اُسکو لنگ سنیاس کہتے ہین - اور بلا ڈنڈ کے جو سنیاس ہی
اُسکو النگ سنیاس کہتے ہین - اور وہ لنگ سنیاس بھی دو قسم کا ہی - ایک ترڈنڈا
سنیاس ہی - دوم ایک ڈنڈ سنیاس ہی - اور ترڈنڈ سنیاس بھی دو قسم کا ہی - ایک
کیچک سنیاس ہی - دوم بہودک سنیاس - اور دوسرا ایک ڈنڈ سنیاس بھی دو
قسم کا ہی - ایک ہنس سنیاس ہی - دوم پرم ہنس سنیاس ہی - اے مرید وہ
پرم ہنس سنیاس سب سے زیادہ ہی - اور لنگ سنیاس مین تو صرف براہمن کا ادھکار
ہی - اور النگ سنیاس مین سب کا ادھکار ہی یعنی کھتری وغیرہ بھی اُس النگ
سنیاس کو کرسکتے ہین - اس طرح پرم ہنس وجاوال وغیرہ اُپنکھدون مین بیان کیا ہوا
جو سنیاس ہی - اور ہنس وغیرہ اُپنکھدون مین بیان کیا ہوا جو لوگ ہی اُنہین کو اختیار

کرکے یہ طالب نجات شخص گورو کے اُپدیش سے اپنے آتما کو برہم روپ کرکے یقین کرے۔ اے مرید اس طرح پانچ کوشون سے علٰحدہ آنند سروپ آتما کو برہم روپ جان کر جنم مرن وغیرہ قید سے چھوٹ کر سرور ابدی نجات کو یہ طالب نجات شخص حاصل کرے اے مرید اس طرح تتریک فزار این اُپنکھد مین جو برہم ودیا بیان ہوئی ہی وہ کُل ہم نے تم کو سماعت کرائی ہی۔ اب دیگر کیا سُننا چاہتے ہو۔

دوہا

ہر پرکاش جہن پڑہے سے اُپجے برہم گیان	ادھیاے دہم تمام شد تتریک اُپنکھد کا بیان

کتاب خلاصہ شہری آتم پوران اُردو نثر مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس یجر بیدکی تتریک ناراین اُپنکھد کے ارتھ کا بیان ادھیاے دہم تمام شد۔

اوم شری پرماتماے نمہ

ادھیاے یازدہم

آغاز کتاب خلاصہ شہری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے یازدہم دربیان یازدہم اُپنکھدون کرکے پرم ہنس سنیاس دھرم وغیرہ اُپدیش مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس

دوہا

اُپنکھد چارون بیدکی ہر پرکاش لیلاس	سنو ادھیاے یازدہم مین سادھن کہون سنیاس

واضح ہو کہ اس آتم پوران گرنتھ کے ادھیاے دہم مین یجر کی تیتریک ونار این اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اب اس یازدہم ادھیاے مین۔ نمبر۱۔ جاوال اُپنکھد۔ نمبر۲۔ گربھ اُپنکھد نمبر۳۔ امرت ناد اُپنکھد۔ نمبر۴۔ ہنس اُپنکھد۔ نمبر۵۔ کہر کا اُپنکھد۔ نمبر۶۔ آرنیہ اُپنکھد۔ نمبر۷۔ برہم اُپنکھد۔ نمبر۸۔ پرم ہنس اُپنکھد۔ نمبر۹۔ ہت اُپنکھد۔ نمبر۱۰۔ آتم پربودھ اُپنکھد نمبر۱۱۔ کیول اُپنکھد۔ انھین چار بیدون کے یازدہم اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان ہوگا۔ اور اس سے پہلے ادھیاے دہم مین تتری نام براہمن کے اُپدیش کی ہوئی برہم ودیا کو سُنکر مرید نہایت خوش و متعجب ہوکر بمع سادھن وچل کے پرم ہنس سنیاس کے دریافت کرنے کے لیے اپنے مرشد صاحب سے اس طرح عرض کرنے لگا۔

مرید بولا - اے دریاے رحمت مرشد صاحب آپ نے ایتھری رشی نے وکوشیتکی رشی
نے وسورج بھگوان نے وشوتیانتر رشی نے وکتھہ رشی نے وتتری رشی نے اپنے اپنے
شاگردون کو جو برہم بدیا اُپدیش کی تھی وہ کُل برہم بدیا آپ نے مجکو سُنائی ہی - کیسی
وہ برہم بدیا ہی - کہ جہان روپ سمندر کے خشک کرنے والی ہی - اے مرشد صاحب آپ نے
ادھیاے دہم مین دھرم سے لے کر سنیاس تک یہ کُل دوازدہم سادھن نجات کے بید
کی شرتی کرکے کہے ہوے بیان کیے تھے - پھر اُن مین سے سنیاس آشرم کو سب یعنے کُل
سادھنون سے زیادہ کرکے کہا تھا - پھر کٹیچک بہودک ہنس پرہنس انھین مین سے پرم ہنس
سنیاس کو سب سے زیادہ کہا تھا - اور ادھیاے دہم کے اخیر مین یہ بھی کہا تھا - کہ
پرم ہنس اُپنکھد و جاوال وغیرہ اُپنکھدون مین بیان کیا ہوا جو سنیاس ہی - اُسکو اختیار
کرکے اور ہنس وغیرہ اُپنکھدون مین بیان کیا ہوا جو یوگ ہی - اُسکو بھی کامیاب کرکے
یہ طالب نجات ادھکاری شخص برہم گیانی گورو کے اُپدیش سے اپنے آتما کو برہم روپ
کرکے یقین کرے یعنی ساکھیات کار کرے - اے مرشد صاحب جاوال وغیرہ اُپنکھدون
مین جو سنیاس بیان کیا ہی - اور ہنس وغیرہ اُپنکھدون مین جو یوگ بیان کیا ہوا ہی اُنکے
سُننے کی مجکو بڑی خواہش ہی - آپ براہ مہربانی وہ ہم کو سُنا دین - اے مرشد صاحب
زیادہ تر خواہش تو ہم کو پرم ہنس سنیاس کے سُننے جاننے کی ہی - اور اُس پرم ہنس سنیاس
مین میرے سوال یہ ہین کہ نمبر۱ - پرم ہنس سنیاس کا ادھکاری کونسا ہی - نمبر۲ - اور اِس
سنیاس کو کس کس مہاتما نے اختیار کیا ہی - نمبر۳ - اور اس پرم ہنس سنیاس سے
کون سی بستو یعنی چیز جاننے لایق ہی - اور نمبر۴ - اس پرم ہنس سنیاس کے کون سے دھرم
ہین - اور نمبر۵ - اس پرم ہنس سنیاس کا پھل کیا ہی - اے غریب نواز ان کُل سوالون کے
جواب تشریح سے آپ براہ مہربانی فرما دین - اس طرح جب مرید نے کہا - تب اُس مرید کی
تیز عقل جان کر نہایت خوش ہوکر مرشد صاحب کہنے لگے - مرشد بولا -

اے مرید ایک پرم ہنس سنیاس دھرم کے پوچھنے سے تم نے جاوال وغیرہ کُل اُپنکھدون
کے ارتھ کے سُننے کا سوال کیا ہی - کیونکہ جاوال اُپنکھد - برہم اُپنکھد - ارنیہ اُپنکھد -

پرم ہنس اُپنکھد - ان چار اُپنکھد مین تو پرم ہنس سنیاس کے دھرم بیان کیے ہوے ہین
اور آتم ساکھیات کار مین مددگار جو یوگ ہے - وہ یوگ ہنس اُپنکھد وکھر کا وغیرہ اُپنکھد مین
بیان کیا ہوا ہے - اور یوگ کی پراپتی مین مددگار جو بیراگ ہے - وہ بیراگ گربھ اُپنکھد مین
بیان کیا ہوا ہے - جب تمھارے پرم ہنس سنیاس کے دھرم وغیرہ کا جواب مین دونگا
تب دیگر ان کل اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان کرنا پڑے گا - اے مرید اب جاوال وغیرہ
اُپنکھدون مین جن رشیون نے پرم ہنس سنیاس کی بابت سوال کیا ہے - اور جن
رشیون نے اُنکا جواب دیا ہے - وہ کل مین تم سے بیان کرتا ہون تم یکسو دل ہوکر سنو -
اے مرید جاوال اُپنکھد کے پانچوین کھنڈ مین راجہ جنک نے پرم ہنس سنیاس کی بابت
یاگولک منی سے سوال کیا ہے - اور آرنیہ اُپنکھد مین آرنی رشی نے پرجاپت سے سوال
کیا تھا - اور پرم ہنس اُپنکھد مین نارد منی نے پرجاپت سے اُس پرم ہنس سنیاس کی
بابت سوال کیا ہے - اور جو پرم ہنس سنیاس کا جاوال وغیرہ اُپنکھدون مین بیان کیا ہے
وہی پرم ہنس سنیاس برہم اُپنکھد مین بلا کسی کے پوچھے خود بخود بید بھگوان نے
ظاہر کر دیا ہے - اے مرید جاوال وغیرہ اُپنکھدون مین جو پرم ہنس سنیاس بیان کیا ہے -
اور تم نے بھی جس پرم ہنس سنیاس کو پوچھا ہے - اُسی پرم ہنس سنیاس کو مفصل طور پر مین
تم سے بیان کرتا ہون - تم یکسو دل ہوکر سنو - اب اُس پرم ہنس سنیاس کے سادھن
کہنے کے واسطے پہلے جاوال اُپنکھد کے پانچوین کھنڈ مین کہے ہوے جو بدت سنیاسی
ہین - اُنکا بیان کرتے ہین - اے مرید دیوتون کا پروہت جو برہسپت ہے - اُسکا برادر
ایک سنبرتک نام رشی تھا - جس سنبرتک کی تعریف مہابھارت مین ثابت ہے - اُس
سنبرتک نے بھی پرم ہنس سنیاس کو اختیار کیا ہے - اور ارن رشی کا فرزند آرنی رشی
پہلے ہوا ہے - جس آرنی رشی کو اودیالک نام کرکے کہتے ہین - وہ اودیالک رشی کل بید
شاستروں کا عالم تھا - اُس نے بھی پرم ہنس سنیاس اختیار کیا ہے - اور اُس اودیالک
رشی کا فرزند شوئت نام رشی نے پرم ہنس سنیاس اختیار کیا ہے - اور دُرباسا رشی بڑا تپشی
تھا اُس نے بھی پرم ہنس سنیاس اختیار کیا ہے - اور سنکادک رشی برہما کے مانسی فرزند

تھے اور ایک ریبھو نام رشی بھی برہما کا مانسی فرزند تھا - انھون نے بھی پرم ہنس سنیاس اختیار
کیا تھا - اور ریبھو نام رشی کا شاگرد ایک نداگھ نام رشی تھا وہ ریبھو رشی کے اپدیش کرنے
سے پہلے کرمون مین مبتلا تھا - اُس نے بھی پرم ہنس سنیاس کو اختیار کیا تھا - اور جڑبھرت
و دتاتریٔ منی نے بھی پرم ہنس سنیاس کو اختیار کیا ہے - اور ریوت نام براہمن اور
بھاردواج نے بھی پرم ہنس سنیاس کو اختیار کیا ہے - انھین سے لے کر سکھدیو وامدیو
وغیرہ بہت سے منیشرون نے پرم ہنس سنیاس اختیار کیا ہے جنکی حکایات مہابھارت
اور دیگر پورانون مین ثابت و مشہور ہین وہ کل پرم ہنس سنیاسی مین برہم روپ
ہون - اس طرح کے آتم ساکھیات کار کرکے کل بندھنون سے چھوٹ کر نجات برہمانند
کو پراپت ہوے ہین - اب انھین بدت سنیاسیون کے پوشیدہ علامات لباس
و افعال بیان کرتے ہین - اے مرید جس کرکے کوئی جان نہ سکے - ایسے پوشیدہ نامعلوم
ہوکر رہے ہین - وہ سنیاسی مذکورہ نہ سب منڈن سر رہے ہین - اور نہ سب جٹادھاری
رہے ہین - اور ایک ڈنڈی یا ترڈنڈی اس پابندی سے بھی آزاد رہے ہین - اور نہ انھین
کل نے رنگین بھگوے بستر پہنے ہین - اور نہ کل سنیاسی مذکورہ نے سفید بستر پہنے ہین
ایک قسم کی علامات کل سنیاسیون کی نہ تھی - اور انھین کا آچار افعال بھی نامعلوم
تھا یعنے انھین مہاتماؤن کی عقل و جسم کے شکل و نشان بے معلوم ہی تھے - کبھی تو وہ
مہاتما کل اشیا کی خواہش سے پاک معلوم ہوتے تھے - اور کبھی کل اشیا کے خواہشمند
معلوم ہوتے تھے - اور کبھی پنڈت کبھی نادان بے عقل معلوم ہوتے تھے - اور کبھی بولتے تھے
کبھی خاموش ہوجاتے تھے - کبھی محبت تعلق والے معلوم ہوتے تھے - کبھی آزاد لاتعلق
معلوم ہوتے تھے - کبھی عیاشی کبھی ترک لذات کنارہ کش معلوم ہوتے تھے کبھی بموجب
قواعد شاستر کے اپنا برتاو کرتے تھے - کبھی شاستر سے مخالف آچار مین رہتے تھے
اے مرید اس طرح نامعلوم بے نشان آچار لباس رکھکر جہان مین رہتے تھے - نیک بد کسی
طرح کچھ معلوم نہین ہوسکتے تھے - یہ براہمن ہے یا چنڈال ہے - کسی طرح کچھ معلوم نہین
ہوسکتے تھے - اور یہ گرہستی ہے یا آزاد ہے کسی طرح معلوم نہین ہوسکتے تھے - اور

ابھمان بڑائی اور لوگون کی خاطر تعظیم ناموری وغیرہ سے آزاد تھے - اور برہم گیان سے
برہم بھاد کو پراپت ہو کر وہ پرم ہنس مہاتما گناہ ثواب کرمون کی آلودگی سے مبرا شانت
من تھے یعنی گناہ ثواب کی خودی سے پاک تھے اس لیے جو گناہ ثواب افعال اُن سے
ہو جاتا تھا اُنکا نتیجہ اُنھین کو نہین بھوگنا پڑتا تھا - اُنکے کرم لا وارث تھے - جو اشخاص
اُنھین برہم گیانی مہاتماون کی خدمت و تعریف کرتے تھے وہ اُنکے ثواب کے نتیجہ کو
حاصل کرتے تھے اور جو اشخاص اُنھین مہاتماؤن کی شکایت کرنے والے اور تکلیف
دُکھ دینے والے تھے - وہ اُنھین کے گناہون کو لیتے تھے - یعنی جو شخص گیانی مہاتما
کی خدمت و تعریف کرنے والا ہوتا ہی وہ اُنکے ثوابون کو اختیار کرتا ہی - اور جو شخص
اُنکی شکایت کرنے والا و تکلیف دینے والا ہی - وہ اُنکے پاپون کو اختیار کرتا ہی -
یہ بات بید کی شرتی کرکے ثابت ہی - ای مرید وہ پرم ہنس گیانی کبھی ننگے ہو کے
رہتے تھے کبھی پشمینے اوڑھے ہوے رہتے تھے - اگر وہ پشمینہ وغیرہ بستر گر جاتا تھا -
تب اُنکے اُٹھانے کی خواہش نہین کرتے تھے - اور چلتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہوے بھی
ہر وقت اُنکا دل اپنے آتم سروپ کے تصور مین لگا ہوا ہمیشہ سمادھ روپ اپنے
آپ مین مست رہتے تھے - مطلب یہ ہی کہ صورت اسم یعنی نام روپ ابد یا روپ مایا
کی اُلش کو دور کرکے استی بھاتی پریہ یعنی ست چت آنند سروپ وحدانیت ذات
آتما کو ہر جا پورن دیکھتے ہین - اس لیے وہ پرم ہنس سنیاسی گیانی محبت غیرت دوست
دشمن اپنا پرایا گرمی سردی بھوک پیاس فکر موہ شادی غمی وغیرہ سے پاک لاتعلق
اور آسائش تکلیف عزت بے عزت شکایت تعریف وغیرہ کُل کو یکسان برابر جانتے
ہین - اور ترک لذات محسوسات و جسم کی خودی سے پاک اور دولت عورت
کی خواہش سے برکنار ہمیشہ یکسان نظر والے جیون مکت تھے - ای مرید اس طرح
جابال اُپنکھد مین کہے ہوے پرم ہنس بدت سنیاسیون کا بیان کیا - اب اُس
پرم ہنس سنیاس کی پراپتی کا سادھن جو بیراگ ہی - اُسکی پیدائش کے واسطے
گرو بھو اُپنکھد کے ارتھو کا بیان کرتے ہین - ای مرید گرو بھو اُپنکھد مین جو اس جسم کا احوال

بیان کیا ہوا ہی - اُسکے بچار کرنے سے ادھکاریون کو بیراگ پراپت ہوجاتا ہی - وہ ہم تم سے
بیان کرتے ہین تم سُنو - کہ برھما سے لیکر سگ تک جس قدر اجسام جہان مین ہین وہ کُل
پانچ عناصرون کی پیدائش ہین - اور آکاش وایو آتش آب زمین انھین پانچ عناصرون
سے ہی کُل لطیف کثیف اجسام کی پیدائش ہی - اور آکاش ہوا آتش آب زمین انھین
پانچ عناصرون کے ستوگن حصہ سے گوش پوست چشم زبان بینی یہ پانچ حواس خمسہ
باطنی سلسلہ وار پیدا ہوے ہین - اور گویائی - دست - قدم - کیر قون - یہ حواس خمسہ
ظاہری انھین پانچ عناصرون کے رجوگن حصہ سے سلسلہ وار پیدا ہوے ہین - اور پانچ عناصرون
کے مشتمل ستوگن حصہ سے مَن بُدھی چیت اہنکار - یعنی عقل خیال گمان خودی یہ انتش کرن
پیدا ہوتے ہین - اور انھین پانچ عناصرون کی مشتمل رجوگن حصہ سے پران اپان بیان
اودان سمان یہ پانچ قسم کا پران پیدا ہوا ہی - اور ناگ کورم کرکل دیودت دہننجے یہ پانچ
قسم کا پران انھین پران وغیرہ سے شامل ہی - انھین کُل کا نام سوکھم لنگ شریر یعنی
جسم لطیف ہی - اور جسمون سے جو یہ جسم کثیف نظر آتا ہی - اسکا نام استھول شریر یعنی جسم
کثیف ہی - اور سمشٹی سوکھم شریر کا نام ہرن گربھ ہی - اور سمشٹی استھول شریر کا نام ویراٹ
ہی - اور بیشٹی یعنی جزو جسم بھی انڈج - جیرج - اودبھج - سویدج - یہ چار اقسام کا ہی -
یعنی انڈے سے پیدا شدہ طائر وغیرہ انڈج اجسام ہین - اور جیرج سے پیدا شدہ بیل
بکری وغیرہ جیرج اجسام ہین - اور زمین کو پھوڑکر پیدا شدہ درخت وغیرہ اودبھج
اجسام ہین - اور پسینہ سے پیدا شدہ جون زنڈ وغیرہ سویدج اجسام ہین - یہ چار کھانی
کے اجسام کہے - اور سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ شامہ یہ پانچ بشئے یعنی محسوسات
حواس خمسہ باطنی کے سلسلہ وار ہین - اور بولنا پکڑنا چلنا پیشاب کا کرنا اور گندگی کا
پھینکنا یہ پانچ محسوسات حواس خمسہ ظاہری کے سلسلہ وار ہین - اور یہ اس استھول
جسم ہین - رس خون - ماس - مید یعنی چربی - استخوان مغز نطفہ - یہ سات دھاتو
رہتے ہین - انھین سات دھاتون کی پیدائش اناج آب سے ہوتی ہی - جب یہ
جیو اناج آب کھاتا پیتا ہی - آتش کی تیزی سے حل ہوکر روز چہارم مین رس تیار ہوجاتا ہی

پھر آتش کی تیزی سے چار روز کے بعد اُس رس سے خون ہو جاتا ہی - اسی طرح چار چار روز کے
بعد ایک دھاتو تیار ہوتی ہی - یعنے جس روز خوراک کھاتا ہی اُس سے اٹھائیس روز مین
نطفہ تیار ہوتا ہی - انھین سات دھاتون کی پیدایش ویدک یعنی حکمت کی کتابون مین
بیان کی ہی - اور اس جسم مین بتیس ۳۲ دندان روپ استخوان ہین - اور پانون سے لے کر
سر تک اس جسم مین ایک سَو سات مرم استھان رہتے ہین - اور اس جسم مین ایک
سَو اسّی ناڑدن یعنی استخوان کے جوڑ ہین - یعنی سیٹریان ہین - اور ہر ایک کا جسم
قدم سے لے کر چوٹی تک اپنی اپنی اُنگلیون یعنی انگشتون سے چھیانوے انگل کا پیمانہ
طول ہوتا ہی - اور اس جسم مین قدم سے لے کر چوٹی تک ۷۲۰۰۱۰۱۰ بہتر کروڑ دس
ہزار ایک سو ایک ناڑیان یعنی رگین ہین - اور ۳۵۰۰۰۰۰۰ ساڑھے تین کروڑ روم یعنے
کیش وال ہین - اور بات پت کف یعنی بادی صفرا بلغم یہ تین دوش اس جسم مین
رہتے ہین - یہ مختصر سا ہم نے یہان احوال درج کیا ہی - اس طرح جسم کا بیان کر کے
اب اس جسم کے بیان کرنے کا پھل جو بیبک بیراگ ہی - اُسکو بیان کرتے ہین - اے مرید
پیپلا درشی نے جس کو ہم اُنکھد مین جسم کو پانچ عناصر سے پیدا شدہ کارج روپ بیان
کیا ہے - وہ جسم اتنے اعضا والا ہی - کہ آکاش وغیرہ پانچ عناصر - اور گوش وغیرہ
دس حواس اور شبد یعنی سامعہ وغیرہ دس محسوسات اور انتش کرن و دس قسم کا پران
و سات دھاتو و بے شمار رگین اور ایک سو سات مرم استھان اور پت وغیرہ تین
دوش و کنٹھ ہردے کمل و گندگی پیشاب و بے شمار روم وال وغیرہ ہین - انھین اعضا
سے دیگر کچھ جسم کی شکل نہین ہی - انھین کُل خراب چیزون سے بھرا ہوا یہ جسم ہی - ایسے
گندگی پیشاب وغیرہ کے بھرے ہوے جسم کو نادان اگیانی جیوون نے آتم روپ
کر کے اختیار کیا ہوا ہی - اور وہم سے اس جسم مین آتم بدھی کر کے اپنا سروپ اس جسم
کو مان لیا ہی - نہایت تعجب آتا ہی - کیونکہ جس طرح اس جسم کے اندر گندگی پیشاب
ماس استخوان نطفہ خون وغیرہ ہین - اور مانند چنڈال بھنگی کے گھرون کے اس
جسم مین بھی گندگی پیشاب ان کا ہی اسی طرح اس جسم سے باہر بھی سے

ہوے گندگی پیشاب مانس استخوان وغیرہ مین آتم بدھی کرکے اپنا سروپ جان کر کس
وجہ سے اختیار نہین کرتا جس طرح باہر کی گندگی استخوان وغیرہ اشیا لائق حقارت
کے ہین - اسی طرح مانند اُنھین بیرونی گندگی وغیرہ کے اس جسم کی گندگی وغیرہ سے
بھرے ہوے کو حقارت کی نظر سے یہ جیو ہر وقت کس باعث سے نہین دیکھتا - یعنے
حقارت کی نظر سے ہر وقت اس جسم کو دیکھنا واجب ہے - اور اس جسم مین آتم بدھی کرکے
بشیون کے لیے گوناگون کے تدارک کرکے گندگی پیشاب کا گھر جو عورت کا جسم ہے - جسکے
کل سوراخون سے گندگی نکل رہی ہے - ایسے گندگی سے بھرے ہوے عورت کے جسم
کے ساتھ صحبت کرکے یہ نادان جیو آنند مانتا ہے - نہایت افسوس ہے - اور عورت کے
لیے یہ انسان فریب وغیرہ ہزارہا گناہ کرکے دولت کو حاصل کرکے بعد ازان وہ دولت
لگاکر عورت کو اختیار کرتا ہے - اور فرزند کی پیدایش کے واسطے گوناگون کے تدارک
کرتا ہے - مگر وہ فرزند حمل سے لے کر مادر کے شکم سے باہر نکل کر بحالت طفلی وجوانی وپیری
تک نہایت دُکھ ہی دیتا ہے - اور عورت بھی بدچلن و نافرمانبرداری وغیرہ کے سبب سے
ہزارہا تکلیفات کی باعث ہے - اور دولت وغیرہ اشیا بھی چور وغیرہ کے خوف سے
ہزارہا تکلیفات غم وفکر کی بنیاد ہین - اور راج حکومت وغیرہ عیش عشرت وغیرہ کل لذات
محسوسات باعث تکلیفات کے ہین - اور بہشت لوک وغیرہ کے سُکھ بھی پُنون یعنے
ثوابون کے ختم ہو جانے سے اور فخر وغیرہ سے ہزارہا دُکھ کے کارن ہین - اے مرید اس
طرح ہزارہا دُکھ کے باعث جہان کی کُل اشیا ہین - انھین مین نادان اگیانی جیو محبت
کر کے ہمیشہ نہایت دُکھی رہتے ہین - انھین جیوون کو دُکھی دیکھکر شرتی ماتا مہربانی کرکے
کہنے لگی - اے ادھکاری لوگو اگر تم سُکھی ہوا چاہتے ہو - تب تم ہمارا سخن مان کر شہوت
غصہ وغیرہ لذات محسوسات جہان کی عیش کو ترک کرکے برہم گیان کو پراپت ہو کر
سرور ابدی نجات کو حاصل کرو - اور چکرورتی راجہ و مانش گندھرپ و دیو گندھرپ و
پتر لوک و اجانج دیو و کرم دیو و اندر لوک و برہسپت لوک و پرجاپت لوک و برہم لوک وغیرہ مین
جسقدر بشئے آنند ہین - آخرت مین کل یہ دُکھ دینے والے ہین - اور اس سے پرے جو

کُل آنند دون کا سمندر برہمانند ہی۔ اُسکے ایک قطرہ آنند سے یہ کُل جہان آنندی ہو رہا ہی
اُس برہمانند سروپ آتما کا تم ساکھیات کار کرو۔ یہی انسان جسم کا پہل ہی۔ اور یہ نشئے
سوگ توسک وغیرہ بھی پڑے ہوے کرتے ہین۔ تمہاری انسانیت کی کیا بزرگی ہوتی۔
اس لیے تم انند سروپ آتم گیان کو حاصل کرو۔ اُس آتما کے ساکھیات کار سے تمہارے
کُل دُکھ دور ہوکر سرور ابدی برہمانند تم کو پراپت ہوگا۔ ای مرید اس طرح شرتی ماتا بار بار
بارجیوون کو اُپدیش کر رہی ہی۔ اب ماتا کے گربھ مین جس طرح جسم کی پیدایش ہوتی ہی
اُسکا بیان کرتے ہین۔ ای مرید مادر کا خون اگر بوقت جماع کے زیادہ ہو تو دختر پیدا
ہوتی ہی۔ اور اگر باپ کا نطفہ زیادہ ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہی۔ اور اگر خون نطفہ دونون
برابر ہون تب ہیجڑا پیدا ہوتا ہی۔ ای مرید رتو کال کی سولہ راتری یعنی شب شمار کی ہین
یعنے جس روز سے عورت کو حیض آنا شروع ہوتا ہی۔ اُس روز سے لے کر حمل اختیار کرنے
کی سولہ شب ہین۔ اور انھین مین سے تین شب اول کی عورت سے ہم بستر بالکل نہ ہووے
یہ شاستر مین اور حکمت کی کتب مین منع ہی۔ اور شب چہارم مین بھی اولاد پیدا نہین ہوتی۔
اور شب پنجم و ششم مین بھی کمزور اولاد ہوتی ہی۔ بعد ازان خوب ہی۔ اگر جفت شب
یعنی مین عورت کے ہم بستر ہوگا تب لڑکا پیدا ہوگا۔ مثلاً آٹھ دس بارہ چودہ وغیرہ
مین اور طاق شب مین جائے گا یعنی ہم بستر ہوگا تب دختر پیدا ہوگی۔ مثلاً سات۔ نو۔
گیارہ [11]۔ تیرہ [13]۔ پندرہ [15]۔ وغیرہ مین۔ یہ طریقہ جوتش حکمت وغیرہ مین ثابت ہی۔ ای مرید اگر
عورت مرد دونون بوقت جماع کے فکر غم وغیرہ سے بہترا ایک سو دل ہوکر ہو جیب قواعد
شاستر کے جماع کرین۔ تب لڑکا یا دختر جو پیدا ہوگی وہ خوبصورت دانا عقیل کُل اوصاف
سے موصوف اور کُل اعضا اُس کے درست ہونگے۔ اور اگر عورت مرد بوقت جماع کے
کسی فکر سے متفکر ہونگے۔ تب اُنکے کُل اعضا سے خون نطفہ نہ نکلنے سے یا کسی کف وغیرہ
دھاتو کے ساتھ مل جانے سے وہ بالک بدصورت یا کسی عضو سے خراب ہوکر پیدا ہوتا ہی
اور اگر بوقت جماع کے عورت مرد کی اُپان وایو کسی سبب سے خلل والی ہوکر مادر کے
گربھ یعنے حمل والی جگہ مین داخل ہوکر اُن خون و نطفہ ملے ہوے کے دو حصہ کر دیوے

تب اُس سے دو بالک پیدا ہون گے - اگر تین حصہ کر دیوے تب تین بالک پیدا ہونگے
اے مرید عورت مرد کا خون و نطفہ ملا ہوا عورت کے شکم مین قائم ہوکر جس طرح جسم کی پیدائش
اُس سے ہوتی ہے اُسکا بیان کرتے ہین - اے مرید عورت مرد کا خون و نطفہ دونون ملے ہوے
تب اول مین جل کی جھاگ کے مانند کلل اوستھا والا ہوتا ہے - یعنی حالت کیچڑ کی
ہوتی ہے - اور وہی پھر سات شب تک مانند آب کے بلبلہ کے ہوجاتا ہے - پھر نصف
ماہ تک انڈے کے مانند ہوجاتا ہے - پھر وہ ایک ماہ تک سخت ہوجاتا ہے - پھر دو ماہ
کے بعد سر ظاہر ہوتا ہے - پھر تین ماہ کے بعد ہاتھ پانون ظاہر ہوآتے ہین - پھر ماہ چہارم
کے بعد اُنگلیان یعنی انگشت ہا و شکم و جانگھ زانو ظاہر ہوآتے ہین - پھر ماہ
پنجم کے بعد پشت کا استخوان پیدا ہوآتا ہے - پھر ماہ ششم کے بعد دہن یعنی مکھ یعنی
چشم گوش وغیرہ ظاہر ہوآتے ہین - پھر ماہ ہفتم کے بعد جیو داخل ہوکر پران کا آنا
جانا ہوجاتا ہے - پھر ماہ ہشتم مین اعضاے اندرونی و بیرونی کل بھرجاتے ہین - یعنے
پورن ہوجاتے ہین - مگر مانند سکھوپتی کے جڑ یعنے بے علم ہوتا ہے - اگر بات پت کف
دوشون کے برخلاف ہونے سے مبترا ہوکر گو ہوے باہر نکل پڑے اور زندہ رہے
تب وہ بھوگ موکھ یعنی عیش و نجات دونون کے حاصل کرنے مین طاقت ور اور
بذریعہ اُپاسنا کے برھم لوک کے حاصل کرنے مین ہوشیار و سامرتھ ہوتا ہے - اور آتم گیان
کو حاصل کر کے نجات کو پراپت ہوسکتا ہے - مطلب یہ ہے - جو بالک آٹھ ماہ مین پیدا
ہوتا ہے - اُسکا زندہ رہنا نہایت مشکل ہے - اور آٹھ ماہ کے ختم ہونے و نو ماہ کے شروع
مین وہ بالک اُسی گو ہوے مین سرپگ کی حالت والا ہوجاتا ہے - اور پچھلے گذشتہ ہزارہا
جنمون کو یاد کر کے اس طرح کہتا ہے کہ گوناگون اقسام کے بھوجن ہم نے کھائے ہین -
اور بہت مادرون کے پستانون کے دودھ بھی نوش کیے ہین - اور مادر پدر برادر ذات
وغیرہ بھی بہت دیکھے ہین اور بہت ہی دُکھ و سُکھ بھی پائے ہین - اے مرید اس طرح گذشتہ
جنمون کو یاد کرتا ہوا اور اپنے گذشتہ گناہ ثواب افعال کو یاد کرتا ہوا باربار آپ کو
لعنت کرتا ہے - اور پرمیشور کے آگے عاجزی کرتا ہے - کہ جب مین اس دوزخ روپ

شکم سے باہر نکلونگا تب اے پرمیشر تجکو یاد کر کے آتم گیان کو پاکر جنم مرن وغیرہ جہان کی قید سے چھوٹ کر نجات حاصل کرونگا - کیونکہ اس جنم مرن کا دُکھ بڑا بھاری ہی - اے مرید اس طرح بچار کرتا ہوا بعد نو ماہ کے مادر کے شکم سے باہر جب نکلتا ہی - تب بہتر ہزار ۷۲۰۰۰ بچھو کاٹنے کے برابر دُکھ ہوتا ہی - اس طرح گربھ اُپنکھد مین جیوون کے جسم کی پیدائش جنم کا بیان کیا ہوا ہی - اور طالب نجات ادھکاری شخصون نے گربھ اُپنکھد کے کہنے کے مطابق جنم کے دکھون کا بچار ضرور کرنا - کیونکہ جنم کے دُکھون کے نقصون کے بچار سے بیراگ پیدا ہوتا ہی - اے مرید جس طرح جنم کے بچار سے بیراگ پیدا ہوتا ہی - اسی طرح موت کے بچار کرنے سے بھی بیراگ پیدا ہوتا ہی - کیونکہ جو چیز پیدا ہوتی ہی - اُسکا ناش بھی ضرور ہوتا ہی - یہ بات بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیاے مین صاف ظاہر ہی - اے مرید اس موت کے نقص اگرچہ گیتا وغیرہ شاسترون مین لکھے ہوے ہین مگر تاہم اتنے روز میعاد کے بعد مرے گا - اتنا یقین بغیر سدھ یوگی کے دیگر کسی کو نہین ہوتا اس لیے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد مین کوشیتکی رشی نے موت کے نشانات بہت قسم کے بیان کیے ہین - اور بسشٹ سنگتا مین بسشٹ منی نے بھی موت کے نشانات بیان کیے ہین - اُس موت کے نشانات دیکھنے سے جہان کی لذات محسوسات سے بیراگ پیدا ہوتا ہی - اس لیے اب پہلے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد مین جاگرت ادستھا مین جو موت کے نشانات نظر آتے ہین اُنھین کا بیان کرتے ہین - اے مرید سورج منڈل و انسان کی داہنی چشم مین ایک انتریامی پرماتم دیو دو سروپ کر کے مقیم ہی - اُنھین دونون کا ناڑی روپ یعنی رگ روپ کرن کے ذریعہ سے آپس مین تعلق یعنی سنبدھ شرتی مین کہا ہی - اور جب اس شخص کے مرنے کا وقت نزدیک آتا ہی - تب دونون کا سنبدھ دور ہو جاتا ہی - اُسوقت قریب المرگ شخص کو مانند اوائل کے آفتاب نظر نہین آتا ہی - یعنی وہ سورج مانند مہتاب کے سرد نظر آتا ہی - یا دوپہر کا آفتاب مانند شام کے وقت کے سورج کے نظر آتا ہی - یا سوراخ والا آفتاب نظر آتا ہی - یا مانند منجیٹھ والے رنگین بستر کے سُرخ رنگ والے آکاش مین آفتاب نظر آتا ہی اس طرح سے اُلٹا طور پر

موت کے نشانات

چاند

آفتاب کے دیکھنے والا شخص تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائے گا۔ اے مرید جو آٹھ اطراف کو
واختر کو و کل ستارون کو ہمیشہ سُرخ رنگ والا دیکھتا ہے۔ وہ بھی تھوڑے عرصہ مین فوت
ہوجائے گا۔ اے مرید جس طرح بوقت پاخانہ کے مبرز کُھلی ہوتی ہے۔ اسی طرح جس شخص کی
مبرز ہر وقت کُھلی ہوئی رہے وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائے گا۔ اے مرید
جسطرح انڈون والے زاغون کے آشیانے مین بدبو ہوتی ہے اسیطرح جس شخص کی پیشانی مین بدبو پیدا
ہوجاوے وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائیگا اے مرید جس شخص کو آئنہ مین یا آب مین یا اپنے
سایہ مین اپنا عکس نظر نہ آوے یا اپنے سایہ مین اپنے سر کے ہونے نہونے کا شک پیدا ہو یا اپنے سر کا
نہونا یقین کرلیوے وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائیگا اے مرید جو شخص دوسرے شخص کی چشمون مین
اپنے سر کو نیچے اور قدمون کو اوپر دیکھے یا آئنہ وغیرہ مین مقیم اپنے عکس مین جو شخص اپنے سایہ مین سوراخ دیکھے
وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائیگا۔ اے مرید نیچے اور قدم اوپر کا شک کرے وہ بھی تھوڑے
دنین فوت ہوجائیگا۔ اے مرید جس شخص کو انگشت سے اپنے چشمونکے دبانے سے بعد کرنونکے کسی قسم کی روشنی نظر
آتی ہے۔ وہ جب نظر جسکو نہ آوے وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائیگا۔ اے مرید جس شخص کو اپنے
گوشون کے دبانے سے جس طرح اپنے اندر سے آواز سُنائی دیتی ہے۔ جب وہ آواز سُنائی
نہ دیوے۔ تب وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائے گا۔ اے مرید جو شخص مور کی گردن
کے مانند آتش کو نیل رنگ والی دیکھے۔ اور بلا بادلون کے آکاش مین بجلی کو دیکھے۔ یا بحالت
موجودگی بادلون کے بجلی کو نہ دیکھے۔ تب وہ شخص بھی تھوڑے عرصہ مین فوت ہوجائے گا
اے مرید جو شخص بارش کرتے ہوے بادل مین آفتاب کی کرنون کو یعنی شعاع کو دیکھے
یا بغیر آتش والی زمین کو آتش سے جلتی ہوئی بالکل گرم دیکھے۔ وہ شخص بھی تھوڑے
عرصہ مین فوت ہوجائے گا۔ اے مرید رگ بید کی شاخا مین کوشیتکی منی کے کہے ہوے موت
کے نشانات بیان کیے۔ اب اشٹمسٹ منی کے کہے ہوے موت کے نشانات بیان کرتے
ہین۔ اے مرید جو شخص ایک ہی روز صبح وشام کے اپنی آبرو سے نکلتے ہوے دود یعنے
دھوئین کو دیکھتا ہے وہ شخص بڑے خوف کو یا فوت کو پراپت ہوجائے گا۔ اے مرید جو شخص
صبح وشام کے وقت پانچ روز تک اپنے آبرو سے دھوئین نکلتے ہوے کو دیکھتا ہے وہ شخص

تین سال کے بعد فوت ہوجائے گا۔ اے مرید اگر اُس دھوئین کو چار روز تک منو اتر دیکھے
تب دو سال کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اگر تین روز تک دیکھے تب وہ شخص ایک سال کے
بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جو شخص اپنی انگشت سے اپنے کانون کے روکنے سے گوش
کے اندر کا آواز سنائی نہ دیوے۔ تب وہ شخص بھی ایک سال کے بعد فوت ہوجائے گا
اے مرید جو شخص پہلے غصہ مزاج والا ہو خود بخود ایک طرفہ مین شانت یعنی سرد مزاج والا
ہو جاوے۔ یا شانتی سرد مزاج والا غصہ مزاج والا ہو جاوے۔ وہ شخص بھی ایک سال
کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جو شخص پہلے موٹا ہو۔ بعد ازان بلا کسی سبب کے
لاغر ہو جاوے۔ یا لاغر جسم والا ہو بعد ازان بلا کسی سبب کے موٹا ہو جاوے۔ وہ
شخص بھی ایک سال کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جس شخص کو بھوک پیاس دونون
ایک وقت مین پیدا ہون۔ اور گندگی پیشاب بھی اکٹھے ایک وقت آوین۔ اور
اُس گندگی پیشاب کے ترک کے وقت و بھوک و پیاس کے وقت و یا موہ یعنے
بیہوشی کو پراپت ہو جاوے وہ شخص اُس روز سے لے کر ایک سال بعد فوت ہو جاویگا
اے مرید جو شخص خود بخود کسی درخت کے شاخ پر گندھرب نگر کو دیکھے۔ یا اپنے جسم کو سیاہ
رنگ والا یا زرد رنگ والا دیکھے۔ وہ شخص بھی ایک سال کے بعد فوت ہو جائے گا
اے مرید چیل یعنے زغن و کاگ یعنے زاغ و سارس وغیرہ جو ماس کھانے والے پنکھی ہین
اور خر شتر وغیرہ جو جیو ہین۔ اور بلا دندان جو بچھو وغیرہ جو دشٹ جیو ہین۔ اُنھین مین
سے ایک جیو یا بہت جیو مانس کھانے والے کے لیے جس شخص کی طرف دوڑ کر آوین
وہ شخص بھی ایک سال کے بعد فوت ہو جاوے گا۔ اسی طرح بحالت خواب کے
جب اُنھین جیوون کو بھی دیکھے گا تب وہ شخص ایک سال کے بعد فوت ہو جاویگا۔ اے
مرید جس شخص کو جب کوئی دوسرا شخص ارندھتی ستارہ دکھاوے یا قطب ستارہ دکھاوے۔ یا پورن ماسی
کے مہتاب کے درمیان مین سیاہی یا صاف آکاش مین شمال جنوب کی طرف مین بہت
یا تھوڑی روشنی دکھاوے۔ اور دیکھنے والا وہ شخص تدارک کرتا ہوا بھی اُنھین
ارندھتی وغیرہ کو نہ دیکھ سکے۔ وہ بھی ایک سال کے بعد یا پہلے فوت ہو جاوے گا

مگر وہ شخص جس تیتھی مین اُس نمت کو دیکھے گا بعد ایک سال کے پھر اُس تیتھی کو پراپت نہ ہوگا
یعنے فوت ہو جائے گا۔ اے مرید اس طرح ایک سال کے موت کے نشانات بیان کیے
اب شش ماہ کے موت کے نشانات بیان کرتے ہین۔ اے مرید جو شخص اپنے سیاہ بستر کو
سفید کر کے دیکھے یا سفید بستر کو سیاہ کر کے دیکھے۔ وہ شخص چھ ماہ کے بعد فوت ہو جائیگا۔
اے مرید جو شخص آفتاب و مہتاب کو آکاش سے نیچے گرا ہوا دیکھے یا زمین مین پڑی ہوئی اشیا
کو آکاش مین یا آکاش کی اشیا زمین پر مقیم دیکھے۔ وہ شخص بھی چھ ماہ کے بعد فوت
ہو جائے گا۔ اے مرید جس شخص کی بغیر بیماری وغیرہ سبب کے زبان کے لب یعنی ہونٹ
مغز یعنے تالو خشک ہو جاوے۔ یا جسکا جسم مانند چکر کے گھومتا نظر آوے۔ یا پہاڑ
وغیرہ ساکن اشیا کی گردش دیکھے یا متحرک اشیا کو مقیم دیکھے وہ شخص بھی چھ ماہ کے بعد
فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جس شخص کو گھنٹہ کی آواز سُنائی نہ دیوے یا کیچڑ والی زمین
مین یا ریتی مین یا گردے والی زمین مین جسکے پانون کا نشان ٹوٹ کر لگے۔ وہ شخص بھی
چھ ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔

آب تین ماہ کے موت کے نشانات بیان کرتے ہین۔ اے مرید جس طرح انگشت کر کے
چشمون کے بند ہونے سے روشنی کے گوناگون باریک ذرے نظر آتے ہین تنڈانہ کے
برابر۔ جسکو وہ نظر نہ آوین۔ وہ شخص تین ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔ آب ایک ماہ
کے موت کے نشانات بیان کرتے ہین۔ اے مرید جس شخص کے چشم مانند اوائل کے چیز
اشکال کو دیکھ نہ سکے۔ تب وہ شخص ایک ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جن کا
جسم ہم کو نظر نہین آتا ایسے دیوتا جسکے سُننے لائق سخنون کو بیان کرین۔ وہ شخص بھی
ایک ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جس شخص کی پیشانی مانند آتش کے گرم
بہت ہو وے۔ وہ شخص بھی ایک ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جو شخص دن
کے وقت اُنگا پات کو دیکھے یا رات کے وقت اندر دھنش کو دیکھے۔ یا بغیر بادلان
کے آکاش مین بجلی کو دیکھے۔ یا بادل والے آکاش مین بجلی کو نہ دیکھے۔ وہ شخص بھی
ایک ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید آئینہ وغیرہ مین اپنے عکس کو نہ دیکھے۔ یا

موت کے نشانات

زاغ کے جماع کو یا ہنس کے جماع کو یا مور کے جماع کو دیکھے وہ شخص بھی ایک ماہ کے بعد فوت ہوجائے گا - اے مرید جو شخص خشک چیزون کو تر دیکھے یا سرد چیزون کو گرم دیکھے یا گرم چیزون کو سرد دیکھے وہ بھی ایک ماہ کے بعد فوت ہوجائے گا - اب نصف ماہ کے موت کے نشانات کو بیان کرتے ہین - اے مرید جو شخص خود بخود زمین مین سوراخون کو دیکھے - یا اُنھین سوراخون سے آوازون کو سُنے - وہ شخص نصف ماہ کے بعد فوت ہوجاوے گا - اے مرید جس شخص کو آفتاب کی کرنین سرد معلوم ہونے لگین - یا چندرما کی کرنین گرم معلوم ہونے لگین - یا جسکا مُکھ لعل پھول کے مانند سُرخ ہوجاوے - یا جسکی زبان جلتی ہوئی آتش کے برابر رنگ والی ہوجاوے - یا جس کے گوش مانند اسپ کے گوش کے اونچے ہوجاوین - یا جس کے سینہ یا ناف یا تالو مین لرزہ پیدا ہو - وہ شخص بھی نصف ماہ کے بعد فوت ہوجاوے گا - اب ہفتہ کے موت کے نشانات بیان کرتے ہین - اے مرید جسکے جسم مین آتش جوالہ ظاہر ہو - وہ شخص ہفتہ کے بعد فوت ہوجائے گا - اے مرید ستارون مین جو سات رشی ہین - یا سورج سے لے کر جو نوگرہ ہین وہ جسکو نظر نہ آوین وہ شخص بھی ہفتہ کے بعد فوت ہوجاوے گا - اے مرید جو شخص اپنی بینی و زبان کو نہ دیکھے یا جو شخص کسی کام کو کر کے پھر اُس کام کیے ہوے کو بھول جاوے اُسی وقت - یا جسکے جسم کا نصف حصہ گرم رہے - اور دوسرا نصف حصہ سرد رہے - یا جسکے چشم پھول کر گول ہوجاوین - یا جسکی بینی ٹیڑھی ہوجاوے یا جسکے گوش ڈھیلے ہوکر اپنی جگہ سے ڈگ جاوین - وہ شخص بھی ہفتہ کے بعد فوت ہوجائے گا - اب ایک روز کے موت کے نشانات بیان کرتے ہین - اے مرید آفتاب کی گردش جنوب کی طرف سے ہوکے شمال کی طرف پھر آتی ہے - اگر وہ اُس وقت جنوب کی طرف جسکو نظر آوے - تب وہ شخص اُسی روز فوت ہوجائے گا - اے مرید جس شخص نے اپنے واسطے بھوجن تیار کیا ہو - اُس بھوجن کو اگر کوئی اپورب یعنی نئی عورت جسکو بھوجن کرتی ہوئی نظر آوے - وہ شخص بھی اُسی روز فوت ہوجاوے گا - اے مرید بیل پر سوار یا بھینس یعنی سنڈھے پر سوار اور ڈنڈ جسکے ہاتھ مین ہے - ایسا کوئی خوفناک مرد ہو - یا کُھلے ہوے لعل رنگ والے

موت کے نشانات

کیش جسکے سر کے اوپر ہون اور ہاتھون مین پھانسیون کو پکڑے ہوے ہون جس نے
ایسی خوفناک عورت جو ہی۔ اُس خوفناک عورت یا مرد کو بھوجن کے کھانے کے
وقت دیکھے وہ شخص بھی اُسی روز فوت ہو جائے گا۔

اے مرید اس طرح تین سال و دو سال و ایک سال و چھ ماہ و تین ماہ و ایک ماہ و
نصف ماہ و ایک ہفتہ و ایک روز کے جو جو نشانات موت کے ہم نے پہلے بیان کیے
ہین۔ انھین مین سے ایک نشان یا دو تین یا بہت نشان کو جو شخص جس روز جس تیتھی
مین دیکھتا ہی۔ وہ شخص اُس میعاد کے بعد اُس روز اور اُس تیتھی مین نہین ہوتا یعنے
اُس میعاد سے پہلے فوت ہو جاتا ہی۔ اے مرید اس طرح جاگرت اوستھا مین موت کے
نشانات بیان کرکے اب شمبت سنگھتا مین بسشٹ منی نے جو خواب کی حالت کے
موت کے نشانات بیان کیے ہین۔ وہ اب کہتے ہین سنو۔ اے مرید جو شخص بحالت
خواب سیاہ رنگ کے دندان والے شخص کو دیکھتا ہی۔ یا سیاہ رنگ والے شخص کو
دیکھتا ہی۔ وہ خواب کے دیکھنے والا شخص تھوڑے عرصہ مین فوت ہو جائے گا۔ اے
مرید جسکو خواب مین سور یا بندر بھوجن کرین یا اُسکے جسم کو سور و بندر لے جاوین۔ اُس
خواب کے دیکھنے والے شخص کو چھ ماہ کے بعد فوت ہوگی۔ اے مرید جو شخص بحالت
خواب زرد رنگ والی چیز کو کھاکر بعد ازان اُسکو ڈاکی کر ڈالے۔ یا خواب مین شہد
کے ساتھ اناج کا بھوجن کرے۔ یا خواب مین پھول کی نرم جٹا کو بھوجن کرے۔ وہ خواب کا
دیکھنے والا شخص چھ ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا۔ اے مرید جو شخص بحالت خواب سفید پھول کو
اپنے مستک پر یا گلے وغیرہ مین پہنے۔ یا خواب مین خر یا شتر یا سور کر کے مشتمل رتھ پر سوار
ہو۔ تب وہ خواب کا ناظر شخص چھ ماہ کے بعد فوت ہوجائے گا۔ اے مرید جو شخص بحالت
خواب مع سیاہ بچھڑے کے سیاہ گئو کو جنوب کی طرف جاتے ہوے دیکھے۔ تب وہ خواب
کا ناظر شخص چھ ماہ کے بعد فوت ہوجائے گا۔ اے مرید جو شخص بحالت خواب سُرخ رنگ
والے پھولوں کی مالا کو اپنے گلے مین پہن کر شیوال کی مالا کو گلے مین پہن کرکے اور اپنے
جسم کے اوپر تیل لگا کر یا ننگے ہوکر اکیلا جنوب کی طرف جاوے۔ تب وہ خواب کا ناظر شخص

چھ ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا - اے مرید جو شخص بحالت خواب اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے زغن و زاغ وغیرہ پنچھی اُنھین سے آپ کو کھایا ہوا - و بمع خوشی کے اور لعل بستر اوڑھے و سُرخ خوشبو کو اختیار کیا ہوا و تیل کو بدن پر لگایا ہوا و بھوک پیاس سے بے قرار ہوا و سگ وغیرہ سخت جیوون سے خوف ناک شدہ جلدی جنوب کی طرف جاتا ہو - ایسا خواب کا ناظر شخص چھ ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا - اے مرید جو شخص بحالت خواب کر کلاس جیو کو اپنی سواری دیکھے وہ شخص بھی چھ ماہ کے بعد فوت ہو جائے گا - اے مرید جو شخص بحالت خواب لوہے کے سونگھنے کو اختیار کیے ہوے سیاہ رنگ والے شخص کو دیکھے - تب وہ شخص خواب کا ناظر تین روز کے بعد فوت ہو جائے گا - اے مرید جس شخص کو بحالت خواب سیاہ بستر و سیاہ خوشبو سے مشتمل کوئی عورت نہایت محبت کے ساتھ گلے سے لگے - وہ خواب کا ناظر شخص دس روز سے پہلے فوت ہو جائیگا یا اُسی روز آفتاب طلوع ہونے سے پہلے یا آفتاب طلوع کے وقت فوت ہو جائے گا

اے مرید اس طرح کے جو نشان بحالت خواب نظر آتے ہین وہ خواب دو قسم کا ہے - ایک تو گناہ ثواب روپ درشٹ سامگری یعنی سامان سے پیدا شدہ ہوتا ہے - اور دوسرا بات پت کف یعنی بادی صفرا بلغم ایہ تینوں دوشوں کی برطلاف سے درشٹ سامگری سے پیدا شدہ ہوتا ہے اور شہوت غصہ حرص خوف وغیرہ درشٹ سامگری یعنے سامان سے پیدا شدہ خواب ہوتا ہے ایہ دونون مین سے جو درشٹ سامگری سے علیحدہ ادرشٹ سامگری کر کے پیدا شدہ ہوتا ہے - وہ خواب تو پہلے کہے ہوے موت کے نشانات خواب کے ناظر شخص کو ضرور اپنا پھل دکھاتا ہے - اور جو درشٹ سامگری سے پیدا شدہ خواب ہے وہ خواب پہلے کہے ہوے موت کے نشانات کے پھل کو نہین دکھاتا - اے مرید درشٹ سامگری سے علیحدہ ادرشٹ سامگری سے پیدا شدہ خواب رات کے چار پہر کے فرق سے علیحدہ علیحدہ پھل کو دکھاتا ہے - اگر یہ خواب کا ناظر شخص رات کے اول پہر مین خواب کو دیکھے تب وہ خواب اُس خواب کے ناظر کو ایک سال کے بعد پھل دکھاتا ہے - اگر رات کے دوسری پہر مین موت کے نشانات خواب مین دیکھتا ہے - تب وہ خواب چھ ماہ کے بعد اپنا پھل دکھاتا ہے - اگر رات کے تیسرے پہر مین خواب کو دیکھے تب وہ خواب تین ماہ کے بعد اپنا پھل دکھاتا ہے اور چہارم پہر کے خواب بھی دو دو گھڑیون کے فرق سے علیحدہ علیحدہ پھل کو دکھاتے ہین - اے مرید جو خواب چہارم پہر کی اول دو گھڑی

ہین آتا ہی - وہ خواب اُس خواب کے ناظر کو ایک ماہ کے بعد پھل دکھاتا ہی - اور اگر چہارم
پہر کی دو گھڑی ہین خواب کو دیکھے تب وہ خواب نصف ماہ کے بعد اپنا پھل دکھاتا ہی - اور
اگر چہارم پہر کی تیسری دو گھڑی ہین جو خواب کو دیکھے تب وہ خواب دس روز کے بعد پھل کو
دکھاتا ہی - اور اگر چہارم پہر کے چہارم دو گھڑی ہین جو خواب کو دیکھتا ہی - تب وہ خواب
ادرشٹ سامگری سے پیدا شدہ اُس خواب کے ناظر شخص کو اُسی روز پھل دکھا دیتا ہی - اے
مرید اس طرح ادرشٹ سامگری سے پیدا شدہ خواب اپنا پھل ضرور دکھاتا ہی - اور وات
پت کف دوش روپ درشٹ سامگری سے پیدا شدہ خواب اپنا پھل نہین دکھاتا - اے
مرید اگر ایک خواب کے بعد دوسرا خواب آجاوے - تب اول خواب بےثمر ہو جاتا ہی - اے
مرید خواب ہین جو موت کے نشانات بیان کیے ہین وہ خواب ادرشٹ سامگری سے
پیدا شدہ ہی - یا درشٹ سامگری سے پیدا شدہ ہی - ایسا پختہ یقین نہ ہونے سے اس
لیے خواب کے نشانات شکی ہین - اور جاگرت ہین موت کے نشانات جو کو شیتکی منی نے
یا بشسشٹ منی نے بیان کیے ہین وہ صحیح ہین - اے مرید جس طرح گرم اُپنکھد کے بچار کرکے
بیراگ کی پیدائش ہوتی ہی - اسی طرح کو شیتکی منی و بشسشٹ منی نے بیان کیے ہوے جو
موت کے نشانات ہین - اُنھین کے بچار کرنے سے بھی بیراگ پیدا ہوتا ہی - اس لیے
ادھکاری شخص نے ضرور انھین کا بیراگ کی پیدائش کے واسطے بچار کرنا - اے مرید جس طرح گربھ
اپنکھد کے بچار کرنے سے اور موت کے بچار کرنے سے بیراگ پیدا ہوتا ہی - اسی طرح ہنس وغیرہ
اپنکھدون ہین بیان کیا ہوا جو یوگ ہی - اُس یوگ سے بھی پرم بیراگ کی پراپتی ہوتی ہی - اُس بیراگ
کے حاصل ہونے کے واسطے اس طالب نجات ادھکاری نے یوگ کو منظور کرنا - اے مرید اُس یوگ
کے کہنے کے واسطے پہلے یوگ کے انگون یعنی اعضا کو بیان کرنے والی جو امرت ناد اُپنکھد ہی
اُس کے ارتھ کا بیان کرتے ہین - اول یوگ کے ادھکاری کا بیان کرتے ہین - اے مرید جس نے
برہم چرج یعنی آٹھ طرح کی شہوت کو قابو ہین کیا ہی - اور جو اس ہن کو اپنے قابو ہین کرکے اور
حوصلہ شردھا گو بھگتی وغیرہ اوصاف سے موصوف ایسا مستقل مزاج والا شخص اس یوگ
کا ادھکاری ہی - ایسا ادھکاری شخص اپنے برن آشرم کے نت نیمتک کرمون کو کرکے پھر

جنگل مین کسی گوشہ جگہہ مین بیٹھکر یوگ ابھیاس کو کرے - مگر وہ جگہہ گرمی سردی وایو وغیرہ گُل
طوفان سے برکنار خوش دل ہو - ایسی گوشہ جگہہ پر پہلے درب گھاس کو ڈال کر پھر اُس کے اوپر
مرگ چھالا ڈال کر پھر اُس کے اوپر شیر کا چمڑا ڈال کر یا نرم بستر وغیرہ ڈال دیوے - جس سے کسی
طرح تکلیف نہ ہو - مگر وہ آسن برابر ہو - اونچا نیچا نہ ہو - اُس کے اوپر بیٹھکر گردن و سر کو
مانند ڈنڈ کے سیدھا رکھے - اور اپنی بینی یعنی ناسکا کے آگے والی جگہہ پر نظر رکھکر کسی دوسری
طرف نہ دیکھے - اور یوگ کے آٹھ انگ ہوتے ہین - یم - نیم - آسن - پرانایام - پرتیہار - دھارنا
دھیان - سمادھی - یہ آٹھ انگ ہین - انھین آٹھون مین سے یم اور نیم یہ دونون پانچ پانچ
قسم کے ہین - پانچ قسم کے یم ہین - ستّ - استیہ - اہنسا - برہم چرج - اپرگرہ - یہ پانچ
قسم کا یم ہی - شوچ - سنتوکھ - تپ - ایشور پرندھان - سوادھیاے - یہ پانچ قسم کا
نیم ہی - انھین کے ارتھ ادھیاے ہشتم مین مفصل طور پر کہہ آئے ہین - اس لیے یہان درج نہین
کرتے - اے مرید طالب یوگ شخص پہلے انھین یم نیم کو اختیار کرے - اور یوگ ابھیاس کے
کرنے مین رکاوٹ بہت پیش آتی ہین - اس لیے اُنھین رکاوٹون کے دور کرنے کے واسطے
رودر بھگوان کا دھیان کرنا واجب ہی - اُس رودر بھگوان کے دھیان کرنے سے بگھن دور
ہو جاتے ہین - اے مرید آسن دو قسم کے ہین - ایک بیرونی دوم جسمانی - اور جسمانی آسن
چوراسی قسم کا ہی - اُنہین سے سولہ آسن عمدہ ہین - پھر اُنہین سے پدم بھدر وغیرہ چار آسن
عمدہ ہین - پھر انھین مین سے سدھاسن عمدہ افضل ہی - جس آسن مین تکلیف نہ ہو -
وہی آسن عمدہ ہی - یہ جسمانی آسن کہا - اب بیرونی آسن کا بیان کرتے ہین - کہ پہلے عمدہ
گوبر کے ساتھ جگہہ صاف کر کے اُسکے اوپر درب گھاس ڈالے پھر اُسکے اوپر مرگ کا چمڑا ڈالے
پھر اُسکے اوپر شیر کا چمڑا یا نرم بستر ڈالے - اس طرح آسن بیرونی بنا کر اُسکے اوپر بیٹھکر
سدھاسن لگا دے - وہ سدھاسن اس طرح ہوتا ہی - کہ بائین پانون کی ایڑی بھرنو دبا تو
کے درمیان جگہہ پر دبا کر اور داہنے پانون کی ایڑی میڈھو کے اوپر دبا کر رکھے - اور ابرو کے درمیان
جگہہ پر چشمون کی نظر رکھے - اور سیدھا ہو کر جسم و گردن کو برابر رکھے اسکا نام سدھاسن ہی -
اس طرح سدھاسن لگا کر شمال کی طرف منھ رکھکر پرانایام کرے - یہ بیرونی یوگ کے

انگ بیان کرکے اب یوگ کے اندرونی انگ کہتے ہین۔ یعنی باہرنگ سادھنون کا بیان
کرکے اب یوگ کے انترنگ سادھنون کا بیان کرتے ہین۔ وہ یہ ہین۔ پرانایام۔ پرتھار۔
ترک۔ دھارنا۔ دھیان۔ سمادھی۔ یہ چھ انگون والا یوگ ہوتا ہی۔ اے مرید جس طرح آتش
کے ساتھ ملنے سے لوہا وغیرہ کے میل قصور وغیرہ سب دور ہوجاتے ہین۔ اسی طرح پرانایام
کرنے سے دل کی ناپاکی سب دور ہوجاتی ہی۔ اے مرید وہ پرانایام تین قسم کا ہی ریچک۔ پورک۔
کنبھک۔ ایک ایک پرانایام مین تین تین بار پرنو منتر کا اُچارن کرے۔ اور پران وایو کو ادھار
چکر سے کنڈلنی کے رستہ سے اوپر سے جاکر پھر ناسکا سے باہر نکال کر بعد ازان باہر کے اکاش
مین قائم کرنا۔ اسکا نام ریچک پرانایام ہی۔ پھر ناسکا کے رستہ سے پران وایو کو اندر لے آنا۔
اسکا نام پورک پرانایام ہی۔ اور پران وایو کو اندر دشم دوار مین روک رکھنا اسکا نام کنبھک
پرانایام ہی۔ یہ تینین قسم کا پرانام کہا۔ اور آتم بچار کے زور سے اپنے دل کے قابو کرکے پھر
گوش وغیرہ پانچون حواس کو اپنے اپنے محسوسات سے روک رکھنا۔ اسکا نام پرتھار ہی۔
اور جو بید سے مخالف مذہب ہین۔ اُنھین کا ترک کرکے کُل بیدون کے مطلب کا نچوڑ روپ
جو آتم بستو ہی اُسکا تصور کرنا اسکا نام ترک ہی۔ اور دل کو اپنے اندر آنند سروپ آتما مین لگاکر
سنکلپ بکلپ سے بری کرنا اسکا نام دھارنا ہی۔ اور اُس آنند سروپ آتما مین مخالف
انام برتیون کو دور کرکے سجاتی آتماکار برتیون کا مانند تیل دھارا کے متواتر رجوع کرنا
اسکا نام دھیان ہی۔ اور جس حالت مین آتم سروپ آنند کو اختیار کرکے
دھیاتا دھیان دھیہ یعنی شاغل شغل کرنے والا اور شغل و مشغول وغیرہ کُل دوئی جہان
کا نظر آنا نہ ہو اُس حالت کا نام سمادھی ہی۔ یہ پرانایام چھ سادھنون والا بیان کیا۔ اب
یوگی کو ترک کرنے لایق اشیا کا بیان کرتے ہین۔ کہ خوف غصہ سُستی انھین کو دور کرے
اور زیادہ نیند کرنا و زیادہ جاگنا و زیادہ کھانا و زیادہ بھوکا رہنا۔ انھین کُل کو ترک کرکے
درجہ جاگنا سونا و بھوجن کرنا لائق ہی۔

اب پرانایام کرنے کی تجویز بتاتے ہین کہ یوگ ابھیاسی شخص پہلے اپنے بینی کے
داہنے سوراخ کو ہاتھ کی انگشت سے روک کر دوسرے بائین بینی کے سوراخ سے

باہر کی وایو کو کھینچ کر اندر لے جاوے - پھر اسی وایو کو اپنی بینی کی داہنی سوراخ سے آہستہ آہستہ
باہر نکالے - پھر اسی طرح اپنی بائین بینی کے سوراخ کو انگوٹھے سے روک کر داہنی سوراخ
سے باہر کی وایو کو کھینچ کر اندر دھارن کرے - پھر اُسی وایو کو بائین سوراخ سے آہستہ آہستہ
باہر نکالے - اے مرید پورک کنبھک ریچک یہ تین قسم کے پرانایام کو یوگابھیاسی شخص اوم
نام پرنو منتر کی ماترا سے کیا کرے - ماترا نام ہی تین دفعہ تالی بجانے کے وقت کا - پہلے
یوگابھیاسی شخص ایک ماترا سے پورک کرے دو ماترا سے ریچک کرے - اور چار ماترا سے
کنبھک کرے - اسی طرح پھر دو ماترا سے پورک کرے - چار ماترا سے ریچک کرے - اور
آٹھ ماترا سے کنبھک کرے - اسی طرح سے آگے آگے بڑھاتا جاوے - ایک دفعہ پورک
دو دفعہ ریچک چار دفعہ کنبھک کرے - یعنی ایک ماترا دو ماترا چار ماترا - اے مرید اس طرح
پورک وغیرہ پرانایام کہا ہی - اور ایک ماترا کے کرنے سے یوگی آکاش کو اپنے بس کر سکتا ہی
دو ماترا سے وایو عنصر کو قابو کر سکتا ہی - تین ماترا سے آتش کو چار ماترا سے آب کو پانچ ماترا
سے پورک وغیرہ پرانایام کرنے سے زمین عنصر کو اپنے قابو مین کر سکتا ہی - اسی طرح پرانایام
یوگ کے ابھیاس کی پختگی سے یوگی شخص پانچ عناصرون کو فتح کر سکتا ہی - اور جن اشخاص
کا یوگ ابھیاس پختہ نہین ہی - اُنکو عناصرون کا فتح کرنا روپ پھل پراپت نہین ہو سکتا -
اے مرید اسی طرح شبد سپرش روپ رس گندھ انھین پانچ تن ماترا سوکھم عناصرون کے
دھیان کرتے ہوے دل جب نہایت قایم یک جا قرار ہو جاوے - اور گرد آوری سے ہٹ
جاوے - تب یوگی شخص اردھ ماترا روپ پرنو کو برہم روپ کرکے تصور کرے - اے مرید یہ پرانا
یام یوگ بغیر کامل عامل گورو کے بالکل نہ کرے - اگر گرنتھون کے پڑھنے سننے سے یوگ ابھیاس
پرانایام کرے گا تب پران کی کم و بیشی تکلیف سے جسم مین کوئی بیماری پیدا ہو جاوے گی
اے مرید اس طرح پرانایام یوگابھیاس کے کرنے سے جو نتایج حاصل ہوتے ہین - وہ
اب بیان کرتے ہین - اے مرید کامل عامل گورو کے کہے موافق یوگ ابھیاس کے کرنے سے
تین ماہ کے بعد دور ملکون کے پوشیدہ اشیا کو یہان بیٹھا ہوا جان اور دیکھ سکتا ہی - اور
چار ماہ کے بعد اندر وغیرہ دیوتون کے درشن کرنے مین طاقت ور ہو جاتا ہی - اور

پانچ ماہ کے بعد کل لذات محسوسات کو ناچیز جان کر انہین بشئے سکھون سے بیراگ کو پراپت ہوجاتا ہی - اور پانچ ماہ کے بعد یوگ ابھیاس کے اقبال سے صاف دل ہوکر کل کرمون کا سنیاس کر کے آتم ساکھیات کار کے لیے شروتری برہم نِشٹی گورو کے پاس جاکر اُنکی زبان مبارک سے ایک دفعہ مہانواک کے ارتھ کو سُنکر بلا شُبہہ پرچے کے آتم ساکھیات کار کو پراپت ہوجاتا ہی اُس آتم ساکھیات کے ہونے سے وہ یوگ ابھیاسی شخص بحالت زندگی نجات کو پراپت ہوجاتا ہی اب جیون مکت کی علامات بیان کرتے ہین - اے مرید وہ جیون مکت یوگی کل اشیا مین ادھشٹان روپ کر کے آتمان کو دیکھتا ہی - اس لیے وہ جیون مکت یوگی چشم وغیرہ حواس سے روپ وغیرہ بشیون کو دیکھتا ہوا بھی نہین دیکھتا - اور اپنے جسم کو خشک لکڑی کے مانند جان کر تعلق نہین رکھتا - اے مرید اس طرح یوگی شخص یوگ ابھیاس کے پھل کو حاصل کر کے پھر یوگ ابھیاس کو ترک کردیتا ہی - کیونکہ جب نتیجہ حاصل ہوگیا - یعنی بھوجن کھالیا - اور ترپتی ہوگئی - پھر لکڑی وغیرہ کے لیے تدارک کرنا بے فائدہ ہوتا ہی - مطلب یہ ہی - کہ جب برہم گیان سے اچھی طرح کر کے اگیان کے دور ہوے پر کرنا کچھ نہین رہتا - اے مرید اس طرح امرت ناد اُپنکھد مین جو یوگ کے سادھن بیان کیے ہین - وہ ہم نے تم سے کہے - اب ہنس اُپنکھد مین جس طرح یوگ کے سادھن کہے ہین وہ مین تم سے کہتا ہون - تم یکسو دل ہوکر سُنو - اب یوگ ابھیاس کی تکمیل کے واسطے چھ چکرون کا بیان کرتے ہین - اے مرید اس جسم مین مبرز کی جگہ سے لیکر چشمون کے اوپر ابرو کے درمیان جگہ تک - آدھار چکر - سوادھشٹان چکر - منی پورک چکر - اناہت چکر - وشُدھ چکر - آگیا چکر یہ چھ چکر مقیم ہین - اب انکا مفصل طور پر احوال بیان کرتے ہین - اے مرید ادھار چکر مبرز والی جگہ کے دو انگل اوپر مقیم ہی - اور چار دل یعنی چار برگ والا ہی - اور لاکھارس کے مانند رنگ والا ہی - اور ونگ - वं شنگ शं کھنگ षं سنگ सं انہین چار حروف سے وہ نہایت زیب دار ہی - اور کنڈ لنی روپ اگنی کر کے مشتمل ہی - اور گنپتی جسکا دیوتا ہی - پھر اُس ادھار چکر سے اوپر لنگ اندری کے مول دیش مین سوادھشٹان نام چکر ہی - کیسا وہ چکر ہی چھ برگ والا - اور زر کے مانند زرد رنگ والا اور زیادہ روشنی تیج والا ہی - اور بنگ

य رنگ - र لنگ - ल بنگ - व بھنگ - म منگ

म انھین چھ حروف کرکے نہایت زیب دار ہی - اور پرجاپتی دیوتا جسکا ہی - پھر اُس سو
ادھشٹان چکر کے اوپر ناف والی جگہ مین منی پورک نام چکر ہی - کیسا وہ چکر ہی - دس برگ والا
واندر منی کے مانند رنگ والا اور سورج چند کے مانند تیج والا ہی - اور اُنھین دس دلون پر
رنگ - ड ڈھنگ - ढ ٹرنگ - ण تنگ - त تھنگ - थ
دنگ - द دھنگ - ध ننگ - न پنگ - प پھنگ - फ
انھین دس حروف کرکے نہایت زیب دار ہین - اور بشنو دیوتا کرکے مشتمل ہی - پھر اُس
سے اوپر ہردے والی جگہ مین اناہت نام چکر ہی - وہ کیسا ہی - گئو کے شیر کے مانند سفید
رنگ والا دبارہ دل والا چشم و دل کو نہایت خوشی دینے والا ہی - اور وہ بارہ دل -
کنگ - क کھنگ - ख گنگ - ग گھنگ - घ گنگ - ङ:
چنگ - च چھنگ - छ جنگ - ज جھنگ - झ نینگ - ञ ٹنگ
ट ٹھنگ - ठ انھین بارہ حروف سے نہایت زیب دار ہین - اور جسکا رودر دیوتا ہی -
پھر اُسکے اوپر کنٹھ یعنی گلے والی جگہ مین وشدھ نام چکر ہی - وہ کیسا ہی - گوناگون رنگ والا
ہی اور سولہ دل والا ہی - اور وہ سولہ دل - ا - अ آ - आ اِ - इ ای -
ई اُ - उ اُو - ऊ رِ - ऋ ری - ॠ لِ - ऌ
لری - ॡ اے - ए اے - ऐ او - ओ او - औ انگ - अं
آن - अः یہ سولہ سُر ہین - انھین کرکے نہایت زیب دار ہین - اور جیو آتما کے
رہنے کا استھان ہی - پھر اس سے اوپر دونون ابرو کے درمیان جگہ مین آگیا نام چکر ہی -
وہ کیسا ہی کچھ سرخ رنگ والا اور دو دل والا ہی - اور ہنگ - ह کھینگ - क्ष
یہ آفتاب مہتاب کے مانند روشنی والے دو حروف انھین کرکے خوبصورت ہین - اور
پرماتما کے رہنے کی جگہ ہی - اور جو یہ اس جسم کے مستک مین ہزار دل والا ایک پدم
رہتا ہی - کیسا وہ پدم ہی - امرت کی بارش کرنے والا جو چندر یعنی مہتاب ہی - وہ مہتاب
جس پدم کے درمیان مین رہتا ہی - اور اُس پدم کی کرنکا یعنی تریان دکشم دو دار کو پراپت

ہو رہی ہین اور اُس پدم کے امرت کی ترپتی چھ چکرون مین رہتی ہی - اور جیو آتما اُس کمل کا
نہین ہی - اب ہنس روپ کرکے جیو آتما کو ثابت کرتے ہین - اے مرید جس طرح پنکھی جیسی آواز
کرتا ہی - اُسی طرح اُسکا نام ہوتا ہی - جیسے کاکا اس آواز کے کرنے سے اس لیے اس پنکھی
کا نام کاگ یعنی زاغ ہی - اسی طرح یہ جیو آتما بھی ہردے کمل مین و آدھار وغیرہ چکرون مین
بمع پران کے مقیم ہوکر دن رات مین اکیس ہزار چھ سَو (۲۱۶۰۰) سواس پر سواس کرکے ہنسا اس
منتر سے آواز کرتا ہی - وہان ہکار حرف سے یعنی ہ حرف سے یہ پران وایو جسم سے باہر کو جاتی
ہی - اور سکار حرف یعنی س حرف سے نکھناسکا کے راستہ سے یہ پران وایو جسم کے اندر آتی ہی
اس طرح پرانون کے آنے جانے سے یہ جیو آتما ہمیشہ ہنس اس منتر کا اُچارن کرتا ہی - اس
لیے اس جیو آتما کو شرتی ماتا ہنس اس نام سے موسوم کرتی ہی - اور یہ تو نگ پد کا ارتھ جیو روپ
ہنس تت پدارتھ پرم برہم روپ ہی - کیونکہ بلا اُپادھی کی نظر کرکے تو جیو روپ ہنس خاص
نرگن برہم سروپ ہی - اور اُپادھی سے مشتمل نظر کرکے وہ جیو روپ ہنس خاص سگن برہم
روپ ہی - اے مرید اگرچہ یہ جیو سارے جسم یعنی جسم کی کُل جگہ مین بیاپک ہوکر رہتا ہی - مگر
تاہم زیادہ تر ہردے کمل مین یہ جیو آتما رہتا ہی - اُس ہردے کمل مین آٹھ دل یعنی برگ کے
فرق سے اس جیو آتما روپ ہنس کا آٹھ طرح کا قیام رہتا ہی - اور اُسی قیام کے سبب سے
جاگرت و خواب مین نیک کام وغیرہ کرمون کی عقل و آرزو پیدا ہوتی ہی - اور اطراف کے فرق
سے ہردے کمل کے آٹھ دل ہین - جب من سے مل کر یہ جیو روپ ہنس ہردے کمل کی مشرق
طرف کے دل پر قیام کرتا ہی - تب اسکو ثواب کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہی - اور جب
اگنیہ طرف کے دل پر قیام کرتا ہی - تب اسکو نیند آلس وغیرہ پیدا ہوتے ہین - اور جب
ہردے کمل کے جنوبی طرف کے دل پر یہ جیو آتما قیام کرتا ہی - تب اسکو غصہ پیدا ہوتا ہی -
اور جب نیرت طرف کے دل پر قیام کرتا ہی - تب گناہ کرم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہی
اور جب مغربی طرف کے دل پر قیام کرتا ہی - تب اس جیو کو گوناگون بیوہار کرنے کی محبت
پیدا ہوتی ہی - اور جب وائیوکون کے طرف کے دل پر یہ جیو آتما قیام کرتا ہی - تب گھومنے
کی آرزو پیدا ہوتی ہی - اور جب شمالی طرف کے دل پر قیام کرتا ہی - تب عورات کے ساتھ

ہم بستر وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے - اور جب ہردے کمل کی الشان کون طرف کے
دل یعنی برگ پر یہ جیو آتما قیام کرتا ہے - تب دان خیرات کرنے کی آرزو پیدا ہوتی ہے - اور
جب ہردے کمل کے درمیان جگہ مین قیام کرتا ہے - تب ست جھوٹ چیز کے بچار کرکے کُل
لذّات محسوسات کو ترک کرکے بیراگ کو پاتا ہے - اور جب ہردے کمل کے کیسر تریون پر قیام
کرتا ہے - تب جاگرت اوستھا کو پراپت ہوتا ہے - اور جب ہردے کمل کی کرنکا ٹکی پر قیام کرتا ہے -
تب حالت خواب کو پاتا ہے - اور انھین کرنکا کے درمیان مین مقیم جو سُرخ رنگ والا
خون کا پنڈ ورا یعنی تھیلہ ہے - جب اُسپر یہ جیو آتما قیام کرتا ہے - تب حالت سکھوپتی ہوتی ہے
اور یہ جیو روپ ہنس جب مین برہم روپ ہون اس طرح پورن نظر کرکے محدود ہردے
کمل کی خودی کو دور کرکے مقیم ہوتا ہے - تب حالت جاگرت خواب سکھوپت انھین تینون سے
علیحدہ تریا اوستھا یعنی حالت لاہوت کو پراپت ہوتا ہے - اے مرید تریا اوستھا مین آتما روپ
گیہ بستو یعنی جاننے لائق آتم بستو اُس جاننے والے یوگی سے علیحدہ ہوکر نظر آتا ہے - کیونکہ
وہ یوگی سمپرگیات اور اسمپرگیات سمادھی کو یوگ ابھیاس کے زور سے پراپت ہوتا ہے
دھیاتا دھیان دیہ یعنی شغل کرنے والا شغل و مشغول اس ترپٹی یعنی تینون کے نظر سے
اسکا نام سمپرگیات سمادھی ہے جسکو سابکلپ سمادھی کہتے ہین - اور جب یہ ترپٹی نظر
نہ آوے اُسکو اسمپرگیات نام سمادھی یعنی نربکلپ سمادھی کہتے ہین - جس وقت بمع
ترپٹی کے برہماکار برتی یوگی کی ہوتی ہے - اُس حالت کو تریا اوستھا یعنی حالت لاہوت
کہتے ہین - اور جس حالت مین یہ ترپٹی روپ دوئی برہم روپ نادمین محو ہو جاتی ہے -
اُس حالت کو تریاتیت اوستھا یعنی حالت ناہوت کہتے ہین - مطلب یہ ہے کہ اکار - اوکار
مکار - بند - ناد - یہ پانچ اونکار کے عضو ہین - اور انھین مین سے اکار - اوکار مکار - یہ
تین بشو تیجس پراگ انھین تینون کے واچک نام ہین - اور اردہ ماترا روپ جو بند و ناد
ہین - وہ بند و ناد دونون برہم کے واچک ہین انھین دونون مین بند تو ساد شیش اور ناد نرد شیش
برہم کا واچک ہے - اے مرید یہ تریاتیت اوستھا نہایت مشکل سے کسی نیک بخت کو
حاصل ہوتی ہے - اُسکی پراپتی کے واسطے یوگی اس طرح تجویز تدارک کرے - کہ اس جسم

جسم میں بیچ چھ چکرون کے جیو کے سروپ کو جان کر پہلے اپنے سروپ آتما کا تصور کرے
بعد ازان وحدانیت ذات برہم کا تصور کرے اور چھ چکرون مین سے عامل کامل گورو کے
کہے مطابق پران وایو کو کھینچ کر جسم دوار مین قایم کرے - ای مرید جیو روپ ہنس کو دھیاتا
یعنی دھیان کرنے والا روپ کرکے اور برہم روپ ناد کو دھیہ روپ یعنی دھیان کرنے
لائق سروپ کرکے تصور کرے - جب اس طرح یہ یوگی کرتا ہی تب یوگ ابھیاس کے زور
سے جسم کے اندر دس قسم کے آواز یعنی اناہد شبد سنائی دیتے ہین - وہ دس قسم کے
شبد یہ ہین - نمبر ۱ - چن شبد - نمبر ۲ - چنچن چن شبد - نمبر ۳ - گھنٹا شبد - نمبر ۴ -
سنکھ کی آواز - نمبر ۵ - تندری کی آواز - نمبر ۶ - تال کی آواز - نمبر ۷ - بینو شبد -
نمبر ۸ - بھیری کی آواز - نمبر ۹ - مردنگ کی آواز - نمبر ۱۰ - بادل کی آواز - یہ دس قسم
کے شبد ہین - یوگی شخص جب بادل کی آواز کو سنتا ہی - اس بادل کی آواز سننے
کے ابھیاس سے یوگی کو بیراگ گیان وغیرہ کی پراپتی ہو جاتی ہی - اس لیے یوگی
پہلے نو شبدون کو ترک کرکے دسوین بادل کی آواز کا متواتر ابھیاس کرے - جب
بار بار یوگی اس بادل کے آواز کے سننے کا ابھیاس کرتا ہی - تب یوگی کا من محو ہو جاتا ہی
اور سنکلپ بکلپ خیالات کو چھوڑ کر گناہ ثواب سے پاک اپنے کل دھرمون سے
برکنار ہوکر یہ من وحدانیت ذات برہم مین محو ہو جاتا ہی - صرف ایک واحد ذات
برہم رہ جاتا ہی - یہ حالت نہایت نیک بختی سے حاصل ہوتی ہی - ای مرید یہ ہنس اپنکھد
کے ارتھ کا بیان کیا - اب کھرکا اپنکھد مین جس طرح یوگ کا بیان کیا ہی - وہ مین تم سے
بیان کرتا ہون تم یک سو دل ہوکر سنو - ای مرید یہ یوگی شخص پہلے اہنسا وغیرہ پانچ
یم وشوچ وغیرہ نیم انھین کو اختیار کرکے پھر جس جگہ کوئی آواز وغیرہ نہ پڑے ایسی
تکلیف دکھ سے برکنار بلا خوف کسی گوشہ مکان مین قیام کرے مگر پہلے اس طرح کرے
کہ اول صاف زمین پر چیلی بناکر اسکے اوپر درب گھاس بچھاکر اسکے اوپر مرگ چھالا بستر
وغیرہ ڈالکر پھر پدم وغیرہ آسنون مین سے کسی آسن کو باندھ کر مقیم ہووے - اور
مانند کچھوے کے دل حواس وغیرہ محسوسات سے روک کر ہردے کمل مین قایم کرے

اور پورک ریچک کنبھک پرانایام کرکے دشم دوار مین سکھمنا نام رگ کے ذریعہ سے پرانون کو
لے جاکر قائم کرے- پھر اُس سے من روپ تلوار کو تیز کرکے جسم کی خودی روپ پھانسیون کو
کاٹ کر مقیم ہووے- اس طرح کرتے ہوے اس جنم مین یا دوسرے جنم مین بیراگ کو
پراپت ہوکر آتم گیان کو حاصل کرکے نجات کو پراپت ہوجائے گا- اے مرید کھرکا اُپنکھد
مین جو یوگ کہا ہے- وہ ہم نے تم کو سُنا دیا ہے- اب پرم ہنس سنیاس آشرم کے کہنے کے
واسطے پہلے جابال اُپنکھد مین اُس پرم ہنس سنیاس کے اختیار کرنے کا وقت اور
ادھکاری کا جو بیان کیا ہے- اول اُسکو ہم کہتے ہین- تم سُنو- اے مرید کل ادھکاریون کو
کُل اوستھا مین پرم ہنس سنیاس کے اختیار کرنے مین بیراگ ہی کارن ہے- کیونکہ بغیر
بیراگ کے کسی اوستھا مین پرم ہنس سنیاس نہین ہو سکتا- اور جس وقت ترتیبر بیراگ
پختہ مستقل پیدا ہو- اُسی وقت سنیاس لے لیوے- یہ شرتی کا حکم ہے- مگر بغیر ترتیبر بیراگ
کے سنیاس بالکل مت اختیار کرے- خواہ کسی اوستھا مین ہو- اس سے یہ ثابت ہوا
کہ بیراگ ہی سنیاس کا کارن ہے- اور وہ بیراگ گرھ اُپنکھد کے دکھون کے بچار کرنے
سے اور موت کے دُکھون کے بچار کرنے سے و یوگ ابھیاس و اُپاسنا سے پیدا ہوتا ہے-
کیونکہ بغیر صاف دل کے بیراگ پیدا نہین ہو سکتا- اور جسکو اُپاسنا وغیرہ کے کرنے کی
طاقت نہین ہے- وہ شخص بلا آرزو نیک کرم کرے- اُس سے بھی دل صاف ہو کر بیراگ
پیدا ہو جائے گا- اور برہم لوک وغیرہ چودہ طبقون کے آنند دان کی خواہش نہ کرنی اور
کل اشیاے لذات محسوسات کو گندگی کے مانند جان کر ترک کر دینا- ایسے ترتیبر بیراگ والے
شخص کو پرم ہنس سنیاس آشرم کے اختیار کرنے کا ادھکار ہے- اور پوتر ایکنا یعنی فرزندکی
خواہش و دہن ایکنا یعنی دولت کی خواہش- اور لوک ایکنا یعنی لوگون کی عزت بڑائی
خاطر خوشامد تعریف کی خواہش انھین تینون خواہشون کو ترک کرنے والا شخص پرم ہنس
سنیاس کا ادھکاری ہے- اب جابال اُپنکھد کے کھنڈ چہارم مین کہے ہوے سخنون کے
ارتھ کا بیان کرتے ہین- اے مرید جنکی تینون خواہش مذکورہ موجود ہین- وہ پرم ہنس
سنیاس آشرم کو پہلے اختیار نہ کرے- وہ اس طرح کرے- کہ اول برہم چرج پر کرست

پھر یان پرہست آشرم کو اختیار کرتا ہوا سلسلہ وار بہودک کٹیچک ہنس انھین سنیاسون مین
سے کسی ایک کو اختیار کر لیوے - اور تینون خواہش مذکورہ والا شخص پرم ہنس سنیاس کا سنکلپ
یعنی خیال بھی دل مین نہ کرے - اور جو شخص تینون لوگون کے بسنے بھوگون کل اشیا کے آنند
کی خواہش سے آزاد ہے - ایسے ترپت سن ترتیبر بیراگ والا شخص پرم ہنس سنیاس آشرم کو
اختیار کرے - اس لیے ایسا ترتیبر بیراگ برہم چرج گرہست بان پرستھہ کسی آشرم مین ہوجاوے
وہ بلاشک پرم ہنس سنیاس لے لیوے - ورنہ بغیر ترتیبر بیراگ کے دونون لوگون کے آنند
سکھ سے محروم بدبخت رہے گا - اتنا کرکے پرم ہنس سنیاس کا ادھکاری بیان کیا - اب
اُس پرم ہنس سنیاس کے دھرمون کا بیان کرتے ہین - اے مرید جس طرح پرم ہنس اپنکھد
مین اُس پرم ہنس سنیاس کے دھرم بیان کیے ہین - وہ ہم کہتے ہین تم سُنو - اے مرید
پرم ہنس سنیاس کا ادھکاری پہلے چوٹی جنیو وغیرہ کو ترک کرکے سردی رفع کرنے
کے لیے ایک چادر - یا ایک کنبل رکھے اور جل کا برتن خواہ لکڑی کا خواہ تونبا وغیرہ خواہ
بانس کا خواہ مٹی کا اپنے پاس رکھے - اور ایک سونٹا واسطے سگ وغیرہ کے دور کرنے
کے لیے رکھے - اور بیدانت شاستر سے بنا دیگر مذہبی معاملات جھگڑے وغیرہ کے پستک
نہ دیکھے اور مدھوکری مانگ کر کھاوے اور بدصحبت وغیرہ کو ترک کرے - اور جادو حکمت وغیرہ
کو دور کرے - اور گوشہ نشین ہو کر اپنے آتما کا تصور کرے - اگر کوئی آکر سوال کرے تب جو عقل
مین اُسکا جواب آوے وہ مختصر سے جواب دے دیوے - ورنہ خاموش رہے - یہ ادنے
پرم ہنس سنیاس ہے - اب اُتم یعنی اعلے پرم ہنس سنیاس کے دھرم کہتے ہین - کہ جل کا
برتن و بستر وغیرہ کو ترک کرکے اور ڈنڈ چوٹی جنیو وغیرہ کو دور کرے - اور حکمت جادو منتر تعویز
وغیرہ کو ترک کرے - اور ایک مکان پر ہمیشہ نہ رہے - اور اپنے واسطے مکان نہ بناوے
اور اے مرید مین برہم روپ ہون - ایسا تصور کرنا یہ پرم ہنس سنیاسی کی سندھیا گایتری
ہے - اور تعریف شکایت کسی کی نہ کرے - اور مان بڑائی تعظیم وغیرہ کے سبب سے گو ہو لیکن
فخر نہ کرے - اور ڈنبھ یعنی ریا بناوٹ کو دور کرے - اور درب کو دور کرے - مطلب یہ ہے - کہ
شرتی سمرتی سے برخلاف لکوتی دلائل کرکے کسی دوسرے کے مت کو تردید کرنا اسکا نام

درب ہی - یہ بھی سنیاسی پرم ہنس دور کرے - اور علم وغیرہ اوصاف کرکے دیگرے اپنی
زیادتی دیکھنی اسکا نام گربھ ہی - اسکو بھی پرم ہنس سنیاسی دور کرے - اور جو کوئی اگر
نیک کام کیا ہو - اپنی بزرگی جتانے کے لیے اُس نیک کام کو عام لوگون مین ظاہر کرنا اسکا
نام ڈنبھ ہی - اسکو بھی پرم ہنس سنیاسی دور کرے - اور بلا پرسنگ کے کسی دوسرے
کے عیبون کو ظاہر کرنا اسکا نام شکایت ہی - اسکو بھی پرم ہنس سنیاسی دور کرے -
اور غیرت محبت کسی کے ساتھ نہ کرے - اور عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ خواب
کی حالت مین بھی نہ کرے - اور دل و گویائی و جسم کرکے کسی دوسرے کو دکھ بالکل نہ دیوے
اور کسی کے ساتھ دغا نہ کرے - اور دولت وغیرہ خود بخود بلا خواہش آکر پراپت ہو - تب
بھی اختیار نہ کرے - اور جسم وغیرہ ناآتم اشیا مین آتم بدھی بالکل نہ کرے - اگر کوئی بدزبان
کے اُسپر کہا بھی عفو کرے - اور اپنے جسم کی خودی نہ کرے - اور جسم کی پرورش کے مددگار
اشیا مین ممتا نہ کرے - اور جھوٹ بالکل نہ بولے - اور ایسی بات مت کرے - جس سے
لوگ خوش ہو کر محبت کرین - اور اپنے جسم کو گندگی پیشاب دم دار وچنڈال کے مانند جان کر
اسکے ساتھ محبت نہ کرے - اور تعریف و نمسکار سے برکنار ہووے - اور سودھا کار یعنی تیر کرم
سے آزاد رہے - اور ایک جگہ پر مقرر نہ رہے حسب دلخواہ گشت کرے - اور بغیر آتما کے کسی دیگر بات
یعنے ارتھ کے بیان کرنے والے منترون کا جاپ مت کرے - اور بغیر آتما کے کسی دیگر کا دھیان
و اپاسنا نہ کرے - صرف ایک آتما کا ہی دھیان و اپاسنا کرے - اور وہ پرم ہنس سنیاسی
کُل جہان کو اپنا آتما روپ کرکے دیکھے - اس لیے ایسے آتم گیانی پرم ہنس کو یہ کرم ہم کو کرنے
لایق ضرور ہی - ایسی پابندی نہین رہتی - اور یہ کرم مین کرون یا دور کرون - ایسی ترک کرنے کی
اور اختیار کرنے کی عقل اُس پرم ہنس سنیاسی کی نہین ہوتی - اور آتما سے علیحدہ جہان کی
ہستی کو بشے کرنے والا گیان یا آتما سے واحد اجید جہان کو بشے کرنے والا گیان پرم ہنس
کو نہین ہوتا - اور کسی کے ساتھ پرم ہنس کا کچھ مطلب نہین ہوتا - اور ہم تم وغیرہ دوئی
جہان کی فرق بدھی پرم ہنس سنیاسی کی نہین رہتی - اسی مرید بلا آسرے جو واحد سروپ
پرم آنند برہم ہی کُل جہان کا آتما روپ ہی - اُس آتما مین ہی پرم ہنس سنیاسی کا قیام

ہیلشہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مٹھ مکان وغیرہ کا ابھمان دور کرکے ہمیشہ اپنے آنند سروپ
آتما مین مقیم رہتا ہے۔ اے مرید وہ پرم ہنس سنیاسی زر وغیرہ دولت کو بہ محبت نہ دیکھتا ہے۔
نہ ہاتھ لگاتا ہے نہ پاس لے کر رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ پرم ہنس سنیاسی اگر زر وغیرہ دولت کو بہ
محبت کے دیکھتا ہے۔ تب برہم ہتیا کے گناہ کو پراپت ہوتا ہے۔ اگر بہ محبت کے ہاتھ سے
چھوتا ہے۔ تب چنڈال درجہ کو پاتا ہے۔ اگر اُن زر وغیرہ دولت کو لے کر پاس رکھتا ہے۔
تب اُسکو آتم ہتیا کا گناہ ہوتا ہے یعنی آتم ہتیارا ہوتا ہے۔ اے مرید وہ پرم ہنس سنیاسی
ببیک بیراگ شم دم وغیرہ سادھنون سے مستعمل ہوتا ہے۔ اور آتم گیان روپ جس کا
یگیوپویت یعنی جنیو ہے۔ اور آتم گیان روپ جسکی چوٹی ہے۔ کیونکہ برہم اُپنکھد و پرم ہنس
اُپنکھد و آرنک اُپنکھد مین آتم گیان روپ جنیو و چوٹی کا دھارن کرنا پرم ہنس سنیاسی کو
کہا ہے۔ وہی اب آگے بیان کرتے ہین۔ اب پہلے برہم اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کرتے ہین
اے مرید تین سوتر کی تارون یعنی تندون کا ایک تاگا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ یگیوپویت
یعنی جنیو نو تندون کا ہوتا ہے۔ اور پرم ہنس سنیاسی کا یگیوپویت نو تارون یعنی تندون کا یہ ہے
نمبر۱- ایشور۔ نمبر۲- ہرن گربھ۔ نمبر۳- بیراٹ۔ نمبر۴- بشنو۔ نمبر۵- تیجس۔ نمبر۶- بیراگ۔
نمبر۷- پران۔ نمبر۸- اپان۔ نمبر۹- بیان۔ یہ نو تند ہین۔ اے مرید جس طرح نو تندون
روپ سوتر سے پیدا شدہ جو اُپویت ہے۔ وہ اُپویت یگ وغیرہ کرمون کا سادھن روپ ہے
اس لیے شاستر مین اُسکو یگیوپویت کرکے کہا ہے۔ اور انھین ایشور وغیرہ مذکورہ نو تندون
کے بچار سے ظاہر ہوا جو اکھنڈ چیتن ہے۔ وہ چیتن گیان روپ یگ کا عضو ہے۔ اس لیے اُس
چیتن کو یگیوپویت کرکے کہتے ہین۔ ایسے چیتن روپ یگیوپویت کو اپنے ہردے مین جان کر
یہ گیانی پرم ہنس شاستر موافق باہر کے یگیوپویت کو ترک کرے۔ اور آکاش وغیرہ کل
جہان کا ادھشٹان روپ جو اکھر پرم برہم ہے۔ اُس پرم برہم کو سوتر روپ یعنی بیاپک روپ
جان کر یقین کرے۔ اور کل جہان کو نیست و نابود جان کر دل سے فراموش کرے۔ اے مرید
جس گیانی نے ایسے پرم برہم مانند سوتر کے سب مین بیاپک روپ کو اپنا آتما سروپ
کرکے جانا ہے۔ وہ بیدون کا جاننے والا ہے۔ اور ایسے آتم گیان کے برابر اس جہان مین

کوئی پاک صاف نہین ہی - یہ بات گیتا بھگوت کے ادھیاے چہارم مین ثابت ہی -
اور جس طرح آتش کی لاٹ روپ شکھا - اُس آتش سے علیحدہ نہین ہی - اسی طرح جس
گیانی کی ہمیشہ گیان روپ شکھا اپنے سروپ سے علیحدہ نہین ہی - اُس گیانی کو شاکھی
یعنے شکھا والا یعنے چوٹی والا کہتے ہین - ای مرید ایسا گیان روپ یگیوپویت و شکھا کو
اختیار کرکے باہر کے شکھا یگیوپویت کا وہ پرم ہنس سنیاسی ترک کر دیوے - ای
مرید جس طرح پرم ہنس سنیاسی کا گیان روپ شکھا یعنی چوٹی و یگیوپویت کہا ہی -
اسی طرح پرم ہنس سنیاسی کا ڈنڈ بھی گیان روپ پرم ہنس اُپنکھد مین کہا ہی - اب
اُسکو دکھاتے ہین کہ جس سنیاسی نے گیان روپ ڈنڈ اختیار کیا ہی - وہ ایک
ڈنڈی سنیاسی ہی - اور جس سنیاسی نے لکڑی کا ڈنڈا اختیار کر لیا ہی - اور آتم گیان
سے محروم ہی - اور لذات محسوسات مین مبتلا ہی - وہ ایسا سنیاسی بڑے گھور نرک
یعنی دوزخ مین جاتا ہی - اس لیے اس پرم ہنس سنیاسی نے شرون منن ندھیاسن
کرکے آتم گیان کو حاصل کرنا - ای مرید اس طرح اپنے آتما کو پرم برہم روپ کرکے یہ
پرم ہنس سنیاسی یقین دل نشین کرے - اور پرم ہنس سنیاسی کو صرف خاص برہم
آنند روپ آتما ہی جاننے لائق ہی - اور وہ برہم سروپ آتما من کے روکنے سے جانا
جاتا ہی - اور من کا روکنا بیراگ اور ابھیاس سے ہوتا ہی - ای مرید اُس من کرکے جاننے
لائق جو برہم ہی - وہ کیسا ہی - سب کا آتما ہی - اور اندر باہر پورن ہی - اور دوئی سے علیحدہ
ہمیشہ وحدانیت خالص ذات ہی - اور ست چت آنند سروپ ہی - ای مرید من کے
روکنے سے نجات حاصل ہوتی ہی - یہ بات برہم بند و اُپنکھد مین بھی کہی ہی - وہ مین کہتا ہون
تم یکسو دل ہو کر سُنو - ای مرید ان جیوون کا من دو طرح کا ہی - ایک صاف پاک
دوسرا ناپاک - جسکو لذات محسوسات کی محبت ہی - اُسکا من ملین یعنی ناپاک ہی - اور
جسکا من لذات محسوسات کی محبت سے برکنار ہی اسکا من صاف پاک ہی - ناپاک
من بندھن کا باعث ہی - اور صاف پاک من نجات کا کارن ہی - ای مرید کل لذات
محسوسات کی محبت کو دور کرکے جب ہردے کے اندر یہ پاک صاف من نردوہ او ستھا

کو پراپت ہوا جیو برہم کی یکتائی کا یقین کرتا ہی - تب اس ادھکاری طالب نجات کو
مکت ہونے مین قدرے بھی دیری نہین ہوتی - ای مرید جس وحدانیت ذات برہم کے
گیان سے یہ گیانی غم فکر وغیرہ سے برکنار ہوجاتا ہی - اُس برہم مین یہ کُل جہان فرضی
نواس کرکے مقیم ہی - یا وہ برہم اس کُل جہان مین نواس کرکے مقیم ہی - اس سے لیے
اُسس پربرہم کو بیدون کے عالم تشخص باسدیو اس نام کرکے موسوم کرتے ہین - اور
اُسی باسدیوروپ برہم کو بیدون کے عالم اپنا آتما روپ کرکے جانتے ہین - ای مرید
اس طرح طبع من کے روکنے کے جو برہم کا اصل سروپ برہم بند و اُپنکھد مین بیان
کیا ہی - وہ ہم نے تم سے کہا - اب نارائن اُپنکھد مین وہت اُپنکھد واتم پربودھ اُپنکھد
مین جو مختصر سے برہم کا سروپ بیان کیا ہی - وہ مین تم سے کہتا ہون - تم یک سودل ہوکر
سُنو - اب انمین سے پہلے نارائنی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کرتے ہین - اے مرید یہ پرماتم
دیو اپنی استی بھاتی پریہ روپ کرکے یعنی ہستی علم سرورست جیت آنند روپ کرکے
اس کُل جہان کو پورن کرتا ہی - اس لیے شرتی بھگوتی اس پرماتم دیو کو پورش اس نام
کرکے موسوم کرتی ہی - اور پرماتما روپ نر کا سنبندھی جو مایا ہی - اُس مایا کا نام نار ہی - وہ
مایا روپ نار اُس مایا کا استھان ہی - اس لیے اس پرماتم دیو کو نارائن نام کرکے شرتی
موسوم کرتی ہی - اے مرید ایسا نارائن دیو اس جہان کی پیدائش سے پہلے ایک واحد سروپ
تھا - وہ نارائن دیو جیوون کے پن پاپ کرمون کی پریرنا سے بوقت پیدائش جہان کے
مین جہان کو پیدا کرون - ایسی خواہش کی ہوئی اُس خواہش سے وہ نارائن دیو کُل جہان
کو پیدا کرتا ہی - اور گوناگون طاقتون کو کرکے مشتمل جو برہما اندر آدت رودر بسو اشنبھوے
دیو اسادہ وغیرہ دیوتاؤن کو اُس نارائن دیو نے پیدا کیا - اے مرید برہما وغیرہ دیوتاؤن
سے لے کر ساکن متحرک کل جہان اُس نارائن سے پیدا ہوا ہی - اور اُسی نارائن دیو
مین مقیم ہی - اور بحالت قیامت یہ کُل جہان اُسی نارائن دیو مین محو ہوجاتا ہی - اے
مرید جس طرح سبو کی پیدائش قیام محو مٹی مین ہوتا ہی - اس لیے وہ سبو اُس مٹی سے
علیحدہ نہین - اُس مٹی کا سروپ ہی ہی - اسی طرح یہ اس کُل جہان کی پیدائش قیام محو

اُس ناراین دیوسے ہوتی ہی- اس لیے یہ کُل جہان اُس ناراین سے علیحدہ نہین-
خاص اُسکا سروپ ہی ہی- اے مرید وہ ناراین کیسا ہی- فناسے مبرا انت روپ ہی-
اور نمبر۱- پران- نمبر۲- شردھا- نمبر۳- آکاش- نمبر۴- وایو- نمبر۵- تیج- نمبر۶- جل-
نمبر۷- زمین- نمبر۸- حواس- نمبر۹- من- نمبر۱۰- اناج- نمبر۱۱- بیرج- نمبر۱۲- تپ-
نمبر۱۳- منتر- نمبر۱۴- کرم- نمبر۱۵- لوک- نمبر۱۶- نام- ان سولہ کلاسے علیحدہ ہی- اور
کارن اگیان روپ انجن سے پاک ہی- اور ناپاک مایاسے بھی یہ ناراین مبرہ ہی- اور مایا
کے کُل فرقون سے یہ ناراین دیو برکنار ہی- اے مرید ایسے نت پاک ناراین دیوسے علیحدہ
کوئی جہان کی اشیا نہ کوئی ہوئی ہی نہ ہی نہ ہوگی- کُل جہان ناراین دیو روپ ہی ہی- اے مرید
جو ادھکاری شخص مین برہم روپ ہون- اس عقل کو رتھ واہی کرکے اور شردون منن
وغیرہ سے مشتمل پاک صاف من روپ لگام اُس عقل روپ رتھ واہی کے قابو کرا کر
بحالت زندگی حواس روپ گھوڑیون کو جوت کر اس جسم روپ رتھ پر قائم ہووے
وہ ادھکاری برہمانڈ روپ نجات کو پرابت ہوجاےگا- اے مرید اس نارا ینی اُپنکھد کے
ارتھ کو گورو کے مکھ سے جانےگا- وہ ادھکاری بحالت زندگی مصیبت سے علیحدہ حسب
دل خواہ بھوگون کو پرابت ہوگا- اور بعد مرنے کے برہم لوک مین جاکر مہاپرلے کے وقت
ہمراہ برہما کے بدیہہ مکتی کو پرابت ہوتا ہی- اے مرید یہ نارا ینی اُپنکھد مین کہا ہوا پرماتما
دیو کا سروپ مختصر سا بیان کیا- اب یہ اُپنکھد مین کہا ہوا پرماتم دیو کا سروپ بیان
کرتے ہین- تم ایک سو دل ہوکر سُنو- اے مرید اوایل کے احوال سے واقف بید ون
کے عالم رشی اس طرح بیان کرتے ہین کہ اس جہان کی پیدایش سے پہلے ایک نارا ین
دیو ہی مقیم تھا- اور پیدایش سے پہلے یہ برہما وغیرہ دیوتا نہ تھے اور آکاش وغیرہ پانچ
عناصر و ساکن متحرک اجسام وبہشت وغیرہ لوک کچھ نہ تھے- ایک واحد آپ نارا ین دیو
بلا کریتماشا کے مقیم تھا- بعد ازان وہ نارا ین دیو براے کریڑا یعنی کھیل تماشہ کے دوسرے
پدارتھ کا دھیان کیا- اُس دھیان سے تیرہ فرزند اور بہت اختصاص کی خواہش کرنے والی
ایک بھجارانی دختر پیدا ہوئی- وہ فرزند و دختر نے اپنے آپ کو دھیانم ادھی دیوک

ادھی بھوتک تین قسم کا کر لیا۔ یہاں سمشٹی یعنے کل اجسام کے اشیا کا نام ادھی دیو ہی۔
اور ویشٹی یعنی جزو جسم کے پدارتھون کا نام ادھیاتم ہی۔ اور یہ چشمون سے نظر آتی اشیا کا
نام ادھی بھوت ہی۔ جس طرح سورج وغیرہ ادھی دیو ہین۔ اور چشم وغیرہ ادھیاتم ہین۔
اور روپ وغیرہ بشئے ادھی بھوت ہین۔ اے مرید بعد دختر کے اُنھین تیرہ فرزندون کے
کارن کو پیدا کیا۔ بعد ازان کریا شکتی کو پیدا کیا۔ اے مرید آکاش ہوا آتش آب زمین
یہ پانچ کثیف لطیف اشیا کے کارن ہین۔ اور اہنکار من چت گوش پوست چشم زبان
بینی گویائی ہاتھ قدم کیرتون۔ یہ تیرہ فرزند و بدھی روپ دختر پیدا کیے۔ اور کریا شکتی پرو
پران کو پیدا کیا۔ اور برہمانڈ کو پیدا کیا۔ اور برہما رودر وغیرہ کو پیدا کیا۔ اور کل ساکن
متحرک جیوون کو پیدا کیا۔ اے مرید وہ ایک واحد سروپ پرماتم دیو نے کلبت یعنی فرضی
مایا کے سنبندھ سے گوناگون جہان کو پیدا کیا۔ اس طرح سے ایک واحد پرماتما اپنی
مایا شکتی کر کے بہت اقسام کا ہو کر نظر آتا ہی۔ ورنہ در اصل دوئی کو پراپت نہین ہوا۔
اے مرید وہ پرماتما دیو کل فرق سے مبرا و سجاتی بجاتی سوگت بھید سے علیحدہ اور مکان
زمان چیز کی حدود سے بری لامحدود ایک وحدانیت ذات پرماتما اپنے آپ مین قائم
ہی۔ یہ دوئی جہان در اصل کچھ ہوا نہین۔ اے مرید یہ اُپنکھد مین جو برہم کا سروپ بیان
کیا ہوا ہی۔ وہ مختصر سا ہم نے تم سے کہا۔ اب آتم پربودھ اُپنکھد مین جو برہم بدیا بیان
کی ہی۔ وہ مین تم سے کہتا ہون۔ تم یکسو دل ہو کر سنو۔ اے مرید اُس آتم پربودھ اُپنکھد
مین آتم سالکمیات کار کے واسطے دو تجوزات بیان کی ہین۔ ایک تو پرنو منتر کا جاپ
دوم ہشت الکھری روپ منتر کا جاپ ہی۔ یعنی ایک پرنو منتر کا جاپ روپ تجویز ہی۔
دوم ہشت الکھر منتر روپ اُپاسے ہی۔ اور جس واحد آنند سروپ آتما کا واچک پرنو منتر
ہی۔ اُسی آتما کا واچک ہشت الکھری منتر بھی ہی۔ دہان منتر روپ واچک اور آتما روپ
واچ کا شرتی نے ابھید کیا ہی۔ یعنی دونون کی یکتائی کہی ہی۔ اس لیے طالب نجات
ادھکاری نے بھی واچ واچک کو واحد ایک روپ کر کے تصور کرنا۔ اور اکار
اوکار مکار ان تینون کے مجمع کا نام اونکار ہی۔ اُس اونکار کا نام پرنو بھی ہی۔ بعد اُس

پرنو کے - نمونارزیاے - اس انشٹ یعنی ہنسٹ اکھر کا نام منتر ہی - انھین دونون منترون کے جاپ کرنے سے ادھکاری شخصون کو حسب دلخواہ آرزو حاصل ہوجاتی ہین - اور ان دونون منترون کا اکار وغیرہ ماترا کے ساتھ اور شبو وغیرہ مادون کے ساتھ واحد تصور روپ اپاسنا کرنے سے یہ ادھکاری شخص سنسنے بیج سے بری ہوکر برہم کا یقین کرکے اُس برہم کو اپنا آتما روپ جان کر جنم مرن وغیرہ جہان کی قید سے رہائی پاکر برہمانند نجات کو حاصل ہوتا ہی - اے مرید ان دونون منترون کا واچ ارتھ جو برہم ہی - اُس برہم کا اصل نرگن سروپ اس کل جہان کے ابھاو یعنی نیستی کا ادہشٹان ہی - جب تک آتم ساکھشات کار نرگن سروپ کا نہین ہوا - تب تک برہم کے سگن سروپ کا دھیان کرے - اور شرتی سمرتی تتا شسترون مین برہم کے سگن سروپ برہما بشن رودر سورج وغیرہ کے فرق سے بہت اقسام کا کہا ہی - پہلے اُس سگن سروپ کا دھیان کرے اس طرح سگن سروپ کے دھیان کرنے سے اُس نرگن برہم کا ساکھشات کار ہوجاتا ہی اے مرید جب نرگن برہم کے سروپ کا ساکھشات کار ہوتا ہی - تب کل دوئی کا محو ہوجاتا ہی - اے مرید یہ پرگیا روپ چیتن کل جہان کا ادہشٹان ہی - اُس کو تنگ بیدار تھ روپ پرگیا کو پرگیان مانند برہم اس مہا واک مین برہم روپ کرکے کہا ہی - اس لیے اُس پرگیا روپ برہم کو آتما روپ جاننے سے نجات کو پاتا ہی - اے مرید اس طرح آتم بودھ اُپنکھد مین جو برہم بدیا کہی ہی - وہ ہم نے تم سے بیان کی - اب کیول اُپنکھد مین جو برہم بدیا بیان کی ہی - اُسکو مین تم سے کہتا ہون تم یک سو دل ہوکر سنو - اے مرید ایک رگ بید کا اچارج آشلاین نام رشی برہم بدیا کی پراپتی کیواسطے برہما جیو کے پاس جاکر اس طرح اُن سے کہنے لگا -

آشلاین بولا - اے سوامی جس برہم بدیا کو سادھنون سے مستعمل ادھکاری شخص اختیار کرکے برہم بھاو کو پراپت ہوجاتا ہی - اُس برہم بدیا کو آپ اچھی طرح سے جانتے ہین - اُس برہم بدیا کا ہم کو اپدیش کیجیے اے مرید اس طرح اُس آشلاین رشی کے سخن سنکر برہما جی کہنے لگے -

برہماجی بولے - اے فرزند آشلاین جو ادھکاری شخص بمع شردھا بھگتی دھیان وغیرہ سادھنون کے ہی وہ ادھکاری برہم بدیا کو پراپت ہوتا ہی - اور جس طرح شردھا بھگتی دھیان یہ برہم گیان کا سادھن ہی - اسی طرح سنیاس بھی برہم گیان کا سادھن ہی کیونکہ کرمون کرکے و اولاد کرکے و دولت کرکے آتم گیان کی پراپتی نہین ہوتی صرف ایک ان کے ترک روپ سنیاس کرکے ہی آتم گیان کی پراپتی ہوتی ہی - اے آشلاین یہ آنند سروپ آتما برہم لوک سورگ لوک سے پرے امرت روپ ہی - اور وہ برہم کُل جیوون کے ہردے روپ گپھا مین مقیم ہی - اس باعث سے وہ سوینگ پرکاش پرتکھ روپ ہی - ایسے سوینگ پرکاش ہمیشہ ظاہر روپ حاضر برہم کا جو پردکھ روپ کرکے گیان ہی - وہ برہم روپ ہی - اُس بھرم گیان سے نجات کی پراپتی نہین ہوتی - کُل رُکاوٹ پرتبندہ سے بنا صرف پرتکھ گیان سے نجات حاصل ہوتی ہی ایسے برہم کے اپروکھ یعنی پرتکھ گیان کو سنیاسی کُل پرتبندھون سے علٰحدہ ہوکر پراپت ہوتے ہین دیگر پراپت نہین ہوسکتے - اے آشلاین جو سنیاسی گروسے بید انت شاستر کے سخنون کو سُنکر بچار کرکے منن کرتے ہین - اور ندھیاسن کرتے ہین - اُن مین سے جسکو برہم لوک کی خواہش روپ پرتبندہ یعنے رکاوٹ ہی - تب وہ اُس جسم مین برہم گیان کو پراپت نہین ہوسکتے - وہ یہان ہمارے برہم لوک مین آکر برہم گیان کو پراپت ہوتے ہین - اس لیے ادھکاری شخص برہم لوک کی خواہش کو ترک کرکے اور یوگ ابھیاس کے ذریعہ سے برہم گیان کو حاصل کرے - وہ یوگ ابھیاس یہ ہی - کہ گوشہ نشین ہوکر نرگن برہم کا دھیان کرے - کیسا وہ نرگن برہم ہی - ست چت آنند دوئی سے مبرا اکار روپ ہی - اور شبد سپرش وغیرہ گنون سے علٰحدہ ہی - اور جنم مرن وغیرہ بکارون سے پاک سوینگ پرکاش روپ ایک واحد ذات ہی - اور کُل طاقتون والا ہی - اس طرح نرگن برہم کا دھیان کرے - اگر یہ ادھکاری اس نرگن برہم کا دھیان نہ کرسکے - تب سگن برہم کا دھیان کرے - اس طرح دھیان کرنے سے آتم ساکھیات کار کو پراپت ہوکر نجات کو یہ ادھکاری حاصل کرے - اور جب تک نرگن برہم کا ساکھیات کار نہ ہوگا تب تک نجات حاصل نہ ہوگی - وہ نرگن برہم کیسا ہی -

کہ دل و گویائی یعنے من بانی سے پرے ہی - اور پاک روپ ذات ہی - مایا روپ جہان سے
علیحدہ سجاتی بجاتی سوگت بھید سے بہترا اور مکان زمان چیز کی حدود سے پاک پرمانند
سروپ ایک وحدانیت ذات سب کا آتما ہی - ای اشلاین نجات کے واسطے بغیر آتم
گیان کے دیگر کوئی مارگ یعنی راستہ نہین ہی - اور مین برہم روپ ہون - جب سادھنون
سے مستعمل ہو کر اس گیان کو حاصل کرتا ہی - تب مکت روپ پرم برہم کو پراپت ہو جاتا ہی
کیسا وہ برہم ہی - جو بدھی وغیرہ کا ساکھی سب کا آتما روپ ہی - اور بع مایا کے کل جہان
اسمین کلپت یعنی فرضی ہی - اور جیو روپ کر کے بھی وہی برہم مقیم ہوا ہی - اور اصل
سے دوئی کلپنا سے پاک ہی - جب سنیاسی ایسے پرم برہم کو گورو وبیدانت شاستر کے
ذریعہ سے ساکھیات کار کرتا ہی - تب وہ بحالت زندگی بھی مکت روپ ہی - اور کل دکھون
سے برکنار ہو کر پرمانند کو پراپت ہوتا ہی - ای مرید بیدانت شاستر کو شرون کر کے سنیاسی
برہم بھاو کو حاصل کرے - ای مرید جو برہم بدیا پہلے ہم نے برہم اپنکھد وغیرہ مین بیان
کی ہی - اسکا سنیاسیون نے ہمیشہ بچار کرنا یعنی بیدانت شاستر کا ہمیشہ بچار کرنا کیونکہ
جس طرح شلوک مین کہا ہی - اسکا ارتھ کر کے لکھتے ہین - کہ سنیاس آشرم کو اختیار کر کے
اس ادھکاری شخص نے نیند سکھوپتی سے لے کر مرنے تک بیدانت شاستر کا متواتر تصور
کر کے اوقات کو گذشت کرنا - اور اس بیدانت شاستر کے شغل سے وہ سنیاسی اپنے
دل مین شہوت غصہ وغیرہ بکارون کو کبھی قیام کرنے کی فرصت نہ دیوے - اس طرح
بیدانت شاستر کے متواتر شغل کرنے والے سنیاسیون کو جلدی آتم ساکھیات کار کی
پراپتی ہو گی - اس گفتگو مین سربک شوئیت کھیتو رشی بھی نظیر ہی - کیونکہ کل سنیاسیون
مین افضل وہ شوئیت کھیتو نام سنیاسی پہلے سام بید کی چھاندوگ اپنکھد کے ششم
ادھیاے کے شرون مین وغیرہ کرنے سے اور اول کہے ہوے بیراگ وغیرہ سادھنون
کر کے آتما کے اصل سروپ کو معلوم کیا ہی - اس لیے زمانہ حال کے پرم ہنس سنیاسیون
نے بھی شرون وغیرہ تجویزات سے اس آتم گیان کو ضرور حاصل کرنا - کیونکہ انہین سنیاسیون
کا وہ آتم گیان کا یقین روپ ہی مکھ آچار ہی - اس گیان نشٹا سے علاوہ دیگر کل آچار

یعنی برتارے دا جبی معمولی ہین - اس لیے انھین پرم ہنس سنیاسیون نے دوسرے
کل آچارون کو یعنے کریاؤن کو ترک کر کے صرف آتم گیان نشٹھا کو اختیار کرنا - اے مرید جو تم نے
پرم ہنس سنیاس کی بابت سوال کیے تھے - وہ ہم نے پرم ہنس سنیاس کے سروپ وادھکاری
وساد ھن وپھل وغیرہ تم سے بیان کر دیے ہین اب آگے کیا سُننا چاہتے ہو -

	دوہا	
یازدہم ادھیاے یہ ہوا تمام بچار		ہر پرکاش جس پڑھے سے چھوٹے بھرم سنسار

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس چار بیدون کی
جا وال وغیرہ بارہ اُپنکھد کر کے پرم ہنس سنیاس کے سروپ ادھکاری وغیرہ کا بیان
ادھیاے یازدہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

	اوم شری پرماتماے نمہ	
	ادھیاے دوازدہم	

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے دوازدہم دربیان سام بید
کی چھاندوگ اُپنکھد مین سے اودیالک شوئیت کیتو کی گفتگو یعنے اُپدیش مترجم
باباہر پرکاش پرم ہنس -

	دوہا	
سُنو ادھیاے دوازدہم کو چھاندوگ اُپنکھد بچار		ہر پرکاش جس پڑھے سے دور ہے سنسار

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے یازدہم مین نمبر۱- جاوال اُپنکھد - نمبر۲- گربھ
اُپنکھد - نمبر۳- امرت ناد اُپنکھد - نمبر۴- ہنس اُپنکھد - نمبر۵- کٹھر کا اُپنکھد - نمبر۶- آرنیک
اُپنکھد - نمبر۷- برہم اُپنکھد - نمبر۸- پرم ہنس اُپنکھد - نمبر۹- ہت اُپنکھد - نمبر۱۰- آتم پربودھ
اُپنکھد - نمبر۱۱- کیول اُپنکھد - ان چارون بیدون کے یازدہم اُپنکھدون کے ارتھ کا
بیان کیا تھا - اب اس ادھیاے دوازدہم مین سام بید کے چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے
ششم کے ارتھ کا بیان ہوگا - وہان پہلے ادھیاؤن مین گوناگون برہم بدیا کو معتقد مرید
سُنکر نہایت خوش ومتعجب ہو کر شوئیت کیتو رشی کی حکایت سُننے کے لیے اپنے

مرشد صاحب سے اس طرح عرض کرنے لگا۔

مرید بولا۔ اے دریاے رحمت مرشد صاحب ایترے رشی نے وکوشیتکی رشی نے اور سورج بھگوان نے وشوتیا نستر رشی نے وکٹھو رشی وتتری رشی نے دجاوال وغیرہ رشیون نے اپنے اپنے شاگردون کو جو جو برہم بدیا اُپدیش کی تھی۔ اُس برہم بدیا کے بمع بیراگ یوگ اُپاسنا وسنیاس وغیرہ سادھنون کے کُل آپ کی زبان مبارک سے سُنکر دل باغ باغ نہایت خوش ہوا ہے۔ اور بمع برہم بدیا کے گوناگون حکایات آپ نے بیان کی ہین۔ اے مرشد صاحب آپ نے ادھیاے یازدہم کے اخیر مین یہ کہا تھا۔ کہ سربگ شوئیت کیتو جھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ششم کے شروون منن بچار سے آتم ساکھیات کو پراپت ہوا ہے۔ یہ آپ نے کہا تھا۔ اسمین یہ مین پوچھتا ہون۔ کہ وہ شوئیت کیتو کس طرح اور کسکے اُپدیش سے آتم گیان کو پراپت ہوا ہے۔ آپ براہ مہربانی مفصل طور پر احوال بیان کرین۔ اس طرح مرید کے سخن سُنکر وہ رحم دل مرشد صاحب نہایت مہربان ہو کر کہنے لگا۔

مرشد بولا۔ اے مرید پہلے ایک شوئیت کیتو نام رشی ایک اودیالک نام رشی کا فرزند بالک تھا۔ اُس شوئیت کیتو طفل مین مادر پدر کی نہایت محبت تھی۔ اس لیے اُن مادر پدر کے موہ سے وہ شوئیت کیتو بارہ سال تک بے علم رہا۔ اور اطفال سے کھیلتا و مارکوٹ کرتا و لوگون کو بدسخن کہتا رہا۔ اس طرح سے بہت خرابی و بدمعاشی کرتا رہتا تھا ایک دفعہ اپنے والد ارنی رشی کا فرزند جو آرنی رشی یعنی اودیالک نام سے مشہور تھا۔ اُس اپنے باپ کے پاس بمع تواضع عاجزی کے آیا۔ تب اُس شوئیت کیتو کی بدحالت مٹی گرد وغیرہ سے آلودہ دیکھکر وہ اودیالک رشی کچھ اپنے دل مین افسوس دُکھ مان کر اپنے لڑکے سے کہنے لگا۔

اودیالک بولا۔ اے فرزند شوئیت کیتو ہم مادر پدر نے اپنی بے وقوفی سے موہ کے قابو ہو کر تم کو اب تک کچھ نصیحت نہین کی۔ بلکہ اُلٹا تم کو ناز کراتے رہے ہین۔ اس سبب سے تم بدحالت کو پراپت ہوے ہو۔ کیونکہ فرزند وشاگرد وعورت انھین تینون کے ساتھ پیار لاڈ کرنے سے بہت نقص انہین پیدا ہو جاتے ہین۔ اور انھین پر تشنن رکھنے سے بہت

وصف پیدا ہوتے ہین - یہ بات نیتی شاستر مین کہی ہوئی جھوٹی نہین ہی - ای فرزند
تمہاری بدنامی اس شہر مین بہت ہو رہی ہی - یہ بدنامی مرنے سے بھی زیادہ ہی - اس لیے
تم کسی بیدون کے عالم فاضل گورو سے جاکر بید بدیا پڑھو - ای مرید اس طرح جب باپ
اودیالک نے کہا تب شوئیت کیتو بچار کر کے اور باپ سے اجازت لے کر غیر وطن مین جاکر
کسی بیدون کے عالم براہمن کو گورو اختیار کر کے مع بیاکرن وغیرہ چھ انگون کے چار
بیدون کو پڑھا - صرف ایک اُنکھد روپ بید انت حصہ کو چھوڑ کر دیگر کُل بید بدیا مع ارتھون
یعنے معنون کے پڑھے - ای مرید اس طرح وہ شوئیت مع ارتھون کے کل بید بدیا کو پڑھکر
پھر گورو سے اجازت مانگ کر واپس اپنے گھر مین آنے لگا - راستہ مین اپنے دل مین
یہ بچار کرنے لگا - کہ مین نے خوب عمدہ بید بدیا پڑھی ہی - اور بیدون کے پاٹ و
ارتھون مین ہم بڑے ہوشیار لاثانی عاقل ہین - اور جس طرح مجکو بیدون کے ارتھ
آتے ہین - ایسے ہمارے باپ کو بھی بیدون کے ارتھ نہ آتے ہونگے - کیونکہ اگر اُس
میرے باپ کو بیدون کے عمدہ ارتھ آتے ہوتے تو مجھ عزیز فرزند کو غیر وطن مین دیگر کے
پاس بید بدیا کے پڑھنے کے لیے کس واسطے بھیجتے - اس سے معلوم ہوتا ہی - کہ وہ میرا باپ
بیدون کے ارتھ عمدہ نہین جانتا تھا - اور مین بیدون کے ارتھ اچھی طرح سے پڑھا ہوا
ہون - اس باعث سے مین اپنے باپ سے بھی زیادہ عالم ہون - اور گورو بھی میری
تیز ہوشیار عقل جان کر اور اپنے فرزند سے بھی زیادہ عزیز تصور کر کے دلی محبت سے
بلا فرق عمدہ بید بدیا پڑھاتا رہا ہی - اس لیے مین باپ سے زیادہ عالم ہون - یہ بات
نہایت بلاشک کے ہی - کیونکہ فرزند اپنے باپ سے زیادہ عالم ہو سکتا ہی - ای مرید اس
طرح شوئیت کیتو اپنے دل مین بچار کر کے نہایت فاخر ہو گیا - اور اپنے گھر مین جاکر
اپنے باپ کے قدمون پر نمسکار نہ کی - اور استون کے مانند گردن کیے ہوئے بالا آسن
پر بیٹھ گیا - ای مرید اس طرح شوئیت کیتو فرزند کو بلا تواضع و نہایت بدیا کا فخر ہوا جان کر
وہ رحم دل دور اندیش اودیالک اُسکے باپ نے اپنے فرزند پر غصہ بالکل کچھ نہ کیا - بلکہ نہایت
مہربان ہو کر فرزند کے فائدہ کے لیے اس طرح کہنے لگا -

اودیالک بولا- ای سوم شوئیت کیتو جس زیادتی کے فخر سے تم ستون یعنی ٹھونٹھ کے
مانند بلا تواضع ہوا ہے- اور جس زیادتی کے فخر سے تم آپ کو مع چھ انگون کے چار بیدون
کا عالم مانتے ہو- اور جس زیادتی کے فخر سے تم نے کل عالمون و داناؤن سے
آپ کو زیادہ عالم دانا مانتے ہو-- وہ زیادتی بزرگی تمھارے بین کونسی ہی- اے
شوئیت کیتو کبھی اپنے گورو سے بھی اس طرح سوال کیا ہی- کہ جس ایک چیز کی سننے
سے کل سماعت نہ کی ہوئی اشیا سے سُنی جائین- اور جس ایک چیز کے منن سے کل
نہ منن شدہ چیزین منن ہو جائین- اور جس ایک چیز کے جاننے سے کل نامعلوم شدہ چیزین
جانی جائین- اگر ایسی چیز کبھی اپنے گورو سے دریافت کی ہو تب تم ہم سے کہو- ای
مرید اس طرح باپ کے سخن کو سُنکر نہایت متعجب ہو کر وہ شوئیت کیتو شردھا بھگتی و
عاجزی سے باپ کو نمسکار کر کے اس طرح عرض کرنے لگا- ای سوامی جس ایک چیز کے
شرون منن اور گیان سے کل چیزون کا شرون منن گیان ہو جاتا ہی- وہ چیز مین نہین جانتا
آپ براہ مہربانی اُس چیز کا اُپدیش مجکو کرو- ای مرید جب اس طرح اُس شوئیت کیتو
فرزند نے کہا تب وہ اودیالک رشی اُس شوئیت کیتو فرزند کو کہنے لگا-

اودیالک بولا- ای شوئیت کیتو اُس ایک چیز کے جاننے کے واسطے اول تم تین تمثیلون
سے اس کل جہان کو آتش جل زمین انھین تین بھوت یعنی عناصر روپ کر کے یقین کرو
بعد از ان تین تمثیل سے آتش جل زمین ان تینون کا کارن جو پرماتم دیو ہی- اُس پرماتم دیو
روپ کر کے اس کل جہان کو یقین کر دینے یہ کل جہان اُس پرماتم دیو سے علحدہ نہین ہی-
اب وہ تین تمثیل بیان کرتے ہین- ای شوئیت کیتو جس طرح ایک مٹی کے جاننے
سے گھڑے لوٹے وغیرہ کل مٹی کے کارجون کا گیان ہو جاتا ہی- اور جس طرح ایک
زر کے جاننے سے زر کے کنڈل ہیکل ہار وغیرہ کل زر کے کارجون کا گیان ہو جاتا ہی-
اور جس طرح ایک آہن یعنی لوہے پنڈ کے جاننے سے کل لوہے کے کارج تلوار کرد وغیرہ
جانے جاتے ہین- مطلب یہ ہی کہ ایک مٹی کارن کے کل گھڑے وغیرہ روپ کارجون
مین مٹی ہی- اس طرح یقین کرنے سے پھر وہ شخص گھڑے روپ کارج سے علاوہ

دیگر مٹی کے کل کارجون مین یہ مٹی ہی یا نہین ہی - ایسا شک نہین کرتا - ایسے مٹی کے
کل کارجون کو مٹی روپ کرکے جانتا ہی - اسی طرح زر اور لوہے مین بھی جان لینا - اے
شوئیت کیتو ایسے ہی آتش جل زمین انھین تینون کا کارن جو پرماتم دیو ہی - اُس پرماتم
دیو کے جاننے سے بعد ازان ان کل جیوون کو اگنی جل زمین روپ اس کل جہان روپ
کارج کا گیان ہوجاتا ہی - اے شوئیت کیتو جس طرح مٹی وغیرہ کے کارج سبو وغیرہ
صرف نام ماتر ہین اُس گھڑے نام یعنی اسم سے علٰحدہ دیگر کچھ سبو کی شکل نہین ہی - اس لیے
گھڑے وغیرہ براے نام ہین - دراصل ایک مٹی روپ کارن ہی ست ہی - دیگر گھڑے وغیرہ
کارج اُس مٹی روپ کارن سے علٰحدہ کچھ نہین ہین - کیونکہ گھڑا براے نام ہی - اُس مٹی سے
جدا کچھ نکلتا نہین ہی - اور وہ گھڑا دراصل کچھ ہی نہین - اور سبو لوٹے وغیرہ کا جو فرق نظر
آتا ہی - وہ دراصل مٹی روپ کارن مین فرق کچھ نہین ہی - صرف اُنھین کارجون کا فرق
آپس مین براے نام ہی - ورنہ مٹی سب مین یکسان بیاپک ہی - اے شوئیت کیتو مٹی وغیرہ
کارنون کو گھڑے وغیرہ کارجون سے علٰحدہ کرنے سے کون ساؤنا شخص اُس گھڑے
وغیرہ کو دیکھ سکے گا - مطلب یہ ہی کہ کوئی شخص نہین دیکھ سکتا - اے شوئیت کیتو اس لیے
اس جہان مین مٹی وغیرہ کارن ست کہے ہین - اور گھڑے وغیرہ کارج متھیا جھوٹے ہوتے
ہین - اے شوئیت کیتو جس طرح رسّی مین سانپ وڈنڈا وغیرہ جھوٹے ہی نظر آتے ہین - اور
جس طرح آکاش مین گندھرب نگر جھوٹھا متھیا ہی نظر آتا ہی - اسی طرح مٹی وغیرہ کارنون
مین گھڑے وغیرہ کارج بھی متھیا ہی نظر آتے ہین اب اس دورت باد کے ثابت کرنے
کے واسطے پہلے پرنام باد کا تردید کرتے ہین - اے شوئیت کیتو جس طرح کارن روپ دودھ یعنے
شیر ودھی یعنے دوغ روپ پرنام یعنی دیگر حالت کو پراپت ہوکر وہ شیر اپنے اصل سروپ
یعنی اصلی حالت کو ترک کردیتا ہی - اسی طرح یہ زرمٹی وغیرہ کارن پرنام یعنے دیگر
حالت کو پراپت نہین ہونے - کیونکہ جس طرح دودھ اپنے اصل سروپ کو ترک کرکے
دہی یعنے دوغ روپ حالت کو پراپت ہوجاتا ہے - اسی طرح اگر مٹی زر
وغیرہ کارن بھی اپنے اصل سروپ کو ترک کرکے گھڑے زیور تلوار وغیرہ کارج کی حالت

کو پراپت ہو جائین۔ تب مانند دودھ کے یہ مٹی زر وغیرہ بھی نظر نہ آوین۔ مگر یہ زر مٹی وغیرہ
مانند دودھ کے ناش نہین ہوتے اسلیے گھڑے زیور وغیرہ کارج مٹی زر وغیرہ کارنون کے
پرنام روپ نہین ہین۔ مطلب یہ ہے کہ دورت روپ اوپادان کارن ہین۔ جو کارن اپنے
اصل سروپ کو دور کر کے دیگر سروپ کو پراپت ہو۔ اُسکو پرنامی اُپادان کارن کہتے ہین
جس طرح دودھ وغیرہ ہین۔ اور جو کارن اپنے اصل سروپ کو دور نہ کر کے دیگر سروپ
ہو کر نظر آوے اُسکو دورت روپ اوپادان کارن کہتے ہین جس طرح مٹی زر وغیرہ ہین۔
اس سے یہ ثابت ہوا کہ دودھ پرنامی اوپادان کارن ہے۔ اور مٹی زر وغیرہ دورت
روپ اُپادان کارن ہین۔ اس باعث سے گھڑے وغیرہ صرف زبان سے کہے جاتے ہین
در اصل ایک مٹی ست روپ ہے۔ ای شوئیت کیتو جس طرح گھڑے لوٹے وغیرہ آپس مین
فرق والے ہونے سے کارج روپ ہین۔ اور جو کارج ہوتا ہے وہ اپنے اُپادان کارن
یعنے مادہ سے جدا نہین ہوتا۔ اس لیے گھڑے وغیرہ کارج اپنے مٹی وغیرہ کارنون
سے علحدہ نہین ہین۔ ای شوئیت کیتو زر لوہا مٹی یہ تینون آتش جل زمین روپ ہین۔
کیونکہ زر آتش کا کارج ہونے سے اگنی روپ ہے۔ اور لوہا جل کا کارج ہونے سے
جل روپ ہے۔ اور مٹی زمین روپ ہے۔ ای شوئیت کیتو یہ کل جہان اگنی جل زمین روپ ہی
ہے۔ اور جس طرح گھڑے لوٹے وغیرہ آپس مین فرق والے ہونے سے کارج روپ ہین
اسی طرح یہ اگنی جل زمین یہ تینون بھی آپس مین فرق والے ہونے سے کارج روپ
ہین اور کارج اپنے کارن سے علحدہ نہین ہوتا۔ اس لیے اگنی جل زمین یہ تینو بھی
کارج روپ ہوے اپنے کارن پرماتما سے علحدہ ہستی والے نہین ہین۔ اس سے
یہ ثابت ہوا کہ ایک پرماتم دیو ہی ست روپ ہے۔ اور اُس پرماتما کی ہستی سے یہ اگنی
جل زمین روپ کل جہان علحدہ نہین ہے۔ اُسکی ہستی سے اُنھین کی ہستی ہے۔ اور
جس طرح گھڑے لوٹے وغیرہ کارجون مین مٹی بیاپک ہو کر نظر آتی ہے۔ اسی طرح آتم
روپ ستا ہی کل جہان کی اشیا مین انوگت یعنی بیاپک ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور
جس طرح رسّی روپ ادھشٹان کے گیان ہونے کے بعد سانپ روپ ادھیاس دور

ہو جاتا ہے - اسی طرح ادھشٹان روپ آتم ستا کے گیان ہونے کے بعد یہ جہان روپ
ادھیاس دور ہو جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ ادھشٹان روپ ہست آتما کے اگیان سے
جہان نظر آتا ہے - اور اُس آتم سروپ کے گیان سے یہ دوئی جہان دور ہو جاتا ہے - اور
جب تک تت پدارتھ روپ ہستی یعنی ستا کا اپنا آتما روپ کر کے گیان نہیں ہوتا -
تب تک اگیان روپ مایا دور نہیں ہوتی - اور جب تک اگیان روپ مایا دور نہ ہوگی -
تب تک اُس مایا کا کارج یہ جہان بھی دور نہ ہوگا - اور جب یہ ادھکاری شخص گورو شاستر
کے اُپدیش سے اُس پرماتم سروپ ستا کو آتما روپ کر کے جانتا ہے - تب اس ادھکاری
شخص کا اگیان دور ہو جاتا ہے - اور اگیان روپ جو مایا ہے - اُس مایا روپ کارن
کے دور ہونے کے بعد ادھیاس روپ یہ کل کلپت موہوم جہان بھی دور
ہو جاتا ہے - (پھر یہ ادھکاری شخص طالب نجات ادھیاس روپ کلپت
جہان کو نہیں دیکھتا) - اے شوئیت کیتو جس طرح بسبب چشم کے نقص
کے آکاش میں گندھرپ نگر نظر آتا ہے - اسی طرح بسبب مایا روپ
نقص کے آتما میں یہ جہان نظر آتا ہے - اور جس طرح بسبب نیند کے خواب کی حالت
میں ایک ہی خواب کا ناظر یعنی سپن درشٹا گوناگون اشکال ہو کر نظر آتا ہے - گیانی
اگیانی قید نجات وغیرہ - اسی طرح بسبب اگیان یعنی مایا روپ نیند کے یہ آتم دیو
گیانی اگیانی بندھن میں مکت گوناگون روپ ہو کر نظر آتا ہے - ورنہ دراصل وہ آتما بندھن
مکت وغیرہ کل جہان کو ساکھی روپ ہو کر دیکھتا ہے - اس لیے آتما پرم ست یعنی
ہست مطلق سروپ ہے - اور اُس آتما سے علاوہ دیگر کل دیکھنے لائق منظور یعنی درشین
روپ جہان متھیا نیست و نابود ہے - اس باعث سے تم کو ایسا پرماتما سروپ جاننے
لائق ہے - جسکے جاننے سے پھر کچھ باقی جاننے لائق کوئی پدارتھ نہیں رہتا - اے
شوئیت کیتو ایسا پرماتم دیو تم نے غفلت نادانی کے سبب سے پوچھا نہیں - اب
ایسے پرماتم دیو کے پوچھنے کے واسطے پھر اپنے گورو کے پاس جا کر پرماتم دیو کے سروپ
کا حال دریافت کر کے آتم گیان کو حاصل کرو - اے مرید جب باپ اودیالک رشی

فرضی
گوناگون روپ دیکھتا
حقیقت کو نہیں جانتا

مایا کے نقص کے
کارن آتما میں یہ
جہان نظر آتا ہے

نے اس طرح کہا تب شوئیت کیتو اپنے والد سے کہنے لگا۔
شوئیت کیتو بولا۔ اے سوامی جس پرماتم دیو کے گیان سے اس کُل جہان کا گیان ہوجاتا ہے۔ ایسے پرماتما کے سروپ کو ہمارے گورو جانتے نہ تھے۔ اگر وہ واقف ہوتے۔ تب مجھ عزیز شاگرد سے پوشیدہ نہ رکھتے۔ اس لیے آپ ہی مہربانی کرکے اُس پرماتما کے سروپ کا مجکو اُپدیش کریں۔ اے مرید اس طرح شوئیت کیتو کے سخن سُنکر اودیالک رشی کہنے لگا۔
اودیالک بولا۔ اے سوم شوئیت کیتو فرزند جو پرماتم دیو کا سروپ بید کی شرتی نے بیان کیا ہے۔ اور جو سروپ پرماتما کا تم نے پوچھا ہے۔ وہ ہم تم سے کہتے ہیں۔ تم فکر کو دور کرکے سُنو۔ اے سوم جس پرماتما کے گیان سے اس کُل جہان کا گیان ہوجاتا ہے۔ اُس پرماتم سروپ کی وحدانیت یعنی ادویت روپتا کو بیان کرتے ہیں۔ اے سوم یہ جو نام روپ کریا سروپ یعنی اسم صورت فعل سروپ جہان دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ کُل جہان اپنی پیدائش سے پہلے ست روپ تھا یعنی چدانند ست پرماتم روپ ایک واحد تھا۔ اور یہ نام روپ کریا سروپ جہان کچھ نہ تھا۔ وہ یکسان نرگن پرماتم سروپ برہم ہے۔ کہ سجاتی بجاتی سوگت بھید سے علیحدہ ایک ہی واحد برہم روپ تھا۔ آتما کرکے پرماتما کی وحدانیت یعنی ادویت روپتا ثابت ہوئی۔ اب ایسی ستا روپ کارن برہم میں وحدانیت کے ثابت کرنے کے واسطے پہلے اس جہان کی پیدائش اُس ست روپ برہم سے ثابت کرتے ہیں۔ اے سوم وہ ست سروپ برہم در اصل کُل فرق سے علیحدہ اور مایا کے سنبندہ یعنی تعلق سے پاک تھا۔ پھر وہ ست سروپ پرماتما کلیت یعنی فرضی مایا کے سنبندہ کو پاکر یہ ارادہ کیا کہ میں ایک سے بہت ہوجاؤں تب اُس خواہش سے آتش جل زمین یہ تین عناصر پیدا ہوے۔ پھر انھیں تینوں سے استھول سوکھم یعنی کثیف لطیف اجسام کُل جہان پیدا ہوا۔ اے سوم اگنی جل زمین انھیں تینوں کے کُل کارج ہونے سے اس لیے کُل جہان کے کُل پدارتھ انھیں تینوں کے اشکال ہیں۔ اے سوم ست سروپ برہم نے پہلے اگنی کو پیدا کیا۔ پھر

اُس آتش سے جل کو پیدا کیا - پھر جل سے زمین کو پیدا کیا - جس زمین کو شرتی نے ان نام
کرکے بیان کیا ہی - ای سوم وہ اگنی جل زمین یہ تینون جرایج سویتج انڈج ان تینون روپ
ہو کر مقیم ہوتے ہین اس طرح ان تینون عناصر سے کُل جہان پیدا ہوتا ہی - اب اندر کی
پیدایش انھین تینون عناصرون کی بیان کرتے ہین - ای سوم جب یہ جیو پرانی اناج جل
کھاتا ہی - تب اس ان جل کے ہضم ہونے سے یہ تینون عناصر تین تین روپ ہو کر جسم مین
قائم ہوتے ہین یعنی لطیف اوسط کثیف یہ تین تین روپ ہو کر رہتے ہین - اول گو بائی
اندری یہ اگنی کا لطیف حصہ ہی - اور مخ اس اگنی کا اوسط حصہ ہی - اور اگنی کا کثیف حصہ
استخوان ہین - اسی طرح جل کا لطیف حصہ پران ہین - اور جل کا اوسط حصہ خون ہی - اور
کثیف حصہ جل کا پیشاب ہی - اسی طرح زمین روپ ان کا لطیف حصہ من ہی - اور اوسط
حصہ ماس ہی اور کثیف حصہ گندگی ہی - اس طرح گو بائی پران من یہ تینون اگنی جل زمین روپ
ہین - اعتراض - کثیف ان جل وغیرہ سے لطیف من وغیرہ کی پیدایش کس طرح ہو سکتی ہی
جواب - جس طرح دہی یعنی دوغ مین متھنے سے پہلے گھی وغیرہ کچھ نظر نہین آتے - جب
دہی کو متھنا کرتے ہین تب وہ دہی گھی بھنگ چاچھ تین صورت ہو جاتی ہی جس طرح
گھی لطیف چیز دہی سے پیدا ہوتا ہی - اسی طرح یہ تینون عناصر بھی تین تین من ماس گندگی
وغیرہ کی صورت ہو جاتے ہین - اس لیے من ان کا رج ہی -
اسمین کچھ شک نہین - اور جس طرح کا اناج یہ پرانی جیو کھاتا ہی اُسی طرح کا من ہو جاتا ہی -
اگر اناج پاک یعنی حق کے روزگار کا ہوتا ہی - تب من پاک نیک خیال والا ہوتا ہی - اگر اناج
ناپاک یعنی ناحق کے روزگار کا ہوتا ہی تب من ناپاک ہو بدخیال والا ہو جاتا ہی - ای
سوم اس طرح یہ من ان رس روپ ہی - اور اس من کی سولہ کلا ہین - تم پندرہ روز تک
اناج مت کھاؤ - تب اُس شوئیت کیتو نے پندرہ یوم تک بھوجن نہ کھایا - اُسوقت اودیالک
باپ نے شوئیت کیتو سے کہا کہ ہم کو جو تم نے بید پڑھا ہی وہ سناؤ - مگر اُس شوئیت کیتو نے
بہت زور لگایا اُسکو بید پڑھے ہوے یاد نہ آئے - پھر باپ نے کہا کہ جس بدیا کا تم فخر
کرتے تھے وہ بدیا تمھاری کہان گئی - تب وہ شوئیت کیتو شرمندہ ہو کر فخر کو دور کرکے خاموش

ہوگیا - پھر باپ نے کہا - اب تم بھوجن کھاؤ تب شوئیت کیتو نے بھوجن کھایا - اُس وقت
باپ نے کہا اب بید سُناؤ - تب شوئیت کیتو نے بید پڑھکر سُنایا - باپ نے کہا - اے
سوم ہمن کی پندرہ کلا ناش ہوگئی تھی ایک کلا باقی تھی - اناج کے کھانے سے پھر اُسی طرح
کل کلا بڑھ گئی ہین - اے سوم جس طرح من اناج کا کارج ہے - اسی طرح پران جل کا کارج
ہے اس طرح لطیف کثیف کل جہان اگنی جل زمین ان کا کارج ہونے سے اس لیے کل
جہان اگنی جل زمین روپ کارن کا سروپ ہین - اور اسی طرح اگنی جل زمین اُس ست
روپ برہم سے پیدا ہوا ہے اس لیے اُس ست سروپ برہم سے یہ تینون کارج علٰحدہ
نہین ہین - وہ ست سروپ برہم کیسا ہے - کل جہان کا ادھشٹان روپ ہے - اور اُسی کی
ہستی سے یہ کل جہان ہست ہو نظر آتا ہے ورنہ اُس ست روپ پرماتما مین یہ جہان
کچھ ہوا نہین - اے مرید اس طرح تت پدارتھ کا شودھن کرکے اب تونگ پدارتھ کا
شودھن کرتے ہین -

اودیالک بولا - اے شوئیت کیتو اُس پرماتم دیو سے اگنی جل زمین یہ تین عناصر
پیدا ہوے - پھر انھین تینون عناصرون سے لطیف کثیف کل جسم روپ جہان پیدا ہوا - پھر
وہ پرماتم دیو جیو روپ کرکے اس جسم مین پرویش کرکے مقیم ہوا - اور انتش کرن وغیرہ مین
تداتم ادھیاس کے سبب سے جنم مرن وغیرہ دھرم و قید مکتی وغیرہ اپنے مین ماننے لگا - اے
سوم پہلے ہم نے جو من کہا تھا - وہ من ہی بیچ چِدابھاس کے قید نجات کا کارن ہے -

سوال - اس من کو اپنے مین محو کرنے والا کون سا کارن ہے

جواب - اگیان ہی اس من کا کارن ہے - کیونکہ بحالت سکھوپتی اُس من کا اگیان
مین محو ہوجاتا ہے -

اعتراض - اُس اگیان مین کون سا پرمان ہے -

جواب - اپنا انبھو ہر ایک شخص کا پرمان ہے - کیونکہ ہر ایک شخص سکھوپتی سے اُٹھکر
یادگاری کرتا ہے - کہ مین ایسا آنند سے سویا تھا - جو مجکو کچھ خبر نہ تھی - اے سوم یہ بےخبری
جیوون کی اُس کارن روپ اگیان کو جتاتی ہے - اے سوم اس جیو کے تین جسم ہین -

چدابھاس
بدھی مانی ابھاس
پھل ہوے تم ادھیکن ہوکر
مین جیتی ہین جو کہ

استھول سوکھم - کارن - پرنکہ چشمون سے جو یہ جسم نظر آتا ہی - اسکا نام استھول جسم ہی اور
دس حواس و پانچ پران و من و بدھی - یہ سترہ عناصرون کا سوکھم جسم ہی - اور اگیان
روپ کارن جسم ہی - ای سوم سکھوپتی مین کارن شریر ہوتا ہی - اور کل سوکھم استھول جہان
کا سکھوپتی مین محو ہوتا ہی - اور پرتنب روپ جیو اپنے بنب روپ پرماتم دیو سے وہان ابھید
روپ واحد ہوتا ہی - کیسا وہ پرماتم دیو ہی - پرم آنند سروپ ہی اور کل فرقون سے پاک ہی
کل دکھون سے علیحدہ ہی - ایسے پرماتم دیو سروپ مین محو ہوکر یہ جیو بحالت سکھوپتی کل
دکھون سے برکنار ہو جاتا ہی - کیونکہ اپادھی کرکے فرق تھا - مین روپ اپادھی کے محو
ہونے سے یہ جیو وہان برہم سے واحد ہوتا ہی - ای شوئیت کیتو جس ست سروپ پرماتما نے جیو
روپ کرکے جسم مین پرویش کیا ہی - اور جو ست روپ پرماتما اگنی جل وغیرہ کا کارن روپ
کرکے پہلے بیان کیا ہی - اور جو ست بستو کل کا آتما روپ ہی - اور جو ست بستو سوکھم سے
سوکھم و استھول سے استھول ہی - اور جو ست بستو کل جہان کا ادھشٹان روپ ہی - وہی
ست سروپ پرماتم دیو تمہارا آتما روپ تم سے علیحدہ نہین ہی - وہی پرماتم دیو تم ہی ہو -
یہ جسم وغیرہ سنگھات یعنی مجمع تیرا سروپ نہین ہی - اس سے علیحدہ تم برہم روپ ہو -
اور جو آتما بدھی وغیرہ کا ساکھی کل کا روشن کنندہ سوینگ پرکاش سروپ ہی - ایسا
آتم دیو تمہارا اصل سروپ ہی - وہ تمہارا آتما نہ کرتا ہی نہ بھوگتا ہی - کل اناتم دھرمون سے
برکنار پاک تمہارا آتما اصل سروپ ہی - تو ہی شوئیت کیتو - ای شوئیت کیتو جو سکھوپتی
اوستھا مین ست روپ پرماتما کہا ہی - وہی پرماتما کل جہان اگیان سے علیحدہ ست
سروپ ہی - اور وہی پرماتما جاگرت سپن سکھوپت سے علیحدہ ساکھی روپ ہی - اس لیے
ای شوئیت کیتو ست سروپ پرماتما تم ہو - اسی پرماتما کے شرون سے کل جہان کا شرون
ہو جاتا ہی - اور اسی کے منن سے سب کا منن ہو جاتا ہی - اور اسی پرماتما کے گیان سے
سب کا گیان ہوتا ہی - اسی کو تم اپنا روپ جانو - ای مرید اس طرح اودیالک باپ کے
سخن سنکر اپنے شک کے معلوم کرانیوالے آٹھ سوال کرنے لگا - اور اسکا والد بھی انھین
سوالون کے سلسلہ وار جواب آگے دے گا - اب شوئیت کیتو آٹھ سوال کرنے لگا شوئیت کیتو

بولا سوال اول - ای سوامی بحالت سکھوپتی جب ست بستو کو یہ جیو پراپت ہوتا ہی -
اور وہان ست بستو کو نہین جانتا اس طرح سکھوپتی مین ست بستو کے پراپت ہونے
پر بھی اُس بستو کو نہین جانتا اسمین کوئی تمثیل کہنی واجب ہی جس سے میرا شک دور ہو -

سوال دوم - ای سوامی یہ جیو سکھوپتی مین ست بستو کو پراپت ہوتا ہی - جس طرح
کوئی شخص گھر سے اُٹھکر باہر آتا ہی - تب یہ شخص کہتا ہی کہ مین گھر سے اُٹھکر آیا ہون اسی
طرح یہ جیو جب سکھوپتی سے اُٹھکر جاگرت مین آتا ہی - تب مین ست سے اُٹھکر آیا ہون -
ایسا بچار کس وجہ سے نہین ہوتا - اسمین کوئی تمثیل کہنی چاہیے -

سوال سوم - ای سوامی جس طرح کُل ندیان یعنی دریا سمندر مین پراپت ہوکر ناش
ہوجاتی ہین پھر ظاہر نہین ہوتی - اسی طرح سکھوپتی مین محو ہوکر یہ جیو جب ناش ہوگیا
تب ست برھم کی پراپتی کسکو ہوگی - اسمین کوئی تمثیل کہنی واجب ہی -

سوال چہارم - ای سوامی یہ آتما بالکل سوکھم یعنی لطیف ہی تب استھول جہان کا آدھار
کس طرح ہوگا - اسمین کوئی تمثیل کہنی واجب ہی -

سوال پنجم - ای سوامی ادھکاری طالبان نجات کو یہ آتم دیو شردھا سے پراپت
ہوتا ہی - جب اسکو آتما کا گیان نہین ہی - تب نامعلوم آتما مین شردھا کس طرح پیدا
ہوسکتی ہی - اسمین کوئی تمثیل کہنی واجب ہی -

سوال ششم - جو چیز اندریون کرکے جاننے مین آجاوے وہ چیز اندریون سے معلوم
ہوسکتی ہی - مگر وہ آتما کسی اندری سے جانا نہین جاتا - ایسا آتما کس تجویز سے جانا
جاتا ہی - اسمین کوئی تمثیل کہنی واجب ہی -

سوال ہفتم - ای سوامی جس طرح بوقت مرنے کے اگیانی جیوون کی اندریان
وغیرہ سوکھم ہوکر رہتی ہین - بعد ازان مرنے کے پھر اگیانی جنم پاتے ہین - اسی طرح
گیانی کے اندری وغیرہ بھی بوقت مرنے کے سوکھم ہوکر رہتے ہین - تب اُس گیانی کو کس
باعث سے جنم نہین ہوتا - اسمین کوئی تمثیل کہنی واجب ہی -

سوال ہشتم - ای سوامی جس طرح بوقت مرنے کے گیانی کی اندریان وغیرہ بالکل

قطعی محو ہو جاتی ہین - اسی طرح اگیانی کے اندری وغیرہ بالکل قطعی محو کیون نہین ہو جاتین
اسمین کوئی تمثیل دینی واجب ہی - ای مرید اس طرح جب شوئیت کیتو نے اٹھ سوال
کیے تب اودیالک رشی شنکر انھین کے بہ سلسلہ وار جواب دینے لگا - اودیالک بولا -

جواب اول - ای سوم شوئیت کیتو جس طرح مگس یعنے مکھیان انب انار وغیرہ
کے رس کو لے کر شہد یعنی مکھی بناتی ہین - تب وہ کل رس یکتائی کو پاکر پہر آپ کو نہین
جانتے کہ ہم فلان درخت کے پہل کے رس ہین - اسی طرح یہ جیو سکھوپتی مین ست پرماتما
بستو سے واحد ہو کے آپ کو نہین جان سکتے -

جواب دوم - ای سوم جس طرح گنگا وغیرہ ندیان سمندر کو پراپت ہو کر پہر بذریعہ
بادلون کے بارش روپ کر کے سمندر سے باہر آکر ہم ندیان یعنی دریا سمندر سے باہر آئے
ہین اس طرح وہ دریا نہین جانتے - اسی طرح یہ جیو سکھوپتی سے اٹھکر ہم ست برہم سے
آئے ہین - ایسا نہین جانتے -

جواب سوم - ای سوم جس جس جاتی والے جیو سکھوپتی کو پراپت ہوتے ہین -
اُسی اُسی جاتی والے جیو سکھوپتی سے اٹھ کر جاگرت کو پراپت ہوتے ہین - اگر ان کا
ناش ہو جاتا تب سکھوپتی مین ست کو روزمرہ پراپت ہو کر پہر روزمرہ وہان سے
نہ اٹھتے - اور اگر ناش ہو جاتے تب کوئی دوسرا جیو جسم مین داخل ہو کر جسم کو اٹھاتا
یا جسم کا ناش ہو جاتا - جس طرح درخت مین جیو جس شاخ کو ترک کرتا ہی - وہ شاخ
خشک ہو جاتی ہی - اسی طرح جیو کے ناش و ترک کرنے سے جسم فوت ہوا خشک
ہو جاتا ہی - اور ہمیشہ قائم جیو کا ناش بہی نہین ہو سکتا - کیونکہ جیو لازوال ہی - اس
لیے جیو کو بناشی ہونے سے ادھکاری جیو کو نجات حاصل ہو سکتی ہے -

جواب چہارم - ای سوم جس طرح بٹ یعنی بوہر درخت کا تخم نہایت سوکھم
ہوتا ہی - اور بڑے استہول درخت کا آدھار ہوتا ہی - اگر تخم مین بٹ کا درخت
اپنی پیدایش سے پہلے نہ ہوتا تب اُس سے پیدا بہی نہ ہوتا - جس طرح بٹ کے
درخت کا سوکھم تخم باریک ہوا بہی بڑے درخت کا آدھار ہی - اسی طرح جان کے

سوکھم سنسکار سے منتشل ہوتا ہی - اُس مایا اوپادھی والا یہ پرماتم دیو سوکھم ہوا ہی جہان
کی پیدائش وغیرہ کل جہان کا آدھار ہوتا ہی -

جواب پنجم - ہی سوم اس کل جہان کا اُپادان کارن روپ جو پرماتم دیو ہی - اگرچہ
پرتکھ وغیرہ پرمانون سے نہین جانا جاتا - مگر تاہم گوروشاستر کے سخنون پر اعتبار روپ
اعتقاد وسردھا سے جانا جاتا ہی - اور جس طرح جل مین نمک ڈالا ہوا وہ چشم حواس سے
نظر نہین آتا - مگر زبان یعنی رسنا اندری سے معلوم ہو سکتا ہی - اسی طرح یہ آتم دیو کل
جہان مین اگرچہ پرتکھ ظاہر ہی - مگر تاہم گوروشاستر کے سخنون پر اعتبار روپ اعتقاد
سے بنا کوئی شخص جان نہین سکتا - صرف ایک گوروشاستر پر شردھا والا شخص تت
تونگ پدارتھ کے شودھن کرکے اس آنند سروپ چیتن آتما کو ساکھیات کار کرتا ہی -

جواب ششم - ای سوم اگرچہ ظاہری اندری وغیرہ تجویزات سے آتما ساکھیات کار
نہین ہو سکتا - مگر تاہم برہم گیانی گورو کے اُپدیش روپ تجویز سے اصل آتما کا ساکھیات
کار ہو جاتا ہی - جس طرح گاندھار یعنی قندھار دیش کے باشندہ شخص کو چور اُٹھا کر ویران
جنگل مین لے آکر اُسکے دونون چشم باندھ کر چھوڑ جاوین - تب وہ قندھار دیش کی پراپتی
کے واسطے روتا ہوا - اور جسکو قندھار دیش سے چور لے آئے ہین - ایسے پکارتا ہو اُسی
رحم دل مسافر نے اُسکو دیکھا پھر اُسکے نزدیک آکر اُسکے دونون چشم کھول کر کہا کہ یہ راستہ
قندھار دیش کا ہی - تم اس راستہ سے آئے ہو - اب اسی طرف تم چلے جاؤ اپنے قندھار
دیش مین تم پہونچ جاؤگے - تب وہ شخص اُسکے سخن سُنکر نہایت خوش ہوا - اور
اُس کے سخنون پر اعتبار کرکے اپنے قندھار دیش کو روانہ ہوکر پہونچ گیا - اسی طرح
گوروشاستر کے سخن سے یہ ادھکاری شخص اپنے آتما روپ دیش
کو پراپت ہو جاتا ہی - مطلب یہ ہی کہ اس ادھکاری کو شہوت غصہ وغیرہ چورون نے
اپنے آتما روپ دیش سے لے آکر جہان روپ ویران جنگل مین پراپت کرکے اودیا کی روپ
چشمون کو اگیان روپ پلستر بندھن سے پختہ باندھ کر چھوڑ دیا ہے - اُس سے یہ جیو جہان
مین نہایت دُکھی پڑا ہوتا ہی - تب برہم گیانی رحم دل گورو نے مہا واک روپ ہاتھون

سے ساکھی روپ چیتنم کو اگیان روپ بندھن اُسکا کھول دیتا ہی - اُسوقت اگیان
آورن سے بنا یہ ادھکاری شخص اپنے واحد ذات آتم روپ دیش کو پراپت ہو جاتا ہی -
یہ برھم گیانی گورو کا اُپدیش اس آنانند سروپ کی پراپتی کی عمدہ تجویز ہی -

جواب ہفتم - اے سوم بوقت مرنے کے گویائی وغیرہ حواس اس سروپ سے یعنے
اصل سے اگیانی کے محو نہین ہوتے - صرف برتی روپ کرکے محو ہوتے ہین - اور
برھم گیانی کے گویائی وغیرہ حواس آتش کرن برھم گیان کے پرتاپ یعنی اقبال
کرکے سروپ یعنی اصل سے محو ہو جاتے ہین - اس لیے وہ گیانی مانند اگیانی کے پھر
جنم کو نہین پاتا - باقی مرنے کا احوال دونون کا برابر ہی - مگر گیانی کے پران کہین باہر
نہین جاتے - اُسی جسم کے اندر ہی محو ہو جاتے ہین - اور اگیانی بسبب اگیان کے
جنم مرن وغیرہ کو پاتا رہتا ہی -

جواب ہشتم - اے سوم گیانی اگیانی کا مرنا برابر ہی - مگر اگیانی جنم کو پاتا ہی - اور
گیانی پھر جنم کو نہین پاتا ہی - کیونکہ گیانی ست سروپ آتما کو جانتا ہی - اور اگیانی
متھیا تینون اجسام کو آتم روپ کرکے جانتا ہی - اس لیے وہ اگیانی جنم کو پاتا ہی -
کیونکہ اس لوک مین بھی سچ کے مطلب خیال والا ہو یعنی راست گو ہو - اگر اُسپر کوئی
جھوٹی تہمت لگ جاوے - مگر اُس راست گو پر اثر نہین کرتی - اور جو شخص جھوٹ
کی نیت والا ہو - اُسپر جھوٹی تہمت کا اثر پڑ سکتا ہی - جس طرح چور کو و نیک سادھو کو
سپاہی پکڑکر راجہ کے پاس لے جاکر حاضر کرتے ہین - مگر وہ دونون کہتے ہین کہ ہم چور
نہین ہین - تب اُنکی آزمایش کے واسطے لوہے کا تپا یا گرم نہایت کیا ہوا ایک وٹا
اُنکے ہاتھ پر رکھتے ہین - چور کا ہاتھ اُسی وقت جل جاتا ہی - اور ساھو کا بسبب راستی کے
ہاتھ اُسکا نہین جلتا - اس لیے سادھو کو چھوڑ دیتے ہین اور چور کو سزا دیتے ہین - یہ
آزمایش پہلے زمانہ مین ہوا کرتی تھی - اسی طرح گیانی ست آتم یادی آتما کو اپنا اصل
سروپ جسم وغیرہ سے علیحدہ یقین کرکے جنم وغیرہ دکھون سے چھوٹ جاتا ہی -
اگیانی متھیا جھوٹے تینون شریرون کو آتما روپ جانتا ہی - اس لیے وہ جھوٹے یقین

سے جنم مرن دکھوں کو پراپت ہوتا ہی۔

اے مرید اس طرح اودیالک باپ نے اپنے فرزند شوئیت کیتو کو تتوسسی شوئیت کیتو اس طرح نو دفعہ اُپدیش کرتا رہا تب شوئیت کیتو اپنے باپ کے اُپدیش کو سُنکر شنک اعتراض سے مبرا ہوکر دفعہ نہم کے اُپدیش مین پہلے بیان کیے ہوے آتما کے سروپ کا ساکھیات کار کیا۔ تتوسسی مہاواک کے ارتھ یہ ہین۔ کہ اس مہاواک مین تین پد یعنے لفظ ہین۔ تت پد۔ توم پد۔ اسی پد۔ یہ تین پد ہین۔ تت بمعنی وہ برہم روپ ایشور اور توم بمعنی تم جیو۔ اسی بمعنے ہین۔ یعنی وہ برہم روپ ایشور تم ہو۔ یہ شکتی برتی سے ارتھ کیا۔ مگر یہ برخلاف سخن ہی۔ کیونکہ سربگ پر دکھ ایشور کی الپگ پر تکھ روپ جیو سے یکتائی کیسے ہوسکتی ہی۔ اس لیے بھاگ تیاگ لکھنا سے یکتائی ہوسکتی ہی۔ اُسکا اب مفصل طور پر بیان کرتے ہین۔ کہ پد یعنی لفظ کا جو اپنے معنی سے تعلق یعنی سنبندھ اسکا نام ورتی ہی۔ وہ ورتی دو طرح کی ہی۔ ایک شکتی ورتی ہی۔ دوم لکھنا ورتی ہی جس پد کے سُننے سے اُس پد کے معنی کی شناس ہو جاوے۔ اسکا نام شکتی ورتی ہی۔ یعنی لفظ مین جو معنی کے شناس کی طاقت ہی۔ اُسکا نام شکتی ورتی ہی۔ جس طرح سبو لفظ کے سُننے سے گول شکل گھڑے کی شناس ہو جاتی ہی۔ یہ شکتی ورتی ہی۔ جس جگہ شکتی ورتی سے مطلب حاصل نہ ہو۔ وہان لکھنا کرنی پڑتی ہی۔ اور شکتی ورتی سے جو ارتھ جانا جاوے اسکا نام واچ ہی اور شکب بھی اُسی کو کہتے ہین۔ یہان شک سنبندھی کا نام لکھنا ہی۔ وہ لکھنا تین قسم کی ہی۔ ایک جہتی۔ دوم اجہتی۔ سوم جہتا جہت بھاگ تیاگ لکھنا ہی۔ جس جگہ واچ کو چھوڑکر واچ سنبندھی مین جو لکھنا ہو اُسکا نام جہتی لکھنا ہی۔ جس طرح کہا گنگا مین گانون ہی۔ اس جگہ گنگا پد کا ارتھ جو دریا کا چلتا پرواہ اُسمین گانون ہی۔ یہ شکتی ورتی سے ارتھ کیا ہوا درست نہین ہی۔ کیونکہ اگر دریا کے پرواہ مین گانون ہو تب کیسے قائم ہو سکے گا۔ اس لیے گنگا پد کے ارتھ پرواہ کو چھوڑکر اُسکے کنارے پر گانون ہی یہ جہتی لکھنا سے ارتھ معلوم ہوا۔ اب اجہتی لکھنا کا سروپ بیان کرتے ہین۔ جو پد اپنے لکھو ارتھ کو اختیار کرکے اُس سے زیادہ الکھو کا اختیار کرنا اسکا نام اجہتی لکھنا ہی۔ جو ارتھ لکھنا

سے جانا جاوے اُسکا نام لکھنا ہی - اور جس طرح کہا کہ لعل دوڑتا جاتا ہی - یہان لعل پد کا ارتھ
جو لعل یعنے سُرخ رنگ گن ہی اسمین دوڑنا نہین ہوسکتا - اس لیے سُرخ رنگ والا گھوڑا
دوڑتا جاتا ہی - یہ ارتھ اجہتی لکھنا سے معلوم ہوا - اب بھاگ تیاگ لکھنا کا سروپ بیان
کرتے ہین - ایک حصہ کو دور کرکے دوسرے حصہ مین لکھنا کرنے کا نام بھاگ تیاگ لکھنا ہی
جس طرح ایک شخص کو کانشی دیش مین موسم سرما مین بستر پہنے ہوے دیکھا - پھر اُسی کو
امرت سر دیش مین موسم گرما کے وقت خاک سے آلودہ برہنا دیکھا - اب یہان کانشی
دیش و موسم سرما وغیرہ کو ترک کرکے اور امرت سر دیش و موسم گرما وغیرہ کو ترک
کرکے باقی جسم اُس جگہ اور اس جگہ کا ایک ہی - یہ بھاگ تیاگ لکھنا ہی - اب مہانواک
مین بمع سرگیتا وغیرہ اوصاف کے مایا سے مشتمل چیتن روپ ایشور یہ تت پد کا واچ
ہی - اور بمع الپگیتا وغیرہ اوصاف کے اودیا سے مشتمل چیتن روپ جیو یہ تونگ پد کا
واچ ہی اس مہانواک مین جہتی اور اجہتی لکھنا تو ناممکن ہی باقی بھاگ تیاگ لکھنا ہوسکتی ہی بمع سرگیتا وغیرہ
اوصاف کے مایا حصہ کو تت پد ارتھ ایشور مین سے دور کرکے اور بمع الپگیتا وغیرہ اوصاف کو اودیا حصہ کو دور کرکے
باقی ست چیت آنند لکھ حصہ دونون کا واحد ہونے سے اس لیے دونون کی یکتائی ہی -
واچ یعنے صفاتی لکھ یعنے ذات - اے مرید تو مسی مہانواک مین تت پد - تونگ پد -
اسی پد یہ تین پد ہین - تت یعنی وہ کل جہان کا ادھشٹان نرآبادھک چیتن روپ
برہم - اور تونگ یعنے تم جسم حواس وغیرہ سے علیحدہ ساکھی پاک آتما اور اسی یعنے
ہین - یعنی تم جسم وغیرہ سے علیحدہ ساکھی آتما پاک برہم سے واحد روپ ہین - اے مرید
اس طرح وہ شوئیت کیتو آتم گیان کو حاصل کرکے کوئی روز گھر مین رہے بعد ازان پرم
بیراگ کو پراپت ہوکر مانند اپنے والد کے پرم ہنس سنیاس کو اختیار کیا - اے مرید وہ
ست روپ آتما سکھ روپ ہی - ایسا اُپدیش اودیالک نے شوئیت کیتو کو [illegible] کیا تھا
اور نارد منی کو بلا پوچھے ست روپ آتما کو سکھ روپ کرکے نارد منی کے سوال سے خوش
ہوکر سنت کمار جو نے جو بیان کیا ہی - اے مرید تم نے شوئیت کیتو کے گیان کا باعث
پوچھا تھا وہ ہم نے تم سے باعث بیان کردیا ہی کہ اودیالک رشی اپنے والد سے کے

ساکھی رشدہ آتما

اُپدیش سے گیان کو پراپت ہوا ہی - اے مرید یہ شویت کیتو کی حکایت ہم نے تم سے بیان کی - اب آگے کس بات کے سُننے کی تمہاری خواہش ہی - وہ ہم سے ظاہر کرو -

	دوہا	

ادھیاے دوازدہم یہ شویت کیتو اودیالک سنباد	ہر پرکاش یہ ختم شد سنو پڑھو تم شاد

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ششم میں سے اودیالک رشی کا اُپدیش شویت کیتو کا بیان ادھیاے دوازدہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

	اوم شری پرماتمانے نمہ	
	ادھیاے سیزدہم	

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے سیزدہم در بیان سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہفتم میں سے سنت کمار کا اُپدیش ناردمنی کو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

	دوہا	

سنو ادھیاے سیزدہم میں نارد کو اُپدیش	سنت کمار کرے گا کہے ہر پرکاش درویش

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے دوازدہم میں سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ششم کے ارتھو کا بیان کیا تھا - اب اس ادھیاے سیزدہم میں اُسی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہفتم کے ارتھو کا بیان ہوگا - اس طرح مرید مرشد صاحب سے اپنے آتما کی برھم روپتا سُنکر پھر سوال کرنے کی آرزو رکھکر کہنے لگا -

مرید بولا - اے مرشد صاحب آپ نے اس آتم پوران کے ادھیاے اول میں سنکادک وبامدیو وغیرہ ادھکاریوں کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی ایتری اُپنکھد کے ارتھو کا اُپدیش بیان کیا تھا - اور ادھیاے دوم میں اندر وپرتردن کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھو کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے سوم میں راجہ اجات شترو وبالاکی کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ادھیاے چہارم کے ارتھو کا بیان کیا تھا -

اور اس آتم پوران کے ادھیاے چہارم مین ددھینگ اتھربن رشی و اندر و اشنی کمارون کی گفتگو اُپدیش سے یجربید کی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے پنجم مین یاگولک و آشل وغیرہ براہمنون کے مباحثہ اُپدیش سے یجربید کی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے ششم مین راجہ جنک و یاگولک کی گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے ہفتم مین یاگولک و میتری عورت کے گفتگو اُپدیش سے پھر اُسی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ و یاگولک کانڈ کے ارتھ کا اُپدیش کیا تھا۔ اور ادھیاے ہشتم مین شوتیاشتر رشی و سنیاسیون کی گفتگو اُپدیش سے یجربید کی شوتیاشتر اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے نہم مین نچکیتا و یم راج کی گفتگو اُپدیش سے یجربید کی کٹھ و لی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے دہم مین برن رشی و بھرگو رشی کی گفتگو اُپدیش سے یجربید کی تیتریک اُپنکھد و نارائینی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیاے یازدہم مین چار بیدون کی جاوال وغیرہ بارہ اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور اس آتم پوران کے ادھیاے دوازدہم مین شوئیت کیتو و اودیالک رشی کی گفتگو اُپدیش سے آپ نے سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ششم کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور گوناگون کی برہم بدیا انھین مین آپ نے بیان کی تھی۔ اور ادھیاے دوازدہم کے اخیر مین آپ نے یہ کہا تھا کہ اودیالک نے بلا پوچھے شوئیت کیتو فرزند کو آتما کی سکھ روپتا اُپدیش نہین کی۔ اور سنت کمار نے بلا پوچھے برہم کی سکھ روپتا ناردمنی کو اُپدیش کی ہے۔ اے مرشد صاحب جو برہم بدیا سنت کمار نے ناردمنی کو اُپدیش کی ہے۔ وہ برہم بدیا براہ مہربانی ہم کو سُناؤ۔ اس طرح شردھا والے معتقد مرید کے سخن سُنکر مرشد صاحب کہنے لگے۔

مرشد بولا۔ اے مرید جو برہم بدیا سنت کمار نے ناردمنی کو اُپدیش کی ہے۔ وہ مین تم کو سُناتا ہون تم یک سو دل ہو کر سُنو۔ اے مرید ایک دفعہ جہان کے تاپون سے گھبرایا ہوا ناردمنی گوشہ مین نشیم سنت کمار کے پاس آکر اس طرح کہنے لگا۔

نارد بولا - ای سوامی جو برھم اس کل جہان کا ادھشٹان ہی - اور سب سے بڑا ہی - اور جس برھم کے گیان سے یہ گیانی شخص کرتا بھوگتا وغیرہ ادھیاس غم فکر سے برکنار ہو جاتا ہی کر آپ اُس برھم کے سروپ کو اچھی طرح سے جانتے ہین - ای سوامی جو برھم گیان غم فکر وغیرہ کے دور کرنے کا باعث ہی - وہ برھم گیان مجھ شاگرد کو مہربانی کرکے اُپدیش کرین - ای مرید اس طرح نارد منی کے سخن سُنکر بھگوان سنت کمار ہنستا ہوا نارد سے کہنے لگا -

سنت کمار بولے - ای نارد تم سربگ روپ کرکے کل لوگون مین مشہور ہو - اس لیے جو بدیا تم کو آتی ہی پہلے وہ سب ہمارے آگے ظاہر کرو - اُسکو سُنکر بعد ازان برھم گیان کا اُپدیش ہم تم کو کرینگے - ای مرید اس طرح سنت کمار کے سخن سُنکر نارد منی ڈنڈوت پرنام سنت کمار کو کرکے اپنی کل بدیا پڑھی ہوئی سنت کمار کے آگے کہنے لگا - ای سوامی منتر بھاگ و براہمن انھین دو حصہ کو پراپت ہوے جو رگ یجر سام اتھربن یہ چار بید ہین - یہ بھی مین نے اپنے والد برھما جیو سے پڑھے ہین - اور اچھی طرح سے انھین کے ارتھ کو بھی مین جانتا ہون - اور اُنھین چار بیدون مین سے جو سخن رشیون منیون کے سنبواد گفتگو کتھا پرسنگ کو بیان کرنے والے ہین اُنکا نام اتھاس ہی اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور انھین بیدون مین سے جو سخن جہان کی پیدایش پرورش فنا وغیرہ کے بیان کرنے والے ہین اُنکا نام پوران ہی - اُسکو بھی مین جانتا ہون - اور غلطی صحیح کے معلوم کرانے والا جو بیاکرن ہی - اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور شرادھ وغیرہ کے طریقہ بتانے والا جو پتر شاستر ہی اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور گنت شاستر کو و اُتپات جو دان کو بیان کرنے والے شاستر کو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور زمین مین گڑی ہوئی جو دولت وغیرہ اشیا کے جتانے والا جو ندھی شاستر ہی - اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور منطق جو تنیک شاستر ہی - اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون اور بید مین جو سوال جواب روپ حصہ ہی - اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور نیتی شاستر کو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور نرکت و دیو بدیا کو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور سکھیا کلپ جو دونون بید

کے انگ ہین - انکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور ہم شسترت وغیرہ گرنتھون کے آیوربید وغیرہ ویدک بدیا کو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور شانتی و پشٹی کرنیوالے منترون کو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور کہتر بدیا روپ جو دہنربید ہی - اُسکو بھی مین اچھی طرح سے جانتا ہون - اور گرڑ بدیا وگندھرپ بید بدیا ان کُل بدیاؤن کو مین اچھی طرح جانتا ہون - مگر اُن بیدون کے مطلب کا بشے روپ جو واحد برہم کا گیان نجات کا سادھن ہی - اُسکو مین نہین جانتا - اگرچہ مین بیدون کے ارتھ اچھی طرح سے جانتا ہون مگر اُنکا مطلب روپ جو ادویت آتما ہی اُسکو مین نہین جانتا - ای سوامی آتم گیانی شخص ہمیشہ کارج کے کُل غم فکر سے برکنار ہو جاتا ہی - ای سوامی دیگر کُل اگیانی لوگ بے علم شخص تین تاپون سے دُکھی ہین اور مین کُل بدیا علمونکا عالم شخص سات تاپون کر کے دُکھی ہون وہ تین تاپ یہ ہین ایک ادھیاتم تاپ - دوم ادھی بھوتک تاپ سوم ادھی دیوک تاپ - یہ تین تاپ ہین - جسم من وغیرہ مین بیماری وغم فکر وغیرہ دُکھ یہ ادھیاتم تاپ ہی - اور جو رسانپ وغیرہ سے جو دُکھ ہوتا ہی - وہ ادھی بھوتک تاپ ہی - اور دھوپ سردی گرمیون کر کے جو دُکھ ہوتا ہی - وہ ادھی دیوک تاپ ہی - یہ تین تاپ کُل اگیانی بے علم شخصون کو ہوتے ہین - اور مجکو علم کے پڑھنے سے چار تاپ زیادہ لگے ہوے ہین - وہ یہ ہین - ایک بدیا کے ہمیشہ استعمال ابھیاس کا دُکھ - دوم گرنتھون کے بھول جانے کا دُکھ سوم اپنے سے کم علم والے کو دیکھ کر فخر خودنمائی وغیرہ کا دُکھ - چہارم آپ سے زیادہ عالم بدیا والے کو دیکھنے سے غیرت وغیرہ کا دُکھ - یہ چار تاپ آتم گیان سے محروم جو بدیا پڑھے ہوے ہین - اُنکو دیگر اگیانی بے علمون سے زیادہ ہوتے ہین - ای سوامی مین بے وقوف ان سات تاپون سے روزمرہ ہمیشہ نہایت دُکھی ہون - اس لیئے غم کے سمندر مین ڈوبے ہوے مجھ عاجز بے کس کو اس غم کے سمندر سے پار کرو - ای مرید اس طرح ہم عاجزی کے نارد منی کے سخن سُنکر سنت کمار استھول ارندھتی نیاے کر کے آتما کے اصل سروپ کے جتانے کے لیے اس طرح نارد سے کہنے لگے -

سنت کمار بولے - ای نارد جو یہ کُل بدیا تم نے پڑھکر جانی ہی - وہ کُل شبد روپ ہی ہی شبد یعنی نام - اس نام سے کُل پرشنا کالین وغیرہ ہو اثابت ہوتا ہی - اس لیے

کل اشیاء روپ جو نام یعنی شبد ہی - اس نام سروپ شبد کو تم برہم روپ کرکے تصور کرو -
اے نارد تمہارا دل دوئی کے خیالات سے بے قرار ہو رہا ہی - جب تم پہلے ابھیاس یعنے
استعمال کیے ہوئے نام سروپ شبد مین برہم بھاونا کرو گے - تب تمہارا من سالمیات برہم
کے جاننے مین لائق ادھکاری ہوگا - اے نارد اس جہان مین جو اشخاص کل شبد روپ
نام مین برہم روپ کرکے اُپاسنا کرتا ہی - اسکو نام سنبدھی کل جہان مین خود مختاری
روپ نتیجہ حاصل ہوتا ہی -

نارد بولا - اے سوامی اس شبد روپ نام مین برہم بھاونا کرنے سے غم وغیرہ دور نہین
ہوتے - اس نام سے جو چیز زیادہ ہو وہ ہم سے کہو -

سنت کمار بولا - اے نارد شبد صرف واک اندری یعنی گویائی حواس سے معلوم ہوتا ہی
اس لیے واک اندری زیادہ ہونے سے اُسکو برہم روپ جان کر اُپاسنا کرو -

واک اندری حرکت

نارد بولا - اے سوامی اس سے جو زیادہ ہو وہ ہم سے کہو -

سنت کمار بولا - اے نارد جس خواہش یعنی اچھا روپ من سے متحرک ہوا یہ گویائی حواس
اپنا کاروبار کام کرتی ہی - یعنی منصبی کام کرتی ہی - وہ اچھا روپ من برہم روپ ہی -

نارد بولا - اے سوامی اس سے زیادہ جو کارن روپ ہو - وہ ہم سے کہو -

سنت کمار بولا - اے نارد اس سے زیادہ سنکلپ ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ انوسندھان روپ چت ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ نشچے گیان روپ بگیان ہی -

بدھی

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ بل ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ زمین روپ اناج ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ بارش روپ جل ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ اگنی روپ تیج ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ تیج کا آشرا روپ آکاش ہی -

سوال - اس سے زیادہ کہو - جواب - اس سے زیادہ سمرن ہی -

سوال۔ اس سے زیادہ کیو۔ جواب۔ اس سے زیادہ آشا یعنے کامنا ہی۔

اے مرید نارد کو۔ نمبر۱۔ واک۔ نمبر۲۔ من۔ نمبر۳۔ سنکلپ۔ نمبر۴۔ چت۔ نمبر۵۔ دھیان نمبر۶۔ بگیان۔ نمبر۷۔ بل۔ نمبر۸۔ ان۔ نمبر۹۔ جل۔ نمبر۱۰۔ تیج۔ نمبر۱۱۔ آکاش۔ نمبر۱۲۔ سمرن۔ نمبر۱۳۔ آشا۔ یہ تیرہ ایک دوسرے سے زیادہ کرکے بیان کیے۔ مطلب یہ تھا کہ جس قدر تم نے بدیا پڑھی ہی۔ وہ شبد روپ نام ہی ہی۔ اور وہ شبد روپ نام ایک واک اندری سے ثابت یعنی معلوم ہوتا ہی۔ اس لیے شبد کا واک اندری کارن ہے۔ اور اسی طرح آگے آگے کارن کے کہے ہوے پچھلے پچھلے سب کارج روپ ہین۔ اب پھر نارد جی کہنے لگا نارد من بولا۔ اے سوامی اس آشا روپ کامنا سے زیادہ کونسا ہی۔

سنت کمار بولا۔ اے نارد اس سے زیادہ پران ہی۔ اے مرید اس طرح سنکر اس پران روپ آتما سے زیادہ پوچھنے مین نارد جی ناطاقت ہوکر خاموش ہوگیا۔ کیونکہ جیسا سمان یعنی وہ جو معمولی طور سے گیان ہوتا ہی۔ بعد ازان اُسکے زیادہ کا علم ہوتا ہی جس طرح سبو ہی۔ اس طرح معمولی علم جسکو ہوتا ہی بعد ازان سیاہ سفید جل کا بھرنا وغیرہ اُسکا زیادہ علم ہوسکتا ہی جسکو پہلے سبو کا وہ بھی علم نہین ہی۔ تب اُسکا زیادہ علم کیسے ہوسکتا ہی اور جس طرح یہ براہمن ہی۔ اس طرح کا معمولی گیان پہلے جب ہوتا ہی تب بعد ازان کونسا براہمن ہی۔ اس طرح دریافت کرنے سے گورا ست وغیرہ جاتی کا زیادہ علم ہوسکتا ہی۔ اور پران سے زیادہ جو آتما من بانی یعنے دل عقل گویائی سے نہین جانا جاتا اُس کے پوچھنے مین نارد ناطاقت ہوکر سوال کرنے سے خاموش ہوگیا۔ اے مرید اس طرح نارد کو خاموش ہوا دیکھکر رحم دل سنت کمار اُس پران سے پرے اصل چیز کا اُپدیش کرنے لگا۔

سنت کمار بولا۔ اے نارد پران سے پرے ست بستو ہی۔ اور جو پہلے پرم برہم جہان کا کارن روپ کرکے بیان کیا ہی۔ اور جو پرم برہم شبد روپ نام سے لیکر پران تک روپ کرکے کہا ہی۔ وہی پرم برہم ہی۔ اس ست شبد کا ارتھ ہی۔ وہی پران سے پرے ست بستو تم کو جاننے لائق ہی۔ اس ست بستو کے بچارے نا تم نے آپ کو کرت

کرت یعنے کامل تصور ست کرو - ای مرید اس طرح سنت کمار کے سخن سُنکر نارد جی کہنے لگا
نارد بولا - ای سوامی اس ست بستو کے جاننے کی خواہش ہی آپ مہربانی کر کے اُس ست بستو کا اُپدیش کرین - ای
مرید جسطرح ست بستو کے جگیاسا آرزو پیدا کرنیوالے سخن نارد کو سنت کمار کہتا رہا ہی یعنی بگیان
منن - شردھا - نشٹا - کرتی - سکھ - انھین چھ پدارتھون کی جگیاسا آرزو کرنے والے
چھ سخن کہتا رہا ہی - اور نارد جی بھی چھ دفعہ سوال کرتا رہا - مین ست بستو کے جاننے
کی خواہش کرتا ہون - ایسے چھ دفعہ سوال کرتا رہا - اب بگیان وغیرہ چھ اشیا کا سروپ
تم سے بیان کرتے ہین -

سنت کمار بولا - نمبر۱ - ای نارد جو ست بستو کو جانتا ہی - وہی بیان کر سکتا ہی - دیگر
کوئی بیان نہین کر سکتا - اس لیے اُس ست بستو کے بیان کرنے مین پرتکھ پرمان روپ
بگیان ہی کارن ہی - نمبر۲ - ای نارد گوناگون دلائل کر کے اُس ست بستو کا تصور
روپ منن کرتا ہی - تب پرمیہ روپ بستو کا شک اُس منن سے دور ہو جاتا ہی - جب
شک رفع ہوتا ہی - تب ست بستو کا بگیان ہوتا ہی - بغیر منن کے ست بستو کا گیان
نہین ہوتا - اس لیے منن بگیان کا کارن ہی - نمبر۳ - ای نارد گور شاستر پر اعتبار
روپ شردھا سے منن ہو سکتا ہی کیونکہ بلا شردھا اعتقاد کے ناستکون سے منن
نہین ہو سکتا - اس لیے شردھا اعتقاد منن کا باعث یعنی کارن ہی - نمبر۴ - ای نارد
بیدانت شاستر بھید یعنی فرق کو بیان کرتا ہی - یا ابھید یعنی یکتائی کو - یہ جو شک
ہی اس شک کے دور کرنے والے اور وحدانیت ذات برہم مین کل شاسترون
کے مطلب کو یقین کرانے والی جو دلائل ہین - انھین دلائل یعنے یکتیون کے
تصور کا نام نشٹا ہی - ایسی نشٹا والا شخص شردھا والا ہوتا ہی - اس لیے نشٹا ہی
شردھا کا کارن ہی - نمبر۵ - ای نارد یگ وغیرہ یا بہرنگ سادھن اور شم وغیرہ
انترنگ سادھن ان کے کرنے کا نام کرتی ہی - ایسی کرتی والا شخص دل کی صفائی
و قراری کر کے مشتمل ہو شخص نشٹا والا ہوتا ہی - اس لیے نشٹا کا کارن کرتی ہی -
نمبر۶ - ای نارد اس جہان مین جو شخص سکھ روپ پرشارتھ کی خواہش کرتا ہی -

وہی باہرنگ انترنگ سادھن روپ کرتی کو کرتا ہے - اس لیے سکھ روپ پُرشارتھ کی خواہش ہی اُس کرتی کا کارن ہے - اے مرید اس طرح سنت کمار کے سخن سُنکر جہان کے آنند دن سے آزاد ہو کر وہ نارد منی اصل سکھ کی جگیا سا یعنی آرزو ظاہر کرنے لگا -

نارد بولا - اے سوامی مجکو پرم آنند روپ نجات کی پراپتی ہو - ایسی آرزو والے شخص سے اُس سُکھ کا اصل سروپ جاننے لائق ضرور ہے - اے سوامی جس سُکھ کے گیان سے نجات ہوتی ہے - وہ سکھ اس جہان مین ظاہر نہین ہے - کیونکہ اس جہان مین جو محسوسات سے پیدا شدہ آنند سکھ ہے وہ سُکھ خاص دُکھ روپ ہے - بوقت حاصل ہونے کے اور بوقت ہجر کے اول آخر جب دُکھ دینے والا ہوا تب وہ درمیان مین کس طرح سُکھ روپ ہوگا - اس سے یہ ثابت ہوا کہ محسوسات سے پیدا شدہ سُکھ خاص دُکھ روپ ہی ہے - اے سوامی جو سُکھ اصل ہے - اُسکا اُپدیش ہم کو کرو - اے مرید اس طرح نارد منی کے سخن کو سُنکر سنت کمار جی کہنے لگے -

سنت کمار بولا - اے نارد دیش کال بستو پرچھید سے علیحدہ جو بیاپک بستو ہے یعنی مکان زمان چیز کی حدود سے بری جو لامحدود چیز ہے - اُس بستو کے بید دن کے عالم سُکھ روپ کہتے ہین - اے نارد کُل حدود سے علیحدہ جو بیاپک یعنی لامحدود روپ بھوما برھم ہے - اُسی کو تم سُکھ روپ جانو - اور اُس بھوما برھم سے علاوہ دیگر کل اشیاے پرچھین یعنی محدود دکھ روپ ہین - اے نارد اگر تم کو اصل سُکھ کے فیصلہ کرنے کی خواہش ہو تب تم بھوما پدارتھ کے جاننے کی خواہش کرو - اے مرید اس طرح سنت کمار کے سخن سنکر نارد منی اُس بھوما برھم کے سروپ کا حال دریافت کرنے لگا -

نارد بولا - اے سوامی اُس بھوما برھم کا سروپ آپ بیان کرین - اے مرید اس طرح کے نارد کے سخن سُنکر سنت کمار کہنے لگا -

سنت کمار بولا - اے نارد جس تت سروپ مین مقیم ہوا یہ پورش آپ سے علیحدہ نہ کچھ سماعت کرتا ہے اور نہ کچھ دیکھتا ہے - اور نہ من کرکے کچھ جانتا ہے - وہ تت سروپ بھوما شبد کا ارتھ ہے - اور وہی سُکھ شبد یعنی سکھ لفظ کا ارتھ ہے - اور آپ سے علیحدہ جو کچھ سُنا

دیکھا اور سن کرکے جانا ہوا ہی وہ کُل ناچیز محدود دُکھ روپ ہین - ای نارد جو سُکھ روپ بھوما کا
سروپ ہم نے تم سے کہا ہی - وہ بھوما کیسا ہی - جنم مرن وغیرہ بکارون سے علٰحدہ امرت روپ
ہی - اور اس بھوما سے علاوہ دیگر کُل اشیاے فانی نیست و نابود ہین - ایسا بھوما برہم ہی سکھ
روپ ہی - اور ساکن متحرک کل جہان مین بیاپک ہی - وہی تمھارا آتما ہی - ای نارد کُل جہان
کا ادھشٹان روپ ہونے سے یہ سُکھ روپ بھاتت پد کا ارتھ روپ ہی - اور وہی بھوما برہم
استھول سوکھم وغیرہ کا ادھشٹان ہونے سے تونگ پد کا ارتھ روپ ہی - ای نارد ایسا ست
سُکھ روپ بھوما ہی ادھکاری لوگون کرکے جاننے لائق ہی - جو ادھکاری شخص سادھنون
سے مستعمل ہوکر گورو کے اُپدیش تو مسی مہاواک سے اُس بھوما کو اپنا اصل آتم سروپ
کرکے جانتا ہی - وہ ہمیشہ آنند روپ رہتا ہی یعنی ہمیشہ خوش رہتا ہی - اور کُل جنم مرن وغیرہ
دُکھ و غم و فکر وغیرہ سے برکنار ہو جاتا ہی - اور بھوجن وغیرہ بیوہار کرتا ہوا بھی اپنے آنند مین
مست رہتا ہی - اور ادھیاتم ادھی بھوتک ادھی دیوک انھین تینون تاپون سے مُبرا لاتعلق
ہو جاتا ہی - اور وہ ہمیشہ اپنے بھوما سُکھ روپ برہم مین مقیم رہتا ہی - ای نارد سُکھ روپ بھوما
برہم کُل جہان کا ادھشٹان اور بُدھی وغیرہ کا ساکھی روپ کرکے مقیم ہی - اور اُسی بھوما کو
مین ست چت آنند ادویت یعنی واحد بھوما برہم روپ ہون - اس طرح بھوما برہم کو اپنا آتما
روپ جان کر کُل غم فکر وغیرہ سے برکنار ہو جاؤ -

ای مرید اس طرح سنت کمار کے سخن سُنکر وہ نارد منی بھوما برہم سُکھ کو اپنا آتما روپ جان کر
اور کُل جہان کو نیست و نابود جان کر اُس جہان کے کُل غم فکر وغیرہ سے مبرا ہو کر جیون مکت
ہو گیا - ای مرید آیندہ بھی جو ادھکاری شخص سادھنون سے مستعمل ہو کر اُس بھوما برہم
سُکھ روپ کو اپنا آتما روپ کرکے جانے گا - وہ طالب نجات ادھکاری شخص کُل غم
فکر وغیرہ کُل دُکھون سے چھوٹ کر پرمانند مکتی کو پراپت ہو گا - ای مرید جس طرح سنت کمار
نے برہم کو سُکھ روپ کرکے کہا ہی - اسی طرح برہما جی نے راجہ اندر و بروچن کو جاگرت وغیرہ
تینون اوستھا سے علٰحدہ کرکے اُپدیش کیا ہی - ای مرید سنت کمار و نارد منی کی گفتگو اُپدیش
کی بابت تم نے پوچھا تھا - وہ ہم نے تم سے بیان کر دیا ہی - اب آگے کس ارتھ بات سے کے

سُننے کی تم کو خواہش ہی - وہ ہمارے آگے ظاہر کرو -

دوہا	
ادھیاے سیزدہم ختم ہے پڑھو تم ساتھ بچار	ہر پرکاش من گیان ہو مٹے دکھ سنسار

کتاب خلاصہ شری آتم پران اُردو نثر مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس سام بید کے چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہفتم مین سنت کمار نارد رشی کی گفتگو اُپدیش کا بیان ادھیاے سیزدہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

اوم شری پرماتماے نمہ
ادھیاے چہاردہم

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے چہاردہم دربیان سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہشتم مین سے برماجیو کا اُپدیش اندر وبروچن کو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا	
سنو ادھیاے چہاردہم کو سام بید کا سار	چھاندوگ اُپنکھد کے ارتھ کا ہر پرکاش بچار

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے سیزدہم مین سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہفتم کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اب اس ادھیاے چہاردہم مین بھی اُسی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہشتم کے ارتھ کا بیان ہوگا - وہان پہلے ادھیاے سیزدہم مین پرماتما کی سکھ روپتا کو سُنکر نہایت خوش ہو کر مرید اپنے مرشد صاحب سے جاگرت وغیرہ سے علیحدہ جو ماتما کے سُننے کی آرزو دل مین رکھ کر عرض کرنے لگا -

مرید بولا - اے مرشد صاحب! تیرے رشی وکونشیتکی رشی وسورج بھگوان نے وشونیانتر رشی نے دکشھ رشی نے وتتری رشی نے جو جو برہم بدیا اپنے اپنے شاگردون کو اُپدیش کی ہی - وہ سب آپ نے مجکو سُنائی ہی - اور جاوال وغیرہ یا زدہم اُپنکھدون مین جو پرم ہنس سنیاس کا بیان کیا ہوا ہی - اور اودیالک نے شویت کیتو کو اور سنت کمار نے نارد کو جو جو برہم بدیا اُپدیش کی ہی - وہ کل آپ نے مجکو سُنائی ہی - وہ کیسی برہم بدیا ہی -

جو جہان سمندر سے باہر کرنے والی ہی - اے مرشد صاحب آپ نے ادھیاے سیز دہم کے اخیر مین یہ کہا تھا - کہ پرجاپتی برہما نے اندر و بروچن کو تین ادستھا سے علیحدہ بھو آتما کا اُپدیش کیا ہی - وہ برہم بدیا جو برہما نے اندر و بروچن کو اُپدیش کی ہی - اُسکے سُننے کی مجکو آرزو ہے آپ براہ مہربانی وہ برہم بدیا ہم کو سُنائیے - اس طرح نہایت پریمی معتقد مرید کے سخن سُنکر مرشد کہنے لگا -

مرشد بولا - اے مرید سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہشتم مین بیان کی ہوئی جو برہما و اندر و بروچن کی گفتگو اُپدیش روپ حکایت ہی - وہ مین تم سے کہتا ہون - تم یک سو دل ہو کر سُنو - اے مرید جس برہما نے اندر و بروچن کو برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہی - وہ برہما کیسا ہی ہمیشہ برہم لوک مین مقیم ہی - اور وہ برہم لوک نہایت عمدہ کُل اوصاف سے موصوف ہی - اُس برہم لوک مین وہ برہما اپنی سبھا مین مقیم تھا - اور ہزار ہا دیوتا دیت کُل اُس سبھا مین موجود تھے - اُس وقت برہما نے لوگون کے کلیان کے واسطے کسی پرسنگ گفتگو پر اپنی زبان مبارک سے ایسا سخن نکالا - وہ سخن یہ ہی - جو بستو جاننے مین نہایت مشکل ہی - اور جو بستو بھوما روپ کر کے کہا ہی - اور جو بستو کُل جیوون مین حاضر پرتکھہ روپ کر کے ظاہر ہی - اور جو بستو کُل اناتم پدارتھون سے نراتشے پریتی کا بشی ہی - اسی باعث سے اُسکو آتما کہتے ہین - اور سوکھم استھول دونون اجسام سے علیحدہ ہی - اور کُل پاپون گناہون کی آلودگی سے پاک ہے - اور وہ آتما جنم مرن غم موہ بھوک پیاس انھین چھ اور میون سے بر کنار ہی - اور ست کام ست سنکلپ ست گیان سروپ ہی ایسے آتما کو سادھنون سے مستعمل گورو کے اُپدیش سے شروون منن ندھیا سن کر کے جو طالب نجات ادھکاری شخص ساکھیات کار کرتا ہی - وہ سرباتم بھاو کی پراپتی کر کے کل بیدون سے یعنی فرق سے علیحدہ ہو کر بھور وغیرہ کُل لوکون کو پراپت ہوتا ہی - اور اُنھین لوگون کے کُل بھوگون کو پراپت ہوتا ہی - اے مرید ایسا اُپدیش جب برہما نے اپنی سبھا مین ظاہر کیا - تب اُس سبھا مین مقیم دیوتا اور دیت تھے وہ دونون سُنکر علیحدہ علیحدہ اپنے دل مین بچار کرنے لگے - دیوتون نے بچار کیا کہ دیتون کے کان مین اس بات کی خبر نہ پڑے ہم ہی

آتم گیان کو پاکر کُل لوگون کے بھوگون کو حاصل کرین۔ اور دیوتون نے بھی اسی طرح بچار کیا۔
اگر چہ برہما کی سبھا مین دونون تھے مگر تاہم آپس مین ایک دوسرے کو دیکھتے نہ تھے۔ اس
طرح بچار کرکے دیوتا تو آکر سورگ لوک مین اپنی دیو سبھا مین تذکرہ کرنے لگے۔ کہ آج
برہما جی نے ایسا سخن اپنی زبان مبارک سے آتما کے سروپ جاننے کا نکالا ہی۔ یہ بات
پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ دیت وغیرہ دشمنون کو معلوم نہ ہوجاوے۔ ایک ہم دیوتا ہی آتم
گیان کو حاصل کرکے کُل لوگون کے بھوگون کو پراپت ہوجاوین۔ اے مرید جس طرح دیوتون
نے اپنی سبھا مین مشورہ کیا ہی۔ اسی طرح اسر دیت بھی برہم لوک مین موجود تھے۔ اُنھون
نے بھی اپنے اسرون کو آکر کُل احوال سُنایا۔ اور دیوتا اپنی سبھا مین آپس مین بچار
کرنے لگے۔ کہ اگر ہم کل برہما کے پاس آتم سروپ کے جاننے کے واسطے جاوینگے۔ تب
ہمارے لوک کو دشمن شاید کھوج لیوین۔ اس لیے ہماری سبھا مین سے ایک دانا عقلمند
جاکر اُپدیش لے کر اور واپس یہان آکر دیگرون کو مانند ہادی کے اُپدیش کرے۔ اور
اسی طرح دیتون نے بھی صلاح کی۔ تب دیوتون نے اندر کو مقرر کیا۔ اور اسرون نے
بروچن راجہ کو مقرر کیا۔ دونون اندر اور بروچن اپنے اپنے لوک سے باہر نکلے۔ قدرتاً
ایک روز مین ہی اپنے اپنے لوک سے نکل کر اتفاقیہ باہر دونون کی ملاقات ہوگئی۔ مگر
اندرونی مطلب دونون نے ایک دوسرے سے نہ کہا۔ باقی باہرے دونون برادری
طور سے ہوکر گئے۔ جب برہما کی سبھا مین پہونچے۔ تب برہما جی کو ڈنڈوت پرنام کرکے بیٹھ
گئے۔ اور سرب گیہ برہما جی نے اُن کا اندرونی مطلب سمجھ کر بتیس[۳۲] سال تک اُن سے
بالکل بات چیت نہ کی کسی دیگر کام مین لگے رہے۔ مگر وہ اندر بروچن دونون اپنے دل مین
نہایت شرمندہ ہوکر وہان بتیس[۳۲] سال تک تکلیفات سے گذران کیے۔ جب دلخواہ لذات
محسوسات سے بھی محروم رہے۔ بعد بتیس[۳۲] سال کے برہما جی اُن سے پوچھنے لگا۔

برہما بولا۔ اے اندر اے بروچن تم دونون اپنے لوک کو چھوڑکر بتیس[۳۲] سال یہان گذشت
کر دیے ہین۔ تم دونون نے کس مطلب کے واسطے یہان قیام کیا ہی۔ اے مرید جب
اس طرح برہما نے پوچھا۔ تب اندر و بروچن کہنے لگے۔

اندر وبروچن بولے - ای سوامی ایک دفعہ آپ نے اپنی سبھا مین آتما کا سروپ بیان کیا تھا - اور اُسکے جاننے کی بابت بھی آپ نے تذکرہ کیا تھا - اور اُس آتما کے سروپ جاننے کی بابت ہم آئے ہین - آپ براہ مہربانی ہم کو اُس آتما کا اُپدیش کرین - ای مرید جب اس طرح اندر بروچن نے کہا تب برہماجی تھوڑا تھوڑا ہنستا ہوا اُن دونون کے عقل کی آزمایش کرنے کے واسطے اول جاگرت اوستھا کے ساکھی آتما کا چشم مین مقیم روپ کرکے اُپدیش کرنے لگا -

برہما بولا - ای اندر بروچن اس ادھکاری شخص نے شاسترون کے بچار والی بدھی سے چشمون مین قائم جو پورش دیکھنے مین آتا ہی - وہ چشمون مین مقیم پورش ہی آتما ہی - اور وہی پاپ جرا مرن غم موہ بھوک پیاس سے علیحدہ ست کام ست سنکلپ وغیرہ اوصاف والا ہی - اور وہی چشمون مین مقیم پورش ہی - بلا خوف نرگن برہم روپ ہی - ای مرید اگرچہ مصری قدر تاً شیرین ہی - مگر تاہم پت دوش یعنی صفرا کے غلبہ والے کو وہ مصری تلخ معلوم ہوتی ہی - اس طرح برہماجی کا سخن اگرچہ آتما کے اصل سروپ کے بیان کرنے والا تھا - مگر اپنے لذات محسوسات کے خیالات کے غلبہ سے وہ دونون کچھ دیگر کا دیگر ارتھ کلپنا کر لیا - اور اُس برہماجی سے کہنے لگے -

اندر وبروچن بولے - ای سوامی اس جسم کا عکس روپ جو چھایا یعنی سایہ ہی - وہ چھایا ہی چشمون کے اندر دیکھنے مین آتی ہی - اور آپ نے بھی چشمون مین مقیم سایہ کو ہی آتما روپ کرکے کہا ہی - اور اُس چھایا روپ آتما کا ہم اپنے عقل کے زور سے اُس چشمون سے علیحدہ دیگر جگہ مین بھی جانتے ہین کیونکہ جس طرح چشمون مین وہ سایہ روپ آتما معلوم ہوتا ہی - اسی طرح صاف آئینہ وصاف جل وصاف تلوار مین بھی وہ سایہ روپ آتما نظر آتا ہی - اور پہلے آپ نے کہا تھا - کہ چشمون مین مقیم جو پورش دیکھنے مین آتا ہی - وہ ہی آتما ہی - یہ بات دیکھنے والون سے مخالف ہی - کیونکہ جسکو اپنے عکس کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہی - وہ بغیر آئنہ وغیرہ کے صرف اپنی چشمون مین عکس یعنے پرتبنب کو نہین دیکھ سکتے اور آئنہ وغیرہ مین وہ اپنے کو دیکھ سکتا ہی - ای سوامی ہم نے جو آئنہ جل تلوار وغیرہ مین

مقیم چھایا روپ آتما کہا ہی - اور آپ نے چشموں مین چھایا روپ آتما کہا ہی - ان دونون مین سے کون سا چھایا روپ آتما اختیار کرین - اے مرید وہ دونون اس طرح اپنی نپڈتائی عقلمندی ظاہر کرتے ہوے پرجاپت برہما سے جب کہا - تب برہماجی اُنکے وہم کو دیکھ کر بھی کچھ پرواہ نہ کرکے اپنے صحیح ان بھو کے موافق اُن دونون سے اس طرح کہنے لگا۔
برہما بولا - اے اندر برو چن وہ آنند سروپ آتما اُنھین آئینہ وغیرہ اُپادھیون کا ساکھی روپ کرکے نظر آتا ہی - اس لیے وہ آتما اُنھین آئینہ وغیرہ اُپادھیون مین بھی موجود ہی - اے مرید اس طرح برہماجی نے اُپدیش کرکے اپنے دل مین بچار کیا - کہ ہم نے آنند سروپ چیتن سبھرن آتما کا اُپدیش کیا تھا - مگر انھون نے اپنے عقل کی قصور سے پہلے اُپدیش سے بھی انکو گیان نہین ہوا اور اب دوسری دفعہ اُپدیش سے بھی انکو گیان نہین ہوا - یعنی ہمارے دونون اُپدیش سے انھون نے چھایا کو ہی آتما یقین کر لیا ہی ایسا بچار کر پھر رحم دل برہماجی اُن دونون سے کہنے لگا۔
برہما بولا - اے اندر و برو چن اس جل سے بھرے ہوے تھال مین یعنی تھاری مین تم دونون جاکر اپنے آتما کو دیکھکر واپس آکر مجھ سے کہو - اے مرید جب اس طرح برہماجی نے کہا - تب اُن دونون نے جل بھرے تھال مین دیکھ کر واپس آئے - پھر برہماجی نے کہا - اے اندر و برو چن اپنے عکس کے دیکھنے سے کس چیز کا یقین کیا - اے مرید جب اس طرح برہمانے کہا تب اُنھون نے کہا کہ قدمون سے لے کر سر تک جو ہمارا جسم ہی - اس جسم روپ آتما کو ہم دونون نے اس جل بھرے تھال مین دیکھا ہی - اے مرید جب اس طرح اُن دونون نے کہا - تب برہماجی اپنے دل مین بچار کرنے لگا - کہ انکی عقل مین کوئی ایسا نقص پڑا ہوا ہی جس سے انھون نے دیگر کا دیگر آتما یقین دل نشین کر لیا ہی - پہلے تو انھون نے چھایہ کو آتما دل نشین کیا تھا - اب جسم کو بھی انھون نے آتما مانا ہی - کوئی ایسی تجویز کرون کہ جس سے کسی طرح جسم مین آتم بدھی کو ترک کر دیوین - پھر یہ بچار کیا کہ پہلے ان بھو کے سر او پر کیش بال وغیرہ تھے اور میلے بستر تھے - اب انکا سر منڈن یعنی حجامت کرا کے اور اشنان وغیرہ کرا کر خوب

عمدہ پوشاک پہنا کر بھر جل بھرے تھال مین دیکھین - اے مرید اس طرح برہما جی نے بچار کر کے اُن دونون سے کہا کہ تم دونون سر منڈن کرا کر اشنان وغیرہ کر کے خوبصورت عمدہ پوشاک پہن کر جل بھرے تھال مین دیکھو - جو تم کو نظر آوے ہم سے آکر کہو - اے مرید جب برہما نے اس طرح کہا - تب اُنھون نے سر منڈن اشنان وغیرہ کر کے پوشاک عمدہ پہن کر جل بھرے تھال مین جا کر دیکھا - وہان دیکھکر واپس آکر کہا - اے سوامی ہم دونون کو جس طرح استھول جسم مین آتم روپتا ثابت ہوتی ہی - وہ ہم نے دل مین آتما کو یقین کر لیا ہی - اس لیے یہ استھول جسم ہی آتما ہی - اے مرید اس طرح جب دونون نے جسم کو آتما مان کر کہا - تب برہما جی اپنے دل مین بچار بہت کرتا ہوا آخر یہ دل مین مقرر کیا کہ ان کو آتما کے جسم مین آتما بدھی دور ہو جائے گی - اس طرح بچار کر کہنے لگا - برہما بولا -

اے اندر بروچن یہ سبرن روپ یعنی چیتن روپ آتما مرنے سے پاک ہی - اور بے باک ہی - اور مکان زمان چیز کی حدود سے بری ہی - اور برہم روپ ہی - ایسے آتم دیو کے سبرن سروپ کو تم نے ہمارے کل اُپدیش سے واجبی طور پر ان ہو کیا ہی - اے مرید اس طرح برہما جی کے سخن سُنکر اُن اندر بروچن نے اس اُپدیش سے بھی جسم کو ہی آتما یقین دل نشین کیا - کیونکہ اُنھون نے یہ بچار کیا - کہ رسائن منتر ادویات کشتہ وغیرہ سے یہ جسم مرنے سے اور خوف سے بری ہو سکتا ہی - جب رسائن منتر وغیرہ سے یہ جسم امر یعنی لازوال ہو جائے گا - تب پھر کس کا خوف کرے گا - کیونکہ نوتیدگی کا خوف اُسکا دور ہو گیا ہی - اور جو آتما کے دھرم پاپ جرا مرنا غم سوہ بھوک پیاس وغیرہ سے علیحدہ ست کام ست سنکلپ وغیرہ برہما جی نے پہلے کہے تھے - وہ کل یوگ ابھیاس وغیرہ سے اس جسم مین پراپت ہو سکتے ہین - اس باعث سے یہ جسم ہی آتما ہی - اس طرح یوگ ابھیاس رسائن منتر وغیرہ تجویزات سے یہ ادھکاری شخص آپ کو لازوال بے باک کر سکتا ہی - اور کل لوگون کو و کل لوگون کے بھوگون کو یعنی عیش کے سامان کو پراپت ہو سکتا ہی - اور پہلے برہما جی نے جو چھایہ روپ آتما کہا تھا - وہ بھی اس جسم کے آتم روپتا کے جتانے کے واسطے کہا تھا - کیونکہ وہ چھایہ بھی جرا مرن غم وغیرہ سے علیحدہ لازوال روپ ہی - جب وہ چھایہ روپ

آتما ایسا ہی - تب وہ چھایہ اس جسم کے اندر رہتا ہی - اس سے یہ جسم ہی آتما ہی - اسمین کچھ ذرا بھی شک نہین ہی - اے مرید اندر وبروچن وہ دونون نادان لذات محسوسات مین مبتلا یعنی نشیون مین غرق اس طرح جسم کو آتما یقین کرکے برہماجی کو نمسکار کرکے پھر برہم لوک سے اپنے گھر کی طرف واپس روانہ ہوے - جب وہ گئے - برہماجی - اپنے دل مین بچار کرنے لگے - کہ انھین بے وقوف دونون نے جسم کو آتما یقین دل نشین کرلیا ہی اور اسی کا اُپدیش یہ جاکر لوگون کو کرینگے وہ لوگ بھی جسم کو آتما مان کر ناشک ہوکے نیک کرمون سے برکنار ہوکر گناہون کے کرم کرنے لگین گے - اُسکا نتیجہ چوراسی لاکھ جونیون مین بھوگتے ہوے نہایت دُکھی رہین گے - مگر اُنکی ناقص عقل جان کر اس لیے اُنکو برہماجی نے رہنے وجانے کے لیے کچھ نہ کہا - اے مرید یہ دونون جسم کو آتما یقین دل نشین کرکے وہان سے روانہ ہوتا ئے - اُن دونون مین سے بروچن تو اپنے لوک کو چلا آیا - اور اپنے اسرون کی سبھا مین بالا آسن پر بیٹھ گیا - کیسے وہ اسر یعنے دیت ہین کہ جنم سے ہی تامسی بدھے والے کم عقل لوگ ہین - اور بروچن اُنکو جسم روپ آتما کے جتانے لگا - اور کہا کہ برہماجی نے ہم کو یہی اُپدیش کیا ہی - اور اسی جسم کی پرورش وغیرہ کرنی بہتر ہی - اور ماس شراب زنا جوہتیا وغیرہ یہ نیک کام بیشک روزمرہ کرنے واجب ہین - اور زیور بستر بھوجن انجن وغیرہ سے اس جسم روپ آتما کی خوب عمدہ اچھی طرح سے پرورش کرنی واجب ہی - اور رساین کشتہ وغیرہ ادویات کرکے اور یوگ ابھیاس کرکے یہ جسم لازوال ہوسکتا ہی - اس لیے تم کل دیت رساین وغیرہ کی کمالیت کو حاصل کرو اور یوگ ابھیاس کی طرف لگو - اور رحم دلی کو دور کرکے اپنے دشمن دیوتا وغیرہ کو ناش کرو - اے اسرو بے وقوفی کرکے پوجنے لایق جو براہمن وگو وین و دیوتا وسادھو وغیرہ ہین - انھین براہمن وغیرہ کا دیگرون کے جسم سے کوئی دیگر قسم کا جسم معلوم نہین ہوتا یعنے کل کا جسم ہاتھ پانوٗن اعضا وغیرہ کرکے برابر ہین - کیونکہ دو پانوٗن والے شودر وغیرہ کے برابر براہمن فقیر وغیرہ ہین کچھ زیادتی نہین ہی - اور چار پانوٗن والے بکرے وغیرہ کے مانند گو وین ہین - اس لیے کچھ زیادتی نہین ہی - اور کل کے اجسام کے

مادہ بھی پانچ عناصر یکسان ہین - دیگر کوئی ایشور پیدا کرنے والا نہین ہی صرف یہ کام یعنے
شہوت ہی جہان کے پیدا کرنے والا ایشور روپ ہی - اے اسر واستک لوگون کرکے ماننے
لائق جو براہمن سادھو وغیرہ ہین - اُن کُل سے اپنا جسم ہی اچھا ہی - اور ہمیشہ لائق حفاظت
کے ہی - اسی اپنے جسم کو ہی دیوتا براہمن گئو سادھو وغیرہ جان کر اسی کی پوجا کرنی چاہیے
اے اسرو جو کرم اس جہان مین سُکھ کا دینے والا ہو - وہ ثواب فعل یعنی کرم ہی - اور جو دُکھ
کی پراپتی کرے اُس کرم کو پاپ روپ کہتے ہین - اے اسرو جانورون کا مارنا اور پرائی عورت
سے ہم بستر ہونا و پرائی دولت کا کھوجنا وغیرہ یہ کُل جیوون کو اس جہان مین ظاہرا سُکھ
کی پراپتی کرنے والے ہین - اس لیے یہ پُن کرم ہین اور بوقت صبح اُٹھکر اشنان کرنا
اور اگنی ہوتر چاندراین وغیرہ برت رکھنے یہ ظاہرا دُکھ کی پراپتی کرنے والے ہین - اس
لیے یہ پاپ کرم ہین - اے اسرو اس لیے ہنسا وغیرہ ثواب افعال کو کرنا اور اشنان وغیرہ
پاپ کرمون کو دور کرنا - اس طرح وہ نادان برہمن اپنے مت کا اُپدیش کر کے اب ویدک
مت مین نقص دکھانے لگا - اے اسرو بید مت والے جو کہتے ہین کہ براہمن گئو وغیرہ کے
مارنے سے گناہ ہوتا ہی اور پرائی عورت سے ہم بستر ہونا و پرائی دولت کا چُرانا پاپ
ہوتا ہی - اس طرح جو بید مت والے کہتے ہین وہ جھوٹ بکتے ہین - کیونکہ جس کرم سے دُکھ
پھل ملے اسکا نام پاپ ہی اور جس کرم سے سُکھ پھل ملے وہ ثواب کرم ہی - یہ پاپ کرم کا
لکھن براہمنون وغیرہ کے مارنے مین ممکن نہین ہو سکتا کیونکہ اپنے مخالف براہمنون وغیرہ
کے مارنے سے سُکھ پھل حاصل ہوتا ہی - اور پرائی عورت سے بھوگ و پرائی دولت کا چُرانا
یہ سُکھ پھل کے دینے والا ہی - اس لیے یہ پاپ کرم نہین ہی - اے اسرو اہنسا ست برہم چرج
وغیرہ جو تپ کرنے کے اقسام ہین - اور یگ دان وغیرہ جو کرم ہین - یہ ان جیوون کو تکلیف کے
دینے والے ہین - اس لیے اُنھین تپ یگ دان وغیرہ کرمون کو پاپ کرم جان کر تم لوگون نے
اُنکو ترک کر دیا - اے اسرو اُنھین تپ وغیرہ کو پاپ کرم صرف ہم نہین کہتے - انھین ویدک
مت والون کے سخنون سے ہی اُنھین تپ یگ وغیرہ مین پاپ روپتا ثابت ہوتی ہی کیونکہ
اُنھون نے ثواب گناہ کا یہ لکھن کیا ہو - کہ جس سے سکھ پھل ہو - وہ پن کرم ہی - اور جس سے

دُکھ پھل ہو وہ پاپ کرم ہی - یہ پاپ کا لکھن تپ یگ وغیرہ مین ہو سکتا ہے - کیونکہ
تپ یگ وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے - اس لیے پاپ کرم ہین اور ہنسا پرائی
عورت سے بھوگ وغیرہ سے سُکھ ہوتا ہے اس لیے یہ ثواب کے کرم ہین - اے
اسر و جہان کی پیدایش کے وقت سے دو قسم کا اُپدیش روپ سمپردا یعنی طریقے چلے
ہین - ایک بھیر یعنے ڈرپوک مت دوم بیر یعنی بہادری مت وہان ہنسا وغیرہ کرمون کے
کرنے سے ہم کو بھاری گناہ ہوگا - ایسی جنکی ڈرپوک عقل ہی - اُنھین ڈرپوک اشخاص کا اس
طرح مت مروج ہوا ہی کہ جلدی سُکھ کے دینے والے جو ہنسا وغیرہ کرم ہین وہ تو پاپ
روپ ہین اور جلدی دُکھ کے دینے والے تپ یگ وغیرہ جو کرم ہین وہ ثواب افعال ہین -
یہ مت ڈرپوک اشخاص مین مروج ہی - اور جو بہادری مت والے ہین اُنکا یہ مت ہی
کہ جلدی دُکھ کے دینے والے جو تپ یگ اشنان وغیرہ کرم ہین وہ پاپ کرم ہین - اور
اور جلدی سکھ کے دینے والے ہنسا وغیرہ کرم ہین وہ ثواب افعال ہین - یہ مت بہادر
اشخاص مین مروج ہے - اس طرح جہان کی پیدایش سے لے کر اب تک وہ ڈرپوک
مت و بہادری مت مروج ہی - اس طرح بید کے دو قسم کے سمپردا چلی ہین - وہ اب
بھی ظاہر ہین - وہ ڈرپوک مت تو انھین براہمن وغیرہ دیوتا سادھو وغیرہ مین مروج ہی -
اور دوسرا بہادری مت ایک صرف ہمارے مین مروج ہی دیگر کسی مین نہین - اے اسر و
اس بہادری مت کو ایک برہما جانتا ہی - اور دوسرا مین جانتا ہون - ہم دونون سے علاوہ
دیگر کوئی نہین جانتا - کیونکہ ہم سے علاوہ دیگر جو براہمن دیوتا وغیرہ ہین وہ اگیان کرکے
اور بد صحبت کرکے و نا طاقتی کرکے مشتمل ہین - اس لیے وہ براہمن وغیرہ اس بہادری
مت کو قبول نہین کر سکتے - اُلٹا اس بہادری مت کی شکایت کرتے ہین -
اے اسر و ایسا بہادری مت تم کو پچھلے ثوابون کے اقبال سے اور ہمارے
اُپدیش سے تم کو حاصل ہوا ہے - اے اسر و کُل لوگون کو سُکھ دینے والا
و ہنسا وغیرہ کرمون کا باعث جو یہ بہادری مت ہی - اسکو اپنے بازوؤن کے زور سے
تین لوکون مین رواج پاؤ - اے اسر و اس بہادری مت کا رواج تب تک نہ پڑے گا

جب تک اس مت کے دشمنون مخالفون کا ناش نہو گا اس مت کے مخالف برہمن سادھو دیوتا وغیرہ ہین - وہ ہمیشہ اس مت کی شکایت کرتے رہتے ہین - اور ہنسا وغیرہ ثواب افعال کو پاپ کرم کرکے بیان کرتے ہین - اس لیے پہلے اُنکو ناش کرو جب اُنکا ناش ہوجائیگا تب اس بہادری مت کا رواج پڑے گا - وہ برہمن لوگ انھین یگ تپ دان اشنان وغیرہ بدکرمون مین لگاتے ہین - اور دیوتون کا پوجن بتاتے ہین - اس لیے انھین براہمنون سادھنون کا ہنس کرو - جب انکا سنہار دابند ہوجائیگا تب ہمارا مت پھیلے گا - اے اسر جب تم رحم دلی یعنی دیا کو ترک کرکے انھین براہمنون وغیرہ کا ناش کروگے تب تم کو اس جہان مین بھی سکھ حاصل ہوگا - اور پرلوک مین بھی سکھ حاصل ہوگا - اے مرید جب اس طرح برہسپتی راجہ نے کل اسرون کو اُپدیش کیا تب وہ جنم سے نامسی کم عقل دیت اُسکے حکم سے کل جہان کو دُکھ دینے لگے - کیسے وہ اسر تھے کہ جنم سے پاپون کی طرف لگے ہوے اور بخت کرمون کو کرنے والے و براہمن سادھون دیوتا وغیرہ کے ساتھ غیرت کرنے والے اور ہمیشہ اس جسم کی خوب عمدہ طور پر ہر طرح سے پرورش کرنے والے ہین - اے مرید وہ دیت مت پر وچن راجہ کا اب تک موجود ہے - کوئی دور نہین ہوا - انھین انسانون مین بہت ہے - اے مرید اُس نادان پر وچن بے عقل نے برہماجی کے مطلب سے برخلاف مذہب چلالیاہے - اے مرید اگرچہ پر وچن دانا عقلمند تھا - کیونکہ وہ راجہ تھا - بغیر دانائی عقل کے کس طرح راج سلطنت کا کام چل سکتا ہے - اس لیے یہ بات سچی ہے مگر تاہم اُسکو دنیاوی کامون کی و دنیاوی نفع نقصان کی دانائی تھی - اور بہ سبب غلبۂ لذات نفسانی کے پرماتم دیو کے بچارسے محروم تھا - صرف بشیلون کہ عزیز شکہ روپ جانتا تھا - اس لیے خود گمراہ ہوکر اناتم روپ جسم مین آتم بدھی کرکے دیگرون کو بھی اسی طرح کا اُپدیش کرکے پرانند پرماتما سے گمراہ کر دیا - اے مرید آج کل پر وچن مذہب کے پیرو دہ اہتم بادی ناستک بہت ہین - یہ ناستک پر وچن مذہب انسانون کو دونون جہان کے سکھون سے محروم کرکے دوزخ مین ڈالنے والا ہے - جسکو سرور ابدی نجات کی خواہش ہو وہ شخص اس پر وچن ناستک مذہب سے کنارہ کشی کرے -

کیونکہ یہ مذہب دونون جہان کے سکھون کو برباد کرنے والا ہی - اور اس جگہ بد کام گناہ کرنے سے دونون جہان ہین دُکھی رہتا ہی - اور جو لوگ پرمیشور سے بے لکھ ہو کر ناستک ہو جاتے ہین - مطلب یہ ہی کہ تین چار باعث سے یہ لوگ ناستک ہو جاتے ہین - ایک تو ظاہری بیرونی چشمون سے پرمیشور نظر نہ آنے سے لوگ ناستک ہو جاتے ہین - دوم مدلل ہوشیار بے پرواہ عالم شخص کے نہ ملنے سے - سوم لذات نفسانی ہین مبتلا ہو کر بلا خوف بد کام نفسے ہوگ ظاہر کرنے کے لیے پرمیشور وغیرہ کی نیستی اختیار کر کے ناستک ہو جاتے ہین چہارم جا گرت وغیرہ تین اوستھا سے علیحدہ کر کے بچار کے نہ کرنے سے بسبب سستی و غفلت کے لوگ ناستک ہو جاتے ہین اسلیے بہتر ہی کہ اس بردجن ناستک مذہب کے لوگون کی صحبت بالکل نہ کرے اور اُنکے سخن بالکل نہ سُنے کیونکہ بید شاستر سے ناواقف نادان کم عقل اشخاص جلدی اُنکے سخن سُنکر ناستک ہو جاتے ہین -

قول مترجم کا - اگر منصف مزاجی سے دیکھا جاوے تو عام لوگ ناستک ہین - کیونکہ ناستک اُسکو کہتے ہین جو شخص بید کو اور ایشور کو نہ مانے - اب غور سے بچار کیا جاوے تو بید کے راستے کوئی ہو صلہ یگ دان ترک لذات محسوسات وغیرہ احکام کو کونسا شخص مان کر چل رہا ہی - اور ایشور ہر جا حاضر ناظر کل جیوون ہین بیاپک ہی - اور گناہ ثواب افعال کا نتیجہ دینے والا ہی - تو ایسے ایشور کا خوف کسکو ہی اگر دیگر شخص کے روبرو یا اُسکے روبرو اپنی عورت کے ساتھ کوئی ہم بستر نہین ہوتا - مگر وہ پرمیشور کل بادشاہون کا بادشاہ ہر جا حاضر اندر باہر موجود ہی - اُس کے روبرو اپنی عورت کے ساتھ ہم بستر یہ انسان ہوتا ہی - یہ بھی تو ایک شرم کی بات ہی - اگرچہ دھرم شاستر کے مطابق اپنی عورت سے جماع جائز ہی - مگر ہین اس بات کو بے کر نہین کہتا - صرف میرا مطلب ناستک ثابت کرنے کے واسطے ہی - اگرچہ ناستک دو قسم کے ہین - ایک وہ ہین جو بید اور ایشور کو بالکل مانتے ہی نہین ہین اُنکا تو کلیان ہونا مشکل ہی - اور جو بید و ایشور کو مانتے تو ہین مگر اُنسے عمل نہین ہوسکتا وہ اگرچہ آستک ہین مگر تاہم وہ پورے پورے آستک نہین - البتہ اُنکا کلیان

کبھی نہ کبھی ہو جائے گا۔ اے مرید اس طرح وہ نادان بروچن اپنی رغبت اسردن کو جسم مین آتم بدھی کرنے کا اُپدیش کر دیا۔ اور دیت لوگ تامسی سوبھاو والے ہونے سے صحیح آتم گیان کو پراپت نہین ہو سکتے۔ اور راجہ اندر بھی اگرچہ راجسی عقل والا تھا۔ مگر تاہم تامسی عقل والے سے راجسی عقل والا اچھا ہوتا ہی۔ اس لیئے وہ اندر کچھ لائق تھا۔ اے مرید برھم لوک سے جب اندر بروچن دونون واپس گھر کو آنے لگے تھے۔ تب راستہ مین اندر اُس بروچن کو تامسی طبیعت والا جان کر آہستہ آہستہ چلنے کے بہانے سے بروچن کے ساتھ جانا ترک کر دیا۔ اور دیولوک مین ابھی نہین پراپت ہوا تھا تب راستہ مین کہین گوشہ نشین ہو کر بچار کرنے لگا۔ یعنی دل کو قائم کر کے ستوگن طبیعت سے اس طرح بچار کر کے پہلے اُپدیش مین نقص دیکھنے لگا۔ مطلب یہ ہی کہ جس طرح برہدارنک اُپنکھد مین بھی کہ دیوتا اور دیت و مانش یعنی انسان یہ تینون نے اپنے کلیان کا مارگ پرجاپت سے پوچھا تھا۔ تب پرجاپت نے دال حرف یعنی دکار الکھر کا اُپدیش کیا تھا۔ اُس دکار حرف سے دیوتون نے تو اندریون کے دمن یعنے روکنے کا مطلب لگا لیا تھا۔ اور دیتون نے دیا کرنے کا مطلب جان لیا۔ اور مانشون یعنی انسانون نے دولت وغیرہ دان کرنے کا مطلب نکال لیا۔ اسی طرح اندر بروچن دونون کو برھماجی نے جسمون مین مقیم آتما کا اُپدیش کیا تھا۔ اُن مین سے بروچن نے تو لکھنا کر کے چھایہ کے مانند جسم کو آتما دل نشین کر لیا تھا اور اندر نے چھایہ کو آتما مانا تھا۔ مگر وہ اُس چھایہ روپ آتما مین اس طرح نقص دیکھنے لگا کہ چھایہ کے سروپ کا ثابت کرنے والا یہ جسم ہی۔ کیونکہ بغیر جسم کے چھایہ نہین ہوتی اور اس جسم مین جنم مرن وغیرہ صدہا بکار ہین۔ انھین بکارون کی موجودگی مین یہ جسم لازوال بے خوف کس طرح ہو سکتا۔ جس طرح پیدائش فنا والے سبو وغیرہ آتما نہین ہو سکتے۔ اسی طرح یہ جسم بھی آتما نہین ہو سکتا۔ جب یہ جسم آتما نہ ہوا۔ تب اُسکی چھایہ کس طرح آتما ہو سکتی ہی۔ اے مرید اس طرح وہ اندر اپنے دل مین بچار کر کے راستہ مین سے ہی پھر واپس برھما کے پاس جا کر نمسکار کر کے بیٹھ گیا۔

ای مرید اس طرح اندر کو واپس آیا ہوا دیکھکر برہماجی کہنے لگے۔
برہما بولا۔ ای اندر تم دونون اُپدیش کو پاکر گئے تھے پھر واپس جلدی کس وجہ سے تم یہان آ گئے ہو۔
اندر بولا۔ ای سوامی آپ نے چھایہ روپ آتما کہا تھا اگر وہ چھایہ اس جسم کے آشرے رہتی ہی۔ اور یہ جسم جنم مرن وغیرہ بکارون والا ہونے سے یہ جسم جب لازوال بےخوف برہم روپ نہین ہو سکتا۔ تب اسکی چھایہ کس طرح لازوال بےخوف وغیرہ آتما کے دھرمون والی ہوگی۔ اس طرح اندر کے سخن سُنکر برہماجی نے کہا۔ ای اندر تم جاکر تبتیس ۳۲ سال تپ کرکے پھر میرے پاس واپس آؤ۔ پہلے تو لاچاری سے بلا ہمارے کہے تم نے برہم چرج روپ تپ کیا تھا۔ اب دل کی صفائی کے واسطے برہم چرج روپ تپ کو تبتیس ۳۲ سال تک جاکر اختیار کرکے آؤ۔ بعد ازان ہم اپدیش کرینگے۔ ای مرید اس طرح برہماجی کے سخن سُنکر تبتیس سال برہم چرج روپ تپ کرکے وہ اندر واپس برہماجی کے پاس آکر ڈنڈوت پرنام کرکے بیٹھ گیا۔ تب برہماجی کہنے لگے۔
برہما بولا۔ ای اندر پہلے ہم نے جل وچشمون بھرے تھال مین جس پورش کا اُپدیش کیا تھا۔ وہی پورش بحالت خواب گوناگون اشیا کو ساکھی روپ ان بھوکرتا ہوا مقیم ہی۔ اُسی پورش کو تم آتما روپ کرکے جانو۔ ای مرید اس طرح پرجاپت کے سخن سُنکر وہ اندر اُتش کرن وغیرہ سوکھم اُپادھی کی شبشت تیجس نام جیو کو آتما روپ جان کر اور خوش ہوکر برہماجی کو ماننداوّل کے نمسکار کرکے واپس گھر کو آنے لگا۔ درمیان راستہ مین اپنے دل مین بچار کرنے لگا کہ جس طرح چھایہ روپ آتما استھول جسم کے عیوب اوصاف کو اختیار کرتا تھا۔ اسی طرح اگرچہ استھول جسم کے عیوب اوصاف اس خواب کے ناظر پورش مین نہین ہین۔ مگر تاہم اُس سے بھی اسمین نقص زیادہ ہین۔ کیونکہ جس طرح جاگرت اوستھا مین نادان اطفال کو ہاتھی سانپ وغیرہ سے خوف پیدا ہوتا ہی اسی طرح خواب کے ناظر پورش کو بھی شیر ہاتھی سانپ وغیرہ سے خوف پراپت ہوا نظر آتا ہی۔ اور عزیز دوستون وغیرہ کے ہجر سے خواب کے ناظر پورش کو نہایت

تیجس نام جیو آتما

تکلیف دُکھ پراپت ہوا نظر آتا ہی - اس طرح سے خواب کے ناظرین بہت نقص نظر آتے ہین - اور برہماجی نے آتما کو لازوال بے خوف برہم روپ کہا ہی - اسطرح کے علامات خواب کے ناظرین ثابت نہین ہوسکتے - اس لیے خواب کے ناظر سے علیحدہ کوئی آتما ہو گا - اے مرید اس طرح اندر خواب کے ناظر پورش مین نقص بچار کر واپس برہماجی کے پاس جاکر نمسکار کرکے بیٹھ گیا -

برہمانے کہا - اے اندر تم اُپدیش لیکر خوش ہوکر گئے تھے - اب پھر واپس جلدی کس باعث سے آگئے ہو - اے مرید جب اس طرح برہمانے کہا تب اندر نے خواب کے ناظر مین نقص ظاہر کیے - تب برہماجی نے کہا - اے اندر تم اب پھر تبیس سال جاکر برہم چرج روپ تپ کو کرکے واپس آؤ - اے مرید اس طرح برہماجی کا حکم مان کر بتیس سال برہم چرج روپ تپ کرکے واپس برہماجی کے پاس آکر نمسکار کرکے بیٹھ گیا - اُسوقت برہماجی اندر سے کہنے لگے برہما بولا - اے اندر جسوقت یہ جیو کل اندریون سے برکنار ہوکر سوتا ہی - اُسوقت وہ جیو جس ہارد آکاش روپ برہم لوک کو پراپت ہوکر ہی اُس سے یکتائی کو پاتا ہی - اور اُس ہارد آکاش روپ برہم کو نہ جان کر پھر باہر آتا ہی - وہی بایا ماترا پادھی والا ہارد آکاش روپ برہم لوک ہی لازوال بے خوف ہونے سے وہ تمہارا آتما ہی - اے مرید اس طرح راجہ اندر اُس برہماجی کے اُپدیش کو سُنکر اگیان نشٹ پراگ نام جی کو آتما روپ جان کر خوش ہوا - برہماجی کو نمسکار کرکے واپس گھر کو آنے لگا - تب درمیان راستہ مین کہین گوشہ نشین ہوکر اپنے دل مین بچار کرکے اگیان نشٹ پراگ جی مین اس طرح نقص دل نشین کیے کہ اگرچہ سکھوپتی مین مقیم پراگ نام پورش مانند خواب کے ناظر کے خوف وغیرہ دھرم والا نہین ہی - مگر تاہم یہ پراگ پورش مین اس طرح کا ہون اور یہ اس طرح کا ہی - ایسے آپ کو اور دوسرے کو نہین جانتا - اس لیے سکھوپتی مین پراگ پورش موجود ہوا بھی ناش ہونے کے مانند نظر آتا ہی - اور برہماجی نے لازوال بے خوف برہم روپ کہا تھا - وہ علامات اسمین نظر نہین آتے - اے مرید اس طرح بچار کرکے اندر پھر واپس برہماجی کے پاس جاکر نمسکار کرکے اُس پراگ پورش مین نقص

ہر الله نام
جیحو آعاام

لیے۔ تب برہما نے کہا۔ اے اندر پانچ سال برہم چرج روپ تپ کرکے پھر واپس میرے پاس آؤ۔ اے مرید جب اس طرح برہماجی نے کہا تب وہ اندر برہماجی کا حکم مان کر پانچ سال برہم چرج روپ تپ کرکے پھر برہماجی کے پاس واپس آکر نمسکار کرکے بیٹھ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ برہم چرج روپ تپ سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ اس لیے برہماجی نے تین دفعہ بتیس بتیس سال پہلے تپ کرنے کا حکم دیا۔ اور اب بہت اسکا دل صاف ہو گیا تھا۔ قدرے قصور تھا۔ اس لیے اب اسکو پانچ سال برہم چرج کرنے کا حکم دیا تھا۔ اے مرید اندر کو واپس آیا دیکھکر اب اسکو تریا آتما کا اپدیش کرنے لگا۔ برہما بولا۔ اے اندر استھول سوکشم کارن انھین تینون اجسام سے علٰحدہ جو آنند آتما ہے۔ وہ آنند سروپ آتما پہلے ہم نے تم کو جسمون مین مقیم کرکے اپدیش کیا تھا۔ مگر تم نے اپنے اگیان کے سبب سے دیگر کا دیگر آتما دل نشین کر لیا تھا۔ اے اندر جس جسم سے مشتمل آتما کو تم نے یقین دل نشین کیا تھا۔ وہ جسم اس آتما کی اپادھی روپ کرکے استھول سوکشم کارن انھین تین اقسام کا ہے۔ اے اندر یہ تین قسم کے جسم صرف اگیان کرکے ثابت ہین۔ اگیان کے دور ہونے پر تینون جسم نہین رہتے۔ اس لیے وہ ابدیا کرکے کلپت فرضی ہین۔ اگرچہ تینون جسم نوتیدگی صفت والے ہین مگر تاہم استھول جسیم تو ہمیشہ نوتیدگی صفت والا ہے۔ ایسے فانی جسم مین آتما کے لازوال دبے خوف وغیرہ علامات نظر نہین آتے۔ اس لیے استھول جسم آتما نہین ہے۔ اس سے علٰحدہ کوئی آتما ہے۔ اے اندر جس طرح استھول جسم آتما روپ نہین ہے۔ اسی طرح سوکشم جسم بھی آتما نہین ہے۔ کیونکہ جس طرح استھول جسم مین پریہ اپریہ یعنی عزیز نہ عزیز رہتے ہین۔ اسی طرح سوکشم جسم مین بھی پریہ اپریہ برابر ہین۔ اور کل دکھون کا تخم ہونے سے اگیان روپ کارن شریر بھی آتما نہین ہے۔ اس لیے استھول سوکشم کارن یہ تینون جسم اور انھین کے دھرم یہ سب اناتم روپ ہین۔ اور انھین سے علٰحدہ اور انھین سب کا ساکھی روپ آتما کل دکھون اور محسوسات سے پیدا شدہ سکھون سے برکنار پرم آنند سروپ ست چت آنند روپ واحد آتما ہے۔ اے اندر یہ کل جہان آتما ہین

کلپت روپ ہی - اس لیے آتما سے علیحدہ نہین ہی - اور یہ آنند سروپ آتما ہی کل روپ
اشکال ہوکر مقیم ہی - اور جیو روپ کرکے بھی وہی آتما ہی مقیم ہی - اس لیے جیو آتما ہمیشہ
اپنے برہم سروپ سے واحد روپ ہی - جس طرح گھٹا کاش مہا کاش سے جدا
نہین ہی - صرف گھڑے کی اُپادھی کے سبب سے علیحدہ نظر آتا ہی - ورنہ دراصل مہا کاش
سے جدا نہین ہی - اسی طرح جیو ابدیا روپ تینون اجسام کی اُپادھی کے سبب سے جدا
ہوکر نظر آتا ہی - ورنہ دراصل برہم سے جدا نہین ہی - صرف کلپت اُپادھی ہی جدا دکھا
رہی ہی - جب برہم آتم سروپ کی یکتائی کے گیان سے اگیان دور ہوتا ہی - تب ایک
وحدانیت خالص ذات برہم ہی نظر آتا ہی - ای اندر انہین تینون اجسام و تینون اوستھا
کا ساکھی چیتن روپ آتما ہی لازوال یعنی اجرام بے خوف برہم روپ ہی - اسی کو ہی
تم فرق سے علیحدہ اپنا سروپ کرکے جانو - ای اندر ایسے آنند سر باتم سروپ کو جو ادھکاری
شخص سادھنون سے مستعد ہوکر اپنا آتما روپ کرکے ساکھیات کار کرتا ہی - وہ گیانی
کل جہان کے کاروبار کو کرتا ہی آلودگی سے پاک ہمیشہ اپنے آنند سروپ مین مست
رہتا ہی - اور جو ادھکاری شخص کل کو آتم روپ جان کر سرباتم بھاو کو پراپت ہوے ہین
انپر تم دیوتا لوگ بگھن یعنے رکاوٹ نہین ڈال سکتے - کیونکہ وہ تم سب کا آتما روپ
ہوتا ہی - ای اندر وہ ساکھی آتما سب کا ادھشٹان روپ جو برہم ہی - اُسی کو تم اپنا آپ
سروپ جانو - اور تم برہم سروپ ہو - اور کل جہان کا ادھشٹان روپ ہین - ای مرید اس
طرح پرجاپتی کا اُپدیش سنکر وہ اندر برہما جی کو نمسکار کرکے اپنے لوک مین آکر برہم بدیا کا
اُپدیش اگنی وایو دیوتون وغیرہ کو کرنے لگا - ای مرید جس طرح اندر نے برہم بدیا کا
رواج جہان مین پایا ہی - اسی طرح شنبھو منو بھی پرجاپت سے برہم بدیا کا اُپدیش لیکر
انسان لوک مین موافق ادھکار کے اُپدیش کیا ہی - کیونکہ اندر راجہ و شنبھو منو دونون
یہ برہما کے شاگرد ہین - ای مرید دیو راج اندر نے تو وہ برہم بدیا پرجاپت سے پاکر اگنی
وایو وغیرہ دیوتون کو ہی اُپدیش کی تھی - مگر بہ سبب فخر ابھمان وغیرہ عیب کے اُنھ
برہم بدیا کو بھلا دیا تھا - پھر اُمان دیبی روپ برہم بدیا کی مہربانی سے وہ اگنی وایو وغیرہ

دیوتا تین اوستھا سے علیحدہ بھوما برہم سروپ کو اپنا آتما روپ کرکے یقین دل نشین کیا تھا۔ اس لیے اگنی وایو اندر وغیرہ کو زیادہ تر برہم کا گیان نشن ہوا ہی۔ اے مرید فخر وغیرہ عیبوں کے سبب سے یہ برہم بدیا پرتبندہ یعنی رُکاوٹ کو پراپت ہوکر اگیان کو ناش کرکے نجات کو دے نہیں سکتی۔ اور کل عیبوں رکاوٹوں کے دور ہوئے بغیر برہم آتم کے یکتائی کا پرتکھ گیان ظاہر ہوکر اگیان کو دور کرکے نجات کو پراپت کرتا ہی۔ اے مرید اندر بروچن کو برہما جی کے اُپدیش کا احوال تم نے پہلے پوچھا تھا۔ وہ ہم نے تم سے بیان کردیا ہی۔ اب آگے کس ارتھ کے سُننے کو تمھاری خواہش ہی۔ وہ ہم سے ظاہر کرو۔

	دوہا	
ادھیاے چہاردہم ختم یہ تجھ ہوبع بچار		ہر پرکاش جس جان کے چھوٹے بھرم سنسار

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم بابا ہرپرکاش پرم ہنس سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہشتم مین سے برہما جی و اندر بروچن کی گفتگو اپدیش کا بیان ادھیاے چہاردہم تمام شد۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

	اوم شری پرماتما ے نمہ	
	ادھیاے پانزدہم	

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے پانزدہم دربیان سام بید کی کین اُپنکھد مین سے برہم بدیا روپ اوما دیوی کا اُپدیش اندر وغیرہ کو مترجم بابا ہرپرکاش پرم ہنس۔

	دوہا	
سام بید کا سار جو کہین اُپنکھد یہ نام		سُنو ادھیاے پانزدہم کو ہرپرکاش سُکھ دھام

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے چہارم مین سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہشتم کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اب اس آتم پوران کے ادھیاے پانزدہم مین سام بید کی کین اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کرتے ہین۔ وہان پہلے اس آتم پوران کے ادھیاے چہاردہم کے اخیر مین اگنی وایو وغیرہ دیوتون کو برہم بدیا روپ اوما دیوی

کی مہربانی سے برہم گیان کی پراپتی بیان کی تھی اُسکو سُنکر مرید نہایت خوش
ہوکر اُس ارتھ کے سُننے کے لیے اپنے مرشد صاحب سے عرض کرنے لگا۔

مرید بولا - اے مرشد صاحب اتیرے رشی نے وکوشیتکی رشی نے وسورج بھگوان
نے وشوتیاشتر رشی نے دکٹھو رشی نے دنتری رشی نے جو جو برہم بدیا اپنے شاگردون
کو اُپدیش کی ہی - وہ کُل آپ نے مجکو سُنائی ہی - اور ادھیاے یازدہم مین جابالی وغیرہ
بارہ اُپنکھدون کے ارتھ کرکے پرم ہنس سنیاس کے دھرم وغیرہ کا بیان کیا تھا - اور
ادھیاے دوازدہم مین اودیالک رشی وشوئیت کیتو کو وادھیاے سیزدہم مین
سنت کمار نے نارد کو جو برہم بدیا بیان کی ہی اور ادھیاے چہاردہم مین برہما جی
نے اندر و بروچن کو جو برہم بدیا بیان کی تھی وہ کُل گوناگون کی برہم بدیا آپ نے
مجکو سُنائی ہی - اے مرشد صاحب آپ نے ادھیاے چہاردہم کے اخیر مین یہ
بیان کیا تھا - کہ انھین دیوتون مین سے اگنی وایو اندر وغیرہ دیوتون کو برہم بدیا
رُدیپ اُمان دیبی کی مہربانی سے زیادہ تر برہم کا گیان ہوا ہی - اے مرشد صاحب
یہ بات سُنکر مین نہایت متعجب ہون - آپ براہ مہربانی اس بات کو مفصل کرکے
سُنائین - اس طرح نہایت معتقد مرید کے سخن سُنکر مرشد صاحب کہنے لگا -

مرشد صاحب بولا - اے مرید وہ اگنی وایو وغیرہ صاف دل والے دیوسبھا مین
جاکر اندر راجہ کے پاس اس طرح برہم بدیا کا منن کرنے لگے -

اگنی وغیرہ بولے - اے دیوراج اندر یہ گوش وغیرہ حواس خمسہ باطنی و گویائی وغیرہ
حواس خمسہ ظاہری دمبدم ان کُل کو اپنے اپنے کام مین حرکت دینے والا تحریک
کونسا ہی - اگر اندریان یعنی حواس وغیرہ کو جیو حرکت دیتا ہی - یہ کہنا ناممکن ہی - کیونکہ
یہ جیو اپنے دل مین یہ خیال کرتا ہی کہ فلان اندری یعنی حواس سے یہ کام نہ کرونگا -
ایسا پختہ خیال کرکے بھی پھر اُسی بات کو کرنے لگتا ہی - جس طرح جن کے اثر سے یہ
شخص نامناسب بات کو بھی کرلیتا ہی - اسی طرح یہ جیو بھی بلا خواہش نامناسب
بات کو کرلیتا ہی - ایسے بے اختیار جیو کو کام کرانے والا تحریک ماننا واجب ہی -

اگر اُنھین حواس وغیرہ مین اپنے اپنے کام کرنے مین خود مختاری مانو تب یہ بھی غلط ہی۔
کیونکہ جب مناسب نامناسب کا پہلے بچار نہ کرے کہ یہ کام میرے کرنے کے لائق ہی
یا یہ کام کرنے کے لائق نہین ہی۔ بلا ایسے بچار کرنے کے توجہ کسی طرف ہو نہین سکتی
اور حواس وغیرہ جڑ یعنے تمیز بے علم ہین۔ اس لیے اُن مین یہ بچار ہونا ناممکن ہی۔
کیونکہ بچار چیتن مین ہو سکتا ہی۔ جڑ چیز سے بچار نہین ہو سکتا جیسے ڈھیلو جڑ بے علم ہی
اس لیے اُس سے بچار نہین ہو سکتا ہی۔ اسی طرح حواس وغیرہ بھی جڑ بے اختیار
محتاج ہین۔ اس لیے ان بے اختیار حواس وغیرہ مین کوئی عالم چیتن تحریک ماننا
واجب ہی۔ اگر پن پاپ کرمون کو تحریک مانو۔ یہ کہنا بھی غلط ہی کیونکہ وہ گناہ ثواب
افعال بھی جڑ مانند سبو کے محتاج ہین۔ اس لیے وہ کرم بھی تحریک نہین ہو سکتے۔
یعنے پریرک نہین ہو سکتے۔ اور کُل جیو پہلے مناسب نامناسب پسند ناپسند کا بچار
کر کے بعد ازان کام کو کرتے ہین۔ اس لیے اس جسم حواس وغیرہ مجمع جسٹر
سنگھات سے کوئی علٰحدہ تحریک روپ چیتن ماننا واجب ہی۔ اے دیوراج وہ
چیتن تحریک کون سا ہی۔ آپ مہربانی کر کے ہم سے فرماوین۔ اے مرید اگنی وایو وغیرہ
دیوتون کا سخن سُنکر وہ اندر اس طرح کہنے لگا۔

اندر بولا۔ اے دیوتو جو آتم دیو شروتر یعنے گوش وغیرہ اندریون کا بھی اندری
روپ ہی۔ اور من کا بھی من روپ ہی۔ اور پران کا بھی پران روپ ہی۔ اور جس آتما
کو برھما جی نے تین اوستھا سے علٰحدہ روپ کر کے کہا تھا۔ وہ آتم دیو اپنی نزدیکی ماتر
کر کے کُل مجسم جیوون کا وگوش وغیرہ حواس کا پریرک یعنی تحریک ہی۔ اے دیوتو
جو آتما جسم حواس من کا پریرک ہی۔ وہی آتما پرانون کا بھی پریرک ہی۔ کیونکہ مجسّم جیو
پران اپان کر کے کوئی نہین جیتا یعنے زندہ ہوتا۔ جس آتما کے آسرے یہ پران
اپان رہتے ہین اُس آتما روپ پران کر کے کُل مجسم جیو جیتے ہین۔ اس لیے بید
کی شرتی نے آتما کو پرانون کا بھی پران روپ کر کے کہا ہی۔ اور من اندری بھی
اُس آتما کی طاقت روشنی پاکر اپنے اپنے کاروبار مین رجوع کرتے ہین۔ اس

لیے اُس آتما کو شرتی ماتا نے اندریون کا اندری روپ وبن کا من روپ کرکے
کہا ہی - یعنی انھین کا پریرک ہی - اے دیو تو جو ادھکاری شخص برھم گیانی گورو
کی زبان مبارک سے حواس وغیرہ کا تحریک آتم دیو کو شرون کرکے پھر صاف
دلی سے بچار کرتا ہی - وہ طالب نجات ادھکاری شخص جاگرت وغیرہ تینون
اوستھا روپ بندھن سے رہائی پاکر اُس انتریامی ادویت آتما کو دل نشین
کرتا ہی - اے دیو تو حواس وغیرہ کے پریرک یعنی تحریک آتما کے گیان سے یہ گیانی
جنم مرن وغیرہ بکارون کے دور ہوے بغیر برھم بھاو کی پراپتی روپ امرت کو حاصل
کرتا ہی - اُس برھم بھاو روپ امرت کو پراپت ہوکر پھر یہ گیانی جنم مرن وغیرہ جہان
کی قید کو نہین پاتا - اور جس آتما مین مع اندریون کے من کی رسائی نہین ہی -
اُس آتما کو مین اندر راجہ اچھی طرح سے جانتا ہون - مگر تاہم لوگون کرکے ظاہر سمان
بشیش روپ کرکے اُس آتما کے سروپ کے بیان کرنے کو مین طاقت ور آپ کو
نہین جانتا - کیونکہ وہ آتما سمان بشیش بھاو سے علیحدہ ہی - یعنی عام خاص کہنے
سے بہرا ہی - اور من حواس کی اُنھین رسائی نہین ہی - اُس آتما کا مین ساکھیات
اُپدیش تم کو کس طرح کرسکونگا - البتہ تاکید بلکہ کرکے یعنی نفی کے طریقے سے اُس
آتما کا اُپدیش مین تم سے کرتا ہون تم یک سو دل ہوکر سُنو - اے دیو تو جو آتما
گیات اگیات پدارتھون سے یعنی معلوم نا معلوم شدہ اشیا سے علیحدہ ہی -
اور کارن کارج بھاو سے جدا ہی - ایسے آتما کو کل جہان سے پرے اور اگیان سے
برکنار تینون اوستھا سے بہرا عین پاک خاص ذات روپ کرکے یقین کرنا
واجب ہی - اے دیو تو جو طالب نجات ادھکاری شخص ایسے آتما کو اپنا سروپ
جان کر ساکھیات کار کرتا ہی - وہ طالب نجات ادھکاری شخص برھم بھاو روپ
امرت کو پراپت ہوتا ہی - اے دیو تو کل جہان کا ادھشٹان برھم روپ مین ہون
اُس طرح کے گیان سے برھم بھاو روپ امرت کی پراپتی یہ مکھ پھل ہی - یعنی اعلے
نتیجہ ہی - اور دشمنون کو فتح کرنا یہ اِس گیان کا گون پھل یعنی ادنی نتیجہ

ہی - ایسے گیان سے کُل لوکون کے بھوگون کی پراپتی ہونی کوئی مشکل نہین ہی - اور تم اُہین
پکھو نشک نہین جاننا - ای مرید اس طرح اگنی وایو وغیرہ دیوتا اُس اندر کی زبان مبارک
سے برہم بدیا کو سُنکر برہم بھاو کو پراپت ہوے - اور اُس گیان کے اقبال کرکے کسی سے
شکست کو پراپت نہین ہوتے تھے - اُس برہم گیان کے اقبال کے زور سے ہمیشہ فتح کو
پاتے تھے - ای مرید اس طرح برہم گیان کے بچار کو کرتے ہوے کسی رُکاوٹ کے سبب
سے وہ دیوتا مکمل گیان کو نہ پاکر پھر اناتم اشیا کے خیالات سے محدود چیزون کے فخر مین
آنے لگے اور اس طرح آپ کو تصور کرنے لگے - کہ ہمارے برابر یہ دیت کب ہو سکتے ہین -
کیونکہ ہم دیوتا عقل و زور و خوبصورتی وغیرہ مین سب سے زیادہ ہین - اور یہ دیت
بے وقوف ہمارے آگے کیا چیز ہین - آج کل ہمارے برابر اس جہان مین کوئی نہین ہی
ای مرید بہ سبب بیراگ کی کمی کے اور ابھیاس کی کمی کے اس طرح وہ دیوتا فخر کو پراپت
ہونے لگے - تب اُنکے فخر کو دیکھکر پرماتم دیو گوبھ پر ہاری نے بچار کیا - کہ اُنکو اپنے آتم سروپ
کا گیان بھول گیا ہی - اور اناتم ابھمان مین پھنسے جاتے ہین - اگر اب انکا جنگ کرکے
یا کسی دیگر طرح سے انکا ناش کیا جاوے تب یہ بھی مناسب نہین ہی - البتہ ان کا
فخر کسی طرح سے دور کرنا واجب ہی - ای مرید اس طرح پرماتم دیو گوبھ پر ہاری نے
بچار کرکے یکھ کی شکل اختیار کرکے دیو سبھا مین آیا - کیسا وہ یکھ سروپ تھا - کہ ہزارون
سر گوش چشم ہاتھ وغیرہ اعضا والا تھا - اور نہایت خوفناک جسکی صورت تھی - تب دیوتا
اُسکو دیکھکر کہنے لگے کہ یہ بد صورت خوفناک کونسی چیز ہی - اور کہان سے اسکا آنا
ہوا ہی - یہ ہمارا کوئی دشمن ہی - یا کونسا ہی - اس طرح غل شور کرتے ہوے تب اگنی
دیوتا سے کہا کہ تم جاکر اسکو معلوم کرو کہ یہ کونسا ہی - ای مرید جب اس طرح کُل دیوتون
نے اگنی دیوتا کو واسطے اُسکی شناخت کے کہا - تب اگنی دیوتا اُن کُل دیوتون کی
اجازت پاکر اُس یکھ کے نزدیک آیا - اُس وقت یکھ نے پوچھا تم کونسے ہو - تب اُس
اگنی دیوتا نے کہا کہ مین اگنی دیوتا ہون - پھر یکھ نے کہا - کہ تمھارے جسم مین کیا طاقت
ہی - تب اگنی دیوتا کہنے لگا کہ مین برہمانڈ کو ایک لحظہ بھر مین جلا سکتا ہون - اُس وقت

یکھو نے ایک تنکہ یعنے خشک خس اُس کے آگے رکھا کہ اسکو جلاؤ - اے مرید وہ اگنی دیوتا
نے بہت زور لگایا - مگر وہ خشک خس اُس سے نہ جلایا گیا - اے مرید وہ اگنی دیوتا نہایت
شرمندہ ہوکر اور فخر کو دور کرکے دیوتون سے واپس آکر کہا کہ مین اس یکھ کو نہین جان سکتا -
کسی دیگر دیوتا کو اسکی شناخت کے واسطے بھیجو - اے مرید جب اس طرح اگنی دیوتا نے
کہا - تب وایو دیوتا کو اُن کُل دیوتون نے شناخت کے لیے حکم دیا کہ تم جاکر اسکو معلوم
کرو - یہ کون ہے - اے مرید اس طرح اُن دیوتون کے حکم سے وہ وایو دیوتا یکھ کے نزدیک
آیا - اُس وقت یکھو نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے - تب وایو نے کہا کہ مین وایو دیوتا ہون
پھر یکھو نے پوچھا کہ تم مین کیا طاقت ہے - تب وایو نے کہا کہ مین ایک لحظہ مین کُل جہان
کو اپنی بغل مین رکھکر برھمانڈ گولک سے باہر پھینک سکتا ہون - پھر یکھو نے ایک خشک
خس اُسکے آگے رکھکر کہا کہ اسکو اُڑاؤ - اُسوقت وایو نے اُسکے اُڑانے مین بہت زور
لگایا - مگر اُس وایو سے وہ خشک خس بالکل نہ اُڑایا گیا - اے مرید وہ وایو دیوتا نے شرمندہ
ہوکر واپس دیوتون سے آکر کہا کہ مجھ سے وہ نہین معلوم ہو سکتا کہ کون ہے - کسی دیگر دیوتا کو
اُسکے معلوم کرنے کے لیے بھیجو - اے مرید جب اس طرح وایو دیوتا نے کہا تب کُل دیوتا نے
مل کر اندر کے پاس آکر کہا کہ تم جاکر اس یکھ کی شناخت کرو - کہ یہ کونسا ہے - اُس وقت
دیوراج اندر یکھ کے نزدیک گیا - اے مرید اُس راجہ اندر کو آیا ہوا دیکھ کر اُسکے فخر دور کرنے
کے لیے وہ یکھ گم ہو گیا تب اندر چارون طرف اُسکو دیکھتا رہا - مگر وہ یکھ نظر نہ آیا - آخرکار
وہان ایک عورت خوبصورت نہایت روشنی تیج والی اومان دیوی اُسکو نظر آئی - اور
نادر کے مانند نظر آئی - تب اندر نے پوچھا اے دیوی ماتا یہان ایک یکھ تھا - اب وہ
گم ہو گیا ہے - وہ کونسا تھا - اُسوقت اوما دیوی نے کہا کہ وہ پرم برھم پرماتما تھا - تمھارے
فخر دور کرنے کیواسطے آیا تھا - اے مرید اس طرح اومان دیوی کے سخن سُنکر اندر نے اُسی
وقت فخر کو دور کر دیا - اور پہلے جو پرم برھم کا سروپ بھلا دیا تھا - اُسکو پھر یاد کر لیا - اور
اوما دیوی بھی مہربانی کرکے کُل برھم بدیا کا راجہ اندر کو اُپدیش کر کے اُسی آکاش
مین گم ہو گئی - اور وہ اندر بھی وہان سے چل کر دیوتون کی سبھا مین آکر کُل مفصل احوال

بیان اُس یگیہ کا کردیا - اے مرید تب کُل دیوتاؤن نے فخر کو دور کردیا - اور پرم برہم کا سروپ
یاد کرلیا - اور اُس پرم برہم کو کُل جہان کا اُپادان کارن دنمت کارن روپ کرکے دل نشین
کیا - جس کارن کے بنا کارج قائم نہ رہ سکے اُسکو اُپادان کارن کہتے ہین جس طرح مٹی سے
بنا سبو قائم نہین رہ سکتا - اس لیے وہ مٹی اُس گھڑے کا اُپادان کارن ہی - اور جس کارن
کے ناش ہونے سے بھی کارج بگڑے نہین جیسے کا تیسا رہا ہی - اُسکو نمت کارن کہتے
ہین - جس طرح کمہار کے ناش ہونے سے بھی گھڑا نہین ناش ہوتا - اس لیے کمہار نمت
کارن ہی - اے مرید جس پرم برہم کو اگنی وایو وغیرہ دیوتا پراپت ہوے ہین - اور اندر نے
جسکو پرم برہم روپ آتما سروپ کرکے دل نشین کیا ہی اُس پرم برہم کو برہم گیانی براہمن ادھی
دیو و ادھیاتم ان دونون روپ کرکے اُپاسنا کرتے ہین - اب برہم بدیا کے سادھن
مختصر سا بیان کرتے ہین - اے مرید اپنے برن آشرم کے دھرم دنت نمنک کرم بلا
آرزو کرنے کے کرکے دل کی صفائی کے باعث ہونے سے برہم بدیا کے سادھن ہین -
اور کرچھ چاندراین وغیرہ تپ بھی برہم بدیا کے سادھن ہین - اور شم دم وغیرہ سادھن
بھی برہم بدیا کے سادھن ہین - اور گو ناگون اُپاسنا بھی برہم بدیا کے سادھن ہین - اور
شرتی مین بیان کی ہوئی جو بانی بید روپ دھینو کی اُپاسنا ہی - وہ آتم گیان کی آرزو والا
شخص خود بخود دلانسک کیا کرے - اے مرید اس طرح دل کی صفائی کے ذریعہ سے آتم گیان
کو یہ طالب نجات ادھکاری شخص پراپت ہو جاتا ہی - اس طرح وہ آتم گیان کو پراپت
ہو کر گیانی شخص آنند سروپ وحدانیت ذات پاک برہم مین مقیم ہو جاتا ہی - پھر وہ گیانی
جنم مرن کو پراپت نہین ہوتا - اے مرید اول اندر نے ادھیاے چہاردہم مین پرجاپت سے
برہم کے سروپ کا اُپدیش کیا تھا - پھر اُسی برہم سروپ کو برہم بدیا روپ اوما دیوی کی
مہربانی سے آتم روپ کرکے اندر نے دل نشین کیا تھا - اے مرید جس طرح دیوراج اندر
پرجاپت روپ برہماجی سے برہم بدیا کو پراپت ہوا ہی اسی طرح برہماجی کا بڑا فرزند
اتھروا نام رشی تھا - وہ بھی اپنے والد برہماجی سے برہم بدیا کو حاصل کرکے اُس برہم بدیا کی
جہان مین سنپردا ے چلائی ہی یعنی بدیا کو منتشر کیا ہی - اے مرید اول تم نے پوچھا تھا کہ

نیت = نمیتک کرم
آرزو = خواہش

اگنی و وایو وغیرہ دیوتون کو برھم بدیا روپ اوما دیبی کی مہربانی سے کس طرح زیادہ تر برھم کا گیان پراپت ہوا ہی - ای مرید وہ ہم نے تم کو سُنا دیا ہی - اب آگے جس بات کے سُننے کی خواہش ہو وہ ہمارے آگے ظاہر کرو -

دوہا

ختم ادھیاے پانزدہم پڑھو ہیع بچار ۔ ہر پرکاش بن گیان ہوے چھوٹے دیھ نسار

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس سام بید کی کین اُپنکھد مین سے اگنی و وایو وغیرہ دیوتون کو برھم گیان کی پراپتی کا بیان ادھیاے پانزدہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

اوم شری پرماتماے نمہ

ادھیاے شانزدہم

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے شانزدہم دربیان اتھربن بید کے منڈک اُپنکھد مین سے انگرا رشی کا اُپدیش شونک رشی کو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

سنو ادھیاے شانزدہم مین اتھربن بید کا سار ۔ منڈک اُپنکھد کے ارتھ کا کہے ہر پرکاش بچار

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے پہلے و دوسرے و تیسرے ادھیاے مین رگ بید کے اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور پھر چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم و دہم ان سات ادھیاون مین یجر بید کے اُپنکھدن کے ارتھ کا بیان ہوا تھا - اور ادھیاے یازدہم مین چار بیدون کے گیارہ اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان ہوا تھا - اور دوازدہم و سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم ان چار ادھیاؤن مین سام بید کے اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان ہوا تھا اور شانزدہم و ہفت دہم و ہشت دہم ان تین ادھیاؤن مین اتھربن بید کے اُپنکھدون کے ارتھ کا بیان کرینگے - اب اس ادھیاے شانزدہم مین اتھربن بید کی منڈک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کرتے ہن - وہان پہلے ادھیاؤن مین گوناگون برھم بدیا

کو سُنکر نہایت خوش ہوکر مرید اپنے مرشد صاحب سے کہنے لگا۔
مرید بولا۔ اے مرشد صاحب آپ نے گوناگون برہم بدیا سے مشتمل حکایات نہایت دلچسپ عمدہ سُنائے ہین۔ جس کے سُننے سے برہم گیان کو حاصل کرکے یہ ادھکاری شخص نجات کو پراپت ہو سکتا ہے۔ اے مرشد صاحب آپ نے ادھیاے پانزدہم کے اخیر مین یہ بیان کیا تھا۔ کہ جس طرح اندر راجہ نے برہما جی کا شاگرد ہوکر برہم بدیا کو حاصل کیا ہے اسی طرح اُس برہما جی کا بڑا فرزند اتھروا نام رشی بھی برہما جی کا شاگرد ہوکر برہم بدیا کو حاصل کرکے جہان مین مشتہر کی ہے۔ اے مرشد صاحب اُس برہما جی نے اُس اتھروا نام بڑے فرزند کو جو برہم بدیا اُپدیش کی ہے۔ وہ برہم بدیا ہم سے بیان کرو۔ اور آپ براہ مہربانی یہ بھی فرماوین کہ وہ اتھروا نام رشی نے کس شاگرد کو اُس برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہے۔ آپ مہربانی کرکے وہ کُل مفصل احوال مجکو سنا دین اس طرح مرید کے سخن سُنکر مرشد صاحب کہنے لگا۔
مرشد بولا۔ اے مرید منڈک اُپنکھد مین جو حکایت بیان کی ہوئی ہے۔ وہ مین کہتا ہون تم ایک سو دل ہوکر سُنو۔ کیسی وہ حکایت ہے۔ سُکھ آنند کے پیدا کرنے والی ہے اے مرید اب ہرن گربھ کو سب سے پہلے ثابت کرنے کے لیے اول منو جیو نے کہا جو جہان کی پیدائش کا طریقہ اُس پیدائش کی پہلی حالت کا بیان کرتے ہین۔ اے مرید یہ کُل کارج روپ جہان اپنی پیدائش سے پہلے تم روپ تھا۔ اس جگہ تم سے مراد اگیان ادھیشت ست بستو کا ہے۔ اے مرید اُس وقت آکاش وغیرہ جہان کچھ نہ تھا۔ مرت یا امرت یعنی موت یا لازوال کچھ کہا نہین جاتا تھا۔ ایک کارن روپ یعنی مادہ روپ تت تھا۔ یعنی ابھیاکرت تھا۔ اُس پاک برہم کے پرتنب یعنی عکس سے مشتمل ابھیاکرت نام کارن سے ہرن گربھ بھگوان ظاہر ہوا۔ کیسا وہ ہرن گربھ ہے۔ کُل ہستی یعنی محدود دُنیا دہی والے جیون کا ایشور ہے۔ اور حواس خمسہ باطنی و حواس خمسہ ظاہری اور ایک اتش کرن ایک پران و پانچ لطیف عناصر انھین سترہ تتون یعنی عناصرون کے مجمع روپ جسم مین اس ہرن گربھ آتما کی رہایش ہے۔ یعنی نو اس ہے۔

اتھروا رشی

مایا بسسشٹ برہم

یعنی اگیان یعنی مایا اودیا کم ...

اُس ہرن گربھ بھگوان سے آکاش وغیرہ پانچ استھول بھوت یعنی عناصر کثیف پیدا ہوے - اُن استھول عناصروں مین بہ اتم ابھمان کر کے وہ ہرن گربھ بیراٹ نام سے موسوم ہوا ہی - اور اُن استھول بھوتون مین قیام کرتا ہوا وہ ہرن گربھ اپنی رہایش کے لیے برہمانڈ روپ گولک کے پیدا کرنے کی خواہش کی - تب ست سنکلپ روپ ہرن گربھ کے سچے خیال کے اقبال سے آکاش وغیرہ پانچ عناصر جل کے اوپر زر روپ انڈے کی صورت ہو کر قائم ہوے - اے مرید کیسا وہ انڈا تھا - کروڑہا آفتاب کے مانند منور تھا - اور جس انڈے مین بھور وغیرہ سات لوک مقیم ہین - اور اتل وغیرہ سات پاتال لوک قائم ہین - اور ستسر وغیرہ کال کلپت ہین - اُس برہمانڈ کے اندر جو زمین روپ کمل ہی - اُسکا کرنکا روپ جو سمیر پربت ہی - اس کمل کے اندر کرنکا روپ سمیر پربت سے جو ہرن گربھ بھگوان روپ چار مکھ والا برہما ہو کر ظاہر ہوا ہی - کیسا وہ برہما ہی - اندر وغیرہ دیوتون سے پہلے ہی - اور اندر وغیرہ دیوتون کر کے پرستش لائق ہی - اور جہان کا پیدا کرنے والا ہی - اور پرورش فنا کرنے والا ہی - اُس برہما موصوف کا ایک بڑا فرزند اتھروا نام کر کے ہوا ہی - اُس بڑے فرزند کو یہ کُل برہم بدیا دی ہی - کیسی یہ برہم بدیا ہی - مول اگیان کے ناش کرنے والی ہی - اس لیے کُل علموں کا یہ برہم بدیا آشرا روپ ہی - اگیان یعنے ابدیا دو قسم کی ہی ایک مول ابدیا دوم تول ابدیا - جیو برہم کی یکتائی کو حجاب کرنے والی ابدیا کا نام مولا بدیا ہی - اور محدود چیز سے حجاب کرنے والی بدیا کا نام تولا بدیا ہی - وہ تولا بدیا چار طرح کی ہی - ایک ناپاک مین پاک نگاہ جس طرح عورت وغیرہ کے جسم ناپاک ہین - اُنکو پاک کر کے دیکھنا - دوم انت مین نت بدھی یعنی فانی چودہ طبقون مین ہمیشہ قائم کی نگاہ - سوم دُکھ مین سُکھ بدھی یعنی کاشتکاری وغیرہ دُکھ روپ کو سُکھ روپ کی نگاہ - چہارم - اناتم مین آتم بدھی - یعنی جسم وغیرہ اناتم چیزون کو آتم روپ کر کے جاننا - یہ چار قسم کی تول ابدیا ہی - اے مرید اُس اتھروا نام رشی کا ایک انگرس نام رشی شاگرد ہوا تھا - پھر اُس انگرس کا شاگرد بھاردواج ہوا ہی - پھر اُس بھاردواج کا ایک

دوسرا انگرس نام شاگرد ہوا ہی - اور انگرس کا شونک نام رشی نام شاگرد ہی اُس شونک رشی
کے کُل براہمن کھتری بیش دوج سنگیا والے شاگرد ہوے ہین - ای مرید اس منڈک
اُپنکھد مین جو برہم بدیا بیان کی ہو - وہ برہم بدیا پہلے برہما جی نے اتھروا نام بڑے فرزند
کو اُپدیش کی ہی - اُس اتھروا رشی سے دیگر جو رشی نے بیان کیے تھے وہ کُل رشی اُس
برہم بدیا کو پراپت ہوے ہین - وہی برہم بدیا مین تم سے کہتا ہون تم یکسو دل ہوکر سُنو
اب انگرس و شونک رشی کی گفتگو سنباد سے وہ برہم بدیا بیان کرتے ہین - ای مرید پہلے
ایک دفعہ بوقت صبح انگرس نام رشی اشنان وغیرہ نت کرم کرکے کسی گوشہ جگہ مین بیٹھا
ہوا تھا کیسا وہ انگرس رشی ہی - کہ کُل بیدون سے واقف اور واحد برہم کا جاننے والا تھا
اور بلا آرزو تھا - ایسے شروتری برہم نشٹی انگرس رشی کو دیکھکر وہ شونک رشی دونون ہاتھ
مین لے کر بموجب قواعد شاستر کے انگرس رشی کے پاس آیا اور نمسکار کرکے سوال کرنے لگا
شونک بولا - ای سوامی کس ایک بستو کے گیان سے اس کل جہان کا گیان ہوتا ہی
ای مرید اس طرح اُس شونک رشی کے سخن سُنکر وہ انگرس رشی جواب دینے لگا - ×
انگرس بولا - ای شونک اُس پرم برہم کی پراپتی کیواسطے برہم بند وغیرہ اُپنکھدون مین
شبد برہم کا گیان ہی عمدہ تجویز بیان کی ہی - اور مع سکھیا وغیرہ چھ انگون کے جو چار
بید ہین - وہ چار بید جس برہم کا جسم ہی - اُس برہم کا نام شبد برہم ہی اُس شبد برہم
مین جو ہوشیار ہی - وہ پرم برہم کو پراپت ہوسکتا ہی - اس لیے طالب نجات جگیاسون
نے دو طرح کی بدیا کو حاصل کرنا - ایک سادھن روپ بدیا ہونے سے اُسکا اپرا نام بدیا ہی
اور دوسری پھل روپ ہونے سے پرا نام بدیا ہی - اور سکھیا - کلپ - نرکت - بیاکرن -
جوتش - پنگل - یہ چھ بید کے انگ - اور رگ یجر سام اتھرون بید یہ چار بید انھین کا اپرا نام بدیا
ہی - اور برہم بدیا کا پرا نام بدیا ہی - اور جس برہم کو وہ پرا نام بدیا بیان کرتی ہی - اُس برہم
کو شرتی مین اکھر اس نام سے موسوم کیا ہوا ہی - ای شونک وہ اکھر برہم جو اس خمسہ
باطنی و حواس خمسہ ظاہری سے علٰحدہ ہی - اور بران دل و محسوسات سے مبرا ہی - اور نام
روپ کریا یعنی اسم صورت فعل سے برکنار اور براہمن وغیرہ آشرمون سے جدا ہی - اور

مانند اکاش کے بیاپک ہی - اور مکان زمان چیز کی حدود سے الگ ہی - اور کُل جہان کا کارن روپ ہو ابھی دوئی جہان سے لاتعلق پاک ہی - ایسے اکھر برہم کو تم نے اپنا آتما روپ کر کے جاننا - اب اُس اکھر برہم کے گیان سے کُل جہان کے گیان کے ثابت کرنے کے واسطے اُس اکھر برہم مین جہان کی کارنتا دکھاتے ہین - اے شونک جس طرح اُرن نابھی نام کیڑا صرف ایک آپ ہی تارون یعنی تندون کا سخت کارن و اُپادان کارن دونون روپ ہوتا ہی - اسی طرح اکھر برہم اس جہان کی پیدایش پرورش فنا کا مست کارن و اُپادان کارن دونون روپ ہی - اب جہان کی پیدایش کا بیان کرتے ہین - اے شونک اُس اکھر برہم نے پہلے گیان روپ تپ کو کیا - اُس گیان روپ تپ کے بعد اکاش وغیرہ پانچ عناصر پیدا ہوے - پھر اُنھین پانچ عناصرون سے یہ کُل جہان پیدا ہوا ہی - مطلب یہ ہی کہ چیتن کے عکس سے مشتمل اپیاکرت سے ہرن گربھ پیدا ہوا - سمشٹی سوکھم شریر یعنی کُل لطیف اجسام کا نام ہرن گربھ ہی - پھر اُس ہرن گربھ سے بیراٹ پیدا ہوا ہی - سمشٹی استھول شریر یعنی کُل کثیف اجسام کا نام بیراٹ ہی - اُس بیراٹ مین بھور وغیرہ سات لوک ہوے - پھر اُن مین رہنے والے کُل جیو ظاہر ہوے - پھر اُنھین جیوون سے گناہ ثواب روپ افعال ظاہر ہوے - پھر اُنھین کرمون کے نتیجہ بھوگنے کے واسطے دوزخ بہشت پیدا ہوے - اے شونک یہ جیو کرم وغیرہ کر کے پھر اُنکا نتیجہ جنم مرن وغیرہ دکھون کو پراپت ہوتا ہی اور اُپاسنا کر کے یہی فانی پرلوک کو پراپت ہو کر پھر وہان سے گرتا ہی - کیونکہ جسطرح یہ لوک کرم جن یعنی کرمون سے پیدا شدہ ہونیوالا فانی ہی اُسطرح پرلوک بھی کرم جن ہونے سے فانی ہی - اور جو چیز کرمون سے پیدا شدہ ہوتی ہی - وہ فی الحقیقت فانی ہوتی ہی - جس طرح گھڑا کمھار کے بیوپار روپ کرم سے پیدا شدہ ہونے سے فانی ہی - اسی طرح لوک پرلوک کا سُکھ بھی کرمون سے پیدا شدہ ہونے سے فانی چند روزہ ہی - اور اُپاسنا بھی ایک مانسی کرم ہی - اور بغیر گیان کے دیگر کسی اہم اُپاسنا سے مکتی نہین ہوتی - اس لیے طالب نجات جگیاسی شخص کُل نقصون کو دیکھکر گیان کو حاصل کرے - اب گیان کے حاصل کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہین - اے شونک برہم روپ آتما کا گیان اس ادھکاری برہم گیانی گورو سے پراپت

مایا - مایا میں
چیتن کا اکھاس اور
ستوگنی چیتن
ساکھاس مایا

ہوتا ہی - اور بید کی شرتی کہتی ہی - کہ اُس برہم کے گیان کے واسطے یہ ادھکاری طالب نجات شخص واتون ہاتھ مین لے کر برہم شروتری برہم نیشٹھی گورو کے پاس جا کر اُپدیش گیان کا لیوے - مطلب یہ ہی - کہ مطابق شاستر کے گوناگون دلائل سے مرید کے اعتراضون کے دور کرنے مین طاقت ور ہو - اُس گورو کو صرف برہم شروتری کہتے ہین - اور برہم کو اپنا آتما سروپ کر کے جانتا ہو - اُس گورو کو صرف برہم نیشٹھی کہتے ہین - جسمین دونون اوصاف ہون یعنی برہم نیشٹھی برہم شروتری ہو اُسکو گورو یعنی اچارج کہتے ہین - صرف گوش مین پھونکا دینے والا یا کنٹھی مالا سیلی لباس کسی نشان کے دینے والے کا نام گورو نہین ہی - آج کل گورو کی شناخت نہین ہی کیونکہ یہ لوگ پھونکا کان مین دینے والا یا ظاہری کوئی نشان دینے والے کو گورو جانتے ہین - مگر لفظ گورو کے یہ معنی نہین ہین - جو علامات گورو کے بید کی شرتی مین بتا دے اُسکو گورو جاننا واجب ہی - اے شونک برہم گیان کی خواہش والا جگیاسی شردھا بھگتی والا شخص ایسے برہم نیشٹھی برہم شروتری گورو کے پاس جا کر گیان کو حاصل کرے - وہ گورو اگرچہ بے خواہش لالچ بھی ہو - مگر تاہم ایسے شردھا والے لایق ادھکاری مرید کو برہم بدیا کا اُپدیش کرے - جس برہم بدیا کرکے برہم چیج وغیرہ سادھنون سے مستعمل جگیاسی شخص اُس اکھر برہم کو اپنا آتما روپ کر کے یقین دل نشین کرے - اب پہلے مختصر سے کہی ہوئی پرانا یام بدیا کو تشریح سے بیان کرتے ہین - اے شونک وہ ترک لذات آزاد طالب نجات شخص اُس شروتری برہم نیشٹھی موصوف گورو کے زبان مبارک سے جس برہم کو ست روپ کر کے جانتا ہی - اور اُس اکھر برہم سے علٰحدہ کل جہان کو است یعنی نیست و نابود کر کے جانتا ہی - اُس ست برہم سے یہ کل جہان پیدا ہوا ہی - اور اُسی برہم مین یہ کل جہان مقیم ہی - اور آخرت مین اُسی برہم مین محو ہو جاتا ہی - اے شونک جس طرح بڑے غل شورے سے جلتی ہوئی آتش سے پرکاش روپ چنگاریان و مخالف دھرم والا دھوم یعنی دھوان پیدا ہوتا ہی - اسی طرح اس اکھر برہم سے ساکن متحرک کُل جہان پیدا ہوتا ہی - اے شونک جس اکھر پرم برہم سے یہ ساکن متحرک

کل جہان پیدا ہوتا ہی - وہ برہم کیسا ہی کہ مانند آکاش کے ہر جا بیاپک ہی - اور اسورت
یعنی نمودار صورت سے بترا ہی - اور اندر باہر کل اُپادھیون مین پورن ہی اور جسم
کثیف اور جسم لطیف سے علیحدہ ہی - اور مایا روپ کارن شریر سے بھی جدا ہی - اور
یہ مایا بہت عرصہ تک قائم رہنے سے اس لیے اس مایا کا نام اکھر ہی - اس اکھر روپ
مایا سے پرے ہی - اور سوینگ پرکاش روپ ہی یعنی اپنی روشنی سے روشن ہی - اس
طرح پرماتما کا سروپ کہکر اب اُس برہم کو واحد روپ کے کہنے کے واسطے اُس پرماتما
سے اصل جہان کی پیدایش کا بیان کرتے ہین - ای شونک اُس مایا اُپہت پرماتما سے
پران وہن دو اس آکاش وغیرہ پانچ عناصر پیدا ہوے ہین آسنا کر کے سوکھم روپ
ہرن گربھ کی پیدایش کہکر اب استھول شریر بیراٹ کی پیدایش بیان کرتے ہین - ای
شونک اُس پرماتما کا یہ استھول جہان یعنی کثیف کل پیدایش بیراٹ روپ ہی - اور
اُس بیراٹ کا سورگ لوک سر ہی - اور آفتاب و مہتاب یہ دونون بیراٹ کے چشم
ہین - اور دس اطراف اس بیراٹ سروپ کے گوش ہین - اور چار بید جس بیراٹ کی
واک اندری یعنی گویائی ہی - اور باہر کا دایو اس بیراٹ کا پران روپ ہی - اور کل
جہان جسکا ہردے روپ ہی - اور زمین جسکا قدم یعنے پانون ہین - ایسا سروپ بیراٹ
پرماتما کا ہی - ای شونک جس پرم برہم سے یہ بیراٹ سروپ پیدا ہوا ہی - اُسی پرم
برہم سے مانند سواس یعنی دم کے بلاتردد یہ چار بید پیدا ہوے ہین - اس لیے یہ بید
اپرا نام بدیا روپ کرکے کہے جاتے ہین - کیونکہ اُس اپر برہم روپ بیدون سے یگ
وغیرہ کرم پیدا ہوتے ہین - یہ کل جہان اُس پرماتما سے پیدا ہوا ہی - اس طرح اُس
پرماتما سے اس جہان کی پیدایش روپ ادھیاروپ کہکر اب اُس جہان کا اپواد
یعنے رد کرکے اُس پرماتما کی خالص وحدانیت ثابت کرتے ہین - ای شونک جس
پرماتما نے یہ جہان پیدا کیا ہی - اُس پرماتما سے یہ جہان علیحدہ نہین ہی - یعنی یہ کل
جہان پرماتم سروپ ہی ہی - اس لیے وہ پرماتما ایک واحد ذات ہی - اس طرح ہر جا
بیاپک پیدایش فنا سے علیحدہ کل جیودن کے ہردے دیش مین مقیم جو پرماتم دیو ہی

جبر گرہھی

اور سب کا آتما روپ ہی۔ اُسی پرماتما کو جو ادھکاری طالب نجات شخص اپنا آتما روپ
کرکے جانتا ہی۔ اُس ادھکاری شخص کی کاتمہ روپ اگیان دور ہوجاتی ہی۔ اس لیے
ادھکاری شخص ضرور اُس پرماتما کے گیان کو حاصل کرے۔ اے شونک جو پرماتم دیو
سوینگ پرکاش روپ ہونے سے ہمیشہ ظاہر ہی۔ اور ہردے روپ گفا مین مقیم ہونے
سے بالکل نزدیک ہی۔ اور سب سے زیادہ ہی۔ اور کل کا ادھشٹان ہی۔ اور پران حواس
وغیرہ کا ادھشٹان ہی۔ اور پران حواس وغیرہ کو اپنی نزدیکی مانند کرکے اپنے اپنے
بیوپاردن یعنے کامون مین اُنھین کو لگاتا ہی۔ اور سناتن ہی۔ اور بدھی وغیرہ
اُپادھیون سے پرے ہی۔ ایسا اکھر روپ برہم کل طالب نجات ادھکاریون کرکے
اپنا آتما روپ سے جاننے لائق ہی۔ اور وہ اکھر برہم اپنے سوینگ پرکاش روپ سے
پرکاشمان ہی۔ یعنی اپنی روشنی سے روشن ہی۔ اور کل لوک جسمین مقیم ہین۔ اے شونک
تم نے جو پہلے پوچھا تھا۔ کہ کس چیز کے گیان سے کل جہان کا گیان ہوجاتا ہی۔ وہ چیز
یہ اکھر برہم ہی۔ اسی کے گیان سے کل جہان کا گیان ہوجاتا ہی۔ اب اُس آتم گیان
کی پراپتی کے واسطے دھیان روپ تجویز بتلاتے ہین۔ اے شونک جس طرح کوئی بہادر
شخص اپنے دھنش یعنی کمان سے بان یعنی تیر کو چلا کر کسی نشانہ کو مارتا ہی۔ یعنے
چھیدتا ہی۔ اسی طرح جو ادھکاری متحمل فراخ اتم بیلگی شخص شہوت وغیرہ دشمنون کو
خوف دینے والا ہی۔ وہ ادھکاری شخص اُسی اکھر برہم روپ نشانہ سے چپٹ سکتا ہی
اور دھیانی شخص کا جسم وغیرہ سے علیحدہ کیا ہوا جو کوٹستھ آتما ہی۔ وہ آتما مانند تیر
کے ہی۔ اور جہانواک روپ بیدانت جس کے شکم مین ہی۔ ایسا جو اونکار روپ
پرنومنتر ہی۔ وہ پرنومنتر مانند دھنش کے ہی۔ اور مین برہم سروپ ہون۔ یہ جو
جہانواک کے ارتھ کا تصور ہی۔ یہ دھنش کا کھینچنا ہی۔ اور خالص ذات پاک برہم
مانند نشانہ کے ہی۔ اور اُس نشانہ مین کوٹستھ آتما روپ تیر وہی برہم سروپ ہی
ہوتا ہی۔ اے شونک جو اکھر برہم کل جہان کا ادھشٹان روپ ہی۔ وہی اکھر برہم
ادھکاریون کرکے جاننے لائق ہی۔ اور اُس اکھر برہم سے علاوہ کل جہان اناتم روپ

طالب نجات ادھکاری ہون کر کے جاننے لائق نہین ہی - اے شونک طالب نجات
ادھکاری شخصون نے ایک بید انت شاستر سے علحدہ دیگر کسی اناتم چیزون وسخنون
کا تصور وگفتار بالکل نہ کرے کیونکہ ان اناتم چیزون وسخنون کے تصور کرنے سے
اور بولنے کہنے سے من وبانی یعنے دل وگویائی دونون تھک جاتے ہین یعنی بے قرار
ہو جاتے ہین - اُنکے تھک جانے سے پھر وہ دونون آتم برہم سروپ کے دھیان
بچار کی طرف نہین لگ سکتے - اس لیے بید انت شاستر سے بنا دیگر کسی اناتم شاستر
کا شغل نہ کرے - اے شونک اگر کسی پاپ کے سبب سے مین آنند سروپ برہم ہون
اس طرح آتما کے جاننے مین طاقت ور نہ ہو سکے - تب یہ طالب نجات ادھکاری
شخص اُس آنند سروپ آتما کو پرنو منتر کر کے تصور کرے - کیونکہ اُس پرنو منتر کے
دھیان کے اقبال سے پاپون سے چھوٹ کر برہم گیان کو پراپت ہو جائے گا - پھر
اُس برہم گیان کر کے ابدیا روپ سمندر سے پار ہو کر نجات سرور ابدی کو پراپت یہ
ادھکاری شخص ہو جائے گا - اے شونک جو پرماتما اس کل جہان کو سمان شیش روپ
یعنے عام خاص روپ کر کے جانتا ہی - وہی پرماتما سونیگ پرکاش آتم روپ ہی -
سوال وہ آتما کہان رہتا ہی - جواب - شرتی ماتا کا - وہ آتما برہم اپنی مہا بزرگی مین مقیم
ہی - مطلب یہ ہی کہ کسی نے شرتی ماتا سے سوال کیا - کہ آتم سروپ برہم کہان
رہتا ہی - تب آگے شرتی نے جواب دیا کہ وہ آتما روپ برہم اپنے سروپ مہا مین
استھت ہی - جسکے سنسکرتی الفاظ یہ ہین - برہم کُتر تشٹتی - سو مہمنی - اے
شونک جب تک برہم آتم گیان کی پراپتی نہین ہوتی - تب تک یہ اگیان دھیہ
ادھیاس کے جہان دوئی کو ست روپ کر کے دیکھتا ہی - جس وقت گیان پراپت
ہوتا ہی - تب اس آتما کو پر انند سروپ کر کے گیاتا گیان گیہ یعنی عالم علم معلوم وغیرہ
دوئی ترپٹی سے علحدہ کر کے دیکھتا ہی - اے شونک جو ادھکاری اُس پرم برہم کو اپنا
آتما روپ کر کے جانتا ہی - اُسکا پھل شرتی نے اس طرح کہا ہی - کہ اس ادھکاری
شخص کے برہم گیان کی پراپتی سے دیہہ ادھیاس وغیرہ گانٹھ سب دور ہو جاتی ہی

اور مین برہم ہون یا جیو ہون - اور مین جسم حواس وغیرہ ہون یا ان سے علیحدہ ہون
جہان سچا ہی یا جھوٹا ہی - اس طرح کے کل شک اُس برہم گیانی کے دور ہو جاتے ہین
اور سنچت وکریمان اگامی کرم گناہ ثواب روپ سب ناش ہو جاتے ہین - اور
مع اگیان کے کل جنم مرن وغیرہ دُکھ سب دور ہو جاتے ہین - اور پر مانند نجات کو
وہ گیانی پراپت ہوتا ہی - ای شونک یہ طالب نجات ادھکاری شخص جس آتما کے
گیان کرکے کل دُکھون سے چھوٹ جاتا ہی - وہ آتما کیسا ہی - کہ ان مئی کوش پران مئی کوش
منو مئی کوش وگیان مئی کوش آنند مئی کوش انھین پانچ کوشون مین سے آنند مئی کوش
کا پوچھ روپ یعنی حد روپ کرکے جو بیان کیا ہو ابرہم سروپ ہی وہ برہم سروپ
آتما ہی - ایسا آتما برہم اس شرتی کا ارتھ یہ ہی کہ یہ پرتکھ جسم بدھی وغیرہ کا ساکھی آتما
برہم سروپ ہی - اب اس مہاواک کے ارتھ روپ ابھید تا یعنی یکتائی کیواسطے تت
تونگ پد ارتھ کے شودھن کا بیان کرتے ہین - ای شونک جسم روپ درخت کے
بالا عقل روپ شاخ پر جیو ایشور روپ دو پنکھی ہم جنس رہتے ہین - اُن مین سے
جیو روپ پنکھی بہ سبب دیہ ادھیاس کے سُکھ دُکھ روپ پھل کو بھوگتا ہی - اور ایشور
پھل بھوگنے سے مبرا لاتعلق ہی - اور جب یہ جیو روپ پنکھی دیہ ادھیاس کو دور کرتا ہی
تب اُپادھی سے علیحدہ ہو کر ست چت آنند سروپ ایشور روپ ہو جاتا ہی - کیونکہ
در اصل دونون ایک روپ تھے - صرف اُپادھی کرکے علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہین
مطلب بید کی شرتی کا یہ ہی - کہ جس طرح درخت پر دو پنکھی ہم جنس آکر قیام کرین -
ان مین سے ایک درخت کے ساتھ محبت کرکے اُسکے پھل کو کھا دے - اور دوسرا
پھل کھانے سے پاک ہو کر رہے - اسی طرح بدھی روپ درخت پر ایشور روپ دو پنکھی
اکٹھے رہتے ہین - ایک تو اُس بدھی روپ اُپادھی کا ادھشٹان بنب روپ ایشور
ہی - اور دوسرا اس ایشور کا پرتبنب روپ جیو ہی - وہ جیو بدھی کے ساتھ مِل کر ادھیاس
نے گناہ ثواب روپ کرمون کو کرکے اُسکے سُکھ دُکھ روپ پھل کو بھوگتا ہی - اور دوسرا
بنب روپ ایشور لاتعلق اُس جیو کو پرکاشنے والا یعنی روشنی کرنے والا ہی - اور جب

جیو کو گورو وید انت شاستر کی مہربانی سے برہم گیان کی پراپتی ہوتی ہے - تب دیہ ادھیاس سوہ اہنکار یعنے خودی وغیرہ کو دور کر کے ست چیت آنند سروپ ایشور سے واحد ایک ہو جاتا ہے - اے شونک اس طرح یہ ادھکاری شخص جب برہم کو آتم سروپ کر کے یکتائی کے گیان کو حاصل کرتا ہے تب نجات کو پاتا ہے - اے شونک جب برہم گیانی جسم کو چھوڑ کر بدیہ مکتی کو پاتا ہے - تب اُسکے پران وہاں جسم کے اندر محو ہو جاتے ہیں - کیونکہ گیانی کے پران باہر کہیں بوقت جسم چھوڑنے کے نہیں جاتے - وہاں جسم کے اندر گم ہو جاتے ہیں - اے شونک جو برہم بدیا ہم نے تم کو اُپدیش کی ہے - اس برہم بدیا کا اُپدیش بغیر ادھکاری کے کسی کو نہ کرنا -

اے مرید تم نے اتھروا رشی کی برہم بدیا سُننے کا سوال کیا تھا وہ ہم نے برہم بدیا تم کو سُنا دی ہے - اے مرید جس طرح انگرس نے شونک کو برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہے - اسی طرح پپلادمنی نے سوکیش وغیرہ شاگردوں کو برہم بدیا اُپدیش کی ہے - اے مرید یہ منڈک اُپنکھد ہین سے برہم بدیا تم کو سُنائی - اب دیگر کس ارتھ کے سُننے کی تم کو خواہش ہے وہ ہمارے آگے ظاہر کرو -

	دوہا	
ادھیائے شانزدہم تمام شد اتھرون بید کا سار		منڈک اُپنکھد کے ارتھ کا کیا ہر پرکاش بچار

کتاب خلاصہ شری آتم پران اُردو نثر مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس اتھرون بید کی منڈک اُپنکھد ہین سے انگرس کا شونک کو برہم بدیا کے اُپدیش کا بیان ادھیائے شانزدہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

اوم شری پرماتمائے نمہ

ادھیائے ہفتدہم

آغاز کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر ادھیائے ہفت دہم در بیان اتھرون بید کی پرشن اُپنکھد ہین سے پپلادمنی کا اُپدیش بطور سوال جواب کے سوکیش وغیرہ چھ شِشوں کو مترجم باباہر پرکاش پرم ہنس -

اندر ہی شمی پران ہیں سے محو جاتے ہیں

	دوہا	
سنو ادھیاے ہفتدہم اتھربن بید کا سار	پرشن اُپنکھد کے ارتھ کا کہے ہر پرکاش بچار	

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیاے شانزدہم مین اتھربن بید کے منڈک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اب اس ادھیاے ہفت دہم مین اُسی اتھربن بید کی پرشن اپنکھد کے ارتھ کا بیان ہوگا۔ وہان پہلے ادھیاے شانزدہم مین اتھروا نام منی کی بیان کی ہوئی برہم بدیا کو سنکر نہایت خوش ہو کر پھر مرید پپلاد منی کی بیان کی ہوئی برہم بدیا کے سننے کے واسطے مرشد صاحب سے اس طرح عرض کرنے لگا۔

مرید بولا اے مرشد صاحب جو جو برہم بدیا رشیون نے اپنے اپنے شاگردون کو اُپدیش کی تھی وہ سب آپ نے شانزدہم کے ادھیاؤن مین بیان کرکے سُنائی ہے۔ اور آپ نے شانزدہم ادھیاے کے اخیر مین یہ کہا تھا۔ کہ جس طرح انگرس نے برہماجی سے پرمپرا سلسلہ وار سے پراپت ہوئی برہم بدیا شونک کو اُپدیش کی ہے۔ اسی طرح پپلاد منی نے بھی سوکیش وغیرہ شاگردون کو برہم بدیا اُپدیش کی ہے۔ اے مرشد صاحب جو برہم بدیا پپلاد منی نے سوکیش وغیرہ رشیون کو اُپدیش کی ہے اُسکے سننے کی مجکو بڑی خواہش ہے آپ براہ مہربانی اُس برہم بدیا کو اُپدیش سماعت کراوین۔ اسطرح نہایت پریمی شائق معتقد مرید کے سخن سُنکر اتھربن بید کی شونکیہ شاخا مین مقیم جو پرشن اُپنکھد ہے۔ اُسمین کہی ہوئی حکایت کو مرشد صاحب کہنے لگا۔

مرشد بولا۔ اے مرید پہلے ایک دفعہ کسی سبب سے چھ رشی اکھٹے ہوے تھے آپس مین وہ بہت پریم رکھتے تھے۔ اور برہمہ سندھیا وغیرہ نت کرمون مین محبت رکھنے والے تھے اُنکے یہ نام تھے۔ ایک سوکیس رشی۔ دوم ست کام رشی۔ سوم سوریاونی رشی۔ چہارم آشلاین رشی۔ پنجم بھارگو رشی۔ ششم کبندی رشی تھا۔ اور بھاردواج شیو کا رگیہ کوشل۔ ویدربی۔ کاتیاین۔ یہ چھ ان نامون سے مشہور۔ وہ چھ سلسلہ وار رشی تھے وہ بمع چھ انگون کے چار بیدون کے عالم و بمطابق فرمودہ بید کے نت کرمون کو کرتے رہتے تھے۔ اور سگن برہم کی اُپاشنا کو وہ سب کرتے رہتے تھے۔ اُس کرم اُپاشنا کے

کرنے سے صاف و قائم دل ہوے۔ پھر وہ نرگن برہم کے جاننے کی خواہش کرکے تب وہ
چھ رشی مذکورہ آپس مین اسی طرح بچار کرنے لگے۔ کہ بدیا وغیرہ اوصاف سے جو ہمسے
زیادہ ہوگا۔ اور شروتری برہم نشٹی ہوگا۔ وہ برہم کے پرتکھ گیان والا ہم کو نرگن برہم
کا اُپدیش کرے گا۔ ایسا شروتری برہم نشٹی گیانی کون سا ہوگا جسکی شرن کو ہم پراپت
ہوون۔ ای مرید اسطرح وہ چھ رشی آپس مین بچار کرتے ہوے نہایت متفکر تھے۔ اُن
چھ رشیون کے نشکام پنون کے زور سے پپلادمنی اپنی مرضی سے گشت کرتے ہوے
اس جگہ کے نزدیک آگئے۔ تب پپلادمنی کو آتا ہوا دیکھکر وہ رشی نہایت خوش دل
ہوکر آپس مین اسطرح کہنے لگے۔ کہ یہ پپلادمنی بڑا آتا ہی یہ ہمارے کل سوالون کے
جواب دیگا۔ ای مرید اسطرح بچار کرکے جب پپلادمنی اُنکے نزدیک آیا۔ تب وہ
چھ رشی اپنے اپنے آسن سے اُٹھکر اس پپلادمنی کا جسطرح مناسب تھا اپنے قدر کے
موافق پوجن کیا۔ بعد ازان ڈنڈوت پرنام کرکے بمطابق قواعد شاستر کے دونون ہاتھون
مین لیکر اسطرح کہنے لگے۔ ای سوامی ہم اس جہان کے جنم مرن وغیرہ دُکھون سے خوفناک
ہوکر آپ کی شرن کو پراپت ہوے ہین۔ یعنی آپ کے دامن مین آلگے ہین آپ مہربانی کرکے
ہمکو برہم بدیا کا اُپدیش کرو جس برہم بدیا سے ہمارے کل دکھ دور ہو جائین۔ ای مرید اُس
طرح اُن رشیون کے سخن سُنکر پپلادمنی اُنکو اسطرح کہنے لگا۔

پپلاد بولا۔ ای رشیو جو مرید اگرچہ بیک وغیرہ سادھنون سے بھی مستعمل ہو۔ اور گورو و
شاستر مین شردھا اعتقاد والا بھی ہو۔ مگر تاہم ایک سال گورو کے نزدیک رہے بعد ازان
اُپدیش کرنا واجب ہوتا ہی۔ یہ شاستر کا قاعدہ ہی۔ اور تم آپ بھی یہ بات جانتے ہو۔
کیونکہ بغیر آزمائش کیے ہوے جلدی اُپدیش کرنا مفید نہین ہوتا۔ اگرچہ تم کل اوصاف
سے موصوف برہم گیان کے ادھکاری ہو۔ مگر تاہم ایک سال ہمارے پاس تم کو رہنا
پڑے گا۔ بعد ازان نرگن برہم کے گیان کے لیے مین تمھارے کل سوالون کے جواب
دونگا۔ اگر نرگن برہم کے ساکھیات کار تک تم ہمارے پاس رہ سکتے ہو تو بہتر۔ ورنہ
تمھاری مرضی۔ ای مرید اسطرح پپلادمنی کے سخن سُنکر ایک سال تک اُس کے پاس

کاتیاین
کبندھی روپ

وہ چھہ رشی ہمع برہم چرج کے رہے - بعد ازان ایک سال کے اول کبندھی روپکا تیاین نام رشی پپلاد منی کے پاس جاکر ڈنڈوت پرنام کرکے منڈک اپنکھد مین پرانام اپرانام جو بدیا بیان کی تھی - وہان کرم اُپاشنا کے فرق سے جو دو طرح کی اپرانام بدیا ہی اُسکا پھل دریافت کرنے کے لیے پہلے جہان کی پیدائش کا سوال کرنے لگا -

کبندھی کاتیاین رشی بولا - ای سوامی یہ کُل جہان کس کارن سے پیدا ہوا ہی - اس جہان کے پیدائش کے کارن کا مجھ سے آپ براہ مہربانی بیان کرین - ای مرید اسطرح کاتیاین رشی کے سخن سُنکر پرجاپتی روپ بیراٹ سے پیدا شدہ جہان کی پیدائش کا بیان پپلاد منی کرنے لگا - اگرچہ مایا بشنشٹ پرمیشور سے آکاش وغیرہ پانچ عناصر دہرن گربھ وغیرہ مہاسرشٹی بیان کرنیکے لائق تھی - مگر تاہم یہ کاتیاین شاستر کے ذریعہ سے مہاسرشٹی کو پہلے جانتا ہی - اس بچار کو دل مین رکھکر بیراٹ سے پیدائش کہنے لگا -

پپلاد بولا - ای کاتیاین یہ بیراٹ بھگوان جہان کی پیدائش سے پہلے اس جہان کے پیدا کرنے کی خواہش کرتا ہوا یہ بچار کیا - کہ اگنی اور کھوم یہ دونون آپس مین ملکر گوناگون پیدائش کرنے مین طاقت ور ہین - ایسا بچار کرکے بھوگتا روپ اگنی اور بھوگ روپ کھوم کو پیدا کیا - ای کاتیاین وہ بھوگتا روپ اگنی ادھیاتم و ادھی دیو روپ کرکے دو طرح کی ہی - ایک تو سنگھات یعنی مجمع جسم مین قایم پران روپ ہی - وہ پران ادھیاتم اگنی ہی - اور آدت روپ ادھی دیو اگنی ہی - وہ آدت روپ اگنی کل جیوون کے باہر کا پران ہی - اور چھ ماہ جو اُترایَن ہی - وہ اُترایَن بھی پران اگنی روپ ہی - اس باعث سے اس اُترایَن مارگ کرکے برہم چرج وغیرہ سادھنون سے مستعمل اُپاشک شخص آدت منڈل کو گذر کر جس ٹرو کھڑ استھان کو پراپت ہوتا ہی - وہ بہشتی پران روپ ہرن گربھ کے نواس یعنی قیام کی جگہ ہی - وہ موت کے خوف سے مبرّا جگہ ہی اس لیے اس جگہ کو بیدون کے عالم امرت بے خوف روپ کرکے کہتے ہین - اور اسی کو ہرن گربھ کے رہنے کا استھان ہونے سے برہم لوک کرکے کہتے ہین - وہ برہم لوک سورج منڈل سے پرے ہی - ای کاتیاین جس ادھکاری شخص نے سگن برہم کی ابید اُپاشنا کی ہی - وہ

برہمچریج دھرم کرکے مشتمل ہے۔ ایسے اہنگرہ اُپاشنا کرنے والے شخص اُترائین مارگ سے
اُس برہم لوگ مین پراپت ہوتے ہین۔ پھر وہان سے واپس جہان کے جنم مرن مین نہین
آتے۔ اتنا کرکے اُس بھوگتا روپ اگنی وغیرہ روپون کا بیان کیا۔ اب بھوگ روپ کھوم
کے روپون یعنی اشکال کا بیان کرتے ہین۔ اے کاتیاین یہ چندرما بھوگ روپ امرت وغیرہ
روپ ہونے سے سوم روپ ہے اور چھ ماہ روپ دکھناین کرم کرنے والے کرمی لوگونکو اُس
چندرما روپ سوم کی پراپتی کرنے والا ہونے سے اس لیے دکھناین کو سوم روپ کرکے
کہتے ہین اور اگنی ہوتر وغیرہ کرمون کے کرنے والے وشردھا والے کرمی اشخاص اُس
چندرلوک کو پراپت ہوتے ہین۔ اے کاتیاین اُترائین وشکل پکھہ دن یہ تین سروپ جو گیان
ہے۔ اور دکھناین وکرشن پکھہ رات یہ تین سروپ جو کھوم ہے۔ یہ دونون ملکر اگنی کھوم آپس
مین جہتی بھاد ہین۔ اسکا نام سمت سر ہے۔ وہ سمت سر مارگ شیرش یعنی منگھر ماہ وغیرہ بارہ
ماہ کرکے مشتمل ہے۔ وہ سمت سروپ پرجاپتی بمع چھ موسمون کے ششما رچکر مین سورج
روپ کرکے مقیم ہے اور سورگ لوک کے اوپر مقیم ہے اور بارش والے بادلون کا کارن ہونے
سے اس جہان کا باپ روپ ہے۔ کیونکہ سورج چندر اُترائن دکھناین وغیرہ روپ کرکے
اگنی کھوم روپ جو یہ پرجاپتی ہے۔ اُس پرجاپتی سے بارش کے ذریعہ سے گوناگون اناج
پیدا ہوکر پھر بھوکھ سے بے قرار اشخاص کھاکر بعد ازان اُس اناج کے کھانے سے نطفہ
پیدا ہوکر پھر اُس سے گوناگون پرجا پیدا ہوتی ہے۔ اسطرح اگنی کھوم کے ذریعہ سے وہ
پرجاپتی کُل جہان کا کارن ہے۔ اے مرید اس طرح پپلاد منی کے جواب سُنکر وہ کاتیاین
خاموش ہوگیا۔ اب اُس پران کے ادھیاتم پربھاد کے فیصلہ کرنے کے لیے دوسرے
سوال کا بیان کرتے ہین۔ اے مرید اس طرح کاتیاین رشی کو خاموش ہوا دیکھکر تب
ویدرہبی نام بھارگو سوال کرنے لگا۔

بھارگو بولا۔ نمبر ۱۔ اے بھوامی اس جگہ ادھیاتم سنگھات یعنی مجمع جہان کو دھارنے
والے کتنے دیوتا ہین۔ پھر اُنمین سے روشنی کرنے والے کتنے ہین پھر اُنہین سے اشیا وغیرہ
گیون والے ہوے افضل کتنے ہین۔ انھین تین سوالونکے جواب آپ براہ مہربانی فرماوین

اے مرید اس طرح بھارگو رشی کے سوالون کو سُنکر پپلادرشی جواب کہنے لگا۔

پپلاد بولا۔ اے بھارگو آکاش وغیرہ پانچ عناصر اور گوش وغیرہ خمسہ حواس باطنی وگویائی وغیرہ حواس خمسہ ظاہری اور ایک من۔ اور ایک پران یہ سترہ دیوتا اس کُل مجمع روپ جسم کو دھارن کرنے والے ہین۔ اور پھر اُن مین سے گوش وغیرہ خمسہ حواس باطنی اور ایک من یہ چھ روپ وغیرہ شیئون کو روشنی کرنے والے ہین یعنی جاننے والے ہین۔ پھر ان مین سے پران زیادہ ہی۔ کیونکہ بغیر پران کے چشم وغیرہ حواس اس مجمع روپ جسم کو اُٹھانا بٹھانا وغیرہ نہین کرسکتے۔ اس لیے پران سب سے زیادہ ہین۔ اے مرید اس طرح پرانون کی بزرگی سُنکر بھارگو رشی خاموش ہوگیا۔ اُسکو خاموش ہوا دیکھکر بعد ازان آشلاین نام کوشل سوال کرنے لگا۔

کوشل بولا۔ اے سوامی نمبر۱۔ یہ پران کس سے پیدائش ہوئی ہی۔ نمبر۲۔ اور کس سبب سے کُل اجسام کے ساتھ اس پران کا سنبندھ یعنی تعلق ہوتا ہی۔ نمبر۳۔ اور یہ پران آپ کو علحدہ علحدہ کرکے کس طرح اجسام مین مقیم ہوتا ہی۔ نمبر۴۔ اور یہ پران اس جسم سے باہر کس دوار یعنے دروازہ سے اور کس برتی کرکے و کس سبب سے نکلتا ہی۔ نمبر۵۔ اور یہ پران باہر ادھی بھوت ادھی دیو روپ جہان کو کس طرح دھارن کرتا ہی۔ نمبر۶۔ اور یہ پران اندر ادھیاتم روپ جہان کو کس طرح دھارن کرتا ہی۔ اس طرح یہ چھ سوال میرے ہین۔ آپ براہ مہربانی جواب انکا دیوین۔ اے مرید اس طرح آشلاین رشی کے سوال سُنکر پپلادرشی سلسلہ وار جواب دینے لگا۔

پپلاد بولا۔ اے آشلاین یہ تم نے نہایت باریک سوال کیے ہین۔ اس لیے کُل منیشرون مین تم بڑے برہمنشٹ ہو۔ جو زیادہ تر برہم کی طرف دل کی توجہ رکھے۔ اُسکو برہمنشٹ کہتے ہین۔ نمبر۱۔ اے آشلاین جس طرح استھول شریر سے آئینہ وغیرہ کی نزدیکتائی روپ باعث سے عکس روپ چھایہ پیدا ہوتی ہی۔ اسی طرح اصل ست سروپ آتما روپ بنب سے یہ جیو سروپ پران روپ پرتبنب پیدا ہوتا ہی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جس طرح آئینہ وغیرہ مین مقیم پرتبنب یعنی عکس کی اپنے بنب روپ بنب سے علحدہ ہستی نہین ہی

اُسی کے آشرے ہی - اسی طرح یہ پران بھی اُس آتما کے آشرے ہی - نمبر ۲ - جواب
دوسرے سوال کا - ای آشلاین من کے کیے ہوے پُن پاپ کرمون روپ کرکے اجسام
کے ساتہ اس پران کا سنبندھ ہوتا ہی - نمبر ۳ - جواب سوال سوم کا - ای آشلاین یہ
پران اپنے کو - پران - اپان - سمان - بیان - اودان روپ پانچ قسم کا کرکے چشم وغیرہ
اندریون کو اپنے اپنے بیوپارون مین توجہ کرتا ہی - نمبر ۴ - جواب سوال چہارم کا - اے
آشلاین سکھمنا نام ناڑی کے رستہ سے اودان برتی کرکے گناہ ثواب کرمون کے سبب
سے جسم کے باہر نکل کر جاتے ہین - یعنی پرلوک مین جاتے ہین - نمبر ۵ - جواب سوال پنجم و ششم
ای آشلاین یہ پران باہر ادت زمین وغیرہ اشکال کرکے اس ادھی بھوت ادھی دیو روپ
کرکے کُل جہان کو دھارن کرتا ہی - اور یہ پران اندر پران اپان سمان بیان اودان انھین
پانچ مکھ روپون یعنے اعلی اشکال کرکے اور چشم وغیرہ گوناگون روپون کرکے یعنی ادنے
اشکال کرکے اندر ادھیاتم روپ جہان کو دھارن کرتا ہی - ای مرید یہان کا تباین بھارگو
آشلاین ان تینون کے سوالون سے سگن بدیا کے لشتے کا بیان کیا اب نرگن بدیا کے لشتے
کا یقین کرانے کے واسطے چہارم سوال کے جواب کا بیان کرتے ہین - ای مرید آشلاین
رشی کو خاموش ہوا دیکھ کر سوریاینی نام گارگیہ پانچ قسم کا سوال کرنے لگا -

گارگیہ بولا - نمبر ۱ - ای سوامی اس جسم مین اپنے اپنے بیوپارون کی اوپرامتا یعنے
کنارہ کشی روپ سُشپتی نیند کو کونسا پراپت ہوتا ہی - نمبر ۲ - ای سوامی جسم مین ہمیشہ
اپنے اپنے بیوپارون مین قایم ہوا کونسا جاگرت اوستھا کو پراپت ہوتا ہی - نمبر ۳ - ای
سوامی اس جسم مین سالکیات خواب کو کونسا دیکھتا ہی - نمبر ۴ - ای سوامی اس تنکمات
یعنی مجمع جسم مین سکھوپتی کے سُکھ کو کونسا بھوگتا ہی - نمبر ۵ - ای سوامی اُس سکھوپتی
اوستھا مین یہ کُل پران وغیرہ کس آدھار یعنی آشرے مین مقیم ہوتے ہین - ای مرید اس
طرح گارگیہ رشی کے پانچ سوالون کو سُنکر پپلاد رشی جواب دینے لگا -

پپلاد بولا - نمبر ۱ - جواب اول - ای گارگیہ بحالت خواب یہ چشم وغیرہ حواس خمسہ
باطنی و گویائی وغیرہ حواس خمسہ ظاہری من کے ساتہ تداتم روپکو پراپت یعنی من کے ساتہ

گیان اندریان

کرم اندریان

واحد ہوکر اپنے اپنے بیوپارون کی کنارہ کشی روپ سین یعنی سونیگو پراپت ہوتے ہین - نمبر ۲ - جواب دوم - اے گارگیہ سکھوپتی اوستھا مین بیچ من کے کُل حواس کے محو ہوے پر بھی پران وپان سمان بیان اودان یہ پانچ قسم کا پران بیچ جٹھراگنی کے اپنے اپنے بیوپار مین قائم روپ جاگرت کو پراپت ہوتا ہی - نمبر ۳ - جواب سوم - اے گارگیہ جو من بحالت خواب جاگتا ہی - اور وہی من بیچ چیتن کے عکس کے منور ہوا گوناگون خوابون کو دیکھتا ہی - اس لیے بیچ چدابھیاش کے یہ من خواب کا آشرے یعنی تکیہ ہی - نمبر ۴ - جواب چہارم - اے گارگیہ وہ من ہی سکھوپتی کے سُکھ کو پراپت ہوتا ہی - نمبر ۵ - جواب پنجم - اے گارگیہ جو چیتن روپ آتما ہی - وہی آتما اُس من مین بہ تنسب روپ کرکے مقیم ہی - اور اسی چیتن روپ آتما مین یہ پران وغیرہ کُل جہان مقیم ہی - اے گارگیہ وہی آتم دیو چشم وغیرہ حواس سے مل کر درشن وغیرہ بیوپارون کو کرتا ہوا جیو سنگیا کو پراپت ہوتا ہی - ورنہ دراصل پرماتم روپ ہی ہی - کیونکہ اُس جیو و پرماتم دیو مین کچھ فرق نہین ہی - اب اس کہی ہوئی برہم بدیا کے پھل کو بیان کرتے ہین - اے گارگیہ جو آتم دیو کُل جگہ بیاپک ہو ابھی زیادہ تر صاف من مین ظاہر ہوتا ہی - اے گارگیہ جو آتم دیو کُل جہان کا ادھشٹان ہی - اور تینون اجسام سے علحدہ ہی - اور سوئینگ پرکاش اکھر برہم سروپ ہی - ایسے آتم دیو کو جو ادھکاری طالب نجات شخص برہم گیانی گورو کے اُپدیش سے ساکھیات کار کرتا ہی - اور اپنا آتما روپ کرکے اُس اکھر پرماتما کو ساکھیات کار کرتا ہی - وہ سربگیہ ابرہم بھاو کو پراپت ہوتا ہی - اب اُس اکھر آتما کے ایک دفعہ اُپدیش سے جو ادھکاری شخص اُسکے جاننے مین طاقت ور نہین ہوسکتا - اُسکے لیے پرنو کی اُپاسنا کہتے ہین - اے مرید اسطرح پپلاد منی کے جواب سُنکر گارگیہ رشی خاموش ہوگیا تب اُسکو خاموش ہوا دیکھکر ستکام نام شیو رشی سوال کرنے لگا -

ستکام بولا - اے سوامی جو ادھکاری شخص مرنے تک پرنو روپ اونکار کا دھیان کرتا ہی - وہ بھومی لوک وغیرہ مین سے کس لوک کو پراپت ہوتا ہی - آپ براہ مہربانی میرے اس سوال کا جواب دے دین - اے مرید اس طرح ستکام رشی کا سوال سُنکر

بیلا دمنی جواب دینے لگا۔

بیلا دبولا۔ اے ست کام جس اکھر کو اونکار روپ کرکے بیدون کے عالم بیان کرتے ہین
وہ اونکار اکھر سروپ برھم کا نام ہے۔ اور پران سروپ اپر برھم کا نام بھی ہے۔ کیسا وہ اونکار
ہے۔ پر برھم اور اپر برھم دونون سے ابھن یعنے واحد ایک روپ ہے۔ کیونکہ واچ واچک نام
نامی کا ابھید ہوتا ہے۔ یعنی اسم و مسمّٰی والے کا فرق نہین ہوتا ہے۔ یا برھم کا یہ پرتیک
دھیان ہے۔ اے ست کام جو ادھکاری پرنو روپ اونکار کو پر برھم روپ کرکے دھیان کرتا ہے
وہ پرم برھم کو پراپت ہوتا ہے۔ اور جو اپر برھم روپ کرکے دھیان کرتا ہے۔ وہ اپر برھم کو
پراپت ہوتا ہے۔ جس طرح کی آرزو کرکے دھیان کرتا ہے۔ اُسی طرح کے پھل کو پراپت
ہوتا ہے۔ اے ست کام اسی طرح ادھکاری شخصون کو اونکار کے دھیان سے موکھ بھوگ
یعنے نجات و جہان کی عیش دونون پراپت ہوتی ہین۔ اے مرید اس طرح بیلا دمنی کے
جواب کو سُنکر ست کام خاموش ہوگیا۔ اُس ست کام کو خاموش ہوا دیکھکر سوکیش نام
بھاردواج رشی سوال کرنے لگا۔

سوکیش رشی بولا۔ اے سوامی بیدون کے عالمون نے سولہ کلا والا پورش بیان کیا ہے۔
مین نے اُسکے جاننے کے لیے بہت بچار کیا ہے۔ مگر مین نے ابتک اُسکے سروپ کو نہین
جانا۔ اور کوشل دیش کا راجہ ہرن نابھ بھی ہم سے پوچھتا رہا۔ مگر مین نے کہا کہ اے راجہ
مین خود اُسکو نہین جانتا تب مین تم کو اُسکا سروپ کس طرح بتلاؤن۔ اس طرح وہ
سُنکر چلا گیا تھا۔ اب آپ براہ مہربانی اُسکا سروپ ہم سے بیان کرین۔ اے مرید اس طرح سوکیش
رشی کے سخن سُنکر بیلا دمنی تب جواب دینے لگے۔

بیلا دبولا۔ اے سوکیش وہ سولہ کلا والا پورش کہین دور نہین ہے۔ جس مین یہ سولہ
کلا ہین اُسکا نام سولہ کلا والا پورش ہے۔ وہ پرتیک روپ کرکے تمھارے جسم مین مقیم
ہے۔ سولہ کلا یہ ہین۔ نمبر ۱ پران۔ نمبر ۲ شردھا۔ نمبر ۳۔ آکاش۔ نمبر ۴۔ وایو۔
نمبر ۵۔ اگنی۔ نمبر ۶۔ جل۔ نمبر ۷۔ زمین۔ نمبر ۸۔ دس حواس۔ نمبر ۹۔ من۔ نمبر ۱۰۔
ان۔ نمبر ۱۱۔ بیرج یعنے طاقت۔ نمبر ۱۲۔ تپ۔ نمبر ۱۳۔ منتر۔ نمبر ۱۴۔ لوک۔ نمبر ۱۵۔

کرم - نمبر ۱۶ - نام - یہ سولہ کلا ہین - ای سوکیش جسکو آتما کا ساکلیات کا رہوا ہی -
اُس کے یہ سولہ کلا ہین اپنے ادھشٹان روپ نرگن پورش مین محو ہو جاتی ہین - ای
سوکیش جس پورش مین یہ سولہ کلا محو ہوتی ہین - وہ پورش روپ پر ماتما نام روپ
سے علٰحدہ آتم دیو پر مانند سوینگ پرکاش امرت سروپ ہی - اُسکو جو شخص اپنا آتما
روپ کر کے جانتا ہی - وہ ادھکاری شخص پھر جنم مرن وغیرہ دکھون کو نہین پراپت
ہوتا - ای مرید جب پپلا دنے اس طرح معقولی جواب اُنھین چھ رشیون کو دیے -
تب وہ چھ سوکیش وغیرہ رشی نہایت خوش ہو کر نرگن برھم سروپ کے گیان کو پراپت
ہوے - اور پپلا دمنی کو ڈنڈوت پرنام کر کے چلے گئے - اور برھم آتم سروپ تے
یکتائی گیان کو حاصل کر کے کچھ روز جیون مکت ہو کر گشت کرتے رہے - جب پراربدھ
ختم ہوئی تب بدیہ مکتی کو پراپت ہوے - اور جنم مرن کی قید سے چھوٹ گئے - ای
مرید تم نے پپلا دمنی و سوکیش وغیرہ رشیون کا احوال پوچھا تھا وہ ہم نے تم سے
کہدیا ہی - ای مرید بغیر اُپاسنا کے دل صاف و قائم نہین ہوتا - اور بغیر دل صاف
کے گیان حاصل نہین ہوتا - جس طرح نرسنگھ بھگوان کی اُپاسنا سے صاف دل
ہو کے دیوتا خاص پرجاپت کے اُپدیش سے آتم گیان کو پراپت ہوے ہین - ای مرید اب
آگے کس ارتھ کے سُننے تمھاری خواہش ہی - وہ ہم سے ظاہر کرو -

دوہا

ادھیاے ہفتدہم ختم یہ پڑھو سُنو تم یار | ہر پرکاش بن گیان ہو چھوٹے بھرم سنسار

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اُردو نثر مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس اتھربن بید کی
پرشن اُپنکھد مین سے پپلا دمنی کا سوکیش وغیرہ رشیون کو اُپدیش سوال جواب چھ پر
بیان ادھیاے ہفتدہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

اوم شری پر ماتماے نمہ

ادھیاے ہشتدہم

آغاز کتاب شری آتم پوران اُردو نثر ادھیاے ہشتدہم دربیان

اتھرون بید کی پورب اوتر نرسنگھ تاپنی اُپنکھد مین سے پرجاپتی کا اُپدیش دیوتون کو مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا
سُنو ادھیائے ہشت دہم کو اتھرن بید کا سار | نرسنگھ تاپنی اُپنکھد کا کہے ہر پرکاش بچار

واضح ہو کہ اس آتم پوران کے ادھیائے ہفت دہم مین اتھرون بید کی پرشن اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش بیان کیا تھا۔ اب اس ادھیائے ہشت دہم مین پورب اُتر نرسنگھ تاپنی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان ہوگا۔ وہان پہلے ادھیاؤن مین گوناگون برہم بدیا کو سُنکر نہایت خوش ہوا وہ مرید پہلے ادھیائے ہفت دہم کے اخیر مین نرسنگھ بھگوان کے اُپاسک یعنے عابد دیوتاون کا احوال سُنکر پھر سوال کرنے کا ارادہ کیا۔ اور پھر برہم بدیا کو سُنکر نہایت خوش دل ہوکر مرشد صاحب سے کہنے لگا۔

مرید بولا۔ ای مرشد صاحب آپ کی زبان مبارک سے گوناگون کی برہم بدیا کو سُنکر میرا جنم مرن کا باعث اگیان دور ہو گیا ہی۔ اس لیے مجکو ہمیشہ ہی سوینگ پرکاش آتما ہی نظر آتا ہی۔ ای مرشد صاحب آپ کے اُپدیش سے آتما کے اصل سروپ کو جان کر مین کرت کرت یعنی کمالیت کو پراپت ہون۔ اس لیے آتما کے سروپ مین مجکو کچھ شک نہین رہا۔ اب آتما کے جاننے کے واسطے مجکو کچھ پوچھنے کی ضرورت نہین رہی۔ ای مرشد صاحب حقیقی مین آپ سے باربار سوال کرتا رہا ہون۔ مگر آپ مجکو نادان خرد فرزند جان کر کچھ غصہ دل مین نہ لاکر جواب دیتے رہے ہین۔ اب بطور طفلی یعنی لڑکپن عادت کے باتی ایک کھلونا روپ سوال رہا ہی اُسکا جواب براہ مہربانی آپ دیوین ای مرشد صاحب آپ نے ادھیائے اول مین سنکادک وبامدیو وغیرہ ادھکاریون کی گفتگو اُپدیش سے رگ بید کے اتیری اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیائے دوم مین راجہ اندر دپرتردن کے سنباد گفتگو اُپدیش سے رگ بید کی کوشیتکی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا۔ اور ادھیائے سوم مین راجہ اجات شتر و بالاکی پنڈت کی گفتگو اُپدیش سے اُسی کوشیتکی اُپنکھد کے ادھیائے چہارم کے ارتھ کا بیان کیا تھا

اور اس آتم پوران کے ادھیاے چہارم مین ددھینگ اتھربن رشی واندر واشنی کماروں کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی برہدارنک اُپنکھد مین سے مدھو کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے پنجم مین یاگولک وآشل وغیرہ براہمنون کی گفتگو مباحثہ سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے ششم مین یاگولک وجنک راجہ کی گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا اور پھر ادھیاے ہفتم مین یاگولک ومیتری عورت کی گفتگو اُپدیش سے اُسی برہدارنک اُپنکھد کے مدھو کانڈ و یاگولک کانڈ کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے ہشتم مین شوتیا شتر وسنیاسیون کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی شوتیا شتر اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے نہم یم راج ونچکیت کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی کٹھہ ولی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے دہم مین تیتری براہمن کے اُپدیش کا وبھرگو اور برن کی گفتگو اُپدیش سے یجر بید کی تیتریک اُپنکھد کے ارتھ وناراینی اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے یازدہم مین چار بیدون کے چاوال وغیرہ بارہ اُپنکھدون کے ارتھ سے پرم ہنس سنیاس کے دھرم وغیرہ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے دوازدہم مین شوئیت کیتو وادویالک کی گفتگو اُپدیش سے سام بید کی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ششم کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے سیزدہم مین سنت کمار اور ناردمنی کی گفتگو اُپدیش سے سام بید کی اُسی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہفتم کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے چاردہم مین برہماجی واندر برجن کی گفتگو اُپدیش سے اُسی چھاندوگ اُپنکھد کے ادھیاے ہشتم کے ارتھ کا بیان کیا تھا اور ادھیاے پانزدہم مین برہم بدیا روپ اوما دیوی کی مہربانی سے اندر کو یکہ روپ برہم کے درشن کا ہونا سام بید کی کین اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور ادھیاے شانزدہم مین انگرس رشی و شونک کی گفتگو اُپدیش سے اتھربن بید کی منڈک اُپنکھد کے ارتھ کا بیان کیا تھا - اور اس آتم پوران کے ادھیاے ہفت دہم مین پپلادمنی وسوکیش وغیرہ چھ رشیون کی گفتگو اُپدیش سے اتھربن بید کی پرشن اُپنکھد کے ارتھ کا اُپدیش بیان کیا تھا -

اور گوناگون کی برہم بدیا کی ان مین آپ نے بیان کی تھی - اور اے مرشد صاحب آپ نے
ادھیائے ہفت ادہم کے اخیر مین یہ کہا تھا - کہ نرسنگھ بھگوان کی اُپاشنا سے صاف دل
ہو کے دیوتا خاص پرجاپتی کے اُپدیش سے برہم آتم کی یکتائی گیان کو پراپت ہوئے - یہ مین
اے مرشد صاحب اُس برہم بدیا کے سُننے کی مین نہایت خواہش رکھتا ہون آپ براہ
مہربانی وہ برہم بدیا ہم کو سُنا دین - اس طرح نہایت بڑے معتقد ادھکاری مرید - کے
سخن سُنکر ازحد زیادہ مہربان ہو کر مرشد صاحب اتھربن بید مین مقیم ہو کر نرسنگھ بھگوان
کی حکایت کتھا کو کہنے لگے -

مرشد بولا - اے مرید جو نرسنگھ روپ ہو - اور مانش روپ ہو - اُسکا نام نرسنگھ ہے - ایسا
نرسنگھ بھگوان ادھکاریون کرکے اُپاشنا کرنے لائق ہے - اور وہ نرسنگھ بھگوان ہی
جہان کا سنگھار یعنے فنا کرنے سے رودر روپ ہے - اور جہان کی پیدایش کرنے سے برہما
روپ ہے - اور جہان کی پرورش کرنے سے بشنو روپ ہے - اس مین شرتی پرمان ہے - سا برہما
سا بشنو سا ہری ہے - اسکا ارتھ یہ ہے - کہ وہ نرسنگھ بھگوان ہی برہما روپ بشنو روپ - -
رودر روپ ہے - ایسے نرسنگھ بھگوان کی پرنو منتر کے نرسنگھ پورب تاپنی مین جو بارہ
بیدون والا انوشٹپ چند روپ منتر کہا ہے - اُس سے اُپاشنا کرے - اس طرح ادھکاری
شخصون کو دل کی صفائی کے واسطے ضرور اُپاشنا کرنی واجب ہے - یہ پورب نرسنگھ تاپنی
کے ارتھ کا مختصر سُگن بدیا کا بیان کرکے اب پرنو ہے - اعلے جس مین ایسے سگن بدیا
کے سروپ کو اور تریا پرنو ہے اعلے جسمین ایسی نرگن بدیا کے سروپ کو بیان کرنے والی
جو نرسنگھ اُتر تاپنی ہے اُسکے ارتھ کے بیان کرنے کے واسطے اس نرسنگھ بھگوان کے
اُپاشک دیوتون کی جگیا سا بیان کرتے ہین - اے مرید کسی ایک وقت مین اگنی وغیرہ
دیوتا پرجاپتی کے پاس گئے - جس پرجاپتی کو بیدون کے عالم شخص برہما اس نام سے
کہتے ہین - ایسے پرجاپتی کے پاس جاکر پرنو ہے ملکہ یعنے اول درجہ جسمین ایسی جو برہم
آتم سروپ کی یکتائی کے بتانے والی بدیا ہے - اُس برہم بدیا کی آرزو والے صاف دل
اگنی وغیرہ دیوتا پرجاپتی کو ڈنڈوت پرنام کرکے دست بستہ ہو کے اس طرح عرض کرنے لگے

دیوتا بولے - اے سوامی پہلے آپ نے ہم سے کُل منترون مین سے اعلیٰ افضل جو انوشٹبھ چھندروپ منتر پرنو وغیرہ منترون سے مشتمل دبیج وشکتی وسام اُپاسنا جہاچکر سے مشتمل اُپدیش کیا تھا - کیسا وہ منتر تھا - موت کے خوف کو دور کرنے والا تھا - اے سوامی اس جہان آتش سے تپائے ہوے جو برہم دیوتا ہین - آپ براہ مہربانی ہم دیوتون کو اُس پرنو منتر کا اُپدیش کرین - اور اُس پرنو منتر سے جاننے لائق جو نہایت مشکل آتم گیان ہے اُسکا بھی اُپدیش ہم کو کرین - اے مرید اس طرح دیوتون کے سخن سُنکر وہ پرجاپتی اس طرح اُنکو اُپدیش کرنے لگا -

پرجاپتی بولا - اے دیوتو پرنو روپ اونکار کی اس طرح اُپاسنا کرنی واجب ہے - کہ پرنو روپ اونکار کے - اکار - اوکار - مکار - اردہ ماترا - یہ چار ماترا روپ - چار پاد یعنے حصہ ہین - اور آتما کے - بشو - تیجس - پراگ - جیو ساکھی - یہ چار پاد یعنے حصہ ہین - اور اسی طرح برہم کے - بیراٹ - ہرن گربھ - ایشور - ایشور ساکھی - یہ چار پاد یعنے حصہ ہین - اے دیوتو جس طرح برہم واچ اور اونکار واچک ہے - مگر وہ اونکار نام جو واچک ہے - اپنے واچ سروپ برہم سے واحد ایک روپ ہے - اسی طرح بیراٹ روپ بشو واچ اور اکار اسکا واچک ہے اور ہرن گربھ روپ تیجس واچ اور اوکار اسکا واچک ہے اور ایشور روپ پراگ واچ اوکار اسکا واچک ہے اور ایشر ساکھی و جیو ساکھی لکھشروپ ہین اور اردہ ماترا یا لکھن واچک روپ ہے اب انھین کو واحد یعنی ابھید تصور کرکے پھر ان کے محو کرنے کا تصور کرے یعنی لے چنتن کرے - کہ آتما اور برہم و اونکار انھین تینون کا اول اول پاد یعنی حصہ بشو و بیراٹ و اکار یہ تینون برابر ہونے سے اس لیے یہ تینون ابھید یعنی واحد ہین - اور دوسرا حصہ تیجس و ہرن گربھ و اوکار یہ تینون برابر ہونے سے اس لیے انھین تینون کو واحد ابھید تصور کرے - اور سوم حصہ پراگ و ایشور و مکار یہ تینون برابر ہونے سے اس لیے یہ تینون ابھید یعنی واحد جانے - اور جیو ساکھی ایشور ساکھی اور اردہ ماترا یہ تینون برابر ہونے سے ابھید روپ یعنی واحد ہین - اب ان کا لے چنتن یعنے محو کرنے کا تصور کرے - کہ بشو کو تیجس مین اور بیراٹ کو ہرن گربھ مین اور اکار کو اوکار مین محو کا تصور کرے -

اور تیجس کو پراگ مین اور ہرن گربھ کو ایشور مین اور اوکار کو مکار مین محو کرنے کا تصور کرے
پھر پراگ کو جیو ساکھی مین اور ایشور کو ایشور ساکھی مین - اور مکار کو اردہ ماترا یا مین محو
کرنے کا تصور کرے - پھر جیو ساکھی و ایشور ساکھی اور اردہ ماترا یا ان تینون کو ابھید یعنے
واحد جان کر ایک وحدانیت ذات برہم روپ یہ تینون ہین - وہ واحد برہم مین ہون -
اس طرح اونکار کی لے چنتن روپ اپاشنا کرنے سے آتم گیان کو پراپت ہو کر تب
بمع اگیان کے جنم مرن جہان دکھ دور ہو جاتا ہی - پھر ایسے برہم گیانی کو کچھ باقی کرنا نہین
رہتا - اس لیے طالب نجات ادھکاریون نے آتم گیان کی ساکھیات کاری کی پراپتی
کے واسطے پر نور روپ اونکار کی اپاشنا کو ضرور کرنا - اب جس برہم کے گیان سے بمع اگیان
کے یہ کل موہوم جہان دور ہو جاتا ہی - اس برہم سروپ گیان کے ظاہر کرنے والی دلائل
یعنے یکتیون کو بیان کرتے ہین - اے دیوتو استھول سوکھم کارن انھین تینون اجسام کی
نسبت کر کے جو تریا روپ نرگلپ آتما ہی - وہ آتما من بانی سے نہین جانا جاتا - یعنے
اُسمین دل عقل گویائی کی رسائی نہین ہی - اس لیے اُس آتما کے سوال کرنے مین بھی کوئی
طاقت ور نہین ہی - اور جواب دینے مین بھی کوئی طاقت ور نہین ہی - اس لیے شردھا
والے معتقد مریدون کے پوچھنے سے بھی کوئی ایک برہم گیانی مہاتما ان مریدون کو اُس
ست چت آنند نرگلپ آتما کا خاموش روپ کر کے اپدیش کیا ہی - کیونکہ جو جو چیز گویائی یعنے
بانی سے کہی جاتی ہی وہ وہ چیز بیرونی حواس و اندرونی من کی رسائی کی محسوس ضرور ہوتی ہی -
یعنے اُس اُس چیز کو باہر اندریون و اندر من کی شناخت ضرور ہوتی ہی - بغیر باہر اندریون
کی شناخت کے صرف ایک بانی کی شناخت نہین ہو سکتی یعنی بغیر بیرونی حواس کی رسائی کے
صرف ایک گویائی کی رسائی نہین ہو سکتی - اور باہر چشم وغیرہ حواس تو صرف روپ وغیرہ
اپنے اپنے بشئے کو جانتے ہین - اور من اندر کے سُکھ دُکھ وغیرہ کو جانتا ہی - اے دیوتو آتما سُکھ
دُکھ شبد سپرش روپ رس گندھ وغیرہ جہان درشّ سے علیحدہ سب کا ادھشٹان ہی -
اور یہ کل جہان اُس آتما مین کلپت یعنی فرضی موہوم ہست ہی - اے دیوتو ست چت آنند
دھرم بھی آتما مین کہے نہین جاتے - کیونکہ است جڑ دکھ ان تینون کی نسبت سے ست

چت آنند سروپ دھرمون کا اروپن یعنی فرض کرنا ہوتا ہی - اور وہ آتما دل وگویائی
کی رسائی سے پرے دوئی فرق سے علیحدہ اور بھاو ابھاو یعنی موجودگی ناموجودگی
سے جدا نربکلپ سروپ سب کا درشٹا یعنی بینندہ روپ آتما ہی - ای دیو تو یہ ست
چت آنند وغیرہ دھرم بھی مریدون کے اُپدیش سمجھانے کے واسطے برھم گیانی مہاتماؤن
نے اُس نربکلپ آتما مین اروپن یعنی فرض کرکے اُپدیش کیا ہی - مطلب یہی کہ ست
چت آنند وغیرہ دھرم آتما کے اور اشبد اسپرش وغیرہ دھرم یہ سب اپنے برھم گیانی
گورو سے شرون کرکے پھر منن ندھیاسن کرکے اپنے آتما کو ساکھیات کار کرلیتا ہی - ورنہ
ایسا کیسا یعنے اس طرح کس طرح آتما کہا نہین جاتا - ای دیو تو کُل جیوون کا جو آتما ہی
وہ اس پیدا شدہ جہان سے علیحدہ ہی - اور یہ کُل دوئی جہان اُس ادھشٹان روپ
آتما مین مانند رسی کے سانپ کے متھیا کلپت روپ ہی - ای دیو تو جس وقت یہ آتم دیو
جاگرت اوستھا کو پراپت ہوتا ہی - تب یہ آتم دیو جاگرت اوستھا و استھول شریر و باہر
کے سبھو وغیرہ اشیا کو پیدا کرتا ہی - اور جب خواب کی حالت کو پاتا ہی - تب سپن
اوستھا کو وسوکھم شریر کو اور رتھ وغیرہ اشیا کو پیدا کرتا ہی - اور جب یہ آتم دیو جاگرت
یعنے حالت بیداری مین آتا ہی - تب حالت خواب کو سنگھار یعنی فنا کرکے پھر
خواب کو نہین دیکھتا - اور جب حالت خواب مین آتا ہی - تب جاگرت کو سنگھار کرکے
پھر جاگرت کو نہین اُسوقت دیکھتا - اور جب یہ آتم دیو سکھوپتی مین جاگرت وخواب
کو دور کرکے آتا ہی - تب اُس حالت مین جاگرت وخواب دونون حالتون کو نہین دیکھتا اس
لیے دونون حالتون کے جہان کے سکھوپتی مین سنگھار کرتا ہی یعنی محو کرتا ہی - اور جب
یہ آتم دیو تینون اوستھا کو ترک کرکے سمادھی کی حالت کو پاتا ہی - تب سکھوپتی کے تم
روپ اگیان کو نہین دیکھتا - اس لیے اگیان کا بھی سنگھار یعنی محو کرکے مقیم ہوتا ہی -
کیسا وہ تم روپ اگیان ہی - جس کرکے یہ جیو آتما موہت یعنی بیہوش ہوا اپنے اصل
سروپ آنند کو بھی نہین جانتا - اور دوئی جہان کے ابھاو کا جو ساکھی روپ گیان ہی -
اُس ساکھی روپ گیان کو بھی نہین جانتا - ای دیو تو تریا روپ پاک آتما مین اُس

من - بانی کی ۔۔ ؟
جاننے والا
یعنی سمادھی میں اگیان نہیں تو آتما سوئم پرکاشی روپ ہی رہتا ہے

اگیان کا ابھا دھی یعنی اُس خالص پاک آتما مین اگیان نہین ہی اور کلپت روپ کرکے معلوم
ہوتا جو یہ اگیان ہی اس کلپت اگیان کی لے روپ نرورتی بھی ادھکاریون کو برھم گیانی
گورو کی مہربانی سے پراپت ہوتی ہی - ورنہ یہ جیو طاقت ور نہین ہو سکتا - اے دیوتو وہ ایک
پرماتم دیو ہشٹی یعنی جزو اگیان روپ اُپادھی کے سنبندھ یعنی تعلق سے جیو روپ کرکے
کہا جاتا ہی - اور سمشٹی یعنی کل اگیان روپ مایا کی اُپادھی سے ایشور روپ کہا جاتا ہی
جس طرح ایک ہی آکاش گھڑے کوٹھے کی اُپادھی کے فرق سے گھٹا کاش مٹھا کاش وغیرہ
فرق والا معلوم ہوتا ہی - اسی طرح ایک ہی پرماتم دیو اُپادھیون کے فرق سے علیحدہ علیحدہ
جیو ایشور روپ فرق کرکے نظر آتا ہی - اصل سے جس طرح آکاش فرق سے مبرا واحد ہی -
اسی طرح پرماتم دیو بھی بلا فرق واحد روپ ہی - جیو ایشور کا فرق ہونا صرف اُپادھی کرکے
کہے جاتے ہین - اے دیوتو برھم گیانی گورو کی مہربانی سے آتم گیان کو یہ ادھکاری شخص
پراپت ہو کر جب اگیان کو دور کرتا ہی - تب ترپا روپ برھم پد کو پراپت ہوتا ہی - اس لیے
ادھکاریون نے آتم گیان کو ضرور حاصل کرنا اب پہلے کہے ہوے پرنو منتر کرکے جاننے لائق
جو پاک آتما ہی - اُسکا جس طرح مرید کو گورو اُپدیش کرتا ہی - اور جس طرح وہ مرید جانتا ہی -
وہ طریقہ اب بیان کرتے ہین - اے مرید اس طرح اگنی وغیرہ دیوتا برھما جیو سے ضم دم وغیرہ
تجویزون سے مشتمل پرنو روپ آتما کا شرون کرکے پھر خالص پاک آتما کے جاننے کے واسطے
برھما جی سے اس طرح کہنے لگے -

دیوتا بولے - اے سوامی پہلے آپ نے پرنو روپ آتما کا بیان کیا تھا - اب اُس پرنو کرکے
جاننے کے لائق خالص پاک ذات واحد آتما کا اُپدیش ہم کو کرو - اس طرح دیوتون کے
سخن سُنکر وہ پرجاپتی کہنے لگا -

پرجاپتی بولا اے دیوتو من بانی سے پرے جو پاک ذات آتما ہی - اُسکے ساکھیات اُپدیش
کرنے مین کوئی طاقت ور نہین ہی - اس لیے اُس آتما مین گونا گون دھرمون یعنی اوصاف
کا فرض کرکے تم سے مین اُپدیش کرتا ہون تم یک سو دل ہو کر سُنو - کیونکہ صاف دل
ہونے کے بعد ادھکاری طالب نجات کو خالص پاک ذات آتما کا اُپدیش کرنا

واجب ہی - ای دیو تو پہلے جو ہم نے تم کو ست چت آنند سروپ نرسنگھ روپ پرماتم دیو شوسی
اس جہان واک مین مقیم تت پد کا ارتھ روپ کرکے بیان کیا تھا - وہی پرماتم دیو اس تونگ
پد ارتھ روپ جیو سے یکتائی کو پراپت ہوا - اپنی نزدیکی سے کل بدھی وغیرہ کا درشٹا یعنے
بیننده ہی - اور در اصل اُس بدھی وغیرہ کے تعلق سے پاک ہی - ای دیو تو اس سنگھات یعنی جسم
حواس وغیرہ مجمع مین انھین جیوون کا من نیک بد کامون کو کرتا ہی - مگر وہ بیننده یعنے
درشٹا آتم دیو اُسکو منع نہین کرتا - کیونکہ وہ آتم دیو مانند چراغ کے کنارہ کش اُداسین
ہی - اور چیتن سروپ کل بکارون سے پاک وسکھ دکھ وغیرہ سے برکنار من بدھی وغیرہ
کا ساکھی ست چت آنند سروپ کل جہان مین بیاپک ایک روپ ہی - اور یہ کل دوئی
جہان در اصل اُس آتما مین نہین ہی - صرف مایا کرکے یہ دوئی جہان آتما مین کلپت فرضی
ہی - اس لیے آتما سے علیحدہ اس جہان کی اپنی ہستی کچھ نہین ہی - ای دیو تو جس مایا نے
اس واحد پرماتما مین جہان کی کلپنا کی ہی - اس مایا کا یہ سروپ ہی - کہ آپ وہ مایا تو پرتکھ
وغیرہ پرمانون سے نظر نہین آتی - مگر اس مایا سے پیدا شدہ کارج روپ جہان پرتکھ وغیرہ
پرمانون سے نظر آتا ہی اس لیے اُسکو مایا ایسا نام کرکے کہتے ہین - ای دیو تو وہ مایا آپ
ست روپ جب نہین ہی - تب اسکا کارج جہان کس طرح ست ہو سکتا ہی - اس لیے
یہ جہان بھی مثل مایا روپ ہی ہی - اور جس طرح بنا بچار کے آکاش مین گندھرپ نگر نظر آتا ہی -
اور در اصل وہ کچھ ہی نہین - اسی طرح بلا بچار کے اس وحدنیت ذات پاک آتما مین بیع
اگیان کے جہان نظر آتا ہی - مگر بچار کرنے سے در اصل بیع مایا کے یہ دوئی جہان کچھ آتما
مین نہین ہی - وہ خالص ذات واحد ست چت آنند سروپ ہی - اس لیے یہ تونگ
پد ارتھ روپ آتما تت پد ارتھ پرم برھم روپ ہی ہی - اور کل دکھون سے پاک جو پرم برھم
ہی - وہ پرم برھم اس ساکھی سروپ پرتیک آتما سے ہمیشہ واحد ایک روپ ہی -
ای دیو تو یہ پرماتم دیو ست چت آنند سروپ کرکے کل نام روپ جہان مین بیاپک
اور کل جہان کا ادھشٹان روپ ہی - اور مایا اُپادھی کرکے وہ پاک ذات واحد
پرماتما ایشور روپ کرکے کہا جاتا ہی - اور ابدیا اُپادھی کرکے جیو روپ کرکے

جاننے والا
درشٹا
جیو آتما سوتم جیو
آنند سا ساکشی
ستا
اپنی کرت بھوگون
اپنی کرت بھوگون
انروچن
ست چت آنند

کہا جاتا ہی - ورنہ دراصل جیو ایشور فرق سے مبرا دوئی جہان سے علیحدہ ایک پاک ذات ست
چیت آنند سروپ برہم اپنے آپ مین قائم بالذات ہی - اور مکان زمان چیز کی حدود سے
مبرا لامحدود ہی - اور سجاتی بجاتی سوگت بھید سے برکنار جو برہم ہی اُسکو تم دیوتا اپنا
آتما روپ کرکے جانو - وہ تمہارا اپنا آپ سروپ ہی - اس طرح ساکھیات کار کرنے سے
جنم مرن جہان بندھن سے چھوٹ کر نجات کو پراپت ہوگے - اے دیوتو جب تک پرنو
روپ اونکار کی اُپاسنا کرکے صاف دل ہوکر گورو سے تتومسی مہاواک سے آتم گیان
کو پراپت یہ ادھکاری شخص نہ ہوگا - تب تک مع اگیان کے جہان دُکھ دور نہ ہوگا -
اس لیے تم اُس پرم برہم کو آتم روپ کرکے ساکھیات کار کرو - اور دوئی جہان کو کلیت
روپ نیست و نابود کرکے جانو - اے دیوتو یہ مشکل سے حاصل ہونے والی برہم بدیا یعنے
علم الٰہی ہم نے تم کو اُپدیش کیا ہی - جو ادھکاری طالب نجات شخص اسکو گورو کے
ذریعہ سے بچار کرکے گیان کو پراپت ہوگا - وہ ابدیا - اسمتا - راگ - دویش -
ابھی نویش - انھین کُل کلیشون دُکھون سے برکنار ہوکر پرانند نجات کو پراپت
ہوگا - اے دیوتو دیگر کچھ پوچھنا ہو تو بیشک سوال کرو - اے مرید اس طرح برہماجی کے
سخن سُنکر نہایت خوش ہوکر وہ دیوتا کہنے لگے -

دیوتا بولے - اے سوامی آپ کُل جہان کے پیدا کنندہ ہین - اور آپ نے مہربانی
کرکے ہم کو مشکل سے حاصل ہونے والی برہم بدیا کا اُپدیش کیا ہی - اے سوامی آپ نے
جو پرماتم دیو کُل جہان کا ادھشٹان اور بدھی وغیرہ کا ساکھی و کُل جہان سے علیحدہ لاتعلق
ست چیت آنند وحدانیت ذات کا بیان کیا - اُسکو اپنا آتما روپ کرکے ہم نے جانا ہی -
اب ہم آپ کی مہربانی سے کرت کرت ہوگئے ہین - یعنی کمالیت کو حاصل کرلیا ہی - اور
آپ گورو ہمیشہ ہمارے اوپر مہربانی کی نظر رکھا کرو - اے مرید اس طرح جو برہم بدیا پہلے
برہماجی نے دیوتون کو اُپدیش کی تھی - وہ برہم بدیا ہم نے تم کو اُپدیش کردی ہی - اے
مرید اس جہان روپ ترشول کا کارن جو اگیان ہی اُسکے ناش کرنے والا یہ آتم گیان
ہی - وہ ہم نے تم کو اُپدیش کردیا ہی - اے مرید کُل دُکھون کی بنیاد جو یہ ابدیا روپ

مایا ہی ۔ اُسکے ناش کرنے والا ایک آتم گیان ہی ۔ بغیر آتم گیان کے دیگر کسی تجویز سے یہ اگیان دور نہین ہوتا ۔ مثلاً جس طرح اندھیرا بغیر روشنی کے دیگر کسی تجویز سے دور نہین ہو سکتا ۔ اسی طرح بغیر گیان کے اگیان دور نہین ہو سکتا ۔ اس لیے طالب نجات ادھکاری اشخاص کو واجب ہی ۔ کہ ایسے ناش شہر کو پاکر شم دم وغیرہ سادھنون سے مستعمل ہوکر برہم گیانی گورو کی زبان مبارک سے مہاواک کے اُپدیش کو شرون کرکے پھر منن ندھیاسن کرنے سے آتم گیان کو پراپت ہوکر بیج اگیان کے جہان کے جنم مرن وغیرہ دُکھون سے بھرا ہوا سرور ابدی نجات کو حاصل کرے ۔ اس لیے یہ آتم گیان ضرور طالب نجات ادھکاریون کر کے حاصل کرنے لائق ہی ۔ اب شری شنکر انند منی اپنے مرید کو اس برہم بدیا کے اُپدیش کی کمالیت بیان کرتے ہین ۔ ای مرید رگ یجر سام اتھربن ان چارون بیدون مین ظاہر جو ایترے وغیرہ اُپنکھد روپ بید انت یعنی بیدون کا خلاصہ ہی ۔ اُنھین اُپنکھدون روپ بید انتون مین سے جو بید انت یعنی بید کا خلاصہ حصہ اُپاسنا دکن کو بیان کرتا ہی ۔ اُس بید انت حصہ کو چھوڑ کر دوسرے کُل اُپنکھد روپ بید انتون کا ارتھ روپ جو نرگن برہم آتم گیان ہی وہ ہم نے تم سے بیان کر دیا ہی ۔ اب دیگر کیا سُننے کی تمھاری آرزو ہی ۔ وہ ہم سے تم ظاہر کرو ۔ اس طرح گورو یعنی مرشد کے سخن کو سُنکر دست بستہ ہوکر نمسکار کرکے مرید کہنے لگا ۔

مرید بولا ۔ ای مرشد صاحب دریاے رحمت ابر کرامت اس آتم گیان سے زیادہ اب دیگر مین کچھ سُننا نہین چاہتا ۔ اور آپ نے مجھ عاجز پر نہایت مہربانی کی ہی ۔ ای مرشد صاحب آپ جیسے برہم نشٹھی برہم شروتری گورو اس جہان مین کُل اوصاف سے موصوف ہین نہایت کم یاب ہوتے ہین ۔ اس طرح مرید اُپنکھد روپ بید انت سے ناہت نرگن برہم آتم گیان کو پراپت ہوکر پھر گورو موصوف کو ڈنڈوت پرنام و تعریف و پوجن کرکے پرمانند کو حاصل کیا ۔ اور جو جو برہم بدیا پہلے ایترے وغیرہ اُپنکھدون مین بیان کی ہوئی ہی ۔ وہ اس آتم پوران مین مندرج ہی ۔ اس لیے یہ آتم پوران کرتم بید روپ ہی ۔ اب اس آتم پوران مین جو علامات پوران کے ہین وہ ظاہر کرکے بیان کرتے ہین ۔ اس آتم پوران

مین جہان کی پیدائش پرورش فنا کا اور آکاش وغیرہ مہابھوتون کا ویراٹ وغیرہ کارج جہان کا وشنبھومنو کی پیدائش وغیرہ کا اور آکاش وغیرہ عناصرون کے کارج جو اس انتش کرن وغیرہ کا بیان کیا ہوا ہی اور اصل بیدبران سے علاوہ دیگر کچھ ارتھ بہی آتم پور انہین بیان نہین کیا - یعنے جو ارتھ برہم سوتر دن مین اور اُنکے بھاشن مین وبھگوت گیتا وغیرہ سمرتیون مین بیان کیا ہی - وہی ارتھ اس آتم پوران مین مندرج ہی - اور جس سنسکرت آتم پوران کی پیدائش یعنی بنانے کا دیش جگہہ بیان کرتے ہین کہ دکھن دیش مین ایک کاویری نام پاک ندی یعنی دریا ہی - اس کاویری دریا کے کنارے پر مقیم ہو کر شری شنکر انندمنی نے واسطے رفاہ عام اور خاص مہربانی کر کے اپنے مرید معتقد کو یہ آتم پوران اُپدیش کیا ہی - اب اس گرنتھ کے آتم پوران نام رکھنے کا مطلب کہتے ہین - کہ ای مرید کُل دیگر پوران اتھاس وغیرہ مین بیان کی ہوئی اناتم پدارتھ روپ گوناگون راجون کی حکایات کو سُنکر اُس سے نہایت بے قرار دل ہو کر اور جہان کے کُل تاپون سے دُکھی ہو کر اس آتم پوران کے آغاز مین مع اگیان کے جہان دُکھ کے دور کرنے والا آتم گیان ہی پہلے پوچھا تھا - دیگر کسی اناتم پدارتھ روپ راجون کی حکایات اول بالکل دریافت نہین کی تھی - صرف اول سے لیکر آخر تک آتم گیان اور اُسکے بیراگ وغیرہ سادھن بیان کیے ہین - اس لیے اسکا نام آتم پوران رکھا ہی - اور اُس شری شنکر انندمنی کے مرید کے مانند جو اشخاص اناتم روپ کتھا پرسنگ کی محبت سے بیزار ہی - اور جہان کے دُکھ سے دُکھی ہی - اور لذات محسوسات سے آزاد ہی - وہ اس آتم پوران کا ادھکاری ہی گرنتھ کے چار انبندہ ہوتے ہین - ادھکاری بشے - پریوجن - سبندھ - انہین چار انبندھون مین ادھکاری کا بیان کر دیا ہی - اب بشے کا بیان کرتے ہین - کہ جو برہم کی یکتائی اس آتم پوران کا بشے ہی - یعنی جسکا بیان کیا جاوے وہ گرنتھ کا بشے کہا جا سکتا ہی - اسمین جیوبرہم کی یکتائی کا بیان ہی اس لیے یہ جیوبرہم کی یکتائی اس گرنتھ کا بشے ہی - اور مع اگیان کے جہان کے دُکھ کا دور ہونا اور پرمانند نجات کا حاصل ہونا یہ اس گرنتھ کا پریوجن یعنے پھل - اور پرتپادیہ پرتپادک بھاو اس گرنتھ و برہم کا سبندھ ہی - پھر وہ سنسکرت آتم پوران

سوامی شو گھنانند گری

بلا بیا کرن کے مشکل ہونے سے سوامی چدگھنانند گری جی نے بیچ ٹیکا کے اُس سنسکرت
آتم پوران کو دیش ہندی بھاشا زبان مین واسطے رفاہ عام کے بنا دیا تھا - اور اچھی طرح
تشریح طول طویل سے بھاشا مین ترجمہ کیا تھا - اور کھنڈن منڈن یعنی اعتراض و تردید
مشکل الفاظ و مشکل عبارت و آسان عبارت ہر طرح سے اُسمین مندرج ہے - وہ
مفصل آتم پوران بھاشا حروف سنسکرت مین چھپا ہوا مشتہر ہے - اگرچہ اسکے پڑھنے سے
اعتراض شنک اچھی طرح دور ہوتے ہین - مگر تاہم فارسی حروف خوانندہ ادھکاری لوگ
سنت سنگی آتم پوران کی متلاشی معتقد جو اشخاص ہین اُنکو اُس مفصل آتم پوران سے
فائدہ کچھ حاصل نہین ہوتا تھا - کیونکہ آج کل لوگ مختصر و آسان عبارت کو پسند کرتے
ہین طول طویل عبارت سُننے سے دل برداشتہ ہوتے ہین یعنی دل نفرت کر لیتے ہین
اور مفصل کا خلاصہ نکالنا نہایت مشکل ہے - کیونکہ مشکل عبارت و مشکل الفاظ کو چھوڑ کر
مفصل پرسنگ کو چھانٹ کر آسان عبارت و آسان الفاظ خلاصہ کر کے ترجمہ کرنا اور
پرسنگ کو برابر لانا نہایت مشکل ہے - اس بے تکلیف مان کر میرا دل نہایت نفرت
کرتا تھا - اگرچہ چند ست سنگیون نے عرض بھی کی مگر تاہم دل برداشت نہین کرتا تھا
بعد ازان پرماتم دیو کی مرضی و کشش سے مانند بگاڑی کے تکلیف مانتا ہوا بھی اس
آتم پوران کا خلاصہ نکال کر آسان اردو نثر مین ترجمہ کر دیا ہے - اگر اسمین کسی کو شنک
پیدا ہو تب سنسکرت یا بھاشا آتم پوران کو دیکھکر شنک کو دور کر دیوے - کیونکہ یہ
اختصار ہے مفصل و اختصار کا بڑا فرق ہوتا ہے - اور یہ آتم پوران نہایت عمدہ و
دلچسپ گرنتھ ہے اور چار بیدون کے خلاصہ بیدانت روپ اُپنکھدون کا ارتھ اسمین
مندرج ہے - اور جو ارتھ مطلب بیدمین اور بھگوت گیتا مین و اُپنکھدون مین مندرج
ہے - وہی ارتھ مطلب اس آتم پوران مین ہے - اور پوراتن رشیون منیون کے
اُپدیش اسمین درج ہین - جو طالب نجات ادھکاری شخص اس آتم پوران کو برہم
گیانی گورو سنت مہاتما سے شرون کرکے پھر منن ندھیاسن کرے گا - وہ شخص گیان
کو پا کر جنم مرن وغیرہ جہان کی قید سے چھوٹ کر سرور ابدی نجات کو حاصل کرے گا

اور جو شخص روزمرہ شردھا پریم سے اس آتم پوران کو پڑھے گا یا سُنے گا اُسکے گناہ دور
ہو کر آخر بعد مرنے کے اوتم لوک کو پراپت ہوگا - اور یہ پستک آتم پوران دل کی صفائی
کرنے والا اعتراضون کے رفع کرنے والا اور آتم گیان کا کارن مکتی کا دینے والا ہی
اور بمع اعتقاد بھگتی پریم کے اسکے پڑھنے سُننے سے یہ گرنتھ دلی آرزو کا منا کا پورن کرنے والا
ہی - اس لیے اسکا روزمرہ بمع بچار کے مطالعہ کرنا واجب ہی - اور جگیاسیون نے اسکو پریم
کے ساتھ روزمرہ پڑھنا و سُننا و دیگرون کو سُنانا - اور جو شخص حقارت غیرت کی نظر سے
دیکھ کر ترک کرے گا وہ شخص دونون جہان کے سکھ سے محروم رہے گا - کیونکہ اسمین بیدون کے
سنحی مندرج ہونے سے اس لیے یہ بید روپ ہی ہی - جو شخص بیدون کو ترک کرتا ہی گویا اُسنے
پرمیشور کو ترک کر دیا ہی - ایسے ناستک اشخاص کے دل ناپاک ہوکر اُلٹا گناہون مین متوجہ
ہو کر جنم مرن وغیرہ چوراسی لاکھ جونیون کو پراپت ہوتے رہتے ہین - اس لیے طالب
نجات ادھکاریون نے غیرت تعصب حقارت کو دور کر کے روزمرہ اس آتم پوران کا پاٹ
بمع بچار کے آہستہ آہستہ کرنا یا دیگر سے سماعت کرنا - اور یہ آتم پوران مانند سمندر کے ہی
اور چار بیدون کے اُپنکھدون کے ارتھ یہ مانند جل کے ہی - اور رشیون منیون کی حکایات
یہ مانند کچھو مچھلی وغیرہ کے ہین - اور آتم گیان دسگن نرگن وغیرہ اُپاسنا یہ مانند گوہر لعل
رتن وغیرہ کے ہین - اور جس طرح مرجیوڑا شخص اُس سمندر مین غوطہ لگا کر گوہر لعل وغیرہ کو
پراپت ہوتا ہی - اسی طرح جو شخص جہان کے لذّات محسوسات سے کنارہ کش ہو کر مانند
مرجیوڑے کے باریک عقل کر کے اس آتم پوران کو بچارتا ہی - وہ شخص آتم گیان سرور
ابدی گوہر لعل کو پراپت ہو کر جنم مرن جہان کی قید سے چھوٹ کر نجات کو پاتا ہی - اس لیے
جگیاسیون نے روزمرہ اسکا بار بار بچار کرنا - اور اسمین گیان بیراگ یوگ بھگتی نیاے
اخلاق اُپاسنا وغیرہ ہر ایک طرح کے سنحی مندرج ہین - اور اسکا پاٹ کرنا یا سماعت
کرنا ثواب و آرزو کے دینے کا باعث ہی - اور تعصب سے اُسکو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور
اُسکی شکایت کرنی گناہ کا باعث ہی - اور جب تک اس انسان کو شردھا اعتقاد نہ ہوگا -
تب تک اُسکا کبھی کلیان نہ ہوگا - مثلاً جس طرح سمندر مین سیپ نام جیو کا مُنہ کھُلا ہوا

نہین ہوتا تب تک اُسکے دہن یعنے مُنھ سواتی نکھتر کے بارش کی بوند نہین پڑتی اور
نہ اُسمین دردانہ موتی ہو سکتا ہی - جب اُسکا دہن یعنے مُنھ کُھلا ہوا ہوتا ہی - تب
اُسکے مُنھ مین سواتی نکھتر کی بارش کی بوند پڑکر اُس سے دُردانہ موتی پیدا ہوتا ہی -
اسی طرح چار بید کُل بدیا پڑھکر عالم ہوجاوے - مگر جب تک صاف دل ہوا شردھا اعتقاد
روپ مُنھ کُھلا ہوا نہ ہوگا تب تک برہم گیانی گورو کے سخن دل نشین نہ ہونگے - اور
آتم گیان روپ موتی دردانہ بھی نہ ہوگا - آج کل لوگون کا جو کلیان نہین ہو سکتا اُسکا
باعث یہ ہی - کہ اس زمانہ مین ایک ہزار انسانون مین سے نوسو انسان تو صرف جہان
کی لذات محسوسات گناہ کے کامون مین لگے ہوے شاستر کے سماعت سے محروم
خاص جہان کے کاروبار تماشہ کھیل ہنسی مین مست ہین اور ایک سو مین سے ننانوے
آدمی علم حقانی پڑھکر پیری مریدی چلاکر اپنی ناموری شہرت مین مست ہین - اور اُن
باقی ماندہ پانچ مین سے تین آدمی بہشت برہم لوک وغیرہ کے حاصل کرنے کے واسطے
تدارک کرنے والے ہین - اور باقی دو آدمی خاص نجات کے متلاشی ہوکر بلا آرزو
کرم اُپاسنا کرنے والے ہین - پھر اُن دونون مین سے شاید ایک آدمی تیور بیراگ
بیبیک شم دم وغیرہ سادھنون سے مستعمل والا ہوگا - کیونکہ یہ برہم گیان صرف زبانی
جمع خرچ کرنے سے حاصل نہین ہوتا - جب تک کہ شم دم وغیرہ سادھنون سے مستعمل
نہ ہو - اور اس طرف مین رُکاوٹین بہت پڑی ہین - وہ رُکاوٹین باتمثیل ظاہر کرتے ہین
کہ چند اشخاص لعل کی تلاش کے واسطے بطرف کوہ بدخشان روانہ ہوے - راستہ مین
اول کوڑیون کو پڑا ہوا دیکھا اُنکو لعل روپ جان کر بعض شخص نے وہان کامیابی مان لی
پھر آگے چل کر پیسے پڑے ہوے نظر آئے - بعض شخص اُنکو لعل تصور کرکے اُن مین مبتلا
ہو گئے - پھر آگے چل کر روپے پڑے نظر آئے - بعض شخص اُنکو لعل تصور کرکے اُن مین
مبتلا ہوکر رہ گئے - پھر آگے چل کر موتیون کو پڑا ہوا دیکھا - بعض شخص اُنکو لعل تصور کرکے
اُن مین مبتلا ہو گئے - پھر آگے چل کر ہیرے پڑے دیکھے - بعض شخص اُنکو لعل تصور کرکے
وہان رہ گئے - اور آگے چل کر رتن قیمتون کو پڑا ہوا دیکھا اُنکو لعل جان کر وہان رہ گئے

اور کوئی ایک باقی ماندہ شخص صرافون سے ملاقات لعل کی سماعت کی ہوئی آگے چل کر بدخشان مین جاکر اصل لعل کو پراپت ہوا - یہ تمثیل کہی - اب اصل نتیجہ کہتے ہین - گیان مانند کوہ بدخشان کے ہے - اور نجات سرور ابدی یعنے برہانند یہ مانند لعل کے ہے - اور طالبان نجات مانند چند اشخاص کے ہین - اور اس جہان کے لذات محسوسات مانند کوڑیون کے ہے - اور شاسترون کا پڑھنا یہ مانند پیسے کے ہے - اور مان بڑائی پیری مریدی وغیرہ مانند روپے کے ہے - اور بہشت لوک وغیرہ کا سکھ یہ مانند موتیون کے ہے - اور برہم لوک کا سکھ یہ مانند ہیرون کے ہے - اور کشف کرامات وغیرہ یہ مانند رتنیون کے ہین - اور نجات برہمانند یہ مانند لعل کے ہے - اس طرح جو شخص دل صاف و قائم کر کے گیان کو حاصل کرتا ہے - وہ شخص گیان کے ذریعہ سے نجات سرور ابدی کو حاصل کرتا ہے - اور بہتر یہ ہے کہ ابھیاس بچار بیراگ کو حاصل کر کے بذریعہ گیان مکتی کو پراپت ہوتا ہے - یہ انسان کے جسم کا نتیجہ ہے -

خاتمہ اتم پوران اردو نظم

اتم پوران کا یہ خلاصہ ہوا تمام — جسکے پڑھے سے ملتا ہے ہر دل کو لطف عام
اسکو پڑھو بغور کرو دل مین بھی بچار — توحید کا تو علم بھی ہے اسمین بیشمار
ہر بید کے خلاصے کے محبوب سب ہین یہ — ہر طرح کی حکایتین بھی خوب سب ہین یہ
کر کے عمل پڑھیگا اسے جو کوئی بشر — غفلت کا جو حجاب ہے ہو دور سر بسر
توحید کے بھی علم کا اسکو ملے کمال — اُس ذات پاک کا ہو میسر اسے وصال
دیکھی وہ نور ذات کا ہو دور یا کہ پاس — سب غم مٹین جہان کے دم بھر نہو اداس
اخلاق بد جو ذات مین اسکی ہو دور ہو — نیکی کا تخم دل مین جمے اور شعور ہو
اسکو پڑھے گا شوق سے جو کوئی روز و شب — ہو جائیگی نجات مٹینگے گناہ سب
پرماتم دیو کی ہوئی مرضی جو ایکبار — یہ گرنتھ ختم ہوا جو ہے باوقار
نبون ناٹک کے ہے یہ نزدیک جان لو — اسمعیل خان کے ڈیرے کو بھی دل سے مان لو
ہمسے یہ ترجمہ اسی جا پر ہوا تمام — منظور یہ بھی تھا کہ ہو اس سے رفاہ عام

اُنیس سو تھے عیسوی جب یہ ہوا شروع	اپریل کے مہینے مین لگا ہوا شروع
صبح و مسا ریاض اسی پر کیا گیا	آتم پوران کا ہے یہ گلزار اب کھلا
کر اختتام رب کے اسے پیشکش کیا	جسکے کہ لطف کی ہے نہین کچھ بھی انتہا
خالق ہے بے نیاز غفور و رحیم ہے	ستار عاصیون کا بھی ہے اور کریم ہے
عالم نہین ہون مین جو عمل پر ہو اعتبار	درویش لوگون کا مین ادامی ہون خاکسار
نکلے جو میرے منہ سے وہ سب کچھ قبول ہو	مرشد جو مہربان ہو یہ دولت حصول ہو
ایما سے اپنے اسنے بنایا ہے سب جہان	پیدا کیا ہے جس کے اشارے سے آسمان
بے علم کوئی رکھے نہ میرے لکھے یہ حرف	راتون کو جاگ جاگ کے اوقات کی ہے صرف
اب شاعرون کے سامنے کرتا ہون التجا	آتم پوران مین اگر آئے نظر خطا
الطاف جیسے درست اُسی جا پہ کیجیے	یہ مفت مین سعادت دارین لیجیے

کتاب خلاصہ شری آتم پوران اردو نثر مترجم بابا ہر پرکاش پرم ہنس اتھربن بید کی پورب اُتر نرسنگھ تاپنی اُپنکھد مین سے پرجاپتی و دیوتون کی گفتگو اُپدیش کا بیان ادھیائے ہشت دہم تمام شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

آتم پوران تمام شد

اوم شری پرماتمائے نمہ

آغاز چند سوال و جواب مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس

دوہا

پرماتم گور سنت کو کرون پرنام ہر حال ۔ ہر پرکاش جن مہر سے دور ہوسے جنجال

ایک فریب چالاکی وغیرہ سے مبرا نہایت معتقد مرید ایک سائین لوگ عالم خدارسیدہ کے قدم بوسی کرکے عرض کرنے لگا -

مرید بولا - ای غریب نواز عاجزون پر مہربان میرے چند سوال ہین - اگر آپ فرماوین تو مین عرض کرون - اور براہ مہربانی آپ جواب دیوین - سائین لوگ بولا - ای پرمیشور کے پیارے تم بیشک سوال کرو - ہم انکا جواب دینگے جب اس طرح اُس سائین

لوگ نے کہا تب وہ مرید سوال کرنے لگا۔

سُوال اول۔ مرید بولا۔ ای غریب پرور انسان کا جسم پاکر ہم کو کیا کرنا چاہیے۔

جواب۔ سائین لوگ بولا۔ ای پیارے اول دل کی صفائی کے لیے اشٹ نیم پرمیشور کے آگے عاجزی وصفت وساد ہو کی سیوا کرنی واجب ہی۔ جب دل صاف ہوگا تب اخلاق کی درستی ہو جائے گی۔ پہر برہم نشٹی برہم شروتری گورو کے آتم برہم گیان کے اُپدیش کے شرون مین ندہیاسن سے وحدانیت برہم آتم گیان کو پاکر نجات کو حاصل کرنا یہ انسان جسم پانے کا پہل ہی۔ اس آتم گیان سے علاوہ دیگر دولت عورت لذات محسوسات عیش وعشرت کا حاصل ہونا یہ انسان جسم پانے کا پہل نہین ہی۔

سُوال دوم۔ مرید بولا۔ ای غریب نواز بعض شاستر مین بیدون کی پیدائش ایشور سے مانی ہی۔ بعض شاستر مین برہماجی سے۔ بعض شاستر مین اگنی وایو وغیرہ چار رشیون سے مانی ہی۔ اب ہم کس شاستر کو مانین۔

جواب۔ سائین لوگ بولا۔ ای پیارے ان مین اعتراض کرنا تمہارا بے فائدہ ہی۔ ان تینون کے سخن درست ہین۔ مگر مطلب انکا نہایت باریک ہی وہ جب تم سمجھوگے تب تم کو شک پیدا نہ ہوگا۔ وہ یہ ہی کہ ایشور کی پریرنا سے ہرن گربہ روپ برہما سے چار بید ظاہر ہوے ہین۔ اُس برہما سے پہر اگنی وایو وغیرہ رشیون نے بید پڑہکر جہان مین مشتہر کیے ہین۔ ایشور کی پریرنا یعنی تحرک سے اس بات کے مطلب کو لے کر بعض شاستر ایشور سے بیدون کی پیدائش مانتے ہین۔ اور ہرن گربہ روپ برہما سے ظاہر ہونے سے اس لیے برہما سے بیدون کی پیدائش مانتے ہین۔ اور اگنی وایو وغیرہ رشیون نے جہان مین بیدون کو مشتہر کیا ہی۔ اس لیے اگنی وایو وغیرہ رشیون سے بیدون کا ظاہر ہونا کہا ہی۔ اس طرح مطلب کے نہ سمجھنے سے کوئی اعتراض نہین ہو سکتا۔

سُوال سوم۔ مرید بولا۔ ای سوامی بیدون کا مطلب کیا ہی۔

جواب۔ سائین لوگ بولا۔ ای پیارے نامعلوم چیز کو جو جتاوے اُسکا نام بید ہی۔ اُس بید کے تین حصہ ہین۔ کرم کانڈ۔ اُپاسنا کانڈ۔ گیان کانڈ۔ اور چار اقسام کے

آدمی ہوتے ہین - پانمر - بکھشی - جگیاسی - مکت - یہ چار قسم کے آدمی ہین - پانمر اُس کو
کہتے ہین کہ بید دھرم شاستر سے برخلاف بھوگون کو بھوگے - اور بکھشی اُسکو کہتے ہین - کہ
دھرم شاستر کے مطابق بھوگون کو بھوگتا ہوا پرلوک کے افضل اعلےٰ بھوگون کے لیے حسب
قواعد دھرم شاستر کے شبھ کرمون کو کرے - اور جگیاسی اُسکو کہتے ہین کہ ہر دو جہان کے
لذات محسوسات کو ترک کرکے بیراگ ببیک وغیرہ سادھنون سے مستعمل ہوا مرف سرور
ابدی نجات کے لیے برھم گیان کو حاصل کرنے والا ہو - اور مکت اُسکو کہتے ہین کہ
جسم کثیف ولطیف وکارن ان تینون اجسام سے علیحدہ ساکھی اپنے آتما کو برھم روپ
جان کر اور دوئی جہان کو موہوم کلیت جان کر مین وحدانیت ذات اپنے برھم آنند
سروپ مین مست رہے - اور بیدون کے سخن کل واسطے بیمارون کے علاج کے ہین - جیسی
جیسی بیماری ہوئی ہے - ویسا ویسا علاج اُس بیمار کو بتایا جاتا ہے - اور بیدون کے کل
مختلف سخن ہین - پہلے پانمر شخص شاستر سے برخلاف چلتا ہے - جب شاسترون سے برخلاف
بدکرم کرے گا تب اُسکا نتیجہ ہمیشہ دُکھ پائے گا - اور مطابق شاستر کے نیک کرم کرے گا
تب اُسکا نتیجہ ہمیشہ سُکھ پائے گا - اور بلا آرزو کرم کرنے مین اُسکا دل لگتا نہین - اس لیے
اُسکو پہلے آرزو والے کرمون مین لگایا جاتا ہے - کہ بہشت وغیرہ کے لذات محسوسات
نہایت عمدہ ہین - اُسکے لیے تم شاستر کے مطابق یگ وغیرہ نیک کرمون کو کرو - جب
اس طرح شاستر مطابق چلتا ہے تب وہ بکھشی کہا جاتا ہے - پھر بکھشی شخص کو کہا جاتا ہے
کہ بہشت وغیرہ کے لذات محسوسات ہزارہا فلان فلان نقص والے ہونے سے
خراب ہین - تم ان لذات محسوسات کا ترک کرکے سرور ابدی یعنے برھمانند نجات کے
لیے برھم آتم گیان کو حاصل کرو - کیونکہ دونون جہان کے لذات محسوسات مین اُس
برھمانند کا ایک قطرہ ہے - اس لیے اُس برھمانند کے لیے آتم گیان کو حاصل کرو - اس
طرح وہ بکھشی درجہ سے پھر جگیاسی طالب نجات درجہ کو پاتا ہے - جب گورو کے ذریعہ
سے برھم آتم سروپ یعنی جیو برھم کی یکتائی گیان کو حاصل کرتا ہے - تب وہ مکت
درجہ والا کہا جاتا ہے - اس طرح بیدون کے سخن درجہ بدرجہ مانند سیڑھی کے منزل

مقصود بالا خانہ مین پہونچا دیتا ہی- اس لیے بید کا مطلب جہان کے لذات محسوسات
دکھون سے نفرت کنارہ کشی کر کے برہمانند نجات حاصل کرانے مین ہی- اور بیدون کا ایک
لاکھ اشلوک ہی جسمین اسّی ہزار ٨٠٠٠٠ شلوک تو کرم کانڈ کا بیان کرتا ہی- وہ کرم بھی
گوناگون آرزو والے اشخاص کے فرق سے گوناگون کے ہین- یعنے وہت کرم و نکھد کرم دو قسم
کے کرم ہین- جس کرم کے کرنے مین شاستر رغبت دلاوے- اُسکو وہت کرم کہتے ہین-
اور جس کرم سے شاستر ممانعت کراوے اُسکو نکھد کرم کہتے ہین- وہ وہت کرم چار قسم کا ہی
ایک نت کرم یعنی سندھیا گایتری وغیرہ- دوم نمتک کرم- یعنی شرادھ گرہن وغیرہ
خاص موقع کا کرم- سوم کام کرم- یعنے شین کاریری وغیرہ یگ کرم- چہارم پرائشچت
کرم- یعنی پاپ کے دور کرنے کے لیے کرم- اور ہتیا چوری وغیرہ یہ نکھد کرم ہین- اس
طرح کرمون کے بہت اقسام ہین- گوناگون کے یگ کرم دہون وغیرہ کرم- یہ کرم مع
آرزو کے کرنے سے جہان کی لذات محسوسات کے باعث ہین اور بلا آرزو کرنے سے
دل کی صفائی کے باعث ہین- اس طرح اسّی ہزار اشلوک بید کا کرم کانڈ کے متعلق ہی-
پھر اُنھین کرمون کے کرنے کی تجویزات و تشریح جمیع رشی وغیرہ کے گرنتھون مین ثابت
ہی- اُس بید کے دو کانڈ ہین- ایک پورب کانڈ- دوم اُتر کانڈ- کرم کانڈ کا نام پورب
کانڈ ہی- اور اُپاشنا گیان کا نام اُتر کانڈ ہی- پھر سولہ ہزار ١٦٠٠٠ اشلوک اُپاشنا
کانڈ مین ہی- وہ سگن برہم و نرگن برہم کے فرق سے گوناگون کی ہی- اور نارایان شِشٹ
چیتن ایشور وہرن گربھ و بیراٹ و برہما بشن رودر سورج نیج اگنی وغیرہ بہت اقسام
کی سگن برہم کی اُپاشنا ہی- اسی طرح اہنگرہ وغیرہ نرگن برہم کی اُپاشنا بھی بہت
طرح کی ہی- اس اُپاشنا سے مطلب دل قائم کرنے کا ہی- اور چار ہزار ٤٠٠٠-
اشلوک گیان کانڈ ہی- وہ گیان اگرچہ پرتھون دُاپادھیون و پرمانون کے فرق سے
گوناگون کا ہی- مگر تاہم پروکھ و اپرتکھو دو قسم کا گیان بیدون کے سخنون کر کے افضل ہین
ایک پروکھو دوم اپرتکھو- گل شاستر وبیدون کے سخنون کی کمالیت پرتکھو گیان ہی-
اُسی پرتکھو گیان کے گل ساد ہن مددگار ہین- اُسی پرتکھو گیان سے سرور ابدی نجات

حاصل ہوتی ہے۔ اور قطعی دکھون کا دور ہونا اور سرور ابدی کا حاصل ہونا اسکا نام نجات ہے۔ ایسی نجات بغیر برہم آتم سروپ کی وحدانیت یکتائی گیان سے بنا کبھی حاصل نہین ہوتی۔ اس لیے بید کا خلاصہ خاص مطلب قطعی دُکھون سے رہائی دے کر سرور ابدی نجات کے حاصل کرانے مین ہے۔ ایسا برہم سروپ وحدانیت خالص پاک ذات ہے۔ کیونکہ اوس برہم مین قطعی دُکھون کا ناش ہو اور وہ ہمیشہ آنند روپ ہے۔ کیونکہ کُل آنندون کا سمندر برہمانڈ ہے۔ جب اوس برہم کے سادھنون سے مستعمل ہو کر یہ طالب نجات ادھکاری اپنا آتما روپ کر کے ساکھیات کرتا ہے۔ تب وہ پرمانندی ہو جاتا ہے۔ اوس سرور ابدی برہمانڈ کا سروپ سکھوپتی مین ہر ایک جیو کو پراپت ہوتا ہے۔ مگر وہان ابدیا کے ہونے سے خالص برہمانڈ نہین صرف نربکلپ سمادھی مین خالص برہمانڈ ہوتا ہے۔ یہ نربکلپ سمادھی کا پرمانند بڑے نیک بختون سے ملتا ہے اور قطعی دُکھون کا ناش اوسکو کہتے ہین کہ پھر کبھی دکھ نہ ہو۔ اور سرور ابدی اوسکو کہتے ہین کہ کبھی ایک لحظہ بھر بھی اوس آنند کا ہجر نہ ہو۔ ایسی نجات ان جہان کی اشیا مین موجود نہین ہے۔ کیونکہ جہان کی کل اشیا دُکھون سے مشتمل ہین۔ صرف وہم سے ان مین آنند نظر آتا ہے۔ ورنہ بچار دوراندیشی کی نظر سے سراسر انھین جہان کی کل اشیا مین دُکھ ہی ہین۔

سوال چہارم۔ مرید بولا۔ اے سوامی جب بیدون کا ایسا مطلب ہے۔ تب یہ گوناگون کے ہزارہا مذہب کیون ظاہر ہو گئے ہین۔ آیا بیدون مین بھی یہ گوناگون کے مذہب ہین۔ یا نہین۔

جواب۔ سائین لوگ بولے۔ اے پیارے۔ اس جہان مین مذہب کے چلانے والے دو قسم کے رہبر ہوے ہین۔ ایک بیرونی توجہ والے۔ دوم اندرونی توجہ والے ہین۔ اور بیرونی توجہ والے بھی تین قسم کے ہین۔ ایک ناقص عقلی۔ دوم طامع سوم ضدی۔ اور وہ ناقص عقل بھی دو قسم کے ہوتے ہین۔ ایک مطلبی ناقص عقلی ہوتے ہین۔ دوم بلا مطلبی ناقص عقلی ہوتے ہین۔ جو شخص بیدون کے

عمل درک

برہم آنند

لالچی

ہٹھی

عالم گوروسے اُپدیش لےکر اوسکا مطلب دیگر کا بہ سبب ناقص عقل کے سمجھ کر آگے اپنے مطلب کے واسطے مذہب چلانا ایسے رہبر مطلبی ناقص عقلی ہین۔ اور جسکو مطلب کوئی نہین ہے۔ اور بیدون کے عالم گوروکے اُپدیش کا مطلب بہ سبب ناقص عقل کے دیگر کا دیگر سمجھ کر اور اوسی کو صحیح جان کر دیگر لوگون کو وہی اُپدیش سمجھا کر اپنا مذہب چلالینا وہ بلا مطلب ناقص عقلی ہین۔ یہ دو قسم کی ناقص عقلی بیان کی۔ اب دوم طامع رہبر کا بیان کرتے ہین۔ کہ بیدون کے معنی صحیح صحیح اپنے بیدون کے اپنے عالم گورون سے پڑھ کر پھر بہ سبب دولت یا مان بڑائی ناموری وغیرہ کا طمع دل مین رکھکر بید شاستر سے برخلاف مذہب چلاکر اور دیدہ و دانستہ بیدون کے معنی بھی دیگر کے دیگر کر لیتے ہین اپنی مرضی موافق۔ یہ طامع رہبر کا بیان کیا۔ اب ضدی رہبر کا بیان کرتے ہین۔ کہ بیدون کے معنی اپنے بیدون کے عالم گورون سے صحیح صحیح پڑھ کر پھر کیسی کے ساتھ غیرت وغیرہ کے سبب سے اپنا مذہب چلاکر اور یہ سبب ضد کے بیدون کے معنی بھی دیدہ و دانستہ دیگر کر کے اپنا مذہب قائم کر لیتے ہین۔ یہ بیرونی توجہ والون رہبرون کا بیان کیا۔ اب اندرونی توجہ والون رہبرون کا بیان کرتے ہین۔ کہ اندرونی توجہ والے رہبر کرم کانڈ و اُپاشنا کانڈ و گیان کانڈ ان تینون کانڈون کے فرق سے تین اقسام کے رہبر ہین۔ اول انھین مین سے کرم کانڈی رہبر کا بیان کرتے ہین۔ کہ بیدون کے معنی صحیح صحیح اپنے بیدون کے عالم گورون سے پڑھ کر ناپاک دل والے اشخاص کی توجہ بید سے برخلاف کرمون مین جان کر اُنکو ویدک کرمون کی طرف توجہ کرانے کی واسطے پہلے بیدون مین کہے ہوے آرزو والے کرمون مین من لگا دیا ہے اور رکھ دیا کہ ان کرمون ہی کر کے بہشت روپ نجات حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ تینون کانڈون کو جانتے تھے مگر لوگون کا ادھکار اُپاشنا و گیان کانڈ مین نہ دیکھکر اس لیے اونکو کرمون کا اُپدیش کر دیا۔ رفتہ رفتہ آرزو والے کرمون کو کرتے ہوے۔ پھر آرزو والے کرمون مین نقص دیکھکر بلا آرزو کرم کرنے لگے۔ پھر رفتہ رفتہ اُپاشنا کر کے گیان کو حاصل کر لیا بعد ازان قطعی دُکھون کا ناش و سرور ابدی کا حاصل ہونا ایسی نجات کرمون مین برھم سروپ آنند کو

لالچی
دشمنی
کرم کانڈ

پراپت ہوے۔ اس طرح کرم کانڈون کا مذہب جاری ہوا۔ اب دوسری اُپاشنا کانڈ کے رہبرون کا بیان کرتے ہین۔ کہ بیدون کے معنی صحیح صحیح اپنے بیدون کے عالم گورون سے پڑھ کر کرمون سے صاف شدہ دل والے اشخاص کو کرمون مین بے اقراری وغیرہ نقص دکھا کر سگن برہم و نرگن برہم کی اُپاشنا مین مطابق قیامت کے لگا دیا۔ اور اُپاشنہ یعنی معبود کے حاصل ہونے کا اور انھین کے لوگون مین جا کر آنند پانے کا نام نجات بتا دیا۔ یعنی کرمون کے نتیجہ سے زیادہ نتیجہ بتا دیا۔ اس طرح وہ لوگ ان رہبرون کے کہنے پر چل کر اُپا کرتے ہوے رفتہ رفتہ گیان کو پاکر برہمانڈ نجات کو حاصل کر لیا۔ یہ اُپاشنا والے مذہبون کے چلانے والے رہبرون کا بیان کیا۔ اب گیان کانڈ کے رہبرون کا حال بیان کرتے ہین۔ کہ بیدون کے معنی صحیح صحیح اپنے بیدون کے اچھے عالم گورون سے پڑھ کر اور پہلے کرم اُپاشنا کے کرنے سے صاف و قائم شدہ دل والے و بیراگ وغیرہ سادھنون سے مستعل برہم آتم کی وحدانیت یکتائی گیان کو حاصل کر کے بعد ازان اون کے پاس جو سادھنون سے مستعل ادھکاری طالب نجات شخص واسطے نرگن برہم کے گیان کے آیا ہے۔ اوسکو برہم بدیا یعنے علم الٰہی راز نہانی کا اُپدیش کر دیا ہے۔ وہ بیراگ وغیرہ سادھنون سے مستعل نہایت صاف دل تھے۔ جلدی برہم آتم سروپ کی ساکھیات کاری کو حاصل کر لیا۔ یہ گیان کانڈ کے رہبرون کا حاصل بیان کیا۔ اے پیارے اس طرح مذہبون کے چلانے والے رہبر ہوے ہین۔

مرید بولا۔ اے سوامی آپ کے لکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ بیرونی توجہ والے رہبرون کے مذہب ٹھیک نہین ہین اور اندرونی توجہ والون رہبرون کے مذہب ٹھیک ہین۔

سوال پنجم۔ مرید بولا۔ اے سوامی اگر ایسا ہے۔ تب یہ گربراٹ کب کی ہو گئی ہے۔ اور ہر ایک کی آپسمین مخالفت گھر گھر مین فساد کیون ہو گیا ہے۔

جواب۔ سائین لوگ بولے۔ اے پیارے سنہ بکرمی سے پہلے مذہبون کی کھیچ کم تھی بعد بعد ازان مذہبون کی کھیچ ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ کھیچ زیادہ ہونے لگی ہے۔ اور سمت اُنیس سو۔۔ ۱۹۰۰۔ بکرمی کے بعد مذہبون کا غل شور گھر گھر مین فساد اور زیادہ تر اپنے

اپنے مذہبون کی طرف کھیچ ہونے لگی ہے۔

سوال ششم۔ مرید بولا۔ اے سوامی اتنی کھیچ کرنے کا باعث کیا ہے

جواب۔ سائین لوگ بولے۔ اے پیارے زیادہ مذہبون کی کھیچ مین دو باعث ہین۔ ایک دل کی ناپاکی۔ دوم آزادی۔

سوال ہفتم۔ مرید بولا دل کی ناپاکی کا باعث کیا ہے۔

جواب۔ سائین لوگ بولے۔ اے پیارے دل کی ناپاکی کے تین باعث ہین ایک خراب اناج یعنے ناحق کی روزی سے پیدا شدہ اناج۔ دوم۔ بد صحبت۔ سوم۔ اشٹ نیم کا ترک۔ آٹھ نیموں کا ترک

سوال ہشتم۔ مرید بولا۔ ای سوامی آج کل مذہبون کے توجہ کرنے سے کچھ فائدہ پھونچے گا یا نہین۔

جواب۔ اے پیارے مذہب کی طرف لگنے مین اور مذہب کی کھیچ کرنے مین سراسر نقصان ہین فائدہ کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ مذہبون کی طرف توجہ کرنے مین غوندی داری دل نشین ہو جاتی ہے۔ غیرت بڑھ جاتا ہے۔ فخر شکایت غصہ وغیرہ کی کھیچ زیادہ بڑھ جاتی ہین۔ اس سے دل بالکل ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور اپنا قابو دل جو اس پر نہین پڑ سکتا۔ دل بے قرار ہو جاتا ہے۔ اور دل کی آرام داری شانتی اور سرور ربانی وغیرہ سب دور ہو جاتے ہین۔ اور ظاہر تو پاک دامن ہوتے ہین۔ مگر پوشیدہ عیب بہت کرتے ہین۔

سوال نہم۔ مرید بولا۔ ای سوامی اچھے اچھے عالم ہو کر پھر مذہبون کی طرف توجہ کرکے عام مین اُپدیش کرتے ہین۔ اون کو بھی کچھ فائدہ ہوگا۔

جواب۔ سائین لوگ بولے۔ اے پیارے تین سبب سے مذہبون کی طرف توجہ کرکے اپدیشک ہو کر آج کل عام جلسہ مین اپدیش کرتے ہین۔ ایک دولت وغیرہ کے مطلب کے واسطے۔ دوم مان بڑائی ناموری شہرت کے واسطے۔ سوم۔ مذہبی جوش سے۔ جیسی آرزو سے توجہ کرتے ہین۔ وہ ان تینون مین سے اپنی آرزو کو حاصل کرتے ہین

سوال دہم۔ مرید بولا۔ اے سوامی۔ پر اُپکار کے لیے بھی تو اپدیش کرتے ہین۔

اگیانتا

بحث مباحثہ

دشمنی

اشانتی

جواب - سائین لوگ بولے - اے پیارے پر اُپکار تو تب ہو جب دل مین کوئی آرزو پیدا نہ ہووے یا درمیان یا پیچھے نہ ہو - مگر آج کل منصف فراجی نہایت مشکل ہے جسمین یہ تین نقص نہ ہونگے وہ منصف فراج ہوگا - ایک طمع کسی قسم کی دوم خوف - سوم ضد -

سوال یازدہم - مرید بولا - اے سوامی دل ہمارا بے قرار رہتا ہے - شانتی نہین آتی اسکا کیا باعث ہے -

جواب - سائین لوگ بولے - اے پیارے شانتی کے واسطے جب کرم کرے گا - تب شانتی آجاوے گی - جب کرم خیڈالون کے کرے تب شانتی کیسے ہو سکتا ہے -

سوال دوازدہم - مرید بولا - اے سوامی اب ہم کو شانتی کے واسطے کیا کرنا چاہیے -

جواب - سائین لوگ بولے - اے پیارے مذہبی معاملہ جھگڑے کو چھوڑ کر اور لوگون سے کنارہ دکم گوئی کرکے انشٹ نیم الشیور سے عاجزی اخلاق درستی پر لو دھیان بچار کرنے سے گیان کو پاکر شانتی حاصل ہو جاوے گی -

کتاب چند سوال جواب اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس تمام شد -

آغاز کتھا گیان گلزار مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس

دیباچہ نظم

خالق کی ذات پاک ہے بیچون و بے چرا
قدرت سے اپنی اُسنے بنایا جہان کو ہے
تصنیف کر رہا ہون مین گلزار گیان کو
تیار اُردو نثر مین کرتا ہون مین اسے
سجدہ تری جناب مین کرتا ہون بار بار
ذرے کو آفتاب بنانا ترا ہے کام

جسکا کہ نور دیکھتے ہین لوگ جا بجا
ظاہر کیا ہر ایک پر راز نہان کو ہے
وہ دے زبان مجکو کہ لکنت کبھی نہو
کھل جائیگا دل اُسکا جو کوئی اسے پڑھے
اعزاز بھی مجھے ملے حاصل ہو افتخار
رہتا ہے ہر بشر پر سدا تیرا لطف عام

اول یہ کتھا بھاشا نثر گورمکھی حروف مین پہلے ہم نے بنائی تھی - اب واسطے رفاہ عام کے اُسی کو اُردو زبان عبارت نثر مین شروع کرتا ہون - اور اسمین بھگتی گیان بیراگ وغیرہ ہر قسم کے سخن مندرج ہین - اور نہایت دلچسپ پوشیدہ راز ظاہر کیا ہے

اور اسمین کسی خاص مذہب کی پابندی وشکایت وغیرہ نہین ہی - اور نجات کے واسطے باتمثیلہا بیس طریقے بیان کیے ہین -- اور طالب نجات جس طریقہ کو اختیار کرکے مستعمل ہوگا - بذریعہ گیان جلدی نجات حاصل کرلیوے گا - اور جو شخص بحث جھگڑے مین دل لگاکر ہر وقت بلا مطلب بے فائدہ اعتراض کرتا رہے گا - اُسکو بغیر سر دردی کے دیگر نتیجہ کچھ نہ حاصل ہوگا - اس لیے شوق مند عاقل دانا کو واجب ہی کہ بحث جھگڑے کو چھوڑ کر اپنے مطلب منزل مقصود کو حاصل کرے کیونکہ مباحثے جھگڑے وغیرہ کرنا باعث نادانی ہی - اس لیے واجب ہی کہ پھول کی خوشبو کو لیوے - کانٹون کی طرف نہ دیکھے - اس گیان گلزار کتاب مین بیس گل رکھے گئے ہین - اس لیے اسکا گیان گلزار نام رکھا گیا ہی - پہلی حکایت بطور تمثیل بیان کرکے بعد ازان اصل نتیجہ کہا جاے گا - تمثیل بمعنے درشٹانت اصل بمعنے دارشٹانت - یعنی درشٹانت دہشٹانت کے ذریعہ سے بیس طریقہ ہاے نجات کے کہے گئے ہین -

آغاز گل اول دربیان تمثیل پانچ ڈیوڑھیان اور اصل نتیجہ مین پانچ قسم کے پرمیشور کی طرف رکاوٹ یعنے پانچ قسم کے بھگن -

حکایت اول بطور تمثیل

ایک مکان تھا اُسمین پانچ ڈیوڑھیان ہین - اُس مکان مین ہمیشہ بادشاہ کا قیام تھا - جو شخص بادشاہ کی ملاقات کو جاتا تھا - پہلے پانچ ڈیوڑھیون سے گذر کر اُس مکان مین پہونچکر بعد ازان بادشاہ کی ملاقات حاصل کرتا تھا - جب پختہ ارادہ کرکے بادشاہ کے ملنے کے لیے پہلے ڈیوڑھی پر گیا - وہان ایک شیر بندھا ہوا تھا اُسکو دیکھکر خوفناک ہوکر آگے جانے سے ہٹ گیا - جب شیر کے خوف کو چھوڑ کر دوسری ڈیوڑھی پر گیا تب وہان عطر مٹھائی وغیرہ عمدہ چیزین دیکھکر اُسکے لالچ مین پھنس کر آگے چلنے سے ہٹ گیا - جب عطر مٹھائی وغیرہ کے لالچ کو دور کرکے تیسری ڈیوڑھی کی طرف متوجہ ہوا - تب وہان کنجری کے تماشہ کو دیکھکر اُسی کی محبت مین مبتلا ہوکر آگے جانے سے ہٹ گیا - جب کنجری کی محبت کو ترک کرکے چوتھی ڈیوڑھی پر [گیا؟] - وہان کشتی وگدکے بازی ہوتی دیکھکر نہایت شوق سے دیکھنے لگا -

جب اُسکو چھوڑ کر پانچوین ڈیوڑھی کی طرف گیا تب اُس ڈیوڑھی مین خوبصورت حورون
کو دیکھکر بسبب نادانی وشہوت کے اُنکی خدمت ومحبت مین مبتلا ہوکر بادشاہ کی ملاقات
کو بھول گیا۔ جب بادشاہ کی ملاقات کا شوق اُسکو زیادہ ہوا۔ تب پنجم ڈیوڑھی کو چھوڑ کر
مکان مین پہونچ کر بادشاہ کے ساتھ ملاقات کر کے نہایت خوش ہوا۔ اور بادشاہ نے
بھی اُسکو بہادر جان کر خوش ہوکر ایک لعل انعام دے دیا وہ شخص نے بادشاہ سے انعام پاکر
کمال خوشی سے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔

تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

حالت ناہوت یعنی تریاتیت اوستھا مانند مکان کے ہی۔ اور ست چت آنند سروپیا
دیو مانند بادشاہ کے ہی۔ پانچ منزلین مانند پانچ ڈیوڑھیون کے ہین۔ جب یہ
انسان نجات کے واسطے سائین کی طرف متوجہ ہوتا ہی۔ تب اول منزل ترک لذات
محسوسات ہی۔ اور عیاشی بدشخصون دوستون کی شکایت ہونی مانند شیر کے خوف
کے ہی۔ اور دوسری منزل صحبت فقرا ونیک اعمال ہین۔ اور جہان کی تعریف اور
خاطر تعظیم مانند عطر مٹھائی وغیرہ کے ہین۔ اور بید شاستر کو پڑھکر پھر سوچکر شرون
منن ندھیا سن کرنے یہ تیسری منزل ہی۔ اور کرامات وغیرہ یہ مانند کنجرے تماشہ کے
ہین۔ اور روح خدا کی یکتائی کا طریقہ مرشد حقیقی سے دریافت کر کے اُسکا پھر پھر بچار
کرنا یہ چہارم منزل ہی۔ اور روح وخدا کی یکتائی کو ترک کرنے والے نادان بے علم
شخصون کے سخنون پر اعتقاد کرنا یہ مانند کشتی وگدکے بازی کے ہی۔ اور روح
خدا کی یکتائی نظر کو حاصل کرنا اور جہان کو مانند خواب کے جھوٹا جاننا یہ منزل پنجم ہی
مگر اسمین کسی وقت خودی ودوئی کی نظر ہو جاتی یہ مانند حورون پریون کے ہی۔
جب پختہ معرفت کو پاکر وحدانیت ذات لاشریک ست چت آنند
سروپ برہم سے وصل کر کے عین ذات ہوتا ہے۔ تب لعل انعام
کے مانند سرود ابدی نجات حاصل ہوتی ہے۔ نجات کو پاکر جنم مرن
کی قید میں پھر نہین آتا۔

دوہا

گل اول یہ ختم سنو منزل ڈیوڑھی بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے اُپجے آتم گیان

کتھا گیان گلزار اُردو دفتر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس پانچ ڈیوڑھی روپ منزلون کا بیان گل اول تمام شد۔

گل دوم

آغاز کتھا گیان گلزار اُردو دفتر گل دوم دربیان صحبت فقرا کو باؤلی کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

دُوسرے گل مین سُنو ست سنگت سُکھ روپ	باولی نسبت دے کر مصنف کے سروپ

حکایت دوم بالتمثیل

ایک شخص تھا وہ جنگل مین گھومتا ہوا بہ سبب دھوپ کے اُسکا رخ سیاہ ہوگیا پھر اُسکو ایک تالاب نظر آیا۔ وہان چند انسان بیٹھے ہوے اُس تالاب کی تعریف کر رہے تھے۔ کہ یہ بہت عمدہ تالاب ہی۔ اسمین جو شخص اشنان کرے گا۔ اُسکو بہت خوشی حاصل ہوگی۔ اس طرح کی تعریف سُنکر اُس شخص نے اُس تالاب مین اشنان کیا۔ مگر اُس تالاب مین کیچڑ کے ساتھ ملا ہوا آب تھا۔ اشنان کرتے ہی اُسکا جسم کیچڑ سے بھر گیا۔ پھر وہان ایک سرپنی رہتی تھی اُسکے کاٹنے سے فوراً اُس شخص کا بدن کوڑہ والا ہوگیا۔ تب وہ شخص بہت تکلیف پاکر بےکس عاجز ہو کر اُن انسانون سے کہنے لگا۔ کہ یہ تالاب تو بالکل خراب تکلیف کا دینے والا تھا اسکی ازحد زیادہ تعریف آپ کس وجہ سے کرتے تھے تب انھون نے کہا کہ جنگل مین ایک شیر رہتا ہی وہ کسی کو نہین چھوڑتا۔ ایک روز اُسنے ہم کو مار ڈالنا ہی۔ اس لیے چند روز اس تالاب کا مزہ لے لینا واجب ہی۔ تب وہ شخص اُنکے سخنون کو ناپسند کر کے آگے روانہ ہوا۔ راستہ مین ایک باولی تھی۔ اسپر ایک شخص نے اُس باولی کی تعریف کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ کہ اس باولی مین جو شخص اشنان کرے گا۔ اُسکی سیاہی کیچڑ کوڑہ دور ہو جائے گا۔ مگر چراغ اپنے

لے جاوے۔ تب وہ شخص نے چراغ لے کر اُس باولی مین جاکر اشنان کیا۔ اُسی وقت
سیاہی کیچڑ کوڑھ سب اسکے دور ہوگئے اور وہان سے بہت خوشبو اُسکو آئی۔ پھر جسم اُسکا
زر کا ہوگیا۔ تب وہ نہایت خوش ہوگیا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ روح مانند اُس شخص کے ہی۔ اور جہان مانند جنگل کے ہی۔ اور جہان کے بیوپار مانند
دھوپ کے ہی۔ اور دل کی بے آرام داری مانند سیاہی کے ہی اور لذّات محسوسات
مانند تالاب کے ہی۔ ایک غم۔ دوم خوف۔ سوم زر خرچ۔ چہارم عاجزی۔ یہ چار لذّات
محسوسات تالاب کے کنارے ہین۔ اور خواہش مانند سیڑھی کے ہی۔ اور دُکھ سے
ملا ہوا اسکو یہ مانند کیچڑ سے مشتمل آب کے ہی۔ اور زر نہائے شخص مانند چند انسانون کے
ہین۔ اور ترشنا مانند سرپنی کے ہی۔ اور عیش و عشرت کی لالسا مانند کوڑھ کے ہی اور
موت مانند شیر کے ہی اور صحبت فقرا مانند باولی کے ہی اور پنڈت لوگونکی کتھا مانند کتاب کے ہی اور اعتقاد مانند
باولی کی سیڑھی کے ہی۔ اور تواضع مانند چراغ کے ہی۔ اور فقیرون کے سخن مانند باولی
کے آب کے ہین۔ اور سرور ابدی مانند خوشبو مذکورہ کے ہی۔ اور پرمیشور کا درشن
مانند زر کے بدن کے ہی۔ اس طرح سے جب پرمیشور کا درشن حاصل ہوتا ہی۔ تب جنم مرن
کی قید سے چھوٹ کر نجات پاتا ہی۔

	دوہا	
دوسرا گل تمام شد ست سنگت کا بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے	پاوے آتم گیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس ست سنگ روپ باولی
کا بیان گل دوم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل سوم در بیان طالب نجات جگیاسی کو ساہوکار
کی نسبت دینی مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس۔

	دوہا	
گل سویم مین سُنو تم حالت ساہوکار	ہر پرکاش جس جان کے	چھوٹے برہم سنسار

حکایت سوم با تمثیل

ایک ساہوکار کے گھر فرزند نہین ہوتا تھا۔ تب اُس نے کہا جو شخص میرے گھر مین فرزند پیدا کر دیوے۔ مین اُسکو اپنی کُل جایداد دے دونگا۔ تب ایک فقیر نے مطابق بید کے اُس ساہوکار سے جگ کرایا۔ جگ کے کرنے سے اُسکے گھر نہایت طاقت ور ایک فرزند پیدا ہوا۔ اُس ساہوکار نے فقیر موصوف کو اپنی کُل جائداد دے دی۔ تب اُس طاقت ور فرزند نے ایک ظالم شہنشاہ کو مار کر اُسکی شہنشاہی اپنے والد صاحب کو لے کر دے دی۔ وہ ساہوکار شہنشاہی کو لے کر نہایت خوش ہو کر اپنے فرزند کا شکریہ ادا کرنے لگا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

طالب نجات جگیاسی مانند ساہوکار کے ہے۔ گیان مانند فرزند کے ہے۔ مرشد کامل مانند فقیر کے ہے۔ برہم ابھیاس مانند جگ کے ہے۔ جسم دولت اور دل یہ مانند کُل جائداد کے ہے۔ اگیان یعنی غفلت مانند ظالم شہنشاہ کے ہے۔ سرور ابدی مانند شہنشاہی کے ہے۔ اس طرح جگیاسی نے بذریعہ گیان کے سرور ابدی حاصل کر کے نجات پائی۔

دوہا		
گل تیسرا تمام شد گیان فرزند بیان		ہر پرکاش جس بڑھے سے دور ہٹے اگیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس ساہوکار و فرزند کا بیان گل سوم تمام شد۔

حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل چہارم در بیان جیو روپ راجہ کے نیک بد دو قسم کے دل کو وزیرون کی نسبت مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا		
گل چہارم بہان یہ دل وزیر کا بیان		ہر پرکاش جس جان کے پاوے آتم گیان

حکایت چہارم با تمثیل

ایک بادشاہ تھا اُسکے دو وزیر تھے ایک نیک دوسرا بد معاش تھا۔ اُس بد معاش وزیر

نے بادشاہ کو شیرین زبانی سے خوش کرکے شراب پلاکر بیہوش کر دیا - اور خود آپ مختار ہوکر
بادشاہی کرنے لگا - اور چورون سے رشوت کھا کر اُنکو کچھ نہ کہے - اور نیک شخصون کو نہایت
تکلیف دیوے - اور نیک وزیر بھی اُسکی بدچلنی کو دیکھکر بہت افسوس کرے - اس طرح
سے کچھ عرصہ گذرنے کے بعد ایک روز کسی نیک شخص نے اُس نیک وزیر کو نہایت
غمگین دیکھکر دریافت کیا - کہ ای وزیر تم کس باعث سے غمگین ہو - تب نیک وزیر نے
کہا کہ بدمعاش وزیر نے بادشاہ کو شراب پلاکر بیہوش کر دیا ہی - اور آپ بادشاہی کر رہا ہی
اور انصاف کی عدالت نہین کرتا - تب اُس نیک شخص نے کہا کہ ہم کو بادشاہ کے پاس
لے چلو - اُسی وقت اُس نیک وزیر نے اُسکو بادشاہ کے پاس پہونچایا - اُس نیک شخص
نے بادشاہ سے کہا کہ تم کس باعث سے بیہوش پڑے ہو - اب ہوشیار ہوکر بادشاہی
کرو - تب بادشاہ نے کہا کہ مجکو شراب کے پینے سے بہت تپش ہو گئی ہی - پہلے میری
تپش کسی طرح سے دور کرو - اُسوقت نیک شخص نے تلوار دے کر بادشاہ سے کہا - کہ اس
تلوار سے پہلے اپنے بدمعاش وزیر کو مار ڈال - کیونکہ پھر تم کو شراب نہ پلا دیوے - تب
بادشاہ نے تلوار لے کر بدمعاش وزیر کو جاکر مار ڈالا - پھر نیک شخص نے سرد تالاب
مین بادشاہ کو اشنان کرایا - تب بادشاہ کے دل کی تپش دور ہو گئی اور نہایت خوش ہوا

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ روح مانند بادشاہ کے ہی - اور دل کے نیک بدخیال یہ دونون مانند دو وزیرون
کے ہین - موہ مانند شراب کے ہی - اور شہوت غصہ وغیرہ بداخلاق مانند چورون کے
ہین - اور لذات محسوسات یہ مانند رشوت کے ہی - اور صبر حوصلہ وغیرہ مانند نیک شخصون
کے ہین - اور بچار مانند اُس نیک شخص کے ہی - اور گیان مانند تلوار کے ہی - اور وحدانیت
ذات کا سرور ابدی یہ مانند تالاب کے ہی - جب یہ روح وحدانیت ذات سرور ابدی
کو حاصل کرتی - تب جنم مرن کی قید سے چھوٹ کر نجات کو پاتی ہی -

دوہا

ہر پرکاش جس پڑے سے دور ہٹے اگیان	گل چہارم تمام شد دل وزیر کا بیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس دل وزیرہ بیان گل چہارم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل پنجم دربیان انسان جسم کو مکان کی نسبت دینی مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گُل پنجم مین سُنو تم مانش جسم مکان | ہر پرکاش جس جان کے پاوے آتم گیان

حکایت پنجم باتمثیل

ایک بادشاہ تھا۔ اُسکے حکم سے ایک کاریگر درکہان نے بہت عمدہ ایک مکان بنایا اور ایک شخص نے جنگل مین گھومتا ہو۔ اُس عمدہ مکان مین آکر قیام کیا۔ تب اُس مکان مین خوبصورت مند چند عورات رہتی ہوئی دیکھکر نہایت خوش ہوکر اُنکے ساتھ ازحد زیادہ محبت لگائی۔ مگر دراصل وہ عورات بدصورت تھین۔ جب اُنکے ساتھ زیادہ محبت ہوئی۔ تب نہایت تکلیف پاکر اُنکی صحبت ترک کرنے کی دل مین خواہش پیدا ہوئی۔ مگر بسبب بہت محبت کرنے کے اُسکا دل نہایت بتلا ہوگیا تھا۔ اُنکے چھوڑنے کی طاقت اُسکو بالکل نہ رہی۔ تب بڑا عاجز ہوکر ایک نیک انسان کو اپنا کل احوال سُنایا۔ جب اُس نیک انسان نے کل احوال سُنا۔ تب بہ سبب رحم دلی کے اُس شخص کو ایک آئینہ دے کر کہا کہ تم غم مت کرو۔ اور اس آئینہ کی طرف دیکھو۔ جب اُس شخص نے آئینہ کو دیکھا۔ تب وہ کل عورات بدصورت نظر آنے لگین۔ اُسی وقت انکو دل سے ترک کردیا۔ اور پھر اُس مکان مین ایک خُرد کوٹھی تھی اُسکے دروازے کے طاق بند تھے۔ اور اُسمین ایک کل لگی ہوئی تھی۔ مگر اُس کل کے پھیرنے مین وہ شخص ناواقف تھا۔ تب اُس نیک انسان سے کل کے پھیرنے کی تجویز پوچھی۔ اُسنے اُسی وقت تجویز بتائی۔ جب کل کو اُس شخص نے پھیر کر دروازہ کھول کر کوٹھی کے اندر گیا۔ تب اُسکو وہان مانند قہقہہ دیوار کے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

پرمیشور مانند بادشاہ کے ہی اور برہما مانند کاریگر درکہان کے ہی اور چوراسی لاکھ جونی مانند جنگل کے ہی اور انسان کا جسم مانند مکان کے ہی اور روح نفسانی مانند اُس شخص کے ہی اور لذات محسوسات مانند خوبصورت عورات کے ہین اور مرشد حقیقی مانند اُس نیک انسان کے ہی اور بیراگ مانند آئینہ کے ہی اور پرمیشور کی طرف مانند کوٹھی کے - اور وہم وغفلت مانند دروازون کے طاقون کے ہین - اور سن کا اُلٹانا یہ مانند گل پھیرنے کے ہی - اور شغل یعنے برہم ابھیاس یہ مانند اُس تجویز کے ہی - جب اس طرح بار بار شغل وحدانیت ذات کا کرتا ہی - تب دل قائم ہوکر وحدانیت ذات کو جان کر عین سرور ابدی ذات مین محو ہوکر جنم مرن کی قید سے چھوٹ کر نجات کو پاتا ہی -

دوہا

گل پنجم یہ ختم شد جسم مانش مکان	ہر پرکاش جس پڑھے سے دور ہوے اگیان

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس انسان جسم کو مکان کی نسبت دینے کا بیان گل پنجم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اردو نثر گل ششم در بیان پانچ کوش سنگمات کو پانچ دیوار والے کوٹھے کی نسبت دینی مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

گل ششم مین جان تو کوٹ سنگمات بیان	ہر پرکاش جس جان کے تسے موہ اگیان

حکایت ششم بامثیل

ایک شخص تھا - وہ پہلے اکیلا رہتا تھا - اُسکو ایک عورت کی صحبت ہو گئی - تب بہ سبب صحبت کے اُس عورت سے دو فرزند پیدا ہوے - ایک کا نام اکر دتھا - دوسرے کا نام بھوگو تھا - پھر اُس سنگ دل عورت نے ایک قلعہ پانچ دیوارون والا تیار کرایا - اول آہن کی بیرونی دیوار - دوسری مٹی کی دیوار - تیسری خام اینٹون کی دیوار - چہارم پختہ اینٹون کی دیوار - پنجم زر کے کاغذ کی دیوار - پھر اُس زر کے کاغذ کی دیوار کے اندر ایک مکان تھا - تب اُس سنگ دل عورت نے چار دیوارون مین بھوگو نام

فرزند کو قائم کیا - اور اکرو نام فرزند کو مکان کے اندر مستقل کیا - اور پانچوین دیوار کے
اندر خوشبو و سردی بہت تھی - جو کوئی وہان جاتا تھا - اُسی وقت بیہوش ہو جاتا تھا -
پھر ایک بدمعاش بادشاہ اُس کوٹ کا کُل احوال سُنکر وہان جا کر مقیم ہوا - اور بھوگو
نام لڑکے کو اپنا فرزند جان کر ہر وقت اُسکی ہر طرح سے پرورش کرنے لگا - پھر ایک دیگر
نیک بادشاہ نے سُنا کہ اس قلعہ مین ایک بدمعاش بادشاہ رہتا ہی اُسکے پاس ایک
نادان لڑکا اپنے والد و برادر سے بچھڑا ہوا ہی - اس طرح کی کیفیت سُنکر بہ سبب رحم دلی
کے اُس بادشاہ بدمعاش کے مارنے کے لیے تیاری کی - اور ایک اُسکے ساتھ وزیر تھا
دو فوج افسر نایک تھے - اور بہت فوج ساتھ تھی - تب چڑھائی کر کے اُس قلعہ کے
دیوار دن کو گرا کر پھر بادشاہ بدمعاش کو مع کُل فوج کے مار ڈالا - اور اُس بھوگو نام
لڑکے کو اپنی دختر دے کر پھر اُسکو والد و برادر کے ساتھ ملا دیا - اور اُسکی والدہ کو بھی
مار ڈالا - کیونکہ وہ اپنے فرزند کی دشمن تھی - پھر جب وہ لڑکا والد و برادر سے ملا -
نہایت خوش ہو گیا - اور نیک بادشاہ کی بہت تعریف شکریہ ادا کیا -

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

شدہ پاک برہم مانند اُس اکیلے شخص کے ہی - اور ظلمت مایا مانند عورت کے ہی - اور
روح نفسانی مانند بھوگو فرزند کے ہی - اور روح قدسی مانند اکرو کے ہی - اور پانچ
کوش روپ سنگھات مانند قلعہ کے ہی - اور یہ ان مئی کوش مانند آہن کی دیوار کے
ہی - اور پران مئی کوش مانند مٹی کے دیوار کے ہی - اور منو مئی کوش مانند خام اینٹون کی
دیوار کے ہی - اور گیان مئی کوش مانند پختہ اینٹون کی دیوار کے ہی - اور آنند مئی کوش
مانند زر کے کاغذ کی دیوار کے ہی - اور شانتی مانند مکان کے - اور اہنکار مانند بدمعاش
بادشاہ کے ہی - اور بد اخلاق مانند اُسکی فوج کے ہی - اور بیبک مانند نیک بادشاہ
کے ہی - اور بیراگ ابھیاس یہ مانند دو فوج افسر نایکون کے ہی - اور بچار مانند وزیر کے
ہی - اور نیک اخلاق مانند اُسکی فوج کے ہی - اس طرح سے بیبک راجہ مئی نیتی کر پانچ
کوشون کو دور کر کے اور مع فوج اہنکار کو مار کر برھماکار برتی روپ دختر جیو کو دے کر

روح قدسی یعنے کوٹستھ مانند برادر کے ہے۔ اور پاک برہم مانند والد کے ہے۔ اُن کے ساتھ ایک کر دیا۔ اور مایا کو دور کر دیا۔ وہ جیو وحدانیت عین ذات کو پا کر اُسی مین محو ہو کر نجات کو پاتا ہے۔

دوہا

گل ششتم یہ تمام شد کوش دیوار بیان		ہر پرکاش جس پڑھے سے ٹھے سکل اگیان

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس پانچ کوش سنگمات رد پ کوش کا بیان گل ششتم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اردو نثر گل ہفتم در بیان گیان گوچر کی نسبت دہنی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گل ہفتم مین شنو تم گیان گر کا بیان		ہر پرکاش جس جان کے اُپجے اتم گیان

حکایت ہفتم با تمثیل

ایک جنگل مین تین شخص گھومتے ہوے آب حیات کے تالاب کی طرف روانہ ہوے۔ راستہ مین اُنکو ٹھوکر لگی۔ تب ایک شخص نے اُن مین سے کہا۔ کہ جب شروع مین ہی ہم کو ٹھوکر لگی۔ تو آگے ہم کو کیا حاصل ہوگا۔ اس طرح کہکر واپس چلا آیا۔ اور جب وہ ہر دو شخص آگے چلے تب اُنکو کیچڑ سے بھرا ہوا تالاب نظر آیا۔ اُنھین دونوں مین سے ایک شخص اُس تالاب کو بہت عمدہ جان کر وہان بیٹھ گیا اور باقی ماندہ ایک شخص جب آگے روانہ ہوا۔ تب اُسکو ایک بہت عمدہ دیگر تالاب نظر آیا۔ اُسمین جب اشنان اسنے کیا تب اُسکی تپش دور ہوگئی۔ پھر وہان سے باہر نکل کر تالاب کے کنارے پر ایک سائین لوگ بیٹھا ہوا دیکھا۔ اُسکے پاس ایک گرڑ پنچھی تھا۔ اُس شخص نے اپنے دل مین سوچ کیا۔ کہ اگر کسی طرح یہ گرڑ پنچھی مجکو دیوے۔ تب مین جلدی آب حیات کے تالاب کو پہونچ جاؤن گا۔ اس طرح سوچ کر اُسکی خوب خدمت کرنے لگا جب کئی روز خدمت کرتے ہوے گذرے

ہوے - تب وہ سائین لوگ نہایت خوش ہو کر کہنے لگا کہ تم کیا چاہتے ہو - اُس شخص نے عرض کیا کہ مجکو یہ گرڑ پنچھی آپ بخشش دین - اُس سائین لوگ نے کہا کہ تم ہمکو تین لعل دو - تب مین تجکو گرڑ پنچھی دے دونگا - اُس شخص نے تین لعل دے کر گرڑ پنچھی لے لیا - اور اُس پر سوار ہو کر آب حیات کی طرف روانہ ہوا - راستہ مین ایک اجگر ناگ رہتا تھا - وہ کسی کو آب حیات کی طرف جانے نہین دیتا تھا - تب گرڑ پنچھی نے اُس اجگر ناگ کو مار کر آب حیات کے تالاب پر جا پہونچایا - اُس شخص نے تالاب مین اشنان کیا اور بڑا خوش ہوا -

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ جہان مانند جنگل کے ہے - اور تامسی راجسی ساتکی جیو یہ تین شخصون کے مانند ہین - اور نجات مانند تالاب آب حیات کے ہے - اور شکایت مانند ٹھوکر کے ہے اور تامسی جیو بسبب شکایت کے نجات کی طرف کو ترک کر دیتا ہے - اور تعریف مانند کیچڑ والے تالاب کے ہے - راجسی شخص تعریف مین پھنس جاتا ہے - اور سوم ساتکی شخص آگے روانہ ہوا - اور ست سنگ مانند دوسرے تالاب کے ہے - اور ایک تواضع دوم نرمائش - سوم شیرین زبان - چہارم سخن کو ماننا - یہ چار ست سنگ تالاب کے کنارے ہین - اور اعتقاد مانند سیڑھی کے ہے - اور فقیرون کے سخن مانند آب کے ہین اور مرشد حقیقی مانند سائین لوگ کے ہے - اور گیان مانند گرڑ پنچھی کے ہے - اب گیان روپ گرڑ پنچھی کے اعضا بیان کرتے ہین - اور بیراگ ابھیاس یہ دو مانند دو پر کے ہین - اور ایک نشکام کرم - دوسری دیا - یہ دونون مانند دو پاؤن کے ہین - اور بھگتی مانند سر کے ہے - اور بچار مانند چونچ کے ہے - اور ایک یکتائی نظر - دوم جہان کو جھوٹا تصور کرنا یہ دونون مانند دو چشمون کے ہین اور بے پروائی مانند پونچھ کے ہے - یہ گیان گرڑ کے اعضا کہے - اب دیگر کہتے ہین - دل جسم دولت - یہ تینون مانند تین لعل کے ہین - اور نادانی مانند اجگر ناگ کے ہے - جب یہ جیو نادانی غفلت کو دور کرتا ہے - تب بذریعہ گیان کے نجات

کو پا کر جنم مرن کی قید سے چھوٹ کر سرور ابدی کو حاصل کرتا ہی۔

دوہا

گل ہفتم یہ ختم شد گیان گرڑ کا بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے سوہ گیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس گیان گرڑ کا بیان گل ہفتم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل ہشتم در بیان صحبت فقرا کو شیر سمندر کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گل ہشتم مین سُنہ تم شیر سمندر ست سنگ	ہر پرکاش جس جان کے سے دویت کا جنگ

حکایت ہشتم باتمثیل

ایک جنگل مین دو شخص گھومتے ہوے اور دھوپ کی تپش سے گھبراے ہوے شیر سمندر کی طرف روانہ ہوے۔ جب شیر سمندر پر پہونچے۔ تب سمندر باسی نے کہا۔ کہ تم اس شیر سمندر مین اشنان کر لو۔ اُن دونون مین سے ایک شخص نے کہا کہ اسمین جو شخص اشنان کرتا ہی وہ ڈوب مرتا ہی۔ اس طرح کہکر وہ شخص واپس جنگل کی طرف چلا آیا۔ اور دوسرے شخص نے جب سمندر مین غوطہ لگایا تب اُسکی تپش دور ہو گئی اور وہان سے اُسکو بڑی خوشبو آئی۔ پھر اُس سمندر باسی سے پوچھا کہ یہ خوشبو کہان سے آتی ہی۔ تب سمندر باسی نے کہا کہ اس سمندر مین ایک مکان ہی۔ وہان سے یہ خوشبو آتی ہی۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ کسی طرح سے ہم کو اُس مکان مین پہونچا دو۔ تب سمندر باسی نے کہا۔ کہ میرے پاس ایک لعل دوسرا ہیرا تیسرا رتن یہ تین چیزین ہین ان کو جب ہاتھ مین رکھوگے۔ تب جلدی مکان مین پہونچ جاؤگے۔ مگر پہلے ایک روپیہ ہم کو دے دو۔ پھر مین تم کو تینون چیزین دے دونگا۔ تب اُس شخص نے ایک روپیہ دے کر تینون چیزین اپنے ہاتھ مین رکھین۔ تب اُس مکان مین پہونچ کر نہایت خوش ہوا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ جہان مانند جنگل کے ہی - نادان اگیانی شخص اور طالب نجات جگیاسی یہ مانند دو شخصون کے ہین اور جہان کے بیوپار مانند دھوپ کے ہین - اور صحبت فقرا مانند شیر سمندر کے ہی - اور مرشد حقیقی مانند سمندر باسی کے ہی - اور آنند مانند خوشبو کے ہی - اور برہما نند مانند مکان کے ہی - اور بیراگ بھگتی گیان یہ مانند تینون لعل ہیرا رتن کے ہین - اور خودی مانند ایک روپیہ کے ہی - اور اگیانی نے صحبت فقرا کو تکلیف کا باعث جان کر ترک کر دیا اور جگیاسی نے صحبت فقرا کی کر کے خودی کو چھوڑ کر بیراگ بھگتی گیان کو دل مین قائم کر کے برہمانند کو حاصل کیا -

دوہا

گل ہشتم یہ ختم شد سمندر ست سنگ بیان　|　ہر پرکاش جس پڑھے سے دور ہٹے اگیان

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس ست سنگ روپ شیر سمندر کا بیان گل ہشتم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اردو نثر گل نہم در بیان غفلت اگیان کو ٹھگ کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

گل نہم مین پہچان تو ٹھگ اگیان کا بیان　|　ہر پرکاش جس جان کے پاوے آتم گیان

حکایت نہم با تمثیل

ایک مکان تھا - وہان سے ایک بادشاہ نکل کر باہر آیا - اسکو ایک ٹھگ مل گیا - تب اُس ٹھگ نے بادشاہ کے چشمون کو نکال کر اُسکے پاس ایک لعل تھا - وہ بھی چھین لیا - اُس بادشاہ کو اندھیرے چاہ مین ڈال دیا - اُس چاہ مین ایک جن رہتا تھا - اُس جن نے بادشاہ کو اپنا کھلونا جان کر اُسکے پانون مین سنگل ڈال دیئے - اور پھر اُسکو شراب پلا دی - اور نیچے سے اُسکو بچھو کاٹتے تھے - اور وہ جن گندگی کے پیالے بھر کر اُس بادشاہ کو دے کر کہتا تھا کہ یہ شہت ہی اسکو کھاؤ - تب وہ شہت جان کر کھا لیا کرے - اور بڑا

خوش ہووے - اور ایک اجگر ناگ وہان رہتا تھا - وہ بڑے پھنکارے مار رہا تھا - اُسکے
خوف سے وہ بادشاہ نہایت عاجز دُکھی ہوکر کہنے لگا - کہ کوئی شخص مجکو اس چاہ سے
باہر نکالے - تب ایک رحم دل نے اُسکو بڑا عاجز دُکھی جان کر ایک دوائی واسطے کھانے
کے اُسکو دی - اُس دوائی کے کھانے سے بادشاہ کو بڑی طاقت ہوئی - اور اپنے
سنگل توڑ ڈالے - پھر اُس رحم دل نے ایک بوٹی دے کر کہا - کہ اسکو انکھون مین ڈال لو
جب بادشاہ نے وہ بوٹی چشمون مین ڈالی تب بادشاہ کے نیتر اچھے ہوگئے - اور
شراب کی بیہوشی بھی دور ہوگئی - پھر اُس رحم دل نے بادشاہ کو پانی دے کر کہا - کہ
اس پانی کو جن کے اوپر ڈال دو - اس سے جن مرجائیگا - تب پانی کے ڈالنے سے
جن مرگیا - پھر ایک تعویذ دے کر کہا کہ اسکو گلے مین پہن لو - پھر جن تم کو اس سے کبھی
نہ پکڑے گا - پھر ایک تلوار دے کر کہا کہ اس تلوار سے ٹھگ کو مارکر اور اپنا لعل لے کر
اپنے مکان مین پہونچ جاؤگے پھر رحم دل نے ایک ہیرا دے کر کہا کہ اسکو ہاتھ مین رکھوگے
تم کو چاہ سے باہر نکال دے گا - جب بادشاہ نے ہیرا ہاتھ مین رکھا - تب چاہ سے
باہر نکل کر تلوار سے ٹھگ کو مار کر اور اپنا لعل لے کر اپنے مکان مین پہونچ کر نہایت خوش ہوا
مانند قہقہہ دیوار کے اُسکو خوشی حاصل ہوئی -

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

برہما مانند مکان کے ہے - روح مانند بادشاہ کے ہے - اور غفلت اگیان مانند ٹھگ
کے ہے - اور بچار دور اندیشی مانند چشمون کے ہین - اور آتم سروپ مانند لعل کے ہے - اور
جسم کی خودی مانند اندھیرے چاہ کے ہے - اور من مانند جن کے ہے - اور شہوت غصہ وغیرہ
مانند سنگل کے ہین - اور سوہ مانند شراب کے ہے - غم فکر وغیرہ مانند بچھو کے ہین - اور
لذات محسوسات مانند گندگی کے ہے - اور مرشد حقیقی مانند رحم دل شخص کے ہے - اور
بیراگ مانند دوائی کے ہے - اور بیدانت کے سخن مانند بوٹی کے ہین - اور پریم مانند پانی
کے ہے - اور بھگتی مانند تعویذ کے ہے - اور گیان مانند تلوار کے ہے - اور بے خودی مانند
ہیرا کے ہے - جب اس روح نے دوئی کو چھوڑ کر گیان سے اگیان غفلت کو دور کر کے آتم

سروپ کو پاکر برہمانند مین محو ہوا۔ تب نجات کو حاصل کرکے جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا

دوہا

گل نہم یہ تمام شد ٹھگ اگیان کا بیان | ہر پرکاش جس پڑھے سے یاد ہے بدزبان

حکایت گیان گلزار اُردو دفتر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس اگیان ٹھگ کا بیان گل نہم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو دفتر گل دہم دربیان گیان گھوڑے کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گل دہم یہ بیان تو گیان اسپ کا بیان | ہر پرکاش جس جان کے دور ہے اگیان

حکایت دہم با تمثیل

ایک مکان تھا وہان سے ایک شخص نکل کر جنگل مین آیا۔ اُسکو وہان کوڑھ لگ گیا۔ پھر بھیلون نے اُس سے دولت کھول لی۔ تب بڑا عاجز ہوکر ایک درخت کے نیچے آیا۔ اور وہان ایک نیک انسان بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ایک تالاب کی تعریف کر رہا تھا۔ کہ اِس تالاب مین جو شخص اشنان کرے گا۔ اُسکا کوڑھ دور ہو جائے گا۔ اور اُسکے غنقریب ایک دوسرا تالاب تھا۔ جو اُسمین اشنان کرے گا۔ اُسکی خوبصورتی ہو جاوے گی۔ تب اُس شخص نے پہلے تالاب مین اشنان کیا۔ اُسکا کوڑھ دور ہو گیا۔ اور جب دوسرے تالاب مین اشنان کیا تب اُسکی خوبصورتی ہو گئی۔ پھر وہ شخص نیک انسان کے پاس آکر کہنے لگا کہ مجھکو کسی طرح اپنے مکان مین پہونچا دو۔ تب اُس نیک انسان نے کہا کہ اگر تم مجکو تین رتن دو۔ مین تجکو گھوڑا و زرہ پوش وغیرہ چیزین دونگا۔ تم جلدی اپنے مکان مین پہونچ جاؤگے۔ اُس شخص کے پاس تین رتن موجود تھے۔ اُسی وقت وہ شخص تین رتن دے کر گھوڑا و زرہ پوش و چابک و ڈھال تلوار و بندوق وغیرہ چیزین لے کر اپنے مکان کو پہونچ کر بڑا خوش ہوا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

برہما نند مانند مکان کے ہے - اور روح مانند اُس شخص کے ہے - اور جہان مانند جنگل کے
ہے - اور لذات محسوسات مانند کوڑھ کے ہے - اور شہوت غصہ وغیرہ مانند بھیلون کے
ہین - اور ثواب مانند دولت کے ہے - اور صحبت فقرا مانند درخت کے ہے - اور مرشد حقیقی
مانند نیک انسان کے ہے - اور دل کی صفائی کرنے والا مانند پہلے تالاب کے ہے اور ایک دیا
دوم سادہ سیوا - سوم پرمیشور بھجن - چہارم نت کرم - یہ چار دل کی صفائی کرنے والے
تالاب کے کنارے ہین - اور محبت مانند سیڑھی کے ہے - اور نشکا شا مانند جل کے ہے -
اس تالاب کے اختیار کرنے سے بشنے روپ کوڑھ دور ہوگیا - اور دوسرا تالاب اُپاسنا
روپ ہے - اور ایک اعتقاد - دوم ہٹ - سوم بید ودھی یعنی بید کا حکم - چہارم مرشد کے
قول کے موافق عمل کرنا - یہ چار اُپاسنا تالاب کے کنارے ہین - اور آتما کی طرف دل کی
توجہ یہ مانند سیڑھی کے ہے - اور آتما کے ساتھ دل کا ایک روپ ہونا یہ مانند آب کے
ہے - اور دل کی جمعیت ہونی یہ مانند خوبصورتی کے ہے - اور جسم دولت دل یہ مانند تینون
رتن کے ہین - اور گیان مانند گھوڑے کے ہے - اب گیان گھوڑے کے کل اعضا بیان
کرتے ہین - ایک بیراگ - دوم ببیک - سوم کھٹ سنپتی - چہارم مموکھتا - یہ چار سادھن
گیان گھوڑے کے پانون کے مانند ہین - اور بچار روپ شرون مانند پوچھ کے ہے - اور
ایک اوپکرم اوپ سنگھار - دوم ابھیاس - سوم اپورتا - چہارم پھل - پنجم ارتھ باد -
ششم اوپ پتی - یہ کھٹ لنگ مانند پوچھ کے بالون کے ہین - اور منن مانند گردن کے
ہے - اور منن کی جگتیان مانند گردن کے بالون کے ہین - اور ندھیاسن مانند سر کے ہے -
اور جیو برہم کی یکتائی یہ مانند مکھ کی طرف کے ہے - اور شبھ اچھا نام بھومکا مانند قون کے
ہے - اور بچارنا بھومکا مانند تیالو کے ہے - اور تنو مانسا نام تیسری بھومکا مانند لنگ
اندری کے ہے - اور ستوا پت و اسنسکت چہارم و پنجم بھومکا یہ دونون مانند دو
چشمون کے ہین - اور پدارتھا بھاونی و تریا نام ششم و ہفتم بھومکا یہ دونون مانند
دو بینی کے سوراخ کے ہین - اور منو ناش باشنا کھے یہ دونون مانند دو گوش کے
ہین اور گنبھیرتا مانند مکھ کے ہے - اور حوصلہ مانند شکم کے ہے - اور صبر مانند پشت کے

ہی۔ اور دل کی آرام داری مانند زین کے ہی۔ اور برہما کار برتی مانند لگام کے ہی۔ اس طرح
کا گیان روپ گھوڑا دیا۔ اور بچار مانند چابک کے ہی۔ اور بھگتی مانند زرہ پوش کے ہی۔
اور پریم مانند ڈھال کے ہی۔ اور ابھیاس مانند بندوق کے ہی۔ اور بے پرواٸی مانند تلوار
کے ہی۔ یہ سب عمل کرکے گیان کو پاکر برہما نند مکان مین پہونچ کر نجات حاصل کرکے یہ جیو
جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا۔

	دوہا	
گل دہم یہ تمام شد گیان اسپ کا بیان		ہر پرکاش جس جان کے ٹے دور اگیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس گیان اسپ کا
بیان گل دہم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل یازدہم دربیان ہفت ڈیوڑھی روپ گیان کی سات
بھومکا مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس۔

	دوہا	
گل یازدہم مین سُنو تم ہفت ڈیوڑھی کا بیان		ہر پرکاش یہ کہینگے ہفت بھومکا گیان

حکایت یازدہم بالتمثیل

ایک شخص تھا۔ وہ جنگل مین گھومتا ہوا اُسکو ایک تالاب نظر آیا۔ اُسمین اشنان
کرنسے اُسکا بدن کیچڑ سے بھر گیا۔ بعد ازان بسبب زیادہ تر دھوپ کے اُسکا رُخ
سیاہ ہوگیا۔ تب بڑا عاجز دُکھی ہوکر ایک درخت کے نیچے آکر بیٹھ گیا۔ وہان چند نیک
انسان راگ گا رہے تھے۔ اُس راگ کو سُنکر وہ شخص بیہوش ہوگیا۔ تب اُسکو
اعلے درجہ کی نظر حاصل ہوگٸی۔ پھر اُسکو ایک مکان نظر آیا۔ اُسکی سات ڈیوڑھی تھی۔
اور اُن ایک ایک ڈیوڑھی مین ایک ایک تالاب تھا جب اُس شخص نے پہلی ڈیوڑھی
کے تالاب پر جاکر اشنان کیا تب اُسکا کیچڑ دور ہوگیا۔ اور جب دوسری ڈیوڑھی
کے تالاب مین اشنان کیا۔ تب اُسکی سیاہی دور ہوگٸی۔ اور جب تیسری ڈیوڑھی
کے تالاب مین اشنان کیا۔ تب اُسکی خوبصورتی دور ہوگٸی۔ اور جب چہارم ڈیوڑھی

کے تالاب مین اشنان کیا۔ تب اُسکا بدن زر کا ہوگیا۔ اور جب پنجم ڈیوڑھی کے تالاب مین اشنان کیا۔ تب عمدہ عجائب پوشاک حاصل ہوئی۔ اور جب ششم ڈیوڑھی کے تالاب مین اشنان کیا۔ تب نہایت عمدہ زیورات حاصل ہوے۔ اور جب ہفتم ڈیوڑھی کے تالاب مین اشنان کیا۔ تب اُسکو خوب صورت عورت حاصل ہوئی۔ اُس عورت کو لے کر نہایت خوش ہوگیا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ روح مانند شخص کے ہے۔ اور جہان مانند جنگل کے ہے۔ اور لذّات محسوسات مانند پہلے تالاب کے ہے۔ اور دل کی ناپاکی مانند کیچڑ کے ہے۔ اور جہان کے بیوپار مانند دھوپ کے ہین۔ اور دل کی بے قراری مانند سیاہی کے ہے۔ اور صحبت فقرا مانند درخت کے ہے۔ اور عارف فقیر مانند چند نیک انسانون کے ہین۔ اور فقیرون کے سخن مانند راگ کے ہین۔ اور گیان مانند مکان کے ہے۔ اور سات بھومکا مانند سات ڈیوڑھیون کے ہین۔ اور پہلی شبھ اِچھا نام بھومکا مین بیراگ نام تالاب ہے۔ اور ایک دوش درشٹی۔ دوم پرمیشور بھجن۔ سوم سادہ سیوا۔ چہارم پریم۔ یہ چار بیراگ تالاب کے کنارے ہین۔ اور شردھا مانند سیڑھی کے ہے۔ اور نشکامتا مانند آب کے ہے۔ اس سے دل کی ناپاکی دور ہوگئی۔ اور دوسری بچارنا نام بھومکا مانند دوسری ڈیوڑھی کے ہے۔ اس بچارنا نام بھومکا مین ببیک نام تالاب ہے۔ اور ایک آتما کو ست جاننا۔ دوم جہان کو جھوٹا جاننا۔ سوم شاستر کا بچار کرنا۔ چہارم ستسن کرنا۔ یہ چار ببیک تالاب کے کنارے ہین۔ اور جہان کی خواہش کو ترک کرنا یہ مانند سیڑھی کے ہے۔ اور آتما مین مستقل محبت یہ مانند آب کے ہے۔ اس سے دل کی بے قراری دور ہوگئی۔ اور تیسری تنومانسا نام بھومکا مین دھیان نام تالاب ہے۔ اور ایک گوشہ نشینی دوم کم خوردن۔ سوم کم گفتن۔ چہارم مہاتماؤن کے سخنون پر عمل کرنا یہ چار دھیان نام تالاب کے کنارے۔ اور جہان کی طرف سے خیال ہٹانا یہ مانند سیڑھی کے ہے۔ اور آتما کی طرف خیال لگانا یہ مانند آب کے ہے۔ اور دل کی جمعیت ہونی یہ مانند خوبصورتی کے ہے۔ اور چہارم ستواپت نام بھومکا مین بودھ نام تالاب ہے۔ ایک گوشہ مین برہم کا تصور کرنا۔ دوم

جگیاسیون کو برہم کا اُپدیش کرنا - سوم آپس مین برہم کی گفتگو کرنا - چہارم سب مین برہم بجا و نا کرنی - یہ چار بودھ نام تالاب کے کنارے ہین - اور برہما کار برتی یہ مانند سیڑھی کے ہے - اور برہم کا ساکھیات کار ہونا یہ مانند آب کے ہے - اور روح و خدا کی یکتائی نظر حاصل ہونی یہ مانند زر کے بدن کے ہے - اور پنجم اسنگسکت نام بھومکا مین سہ ردپ استھت نام تالاب ہے - اور ایک جسم کی خودی بالکل دور ہونی - دوم ہر وقت وحدانیت ذات مین مشغول رہنا - سوم اپنے جسم کی تکلیف نظر نہ آنی - چہارم مین اور تو دور ہونی - یہ چار سر وپ استھت نام تالاب کے کنارے ہین - اور ہر وقت برہما کار برتی ہونی یہ مانند سیڑھی کے ہے - اور ہر وقت برہمانند ہونا یہ مانند آب کے ہے - اور جہان کی کل خواہش دور ہونی یہ مانند پوشاک کے ہے - اور ششم پدارتھا بھا دنی نام بھومکا مین اکھنڈ انند نام تالاب ہے - اور ایک مُتو ناش - دوم باشنا ناش - سوم تت بودھ - چہارم کسی وقت دوئی کا خیال نہ رکھنا یہ چار اکھنڈ انند نام تالاب کے کنارے ہین - اور آب مین نمک کے مانند نا معلوم برہما کار برتی ہوئی یہ مانند سیڑھی کے ہے - اور وحدانیت ذات مین ہر وقت مست رہنا - یہ مانند آب کے ہے - اور کل آنند حاصل ہونے یہ مانند زیورات کے ہے - اور ہفتم تریا نام بھومکا مین کیول ادویت نام تالاب ہے - اور ایک کل خیالات کا دور ہونا - دوم شانتی - سوم کل سدھم سنسکار برتیون کا اصل سے قطعی دور ہونا - چہارم نرادرن انند ہر وقت ہونا یہ چار کیول ادویت نام تالاب کے کنارے ہین - اور برہما کار برتی کا قطعی دور ہونا - یہ مانند سیڑھی کے ہے - اور عین ذات چیتن ہونا - یہ مانند آب کے ہے - اور بدیہ مکتی مانند عورت کے ہے - اس طرح تردد کرنے سے یہ جیو نجات کو پاکر جنم مرن کی قید سے چھوٹ جاتا ہے -

	دوہا	
کل یازدہم ختم شد سات بھومکا بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے مٹے سکل اگیان	

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس سات بھومکا گیان کو سات ڈیوڑھیون کی نسبت دینے کا بیان کل یازدہم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل دوازدہم در بیان پرمیشور کو شیر سمندر کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہرپرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گل دوازدہم مین سنو تم شیر سمندر جگدیس	ہر پرکاش جس پڑھے سے جانے گت گت ایس

حکایت دوازدہم بالتمثیل ا

ایک شیر سمندر تھا۔ وہان سے ایک شخص نکل کر باہر آیا اُسکو ایک چور نے پکڑ لیا۔ اور اُسکی چشم نکال کر پھر اُس سے رتن لے کر اُسکو ایک بے آب اندھیرے چاہ مین ڈالدیا وہان ایک بھوت رہتا تھا۔ اُس بھوت نے اُس شخص کو ایک رسّی سے باندھ دیا۔ اور نیچے سے اُسکو بچھو کاٹتے تھے۔ اور اوپر سے اُسکو بہت چابک مارتا تھا۔ اور ایک طرف سے مینڈکون کے شبد ہوتے تھے۔ اُنکو سنکر بڑا خوش ہوتا تھا اور ایک اجگر ناگ چارون طرف گھومتا تھا۔ اُسکو یہ خیال تھا۔ کہ جب دن پورا ہوگا تب مین اُسکو کاٹ ڈالونگا۔ وہ شخص بڑا عاجز دکھی ہو کر کہنے لگا۔ کہ کوئی انسان مجکو اس چاہ سے باہر نکالے۔ تب ایک رحم دل شخص نے ایک بوٹی اُسکو سونگھائی اُس بوٹی کے سونگھنے سے اُسکو بڑی طاقت ہوگئی۔ اور رسّی کو توڑ ڈالا۔ پھر رحم نے چشمون کے واسطے ایک دوائی دی۔ تب دوائی کے ڈالنے سے نیتر اس کے اچھے ہو گئے۔ پھر رحم دل نے ایک ٹوپی دے کر کہا کہ اسکے دیکھنے سے وہ بھوت مرجائے گا۔ جب اُسنے ٹوپی لے کر دکھائی۔ تب وہ بھوت مرگیا۔ پھر رحم دل نے ایک مالا دے کر کہا کہ اسکو گلے مین ڈالنے سے چاہ سے باہر نکل آؤگے۔ جب اُس شخص نے مالا لے کر گلے مین ڈالی۔ تب چاہ سے باہر نکل آیا۔ پھر رحم دل نے ایک تلوار دے کر کہا کہ اس سے چور کو مار کر اپنا رتن اُس سے لے لو۔ تب اُس شخص نے تلوار لے کر چور کو مار کر رتن اپنا لے لیا۔ پھر رحم دل نے ایک گٹکا دے کر کہا کہ اُسکو مکھ مین رکھنے سے تم شیر سمندر کو پہونچ جاؤگے۔ تب وہ شخص گٹکا مکھ مین رکھکر شیر سمندر کو پہونچ گیا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

پرمیشور مانند شیر سمندر کے ہی - اور روح مانند شخص کے ہی - اور یہ من مانند چور کے
ہی - اور بھگتی مانند چشم کے ہی - اور آتم سروپ مانند رتن کے ہی - اور عیالداری مانند چاہ
کے ہی اور موہ مانند بھوت کے ہی اور منسا مانند رسی کے ہی اور غم فکر وغیرہ مانند بچھو کے ہی اور روزگار کی انتظاری
مانند چابک کے ہی - اور فرزندون کے شیرین سخن مانند مینڈکون کے آواز کے ہین اور موت
مانند اجگر ناگ کے ہی - اور عمر مانند دن کے ہی - اور مرشد حقیقی مانند رحم دل کے ہی - اور
بیراگ مانند بوٹی کے ہی - اور سادہ سیوا مانند دوائی کے ہی - اور بچار مانند ٹوپی کے ہی -
اور صحبت فقرا مانند مالا کے ہی - اور پریم سے پرمیشور بھجن مانند تلوار کے ہی - اور گیان مانند
گنگا کے ہی - جب یہ جیو گیان کو پاکر پرمیشور سے وصل کرتا ہی - تب جنم مرن کی قید سے
چھوٹ کر نجات کو حاصل کرتا ہی -

دوہا

گل دوازدہم ختم یہ برہم سمندر کا بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے مٹے دور اگیان

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس پرمیشور روپ شیر سمندر کا بیان
گل دوازدہم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اردو نثر گل سیزدہم در بیان وہم کو ٹھگ کی نسبت وغیرہ
مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

گل سیزدہم مین سنو تم ٹھگ کا بیان	ہر پرکاش جس جان کے پاوے آتم گیان

حکایت سیزدہم بالتمثیل

ایک مکان تھا - وہان سے ایک شخص نکل کر باہر آیا - اُسکو ایک ٹھگ مل گیا - ٹھگ
نے اُس شخص سے تین لعل چھین لیے - اور جنگل کے ایک ویران مکان مین شراب
پلا کر ڈال دیا - اُس مکان مین ایک طرف گندگی پڑی ہوئی تھی - اُسکو مٹھائی جان کر
ہر روز کھایا کرتا تھا اور دوسری طرف مٹھائی پڑی ہوئی تھی اُسکو مٹی جان کر ترک
کر دیتا تھا - اور نیچے سے اُسکو بچھو کاٹا کرتے تھے - اور باہر ایک شیر کھڑا ہوا تھا - اور

سوچ رہا تھا۔کہ جب دن پورا ہوگا۔تب مین اُسکو مار ڈالونگا۔وہ شخص نہایت عاجز ہوکر
کہنے لگا۔کہ کوئی مہربانی کرکے مجکو اس قید سے چھڑا دے۔تب ایک رحم دل نے اُسکو کھانے
کے واسطے ایک دوائی دی جب اُس شخص نے دوائی کھائی۔اُسی وقت وہ نہایت
طاقتور ہوکر قید سے چھوٹ گیا۔اور شراب کی بیہوشی اُسکی دور ہوگئی۔اور پہلے جس گندگی
کو مٹھائی جان کر کھاتا تھا۔اُسکو گندگی جان کر چھوڑ دیا۔اور پہلے جس مٹھائی کو مٹی جانتا تھا
اُسکو مٹھائی جان کر کھانے لگا۔تب اُسکا خوبصورت زر کا جسم ہوگیا۔اور شیر نے بھی اُسکو
خوبصورت جان کر چھوڑ دیا۔پھر رحم دل نے تلوار دے کر اُس سے کہا۔کہ تم اس تلوار سے
ٹھگ کو مار کر اپنے تینوں لعل لے کر اپنے مکان جا پہونچا تب وہ شخص تلوار لیکر ٹھگ کو مار کر
اپنے تین لعل لے کر اپنے مکان مین پہونچ کر نہایت خوش ہوا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

برہما نند مانند مکان کے ہے۔اور روح مانند شخص کے ہے۔اور وہم مانند ٹھگ کے
ہے۔اور ست چت آنند یہ مانند تین لعلوں کے ہین۔اور موہ مانند شراب کے ہے۔اور جہان
مانند جنگل کے ہے۔اور جسم کی خودی مانند ویران مکان کے ہے۔اور بھوت وغیرہ مانند
سنگل کے ہین۔اور لذات محسوسات مانند گندگی کے ہے۔اور صحبت فقرا مانند مٹھائی
کے ہے۔اور غم وغیرہ مانند بچھو وغیرہ کے ہین اور موت مانند شیر کے ہے۔اور مرشد حقیقی
مانند رحم دل شخص کے ہے۔اور بیراگ مانند دوائی کے ہے پرمیشر کا وصال مانند زر کے
جسم کے ہے۔اور گیان مانند تلوار کے ہے۔جب گیان حاصل ہوا۔تب وہم کو دور کرکے
ست چت آنند سروپ کو جان کر برہما نند اپنے اصل مکان کو پا کر نجات کو حاصل کیا۔

دوہا

گل سیر دہم یہ ختم شد وہم ٹھگ کا بیان | ہر پرکاش جس پڑھے سے اُپجے آتم گیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس ٹھگ کا بیان
گل سیر دہم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل چہاردہم دربیان ابدیا کو کلوخ کی نسبت دینی

مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

رنگل چہار دہم مین سُنو تم ابدیا کلوخ بیان | ہر پرکاش جس جان کے پاوے برہم گیان

حکایت چہار دہم بہ تمثیل

ایک غار تھا۔ وہان سے ایک شخص نکل کر باہر آیا۔ اُسکو ایک کلوخ یعنی ڈاین مل گئی اُس کلوخ نے شخص مذکورہ کی چشمون کو نکال کر اُس سے لعل چھین لیا۔ پھر اُسکو شراب پلاکر ایک خشک چاہ مین ڈال کر اپنے فرزند کے سپرد کر دیا۔ تب اُس فرزند مذکور نے اُس شخص کے پاؤن مین سنگل دیے۔ اور گندگی لے کر ہر روز اُسکو بطور حلوا کے کھلایا کرے اور بچھے سے اُسکو بچھو وغیرہ کاٹتے تھے۔ تب نہایت عاجز ہوکر کہنے لگا۔ کہ مجکو کوئی یہان سے باہر نکالے۔ تب ایک رحم دل نے اُسکو ایک دوا کی کھانے کے لیے دی۔ جب اُس شخص نے دوائی کھائی۔ تب وہ نہایت طاقت در ہوکر سنگلون کو توڑ دالا۔ پھر رحم دل نے ایک بوٹی چشمون مین ڈالنے کے واسطے دی۔ جب اُس نے چشمون مین بوٹی ڈالی۔ تب اُسکے نیتر اچھے ہوگئے۔ پھر رحم دل نے ایک چابک دے کر کہا کہ اِسکے دکھلانے سے کلوخ کا فرزند مر جاوے گا۔ جب اُس نے چابک لے کر دکھلایا تب کلوخ کا فرزند مرگیا۔ پھر ایک ہیرا دے کر کہا۔ کہ اسکو ہاتھ مین رکھنے سے تم چاہ سے باہر نکل جاؤگے۔ جب ہیرا ہاتھ مین لیا۔ تب چاہ سے باہر نکل آیا۔ پھر ایک تلوار دے کر کہا۔ کہ اِس تلوار سے کلوخ کو مار کر اپنا لعل لے کر اپنے غار مین جا پہونچو تب وہ شخص تلوار لے کر اُس کلوخ کو مار کر اپنا لعل لے کر اپنے غار مین پہونچ کر نہایت خوش ہوا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

برہما مانند غار کے ہی۔ روح مانند شخص کے ہی۔ اور غفلت یعنی ابدیا مانند کلوخ کے ہی۔ چشم بچار کے مانند ہی۔ اور آتم سروپ مانند لعل کے ہی۔ اور جسم کی خودی مانند خشک چاہ کے ہی۔ اور من مانند کلوخ کے فرزند کے ہی اور شہوت غصہ وغیرہ مانند سنگلون کے ہی۔ اور موہ مانند شراب کے ہی۔ اور غم وغیرہ مانند بچھو وغیرہ

کے ہین - اور لذات محسوسات مانند حلوا کے ہی - اور مرشد حقیقی مانند رحم دل کے ہی - اور بیراگ مانند دوائی کے ہی - اور شاسترون کے سخن مانند بوٹی کے ہی - اور ابھیاس مانند چابک کے ہی - اور بے خودی مانند پہرا کے ہی - اور گیان مانند تلوار کے ہی - اس طرح گیان سے اودیا کو دور کر کے آتم سروپ کو پا کر برہمانند مین محو ہو کر نجات کو حاصل کیا - اور جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا -

دوہا

گل چہاردہم یہ سن تو ختم ہوا بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے دور ہوے اگیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس اودیا کلوخ کا بیان گل چہاردہم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل پانزدہم دربیان جہان کو باغ کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

گل پنجدہم مین سنو تم جہان باغ بیان	ہر پرکاش جس جان کے مٹے موہ اگیان

حکایت پانزدہم با تمثیل

ایک شخص باغ مین گیا - وہان ایک انسان باغ کی تعریف مین ایک کتاب پڑھ رہا تھا - اور اُسمین یہ لکھا ہوا تھا - کہ مالی نے یہ باغ خوب عمدہ بنایا ہی - اور اسمین جو شخص کانٹون والے درخت کی طرف جاتا ہی - وہ نہایت تکلیف پاتا ہی - اور جب بلا کانٹے والون درختون کی طرف جاتا ہی - تب وہان ایک عجیب مکان کو دیکھکر نہایت خوش ہو جاتا ہی - اس طرح کی کتاب کو سُنکر بھی اس نادان شخص نے کانٹون والے درخت کی طرف خوب صورت پھول دیکھکر اُسی طرف جاکر نہایت تکلیف برداشت کی - کیونکہ وہ پھول بلا خوشبو تھے - تب وہان سے چل کر بلا کانٹون والے درختون کی طرف آکر ایک عمدہ مکان دیکھا - اُسمین چند نیک آدمی راگ گاین کر رہے تھے - اُس راگ کو سُنکر نہایت خوش ہوا - اور وہان سے اُسکو تین پھول حاصل ہوے - ایک گلاب کا پھول

ایک چنبیہ کا پھول - ایک کینکی کا پھول - یہ تینوں پھول لیکر نہایت خوش ہو گیا -

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

روح مانند شخص کے ہے - اور جہان مانند باغ کے ہے - اور پنڈت لوگون کی کتھا مانند انسان کی کتاب کے - اور پرمیشور مانند مالی کے ہے - اور آرزو والے کرم مانند کانٹون والے درختون کے ہین - اور لذات محسوسات مانند پھولون کے ہین - اور دل کی آرام داری مانند خوشبو کے ہے - اور بلا آرزو کرم مانند بلا کانٹون والے درختون کے ہین - اور صحبت فقرا مانند مکان کے ہے - اور عارف فقیر مانند نیک چند آدمیون کے ہین - اور عارفون کے سخن مانند راگ کے ہین - اور گیان بھگتی بیراگ مانند تین پھولون کے ہین - یہ جیو گیان بھگتی بیراگ تین پھولون کو پا کر نجات حاصل کر کے جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا -

دوہا

گل نہید ہم ختم یہ جہان باغ بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے پاوے آتم گیان

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس جہان باغ کا بیان گل پانزدہم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل شانزدہم در بیان برہمانند کو قلعہ کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

گل ششدہم پہچان یہ قلعہ برہمانند	ہر پرکاش جس جان کے دور ہوے سب پھند

حکایت شانزدہم باتمثیل

ایک قلعہ تھا وہان سے ایک شخص نکل کر باہر آیا - اُسکو ایک پلمہ نے پکڑ کر رسی سے باندھ کر ایک تالاب مین ڈال دیا - مگر وہ تالاب گندگی خون سے بھرا ہوا تھا - اس لیے اُسکا بدن گندگی و خون سے بھر گیا - اور وہان ایک سرپنی رہتی تھی - اُسکے کاٹنے سے کوڑھ ہو گیا - تب بڑا عاجز دُکھی ہو کر کہنے لگا - کہ مجکو کوئی اس تالاب سے باہر نکالے

تب ایک رحم دل نے اُسکو ایک بوٹی کھانے کے واسطے دی۔ جب اُس نے بوٹی کھائی۔ تب جلدی اُسکے بندھن ٹوٹ گئے۔ پھر ایک لاٹھی دے کر کہا کہ اسکو تم ہاتھ مین لے کر تالاب سے باہر نکل جاؤ۔ تب وہ شخص جلدی تالاب سے باہر نکل آیا۔ پھر اُسکو ایک سرد تالاب مین اشنان کروایا۔ جب اُس نے اشنان کیا تب اُسکی گندگی خون دور ہوگیا۔ اور کوڑھ بھی دور ہو گیا۔ اور پھر ایک تلوار دے کر کہا کہ اس سے ملیچھ کو مار کر اپنے قلعہ مین پہونچ جاؤ۔ وہ شخص تلوار لے کر ملیچھ کو مار کر اپنے قلعہ مین جا کر پہونچ گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

برہمانند مانند قلعہ کے ہے۔ اور روح مانند شخص کے ہے۔ اور غفلت یعنی اگیان مانند ملیچھ کے ہے۔ اور موہ مانند رسی کے ہے۔ اور جہان مانند تالاب کے ہے۔ اور ایک دیہہ ادھیاس۔ دوم جہان سچا جاننا۔ سوم بھید یعنی فرق کی نظر۔ چہارم باشنا۔ یہ چار جہان تالاب کے کنارے ہین۔ اور خواہش سیڑھی کے مانند۔ اور جنم مرن مانند گندگی کے ہے۔ اور خون مانند تکلیف کے ہے۔ اور ترشنا مانند سرپنی کے ہے۔ اور لذات محسوسات کی لالسا مانند کوڑھ کے ہے۔ اور مرشد حقیقی مانند رحم دل شخص کے ہے۔ اور ببیک مانند بوٹی کے ہے۔ اور بچار مانند لاٹھی کے ہے۔ اور پرمیشور بھجن مانند دوسرے تالاب کے ہے۔ اور ایک ست سنگ۔ دوم سادہ سیوا۔ سوم شیون مین دولیش۔ چہارم نشکامتا۔ یہ چار پرمیشور بھجن تالاب کے کنارے ہین اور شردھا مانند سیڑھی کے ہے۔ اور پریم مانند آب کے ہے۔ اور گیان مانند تلوار کے ہے۔ اس طرح گیان سے غفلت کو دور کرکے یہ جیو برہمانند کو پاکر نجات حاصل کر کے جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا۔

	دوہا	
گل نشانز دہم تمام شد قلعہ برہمانند		ہر پرکاش جس پڑھے سے یاد دے آنند قند

حکایت گیان گلزار دو دفتر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس برہمانند قلعہ کا بیان

گل شانزدہم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل ہفت دہم دربیان سن کو پنشاج کی نسبت دینی مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گل ہفدہم اب سنو تم سن پنشاج کا بیان | ہر پرکاش جس جان کے یادے آتم گیان

حکایت ہفت دہم بالتمثیل

ایک شخص تھا۔ اُسکو ایک پنشاج نے رسی کے ساتھ باندھ کر اُسکی چشمون کو نکال کر جنگل کے ایک ویران مکان مین ڈال دیا۔ اور اُسکو شراب پلادی۔ اور گندگی دے کر اُس سے کہے کہ یہ مٹھائی ہی اسکو کھالو۔ تب وہ شخص مٹھائی جان کر کھالیا کرے۔ اور نیچے سے اُسکو بچھو کاٹتے تھے۔ تب وہ شخص بڑا عاجز ہو کہنے لگا۔ کہ مجلو کوئی اس قید سے چھوڑا دے۔ تب ایک رحم دل نے اُسکو ایک بوٹی کھانے کے لیے دی۔ اُس بوٹی کے کھانے سے اُس کے بندھن ٹوٹ گئے۔ پھر چشمون مین ڈالنے کے واسطے ایک دوائی دی۔ اُس دوائی کے ڈالنے سے اُسکے نیتر اچھے ہوگئے۔ پھر اُسکو جل سے اشنان کروایا۔ اشنان کرنے سے وہ شخص مکان سے باہر نکل آیا۔ پھر اُسکو ایک لاٹھی دے کر کہا کہ اس کے دکھانے سے پنشاج مرجائے گا۔ جب اُس نے لاٹھی لے کر دکھائی تب پنشاج مرگیا۔ پھر اُسکو ایک دوربین دیکھنے کے لیے دی۔ جب اُس نے دوربین لے کر دیکھا۔ تب اُسکو ایک تالاب نظر آیا۔ اُس تالاب مین اشنان کرنے سے وہ نہایت ٹھنڈا ہوگیا۔ اور اُسکو ایک عورت حاصل ہوئی۔ اُس عورت کے حاصل ہونے سے بڑا خوش ہوگیا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ روح مانند شخص کے ہی۔ اور بیچار مانند چشم کے ہی۔ اور سن مانند پنشاج کے ہی۔ اور باشنا مانند رسی کے ہی۔ اور خودی جسم کی مانند ویران مکان کے ہی۔ اور موہ مانند شراب کے ہی۔ اور غم وغیرہ مانند بچھو وغیرہ کے ہین۔ اور لذات

محسوسات مانند گندگی کے ہی - اور مرشد حقیقی مانند رحم دل کے ہی - اور بیراگ مانند بوٹی کے ہی - اور شاستر اُپدیش مانند دوائی کے ہی - اور پریم مانند جل کے ہی - اور بھگتی مانند لاٹھی کے ہی - اور گیان مانند دوربین کے ہی - اور برہما نند مانند تالاب کے ہی - اور ایک سنتوکھ - دوم اوپراما - سوم اکاگرتا - چہارم باشناناش - یہ چار برہما نند تالاب کے کنارے ہین - اور برہما کار برتی مانند سیڑھی کے ہی - اور سم درشٹی مانند آب کے ہی - اور شانتی مانند سردی کے ہی - اور مکتی مانند عورت کے ہی - اسطرح کرنے مکتی کو حاصل کرکے جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا -

دوہا

ہر پرکاش جس پڑھے دور ہٹے اگیان		گل ہفتدہم ختم ہوسن پشاچ کا بیان

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس سن پشاچ کا بیان گل ہفدہم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اردو نثر گل ہشت دہم دربیان اگیان غفلت کو چنڈال کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا

ہر پرکاش جس جان کے ہووے برہم وصال		گل ہشت دہم کہون یوسن اگیان چنڈال

حکایت ہشت دہم باتمثیل

ایک مکان تھا - وہان سے ایک براہمن نکل کر باہر آیا - اُسکو ایک چنڈال نے شیرین سخن سُناکر اپنے قابو مین کرلیا - پھر اُسکو شراب پلاکر رسّی کے ساتھ باندھکر ایک غار مین ڈال دیا - اور اُسکے چشم نکال کر اُسکو پوشاک پہناکر بٹھا دیا - اُس پوشاک کے پہننے سے جون زنڈ وغیرہ اُسکو کاٹتے تھے - پھر وہ چنڈال سگ کا ماس لے کر اُسکو آکر کھلایا کرے - اور ایک اجگر ناگ بڑے پھنکارین مار رہا تھا - اُسکو سُنکر وہ براہمن نہایت خوفناک ہوتا تھا - تب بڑا عاجز ہوکر کہنے لگا - کہ مجکو کوئی اس قید سے چھڑا دے - اُس وقت ایک رحم دل نے کھانے کے واسطے ایک دوائی دی ہے اُس دوائی

کے کھانے سے براہمن کے بندھن ٹوٹ گئے - پھر چشموں مین لگانے کے واسطے ایک انجن دیا - اُس انجن کے لگانے سے براہمن کے نیتر اچھے ہو گئے - پھر اُسکی پہلی پوشاک اُتار کر نئی پوشاک پہنائی - اور پھر ایک تلوار دے کر کہا کہ اس تلوار سے چنڈال کو مار کر غار سے باہر نکل جاؤ - تب چنڈال کو مار کر غار سے باہر نکل آیا - اور بسبب چنڈال کی صحبت کے اُسکو جو عیب لگ گیا تھا - اُسکے دور کرنے کے لیے جاپ کر دیا - اور گنگا جل پلایا - تب وہ براہمن پاک ہو کر اپنے مکان کو پہونچ کر نہایت خوش ہوا -

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین -

برہمانند مانند مکان کے ہے - اور روح مانند براہمن کے ہے - اور اگیان مانند چنڈال کے ہے - اور موہ مانند شراب کے ہے - اور باسنا مانند رسّی کے ہے - اور جسم کی خودی مانند غار کے ہے - اور بیبک مانند چشم کے ہے - اور عورت کی محبت مانند پہلی پوشاک کے ہے - اور فرزند دختر وغیرہ مانند جون ژنڈ وغیرہ کے ہین - اور غم وغیرہ مانند بچھو وغیرہ کے ہین - اور لذّات محسوسات مانند ماس کے ہے - اور موت مانند اجگر ناگ کے ہے - اور مرشد حقیقی مانند رحم دل کے ہے - اور بیراگ مانند دوائی کے ہے - اور صحبت فقرا مانند انجن کے ہے - اور سادہ سیوا مانند جل اشنان کے ہے - اور پرمیشور بھجن مانند نئی پوشاک کے ہے - اور آتم بچار مانند تلوار کے ہے - اور بھگتی مانند جاپ کے ہے - اور پریم مانند گنگا جل کے ہے - یہ جیو صاف جمعیت دل ہو کر برہمانند کو پا کر نجات حاصل کر کے جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا -

دوہا

گل ہشت دہم ختم یہ کہا اگیان چنڈال		ہر پرکاش جس پڑھے سے چھوٹے بھرم جنجال

حکایت گیان گلزار اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس اگیان چنڈال کا بیان گل ہشت دہم تمام شد -

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل نوزدہم در بیان غفلت اگیان کو اُکس کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

دوہا	
گل نوزدہم مین سنو تم اگیان راکھس کا بیان	ہر پرکاش جس جان کے پاوے آتم گیان

حکایت نوزدہم با تمثیل

ایک مکان تھا وہان سے ایک شخص باہر نکل کر آیا۔ اُسکو ایک راکھس مل گیا۔ اس راکھس نے ایک قلعہ مین ڈال کر اپنے فرزند کے سپرد کیا۔ اور اپنی دختر اُسکو دے دی وہ شخص اُس عورت کے ساتھ ہر وقت ایک سیج پر سوتا رہے۔ اور وہ راکھس بھی مع اپنی عورت عیال وغیرہ کے وہان رہے۔ تب ایک رحم دل بادشاہ نے ہمراہ وزیر و عورت و فرزند و فوج و چار فوج افسر نایکون کے آکر وہان اُس قلعہ کو گھیر کر پھر اُس راکھس کو مع فرزند و عورت و دختر عیال وغیرہ کے مار کر اور اُس شخص کو سیج سے اٹھا کر اپنی دختر دے کر اپنے مکان مین پہونچا دیا تب وہ شخص نہایت خوش ہوا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ سے کہتے ہین

برہما نند مانند مکان کے ہے۔ اور روح مانند شخص کے ہے۔ اور اگیان غفلت مانند راکھس کے ہے۔ جسم کی خودی مانند قلعہ کے ہے۔ اور من مانند راکھس کے فرزند کے ہے۔ بدعقل یعنے کھوٹی بدھی مانند راکھس کی دختر کے ہے۔ موہ کھتا مانند سیج کے ہے۔ اور جہان کی ہستی مانند راکھس کی عورت کے ہے۔ اور شہوت غصہ وغیرہ راکھس کا عیال ہے۔ اور بیبیک مانند رحم دل بادشاہ کے ہے۔ اور ایک بیراگ دوم ابھیاس۔ سوم صبر۔ چہارم نیاستا یہ چار فوج افسر نایک کے مانند ہین۔ اور بچار مانند وزیر کے ہے۔ گیانی مانند فرزند کے ہے۔ بید کی ادیپ نکھد مانند عورت کے ہے۔ اور برہما کار برتی مانند دختر کے ہے۔ اس طرح سے جیو بھی برہما کار برتی کو پاکر برہما نند مین محو ہوکر جنم مرن کی قید سے چھوٹ کر نجات کو حاصل کیا

دوہا	
گل نوزدہم ختم یہ اگیان راکھس کا بیان	ہر پرکاش جس پڑھے سے دور ہٹے اگیان

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس اگیان راکھس کا بیان گل نوزدہم تمام شد۔

آغاز حکایت گیان گلزار اُردو نثر گل ستم دربیان اگیان غفلت کو دیت کی نسبت دینی مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس۔

دوہا

گل ستم پہچان یہ اگیان دیت کا بیان | ہر پرکاش جس جان کے پاوے آتم گیان

حکایت ستم با تمثیل

ایک شخص تھا۔ اُسکو ایک دیت نے پکڑ کر ایک تالاب مین ڈال دیا۔ اُس تالاب مین کیچڑ ساتھ ملا ہوا جل تھا۔ اول اُسکو کیچڑ لگ گیا۔ پھر وہان ایک سرپنی رہتی تھی۔ اُس کے کاٹنے سے اُسکو کوڑھ ہو گیا۔ تب بڑا عاجز ہو کر کہنے لگا کہ مجکو کوئی اس تالاب سے باہر نکالے۔ اُس وقت ایک رحم دل نے اُسکو ایک لاٹھی دے کر کہا۔ کہ اسکو ہاتھ مین لے کر تالاب سے باہر نکل جاؤ۔ وہ شخص لاٹھی ہاتھ مین لے کر تالاب سے باہر نکل آیا پھر اُسکو جل سے اشنان کروایا تب اُسکا کیچڑ دور ہو گیا۔ پھر کھانے کے واسطے ایک دوائی دی۔ تب اُس دوائی کے کھانے سے اُسکا کوڑھ دور ہو گیا۔ پھر اُسکو ایک عمدہ تالاب مین بٹھا دیا۔ اور وہان سے اُسکو بڑی خوشبو آئی اور وہ بہت خوش ہو گیا۔ اور دیت بھی مر گیا۔

یہ تمثیل دے کر اب اصل نتیجہ کہتے ہین

یہ روح مانند شخص کے ہے۔ غفلت مانند دیت کے ہے۔ جسم کی خودی مانند اول تالاب کے ہے۔ اور ایک جہان کو سچا جاننا۔ دوم روح خدا کو جدا جدا جاننا۔ سوم جہان کی طرف ہر وقت خیال رکھنا۔ چہارم کُل جیوون کو جدا جدا جاننا۔ یہ دیہ ابھمان یعنی خودی تالاب کے کنارے ہین۔ اور باشنا مانند سیڑھی کے ہے۔ اور تکلیف سے آلودہ جنم مرن یہ مانند کیچڑ جل کے ہے۔ اور ترشنا مانند سرپنی کے ہے۔ اور بھوگون کی خواہش مانند کوڑھ کے ہے۔ اور مرشد حقیقی مانند رحم دل کے ہے۔ اور بھگتی مانند لاٹھی کے ہے۔ اور پریم مانند جل اشنان کے ہے۔ اور بیراگ مانند دوائی کے ہے۔ اور گیان مانند دوسرے تالاب کے ہے۔ ایک شرون۔ دوم منن۔ سوم ندھیاسن۔ چہارم سابکلپ سمادھی۔

یہ چار گیان تالاب کے کنارے ہین اور برھما کار برتی مانند سیڑھی کے ہی - اور برھملیپ سمادھی مانند جل کے - اور برھمانند مانند خوشبو کے ہی - اس طرح برھمانند کو پاکو جنم مرن کی قید سے چھوٹ کر نجات کو حاصل کیا - اور اگیان روپ دیت بھی گیان کے دیکھتے ہی مرگیا -

خاتمہ گیان گلزار نظم

گلزار گیان کا یہ خلاصہ ہوا تمام
درج اسمین کر دیے ہین طریقے نجات کے
جو مختلف تھے ان تھے اسمین بہم کیے
اسمیل جان کے ڈیرے ہین اسکا ہو نہو
اسکو پڑھے گا کوئی اگر اعتقاد سے

پاکیزہ ہو کے خوب پڑھے اسکو خاص و عام
اسپر عمل کرے تو لیبن سب تو اب اسے
سب بید و معرفت کے طریقے رقم کیے
آرام جان کو ہوئی دل کو ملا سرور
دولت ملیگی دین کی دنیا کی سب اسے

حکایت گیان گلزار اردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس الیان دیت کا بیان گل بستم تمام شد - اونگ شانتی شانتی شانتی -

کتاب تمام شد

شری پرماتما سے نمہ

آغاز اتم استوتر اشٹک بھاشا چھند مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس -

چھند

نمبر ۱ - نراکار نرگن روپ پورن پرمانند سروپ ہو ÷ ادویت اپار اکھنڈ چیتن بید بید سنیو روپ ہو ÷ دند اتیت اجیت کیول کلنا ہین انوپ ہو ÷ بھر جی سرباتم دیو اتم تین لوک کے بھوپ ہو ÷ -

نمبر ۲ - اننت برھم الوپ جوتی سرب شکتی کے دھام ہو ÷ الیپ ان بھو شانت سورت گناتیت ابھیرام ہو ÷ نرمے نرنجن بید گاوین نیتی نیتی نشکام ہو ÷ جی جی سرباتم دیو اتم بار بار پرنام ہو ÷

نمبر ۳ - ست روپ گیاتا سرب ترآتما اکے سرب آدھار ہو ÷ نام روپ رہین ہین کلنگ

جگت کے سار ہو + تریا تیت ابھید ساکھی نرکلپ نرادھار ہو + جے جے سرباتم دیو آتم جنم مرن سے پار ہو + ۔

نمبر۴ ۔ پنچ بھوتاتیت اُچیت بیاپک بھوتادھار اکلیس ہو + سرب سرشٹ کرتا اکھل ہرتا پوکھن ہار دیویش ہو + ماتیت سربگ نرمل انتریامی سربیش ہو + جے جے سرباتم دیو آتم نرادرن بھوتیش ہو + ۔

نمبر ۵ ۔ دیہ اندری پران من ادی درش کے درشٹا سرب بھرپور ہو + سوکھم استھول اتیت اگوچر دویت درشٹ سے دور ہو + تپیا پتاپ اتیت نشکنتک پرم پرکاشک سور ہو + جے جے سرباتم دیو آتم سب بید مین مشہور ہو +

نمبر۶ ۔ سرب دیش مین سب بھیس مین سرب کال مین نت ایک ہو + پردھان پرش کھیترگ کھیتر کے جڑچیتن کے ٹیک ہو + اگم اسنگ اناد جونی من بدھی سے تیریک ہو + جے جے سرباتم دیو آتم بج مایا کر انیک ہو + ۔

نمبر۷ ۔ سین دت یہ پرنچ جیتا آپ ترکالا بادہ ہو + بندہ موکھہ گیان اگیان سے تیریک درارادہ ہو + ابید ابرد کھہ سوپرکاش ادوے نرادیوا گادہ ہو + جے جے سرباتم دیو آتم نربان رہت اپرادہ ہو +

نمبر۸ ۔ اج ابناشی نت مکت سوکھم سرب نام انام ہو + دین دیال اناتھ ناتھ کرپال آنند گرام ہو + ہرپرکاش استوتر یہ جو پڑھے تسے بسرام ہو + جے جے سرباتم دیو آتم شانت چت آرام ہو + ۔

شری آتم استوتر اشٹک بھاشا چند مصنفہ باباہرپرکاش پرم ہنس تمام شد ۔

اونگ شری پرماتماے نمہ

آغاز دل نصیحت نامہ اردو نظم مصنفہ باباہرپرکاش پرم ہنس ۔

	دوہا	
دل نصیحت کی طرح کو سُنو قایم کر خیال اٹھو دل غفلت دور کر ہردم رب سنبھال		ہرپرکاش دل صاف کو ہووے رب وصال ہرپرکاش چھوڑ خودی کو رہو سدا خوش حال

اے دل عیش جہان کی جھوٹی ہے دن چار — ہر پرکاش اس عیش سے رہو سدا بیزار

اے دل قارون بادشاہ اور شہنشاہ جان — ہر پرکاش اس موت نے مارے پیر جوان

اے دل شہوت غصہ جو دوزخ مین لیجات — ہر پرکاش چھوڑ خیال کو خوف کر دن رات

اے دل زن زمین جو تیسر زر پہچان — ہر پرکاش ان تین سے فتنہ کرے جہان

اے دل رہو صبور توں شکر کرو رب یاد — ہر پرکاش تم جہان سے رہو سدا آزاد

اے دل صحبت کرو تم عارف ہوے فقیر — ہر پرکاش عارف سخن جانو مانند شمشیر

اے دل صحبت بد کی آتش وانگ پہچان — ہر پرکاش اس سخن کو جھوٹا کبھی نہ مان

اے دل حرص ہوا کی قید کرو تم دور — ہر پرکاش چھوڑ حرص کو دیکھو رب حضور

اے دل صحبت عورتان دوزخ جان نشان — ہر پرکاش بد چلن یہ کرت سکل ویران

اے دل عورت بدن مین ہاڑ ہو تر ہی ماس — ہر پرکاش چھوڑ گندگی زندگی رب کی آس

اے دل مانند خواب کے جھوٹا سکل جہان — ہر پرکاش نہین جھوٹ یہ دیکھو بید پران

اے دل خودی خراب ہے ذات گئی خود بھول — ہر پرکاش چھوڑ خودی کو ہو خود ذات اصول

اے دل سب پر مہر کر حسد تکبر چھوڑ — ہر پرکاش ہر وقت مین دور کرو تم شور

اے دل دوست جہان کے دوست نہین ہین خار — ہر پرکاش رب یار ہے اور یار ہین مار

اے دل عیب سب دور کر رہو سدا تم پاک — ہر پرکاش اس خودی نے کیا تجھے ناپاک

اے دل طمع بدبخت نے عاجز کیا جہان — ہر پرکاش اس طمع سے ہوت بھلی ہے جان

اے دل دغا دروغ کو دور کرو ہر آن — ہر پرکاش اس جہان مین رہے تمہاری شان

اے دل قسمت جسم کی جو رب کینی آد — ہر پرکاش وہ ملے گی رہو سدا تم شاد

اے دل رب حضور ہے دور کیا تم آپ — ہر پرکاش جہان کا رب ہے مائی باپ

اے دل کھاتے ماس جو پیتے سدا شراب — ہر پرکاش وہی ہوت ہین آخر سدا خراب

اے دل جوے باز پر کرت نہ کوئی اعتبار — ہر پرکاش اس جہان مین رہتے سدا خوار

اے دل ہاسی کھیل جو بھوگ تماشے جان — ہر پرکاش یہ عمر کو کرت سکل ویران

اے دل عشق ہے رب کا اور عشق سب خام — ہر پرکاش رب عشق کا پیجے ہر دم جام

اے دل پوست افیون جو بھنگ تما کو جان — ہر پرکاش زر عقل کو کرت سکل ویران
اے دل خدمت فقر کی کرتی رب وصال — ہر پرکاش جو خواہش ہو وہ بھی دیت ہر حال
اے دل خلقت رب مین رب خلق مین جان — ہر پرکاش جل موج ہی موج آپ پہچان
اے دل رب نزدیک ہی شہ رگ سے نہین دور — ہر پرکاش اس خودی نے کیا تجھے مجبور
اے دل دنیا دار جو رہتے سدا خراب — ہر پرکاش آرام کو کبھی نہ پاوے خواب
اے دل بے شمار جو دنیا آوے پاس — ہر پرکاش یہ حرص جو کھاتا جگری ماس
اے دل اپنا جسم جو آخر ہی یہ خاک — ہر پرکاش اس خاک سے دیکھ لیو رب پاک
اے دل مائی باپ سب پتر برادر نوال — ہر پرکاش مطلب بنا کوئی نہ پوچھے حال
اے دل غیرت غرض جو غم کر و سب دور — ہر پرکاش ہر وقت مین دیکھو رب نور
اے دل وحدت ذات مین رہو سدا مشغول — ہر پرکاش ہر حال مین دیکھو رب اصول
اے دل سکل انسان جو مطلب کے ہین یار — ہر پرکاش مطلب بنا کوئی نہ کرت گفتار
اے دل شکر گذر تون ملیو جسم انسان — ہر پرکاش رب یاد کر جھوٹا دیکھ جہان
اے دل کل خیال کو دور کرو سب کام — ہر پرکاش رہو خوش سدا صبر کرو آرام
اے دل خودی کو دور کر محو رہو خود ذات — ہر پرکاش اس طرح سے ہووے تجھے نجات
بابا ہرپرکاش جو پرم ہنس پہچان — ڈیرہ اسمعیل خان مین کیو نصیحت بیان

دل نصیحت نامہ اردو نظم مصنفہ بابا ہرپرکاش پرم ہنس تمام شد —

اونگ شری پرماتمائے نمہ

آغاز من اپدیشک شبد مع راگ مصنفہ بابا ہرپرکاش پرم ہنس —

شبد راگ آسا

نمبر ۱ - من رے جھوٹی جگ کی یاری - مات تات سب میت برادر بانڈ ہو گھر کی ناری - یہ سب مطلب کے ہین ساتھی دیکھا خوب بچاری - یہ نہین انت کال چھڑاوت بھجو گوبند مراری - سواس سواس دن رات امی رس جیو وگر بیر بر ہاری - ہری پرکاش جو ٹا جگ سارا سا چا تربھون دھاری -

شبد راگ بلاولی

نمبر ۲- من رے گوبند دین دیال- بھگت بتسل شرناگت رکھک دُکھ ہرتا کرپال- جو جن ساچی بھگت کرت ہے اُسکو کرے نہال- انترکپٹ باہر کر مالا اُن سے پرے گوپال- ساچے سنت بھگت کا ساتھی دشمن کرے بے حال- ہری پرکاش گوبند بھگونت چھاڑو سکل جنجال-

شبد راگ بھیروین

نمبر ۳- من رے گوبند آس ہی بھاری- راجہ رنک اُسی سے مانگے پنڈت سور بکھاری- سر نر سدھ رشی من مانگے وہ سب کا داتاری- اُس بن داتا اور نہ کوئی دیکھا خوب بچاری- جوگی جتی ستی سنیاسی وہ سب کا سُکھ کاری- ہری پرکاش گوبند بھگونت راکھو آس مراری-

شبد راگ مارو

نمبر ۴- من رے گوبند کاہے بسارو- دھام کام دھن میت سنبندھی جھوٹا سکل پروارو- جھوٹی بست ساچی کر مانی کرین نہ کچھ بچارو- انت کال سب چھانڑ جات ہین کس وہ کرت پسارو- مرن کال ہین سب جن بھاگین گوبند نام چتارو- ہری پرکاش گوبند گن گاؤ جس سے ہووے اُدھارو-

شبد راگ بڑوا

نمبر ۵- من رے تو نس دن ہاے ہاے روتا- بھوگن مین تم پریت کرت ہو موہ نیند نت سوتا- سُکھ سروپ نج آتم جانو دُکھ کا بیج کیون بوتا- جیتے ملن سو بچھاو انتر ایک بیراگ سب دھوتا- بن بیراگ بچارے بھائی سکھ کبھی نہین ہوتا- ہری پرکاش سب روپ پرماتم دیکھو جگ ان ہوتا-

شبد راگ مارو

نمبر ۶- من رے موت ریل اور دھار- وطن پیار چھوڑے بھائی کرم گٹھری ہو تیار- جیون دے کر فار غلطی سے ٹکٹ پر ادبدھر بادے کر ونہ پیار- بردھ او ستھا نیم ریل کا دال سو سُبت گھنٹی بجی بچار- ایش گاڑی کی ہی اشارت یم کنکرے چلے ہوشیار- ہری پرکاش

نہین زور کسی کا سب چلتے ہاتو پسار۔

شبد راگ کلیان

نمبر۷۔ من رے گوبند کیجے پیارے۔ جس نے رکھی منی نر دیوا گو بھر کے سب مارے۔ راون کنس بھوما سر سگرے گو بھو کرنتے ہارے۔ جس نے ایشور گو بھر ہاری ایسے بید پکارے۔ جس جس نے کچھ گو بھر کیا ہی گو بند اُسے دھر کارے۔ ہری پرکاش نمرت چنت انتر کرت نو اسں مرارے۔

شبد راگ پہاڑی

نمبر۸۔ من رے سکھیا دہی پہچان۔ جن کو آتم درشٹ بھئی ہی دویت بھرم تن کینا ہان۔ بیٹھ اکنت کرے ابھیاس جھوٹا دیکھے سکل جہان۔ شانت سنتو کھ دھرے نج انتر بشے بھوگ چاہے نہین مان۔ ہوے بیراگ بچار جس انتر سمتا درشٹ اُپجو ہی گیان۔ ہری پرکاش ایسو جن سکھیا نراچھت پد پاوے نربان۔

شبد راگ بہاگ

نمبر۹۔ من رے بھید بھرم سب تیاگو۔ جہاں کہاں ایک پرماتم دیکھو اگیان نیند سے جاگو۔ ہرن ہین راگ دو یشس تج دیہ جان بشے سم آگو۔ پورن پرمانند پدپاؤ دویت درشٹ سے بھاگو۔ یہ سنسار سپن وت متھیا ان سے کر دبیراگو۔ ہری پرکاش تم رہو نرچاہ برہم چنتن ہین لاگو۔

شبد راگ جیجا ونتی

نمبر۱۰۔ من رے جنم برتھا کیون کھوتے ہو۔ بیٹھ اکنت چتو ونجا تم دکھو بیج کیون بوتے ہو شانت سنتو کھ دھرو نج انتر ہاہا کر کیون روتے ہو۔ جگت بھرم سپن وت متھیا اگیان نیند کیون سوتے ہو۔ دھو ہیر اگ بچار کرونت کیون مغرور تم ہوتے ہو۔ ہری پرکاش چھوڑ سب دھندے کیون تم نیر بلوتے ہو۔

شبد راگ پوربی

نمبر۱۱۔ من رے جھوٹا سکل سنسار۔ پانچ دیونس کا جگت پسار اتم دیکھو ہردے بچار۔

پانچ بھوت کا جگت پسارا تم دیکھو ہردے بچار

رجو سانپ سیپ مین روپا مارو جل نہار۔ سپن پرپنچ بہت ودہ بھاسے ایسا یہ جگ دھار۔ جل ترنگ سورن مین بھوکھن جھوٹا جگت پسار۔ ہری پرکاش ایک ست پرماتم ددیت درشٹ دیو ڈار۔

شبد راگ پربھاتی

نمبر ۱۲۔ من رے راگ دویش کر دور۔ راگ دویش تم کس سے کرتے ایک چیتن بھرپور۔ راج بھوگ سب تجہ پدارتھ کبھی نہو مغرور۔ گھٹ گھٹ مین نج آتم دیکھو دوسر نہین کوئی نور۔ راگ دویش سے ~~نہانت نہ ہوتی~~ یہ بیدان مین مشہور۔ ہری پرکاش بھید دویت کا کیجے چلنا چور۔

شانتی نہ آتی دویت بھرم کو کیجے چلنا چور

شبد راگ آسا

نمبر ۱۳۔ من رے پانچ چور گھر لاگے۔ تم تو سوتے موہ نیند مین یہ لوٹ تجہ آگے۔ باشنا ساتھ تجھے کو باندھے ہوے نہ تجے بیراگے۔ ماس مدرا نجھین پلا دین کھوتے کرم تجہ جاگے۔ بید شاستر کا کہانہ مانے تیرے بڑے ابھاگے۔ ہری پرکاش بندھن سب کاٹو کرو گوبند انراگے۔

شبد راگ بھیروین

نمبر ۱۴۔ من رے گوبند بھجو نشکام۔ جنم جنم بہتے دُکھ پائے اب کیون کرت سکام۔ کرم سکام بندھن کے کارن جانو دُکھ کے گرام۔ نشکام کرم مکتی کے ہیتو دیتے سکھ آرام۔ کپٹ تیاگ کر وست سنگت بھجو گوبند کا نام۔ ہری پرکاش گوبند کرپا سے ملے شانت سُکھ دھام۔

شبد راگ بلاولی

نمبر ۱۵۔ من رے ایشور کی گت نیاری۔ چھن مین راجہ رنک بناوے رنک بھوپ سُکھ کاری۔ جل مین مارو تھل کر دارے تھل مین سندھ اپاری۔ روگی نربل سکھی بل ونتا سکھیا لگے بیماری۔ شور ادھنی کا ئیر دھن ہوے کائیر بیر دھن دھاری۔ ہری پرکاش انیجر گتی یہ دیکھو دیکھو سب ہاری۔

شبد راگ ملار

نمبر ۱۶۔ من رے تو ہر دم شکر گزار۔ جو چاہے گا ایشور بھائی ہوگا اُسی پرکار۔ جھوٹھا ہنکار تب سکل تم ائیش بھرو سا دھار۔ ائیش ادھین سب ہی کچھ ہوتا بیدان کا یہ سار۔ ہوسے

پرسن بھو سنجا تم سکھ دُکھ ہاتھو کرتار - ہری پرکاش شانت رہو تم جگ جیون دن چار -

شبد راگ جنگلہ

نمبر ۱۷ - من رے ترشنا جری لکھدائی - ترشنا لگی پھرے دش دش ہین ملے نہ سُکھ کی رائے کبھی رسا ین پارس چاہے کبھی بھوت دیو مناے - کبھی سندھ کی موتی باچھے کبھی بھومی بہت کھود اے - بن پرار بدھ کچھ ہاتھ نہ آوے ایسے بید جتاے - ہری پرکاش سنتو کھ جگت مین یہ پارس سکھداے -

شبد راگ جنگلہ

نمبر ۱۸ - من رے ساکھی سب سے نیارا - دیپک وت سب جگت پرکاشک نام روپ آدھارا - پانچ کوش اور تین اوستھا سب کا دیکھن ہارا - انترجامی سب کا گیاتا جوتی روپ اپارا - درشین کا سے پہلے آپ پرکاشے پاچھے درشیں نہارا - ہری پرکاش وہ دور نہین ہی پر گھٹ اُسے اُجیارا -

شبد راگ آسا

نمبر ۱۹ - من رے کاہے کو پھرت اُداسا - انتر باہر گھٹ گھٹ پورن جل تھل برہم نواسا - مرگ نابھ مین ہی کستوری مورکھ پھرے نراسا - نکٹ جل کو جانے ناہین مورکھ مچھ پیاسا - تج اگیان دیکھو نج انتر جہان کہان چدبلاسا - ہری پرکاش دوسر نہین کوئی بھرم تجو سب آسا -

شبد راگ بھیروین

نمبر ۲۰ - آج آئے دیو مرار - گھر گھر خوشیان کرو تم یار - شُد دھا دیپ پریم کا تیل بتی دھیان لگا دو - گور اُپدیش کی جوت جگا دو تب دیکھو دیپ بہار -

نمبر ۲ - بیراگ جھاڑو سے صاف کر دو من نام کا دیجے لیپار - بچار چتر سے کر دو چترکاری تب کھلے عجب اسرار -

نمبر ۳ - برھما کار برت ہی لکھمین پوجن اُنکا کیجے - دھیان دھوپ شم آد پشپ سے تم کردیجے کار -

نمبر۴-بید بچن کی چھوڑو آتش بازی گھر گھر منگل گاؤ- دیپ مال یہ ہرپرکاش تم دیکھو خوب بچار-

شبد راگ بسنت

نمبر۲۱-سادھو کھیلیا بسنت بہار-سادھ سنگت بل آنند پایا او بجا تت بچار-شبھ گن کی پھولی پھلواری ہوا منگل چار-ست گور مہر کر پا کینھی جا گے بھاگ ہمار-گھٹ گھٹ مین پرماتم پورن جہان کہان ایک نہار-ہری پرکاش سنتن کی مہا بیدن کہی اپار-سادھو کھیلیا-

نمبر۲۲-شبد

نمبر۱-یہان کوئی دن کا ہے گذارا-دنیا آخر کوچ بازارا-کہان گئے وہ ملک کے والی جو تھے شہنشاہ عالی-انھین عمر بے فائدہ گالی-نہین سمریا سرجن ہارا-

نمبر۲-جن پاپ کمائے بھاری-وہ گورین ہارے ہارے کاری-ست باندھو میت اُدھاری-یہ کوئی نہ پکڑے پارا-

نمبر۳-جو دنیا مال خزانے-تجھ اپنے کرکے مانے-یہ جھوٹے چھوڑ دھیانے-جپ گوبند نام کرتارا-

نمبر۴-جن سچے پن کمائے-اُنکا گوبند ہوا سہائے-وہ ہرپرکاش سکھ پائے-اُس اپنا آپ اودھارا-فقط

من اُپدیشیک شبد جا خشا مصنفہ باباہرپرکاش پرم ہنس تمام شد-اوم شانتی شانتی شانتی-

شری پرماتماسے نمہ

آغاز حکایت پریم گلزار اُردو شعر مولفہ باباہرپرکاش پرم ہنس-

دیباچہ نظم

وہ ذات پاک رب کی ہی جسکی نہین مثال	وہ نور ہی کہ جسمین نہین جاے قیل وقال
اپنے گناہگارون پہ ہردم رحیم ہے	خالق ہی دو جہان کا وہی کریم ہے
سجدہ اُسی کو کرتا ہون ہر لحظہ جان سے	رہنما ہی پاک جو ہے وہم و گمان سے

موزون کیا ہی مین نے یہ گلزار پریم کا	ہوتا ہے وہ سرور نہین جسکی انتہا
لکھی ہین بیس حکایتین جنکا نہین نظیر	ہر اک کا شوق دید سے ہوتا ہی دل اسیر

گل اول

جن شخصون نے لذات محسوسات جہان کی عیش وعشرت کو عمدہ اور افضل جانا ہی۔ ایسے اشخاص کی صحبت اور انکا درشن و انکے سخن سُننے طالب نجات کو مانند زہر کے ہونے سے بالکل منع ہین۔ کیونکہ جیسے وہ آپ پرمیشور کی طرف سے گمراہ ہین۔ اسی طرح وہ اسکو بھی گمراہ کرکے بدکامون مین لگا دیوینگے اور جس طرح زاغ یعنی کاگ ہنسون کی سنگت کرتا ہی تب وہ کاگ ہنس ہوجاتا ہی۔ اور جب کاگ بگلون کی صحبت کرتا ہی۔ تب کاگ سے بگلا ہوجاتا ہی۔ کیونکہ بگلا کاگ سے ناقص ہی باعث یہ ہی کہ فریب وغیرہ کرکے بگلا اپنی پرورش کرتا ہی اور شکم کو بھرتا ہی اور کاگ ایسا نہین کرتا۔ اس لیے بگلا کاگ سے ناقص ہی۔ اسی طرح یہ انسان جب سنتون فقیرون کی صحبت کرتا ہی تب جیو کے درجہ سے برہم کے درجہ کو حاصل کرتا ہی۔ اور جب بدشخصون کی صحبت کرتا ہی تب جیو حالت سے اُلٹا درخت وغیرہ جڑ جونیون کو پاکر نہایت بدحالت کو حاصل کرتا ہی۔ اس وجہ سے نیک صحبت ست سنگ کرنا واجب ہی۔

گل اول تمام شد

گل دوم

ایک بادشاہ نے ایک فقیر کو بُلایا۔ تب فقیر اپنا رُخ سیاہ کرکے بادشاہ کے پاس آیا۔ تب راجہ نے پوچھا کہ آپ نے مُنھ کالا کس باعث سے کرلیا ہی۔ تب فقیر نے جواب دیا کہ جب اتیت فقیر ہوکر پھر طالب زر ہوکر دنیا دارون کے پاس جاتا ہی تب اُسکا پرمیشور کی درگاہ مین مُنھ کالا ہوتا ہی۔ مین نے یہ سوچ کرکے اپنا مُنھ کالا یہان ہی کرلیا ہی جس مین پرمیشور میرا اُلکو کالا نہ کرے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ پرمیشر مُنھ کالا کیون کرتا ہی۔ فقیر نے کہا کہ پرمیشور کہتا ہی جو میرا اتیت فقیر ہوکر میرے دامن کو چھوڑ کر پھر محتاجون کو جاکر کیون محتاج ہوا۔ کیونکہ وہ میرے محتاج ہین مجھ سے مانگتے رہتے ہین تو اُن بھکاریون گداگرون کا کیون جاکر محتاج ہوا

اس وجہ سے پرمیشور مُنہ کالا کرتا ہی۔ اس طرح فقیر کے سخن سُنکر بادشاہ نہایت خوش ہوگیا

گل دوم تمام شد

گُل سوم

انسان کو جو اشرف المخلوقات کر کے پیدا کیا ہی اسمین باعث یہ ہی کہ انسان مین عقل تیز بہت عمدہ ہی کیونکہ جہان کے کاروبار کرنے مین بھی طاقت ور ہی اور پرمیشور کی طرف کے کام کو بھی اچھی طرح کر سکتی ہی۔ اور جہان کی اشیا ایسی عمدہ بنا سکتی ہی جو دیکھکر تعجب آتا ہی۔ اور جب پرمیشور کی طرف متوجہ ہوتی ہی تب پرمیشور کو بذریعہ گیان پا سکتی ہی اس وجہ سے انسان کُل ساکن متحرک کا سردار ہی باعث عقل کے۔ جب ایسی عقل پا کر نجات کی سردر ابدی کے لیے تردد نہین کرتا اور دنیاوی کامون ولذات محسوسات کے حاصل کرنے کے واسطے تدارک کرتا ہی۔ تب یہ انسان مانند جانورون کے ہی۔ برائے نام انسان ہی ورنہ جانورون سے بھی بدتر ہی۔

گل سوم تمام شد

گُل چہارم

جو انسان دیگر انسانون کا بھروسا رکھتا ہی تب پرمیشور اُسکو اس طرح کہتا ہی کہ ای من مُکھ نادان مین ہمیشہ تیرے ساتھ رہتا ہون۔ اور تیرے کُل احوال کا واقف ہون اور یہ جسم بھی مین نے تم کو دیا ہی۔ اور سانس بھی میری دی ہوئی لیتا ہی۔ اور تجکو عقل بھی مین نے دی ہی۔ مگر تو اس بات کو جانتا نہین اور نہ مجکو جانتا ہی۔ اور نہ میرے دیے ہوے پدارتھون کو جانتا ہی۔ اور اپنی من مرضی سے آسا بھی دیگرون کی رکھتا ہی۔ اور کُل عمر اپنی دیگرون کی آس کرتے ہوے گذار دی ہی۔ اس لیے تو دوزخ کے لائق کا ہی۔

گل چہارم تمام شد

گُل پنجم

جو شخص دیگر کا بھلا چاہتا ہی تب پہلے اپنا بھلا کرتا ہی۔ اور جو شخص دیگر کی خوشی

کرتا ہی پہلے وہ اپنا دل خوش کرتا ہی - یہ پرمیشور کی نیت ابتدا سے رکھی ہوئی ہی - مگر اس بات کو
گورمکھ لوگون نے جان کر اپنی کل عمر پر اُپکار مین گذارتے ہین - اور دیگرون کا بھلا چاہتے ہین - بُرا
کسی کا نہین چاہتے - مگر منمکھون یعنی دل کی مرضی سے چلنے والے شخصون نے اس بات
کو نہین پہچانا - کیونکہ دغا فریب چوری وغیرہ کر کے دیگرون کے مال لے کر مار کوٹ مین لگے
رہتے ہین - اور دیگرون کی چغلی شکایت کرتے رہتے ہین - اور گورمکھ یعنی نیک شخص ہر ایک
کا بھلا یعنی دشمن دوست کا بھلا پرمیشور سے ہمیشہ مانگتے رہتے ہین -

گل پنجم تمام شد

گل ششم

دولت نیک شخصون کو جب حاصل ہوتی ہی تب وہ دولت کل جیوون کے کام سنوارتی ہی
کیونکہ دولت کر کے نیک دھرماتما شخص جیوون کی خوشی لیتے ہین - اور دولت کو ناچیز جان کر
اُسکو ذخیرہ کر کے نہین رکھتے - اور جس طرح کاگ کو ٹکڑا ڈال کر نولکھا ہار لیوے اسی طرح
دولت کو ٹکڑے کے مانند جانتے ہین اور جیوون کی خوشی نولکھا ہار کے مانند جانتے ہین - جنھون
نے جیوون کی خوشی لی ہی - اسپر پرمیشور مہربان ہو کر دلی مطلب حاصل کر دیتا ہی اور دولت
مایا کر کے جو جیوون کی خوشی لیتے ہین گویا وہ مایا کا عطر نکالتے ہین جو پرمیشور کے واسطے دیگر
جیوون کی خوشی لینا یہ عطر ہی - جیسے بھوکے کو بھوجن اور پیاسے کو جل اور ننگے کو بستر اور
بیمار کی دوائی وغیرہ کرنی - اس طرح اس مایا سے بہت کام ہو سکتے ہین - اور جس طرح آگ کا
دود ھ زبان پر ڈالو تب دُکھ دیتا ہی - اگر جسم پر ڈالو تب سُکھ دیتا ہی اسی طرح اس مایا کو پراوپکار
اوپر لگاؤ تب سُکھ دیتی ہی - اگر اپنے جسم کی پرورش وغیرہ مین لگاؤ تب زبان پر آگ کے
دودھ ڈالنے کے مانند دُکھ کے دینے والی ہوتی ہی - اور نیک دھرماتما شخص اس مایا کو
پراوپکار پر لگاتے ہین - اور نادان جہان کے زیادہ ہی لوگ اپنے شکم کی پرورش وغیرہ
بدکامون مین یعنی ماس شراب زنا جوا تماشہ وغیرہ پر لگاتے ہین اس لیے دونون جہان کو
برباد کرتے ہین اور نیک مہاتما پراوپکار کے اوپر لگا کر دونون جہان مین سُکھ پاتے ہین - اور سب
کچھ پرمیشور کا جانتے ہین اپنا فخر نہین کرتے -

گل ششم تمام شد

گل ہفتم

کہ جن شخصوں نے ست بچار روپ دیپک اپنے من روپ مندر مین جگا کر اپنی عقل سوئی ہوئی کو بیدار کیا ہی اور بد اخلاق روپ سانپوں کو من مندر سے باہر نکال دیا ہی - اور پرماتم گیان کو حاصل کرلیا ہی تب اُنمین اور پرمیشر مین فرق کچھ نہین کیونکہ سنت اور بھگونت مین کچھ فرق نہین ہی -

گل ہفتم تمام شد

گل ہشتم

کسی سائین لوگ کے ساتھ ایک بادشاہ نے جا کر میلا کیا اور گفتگو سوال جواب کیے - تب بادشاہ نے نہایت خوش ہو کر عرض کی کہ ای فقیر صاحب کوئی مجکو اگیا کر دکہ مین آپ کی خدمت کرون - اس طرح جب دو تین دفعہ عرض کی - تب فقیر صاحب نے کہا کہ میرے اوپر مکس یعنے مکھی آکر بیٹھتی ہی اسکو منع کرو - اُس بادشاہ نے کہا کہ ای فقیر صاحب یہ تو میرا کہا نہین مانتی - آپ کچھ دیگر حکم کرین - تب فقیر صاحب نے کہا کہ جسکا حکم مکھی نہین مانتی اُس بیچارے سے کیا اگیا کرنی ہی - اس لیے اُس پرمیشور سے اگیا کرنیکے جو سب باتون کے کرنے کو طاقت ور ہی اور جسکا حکم چور اسی لاکھ جونیان مانتی ہین -

گل ہشتم تمام شد

گل نہم

کسی بادشاہ نے ہفت ولایتین فتح کر کے آٹھوین ولایت پر چڑھائی کی تب آٹھوین ولایت والے بادشاہ نے خط اُس بادشاہ کو بھیجا اور یہ احوال لکھا کہ باہر کی رعایا کو تو تم نے قابو مین کرلیا ہی مگر گھر کی رعایا کو تم نے قابو نہین کیا - تم کو واجب ہی کہ پہلے اپنے گھر کی رعایا کو اختیار مین کر کے بعد ازان باہر کی رعایا کو درست کرو - وہ تمھارے گھر کی رعایا یہ ہی کہ تمھاری ریش یعنی داڑھی وہ مُلک پر قیام کر رہی ہی - اور تجھ سے پاک رہتی ہی تیرا حکم نہین مانتی کیونکہ تم چاہتے ہو کہ جو میری ریش سیاہ رہے مگر تیرا حکم نہین مانتی جو اسفید ہو جاتی ہی

دیگر لوگون نے تیری بہادری مانی ہو مگر تیری ریش تیری بہادری نہین مانتی - اور اسی طرح ہاتھ پاؤن چشم گوش وغیرہ تیری مرضی سے برخلاف ہو جاتے ہین - اس لیے پہلے اپنے گھر پر حکم چلاؤ - بعد ازان باہر کو قابو کرو - کیونکہ جب تمہارا جسم فوت ہو گیا تب ولایتین لی ہوئی تمہارے کس کام آوینگی - اور جس محل کی بنیاد جل کے اوپر رکھے ہوئے ہو وہ محل کب تک رہے گا اُسکی عمارت پرانی بے فائدہ ہوتی ہی - وہ قیام کے کام نہین آتا - یہ بات سُنکر بادشاہ نے نہایت خوش ہو کر منظور کر لیا اور کہنے لگا کہ اس نے راست کہا ہی اسمین جھوٹ کچھ نہین ہی کیونکہ جسم کے اعضا جو اُلٹے ہوتے ہین وہ واسطے موت کے ہوتے ہین - جس طرح کہ چراغ جلتا ہو کم روشنی جب کرنے لگتا ہی تب معلوم ہوتا ہی کہ اب گم ہونے پر آیا ہی - اسی طرح جسم جو ڈھیلا ہونے لگتا ہی - تب فوت کے واسطے ڈھیلا ہونے لگتا ہی - اور جب میرا جسم فوت ہو گیا تب بادشاہی لی ہوئی کس کام آئے گی - اس طرح سوچ کر چڑھائی کرنی چھوڑ دی - اسی طرح جن شخصون کی نظر اپنے اوپر پڑی ہی وہ لوگ دیگرون کے سمجھانے اور پاپ کے کامون سے دل بیزار کر لیتے ہین اور پرمیشور کی طرف لگ کر نہایت مست ہو جاتے ہین -

گل نہم تمام شد

گل دہم

کہ پرمیشور کے سنت پرمیشور سے اور اپنے من سے ڈرتے ہین - اور ہمیشہ خوف رکھتے ہین کیونکہ اپنے من کو کھوٹا اور زور آور جانتے ہین - اس لیے من سے ڈرتے رہتے ہین اور پرمیشور کو بے پرواہ جانتے ہین اور کیے ہوئے کرمون کا حساب لیتا ہی - اس لیے پرمیشور کا بھی خوف کھاتے ہین - کہ شاید ہم سے کوئی ایسا کرم ہو جائے جو پرمیشور کو پسند نہو - اور ہم کو پرمیشور کا درشن حاصل نہو - اس باعث سے پرمیشور سے ڈرتے ہین - اور من بشیون کا محبتی ہی جس طرح عاشق معشوق کا محبتی ہوتا ہی - اور جہان ہین لذات محسوسات بد کامون کا دریا جاری ہی اور طغیانی پر ہی - اور طالب نجات اپنے من کو بشیون سے کنارہ کشی مین رکھتا ہی - اگرچہ گوناگون بچار کر کے من کو سمجھاتے

رہتے ہین مگر تاہم من زور آور ہونے سے اسکا اعتبار نہین رکھتے۔ کیونکہ جب من اپنا زور دکھاتا ہی تب طالب نجات شخصون کے بچار کو دور کردیتا ہی۔ اسی باعث سے من پر اعتبار طالب نجات نہین رکھتے۔

گُل دہم تمام شد

گُل یازدہم

کسی ست سنگی نے کسی مہاتما فقیر سے یہ پوچھا کہ اکثر لوگ بید ون شاسترون مہاتماؤن کے سخن سُنتے پڑھتے ہین۔ اور مطلب بھی سمجھتے ہین۔ مگر دل پر کچھ اثر نہین پڑتا۔ کیا باعث ہی براہ مہربانی جواب فرماوین۔ تب فقیر نے کہا کہ اس سوال کے تین جواب ہین۔ تم یک سو دل ہو کر سُنو۔

پہلا جواب یہ ہی۔ کہ مان اور موہ روپ بیماری جیوون کو بڑی زور آور لگی ہوئی ہی۔ بیماری کی زیادتی سے سنتون کے سخن روپ دوائی اثر نہین کرسکتی۔ جس طرح کسی کو ڈاکی کی بیماری ہو۔ وہ دوائی کھا کر واپس اُلٹی کر ڈالتا ہی۔ دوائی اندر ٹھہرے تب ہی اثر کرے۔

دوسرا جواب یہ ہی۔ کہ جیوون کا من تین تاپون سے ہمیشہ تپتا رہتا ہی۔ آدھ بیادھ اُپادھ یہ تین تاپ ہین آدھ بمعنی من کا تاپ۔ بیادھ بمعنی شریر کے تاپ دکھ۔ اور اُپادھ بمعنے باہر کا دھندا۔ ان تین تاپون مین ہمیشہ جیو غلطان رہتا ہی۔ کبھی دل کے فکر سے متفکر رہتا ہی۔ اور کبھی جسم کی بیماریون مین مبتلا رہتا ہی۔ کبھی گوناگون جہان کے بیوپارون مین غلطان ہو کر رہتا ہی۔ فقیرون کے سخن روپ آب حیات کے پینے کی فرصت نہین ملتی۔ جب تین تاپون سے فارغ ہووے تب مہاتماؤن کے سخنون کا بچار کرے۔ اور بلا دل لگائے پرورتی کے کوئی کام سرانجام نہین ہوسکتے۔ اس وجہ پرمیشور بلا دل دیے کیسے پایا جاوے۔

تیسرا جواب یہ ہی۔ جو جو سخن بید شاستر مہاتماؤن کے یہ جیو سُنتا ہی۔ تب باہر نکال دیتا ہی۔ مطلب یہ ہی کہ دیگرون کے سُنانے کا خیال کرکے سُنتا ہی کہ یہ سخن

ہین دیگر عقلمندون کو سناؤن گا جو عقلمند جانین گے۔ اور اپنے من کو اُپدیش
کچھ نہ کیا۔ دیگرون کے سنانے کا خیال کیا۔ اس طرح سخن دل سے باہر نکال دیے
ہین۔ جس طرح کوئی عمدہ بھوجن گداگر کو مل جاوے اور وہ بغل مین ڈال لیوے کھاوے
نہین۔ جب بھوجن کھاتا تب اُسکو لذّت آتی۔ اس وجہ سے وہ گداگر بھوجن کی لذّت
سے خالی رہا۔ اسی طرح مہاتماؤن کے سخن کو اپنے دل پر نہ لگائے دیگرون کو سناتا رہا
اور سمجھاتا رہا۔ اپنے من کو نہ سمجھایا اُسکے دل کو سنتون کے سخن کس طرح اثر کرین۔

گل یازدہم تمام شد

گل دوازدہم

کسی آجڑے کو راستہ مین لعل مل گیا۔ تب اُس نے ایک حلوائی کو دے کر ایک سیر بھر
جلیبیان اُس سے لے کر جلدی بھاگتا جاوے۔ تب کسی نے اُس آجڑی سے پوچھا کہ تم جلدی
کس باعث سے بھاگے جاتے ہو۔ اُس آجڑی نے کہا کہ پتھر کا ٹکڑا حلوائی کو دے کر شیرین
جلیبیون کا لے کر بھاگا جاتا ہون۔ کہ پیچھے دوڑ کر وہ حلوائی مجھ سے جلیبیان واپس نہ
لے لیوے اس خوف سے مین جلدی بھاگا جاتا ہون۔ کیونکہ مین اُسکو دوکھا دیکر لیے
جاتا ہون۔ اسی طرح دولتمند مایا والے لوگ نے اس مایا دولت کے تبادلہ مقابلہ مین اپنا
انسان جسم لعل کو گنوا دیا ہے۔ پھر فخر کرتے ہین۔ کہ ہمارے برابر جہان مین دولتمند
نیک بخت کونسا ہوگا۔ جس طرح وہ نادان آجڑی ٹھگائے تو آپ جاتا تھا مگر اُلٹا وہ آپ
فاخر ہو کر کہتا جاتا تھا کہ مین ٹھگ کے لیے جاتا ہون۔ اسی طرح مایا والے شخص ٹھگائی پر تو
آپ بیٹھے ہین کیونکہ نجات کے سرور ابدی سے گمراہ محروم ہو رہے ہین مگر نادانی
سے کہتے ہین کہ بڑے ہم نیک بخت ہین۔ اگر وہ آپ کو بھولا ہوا مانے تب اُنکی نجات
کی تجویز ہو سکے۔ مگر اُلٹا ان باتون سے آپ کو نیک بخت مانتے ہین۔ اس لیے مانند
آجڑی کے نادان بیوقوف ہین۔

گل دوازدہم تمام شد

گل سیزدہم

جہان مین یہ پانچ اشیا نہایت کم یاب ہین - ایک گورمت یعنی کامل مرشد کی عقل کو قبول کرنا - دوم مرشد کامل - سوم وہ دوست جو پرمیشور کی طرف خود متوجہ ہو کر اسکو پرمیشور کی طرف لگا دین - چہارم وہ مادر پدر جو فرزند سے کہین کہ جاؤ فرزند پرمیشور کو یاد کر کے جنم سنوارو اور ہم کو پرمیشور جس طرح رکھیگا اسی طرح رہینگے اور پنجم عادل بادشاہ انصاف کرنے والا رعایا کا خیر خواہ بھی کوئی مشکل سے ہوتا ہی - یہ پانچ جہان مین کم یاب ہین -

گل سیزدہم تمام شد

گل چہاردہم

یہ جیو جو پرمیشر کی ہوئی بات پر راضی نہین رہتا - مطلب اسکا یہ نکلتا ہی کہ پرمیشور نے اپنی مرضی کے موافق کارروائی کیون کی ہی - ہماری مرضی کے موافق کارروائی کرتا - گو یا کیٹ ہو کر پرمیشور پر حکم کیا چاہتے ہین - جو پرمیشور کا محتاج بادشاہ ہی اُسپر حکم نہین چلا سکتا - تب بادشاہون کا بادشاہ پرمیشور پر اسکا حکم کیسے چل سکتا ہی - اور عورتین جو کمر باندھ کر مر گئے شخص کو روتی ہین - وہ پرمیشور کے ساتھ گویا جھگڑا کیا چاہتے ہین - اگر اُنکو پرمیشور اُسوقت کہین نظر آجاوے تب وہ پرمیشور کے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہین - مگر پرمیشور اُنکو نظر نہین آتا - من ہانی شر پر کر کے پرمیشور کے اوپر نہایت غصہ کرتے ہین اور پرمیشور کی ہوئی بات پر شکر گزاری نہین کرتی - اس لیے پرمیشر اُنکے ساتھ یہ عدالت کرتا ہی کہ اُنکے ہاتھون سے اُنہین کے تکو اور سینہ کو ٹھوا تا مروا تا ہی - اگرچہ وہ عورات آپ پرمیشر کے حکم سے نافرمان ہین مگر تاہم اُنکے ہاتھ پرمیشور کا حکم مانتے ہین - کیونکہ جیودن کا دل یہ چاہتا ہی کہ ہم بوڑھے نہ ہووین مگر جسم اُنکا کہا نہین مانتا - پرمیشور کے حکم سے اُنکے جسم کے اعضا بوڑھے ہو جاتے ہین - اس طرح عورتین پرمیشور کی شکر گزاری نہ کرنے سے سزایاب ہوتی ہین اور جو پرمیشور کے کیے ہوے پر شکر گزاری کرتے ہین - وہ لایق سزا نہین ہوتے -

گل چہاردہم تمام شد

گل پانزدہم

پریم پرمیشور کا دوست ہی - جیوون کے کلیان کرنے کا کام پریم کے سپرد ہی - جن شخصون نے پریم کا دامن پکڑا ہی - وہ جہان کی قید سے چھوٹ گئے ہین - جو پریم کے سپرد ہوا ہے اُسکا کلیان ہوگیا ہی - مثلاً جس طرح جو بستر دھوبی کے حوالے ہوا ہی وہ بادشاہون کے پہننے کے لائق ہوا ہی - اور جس طرح زمین کو پانی درست کرتا ہی تب اُن سے گوناگون ادرت پیدا ہوتے ہین - اسی طرح جس شخص نے پریم کا دامن پکڑا ہی وہ شخص مایا کی میل سے پاک پرمیشور کے لائق ہوا -

گل پانزدہم تمام شد

گل شانزدہم

کسی شخص نے کسی مہاتما سے سوال کیا کہ ادنیٰ شخص کونسا ہی تب مہاتما نے جواب دیا کہ جو انسانون کی آس کرتا ہی اور اُنکا بھروسا رکھتا ہی -

سوال - اُن سے ادنیٰ کمینا کون شخص ہی - جواب جو زبان سے کچھ مانگتا ہی

سوال - اعلیٰ شخص کونسا ہی - جواب جو شخص دل کو پانی جیسم کرکے بے خواہش رہے -

سوال - اعلیٰ سے اعلیٰ شخص کونسا ہی - جواب - جو کچھ کوئی شخص دیوے اور اُسکو یہ کہے مجکو کچھ ضرورت نہین ہی -

گل شانزدہم تمام شد

گل ہفتدہم

کہ پرمیشور کی محبت والا وہ شخص ہی جو بھروسا اور خوف پرمیشر کا رکھے اور پرمیشور سے علاوہ کسی کا خوف و بھروسا نہ رکھے - اور دل مین یہ بچار کرے - کہ پرمیشور کل توفیق کا مالک ہی اور ہمیشہ میرے ساتھ رہتا ہی اور میرے اندر باہر کل افعال کو جانتا ہی - اور دُکھ کو دور کرکے سکھ دینے والا بھی اُس سے اچھا کوئی نہین اور مانند اُسکے دیگر کوئی ایسا سخی بھی نہین ہی - اور جو اشیاء میرے پاس موجود ہین وہ سب اُسی کی دی ہوئی ہین - اس لیے ایسے پرمیشور کو چھوڑ کر دیگرون کی آسا کرنی نہایت نادانی اور غفلت ہی -

مثلاً جس طرح کوئی آفتاب کی موجودگی مین چراغ جلاکر روشنی لیا چاہے نہایت بے وقوفی ہی

گل ہفت دہم تمام شد

گل ہیژدہم

پرمیشور کے شائقون کی یہ نشانی ہی جو اُسکو اپنے من کی کرمون سے حقارت ہوتی ہی اور جو افعال بوقت نادانی سے کئے ہوگئے ہین۔ اُن کرکے بھی پرمیشر سے شرمندہ ہوتا رہتا ہی اور دل اُسکا لشیون کو چاہتا ہی۔ تب بھی شرمندہ ہوتا رہتا ہی۔ اور بد صحبت مین اپنی عمر ضائع نہین کرتا۔ اور دنیا دی کامون مین غلطان نہین ہوتا۔ اور زیادہ سونا یا ہنسنا نہین کرتا۔ اور لوگون کے ساتھ مباحثہ جھگڑا نہین کرتا۔ ان کل باتون سے پرمیشور کے شایق کو حقارت ہوتی ہی۔

گل ہیژدہم تمام شد

گل نوزدہم

کسی شخص نے ایک سائین لوگ سے سوال کیا۔ کہ اس جہان مین اُتم افضل شخص کونسا ہی۔ تب سائین لوگ نے جواب دیا۔ جو جسکو بدعادت نے خوار نہین کیا۔

سوال۔ جہان مین بڑا اور تونگر شخص کونسا ہی۔ جواب۔ جسکو حرص روپ کلندر نے مانند باندر کے نہین نچایا۔

سوال۔ جہان مین خوبصورت شخص کونسا ہی۔ جواب جسکے مکھ کی شوبھا کو یعنی خوبصورتی کو شہوت روپ شیر نے دور نہین کی یعنی جو جتی شخص ہی یعنی برہم چرج والا ہی۔ وہ نہایت خوبصورت ہے۔

سوال۔ جہان مین بہادر شخص کونسا ہی۔ جواب جس نے فخر کو مارا ہی وہ بہادر ہی

سوال سخی کونسا ہی۔ جواب۔ جس نے اپنا آپ سب کچھ پرمیشور کو دے دیا ہی۔ اور آپ نہین رہا۔

گل نوزدہم تمام شد

گل بستم

جب تک تیرا دل جہان کی اشیا مین مبتلا ہی - تب تک سرور ابدی کا آسرا بالکل نہ رکھ - کیونکہ حاصل نہ ہوگا - اور جب تک تم کو دنیا کے جنجال اور دنیا وی کام شیرین لگتے ہین - تب تک ست سنگ کا بھروسہ نہ رکھو - کیونکہ حاصل نہ ہوگا - اور جب تک تیرا دل عیال کے موہ سے غمی خوشی مین رہتا ہی - تب تک تو پرمیشر کے درشن مین قائم نہ ہوگا - اور جب تک تیرے اوپر بد اخلاق کا زور ہے تب تک نجات ہونے کا بھروسہ نہ رکھ - کیونکہ حاصل نہ ہوگا -

گل بستم تمام شد

خاتمہ گلزار پریم نظم

گلزار پریم کا جو ہوا ہی اب اختتام		اسکو پڑھے جو کوئی ملے اُسکو لطف عام
اسمین شتی حکایتین مین نے ہین درج کین		یہ سب ہین راست انمین ہے جھوٹی کوئی نہین
اُنیس سو تھے عیسوی جسمین ہوا تمام		ہی اسکی راستی مین کسی کو نہین کلام
ہو تا تھا ختم ماہ ستمبر بہار مین		بیٹھے ہوئے تھے لوگ اسی انتظار مین
خالق سے اپنے رہتی ہی ہر دم یہی دعا		پھولا پھلا سدا رہے گلزار پریم کا

کتاب پریم گلزار اُردو نثر مولفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس تمام شد -

اوم شری پرماتماے نمہ

آغاز طریقہ دل صفائی نامہ اُردو نثر مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس

دوہا

پرمیشور گورسنت کو کرون سدا پرنام ‖ ہر پرکاش جن کرپا سے دل مین ہوے آرام

واضح ہو کہ دل کی صفائی کرنے کا طریقہ بیان کرتا ہون جسکے کرنے سے پرمیشور کی مہربانی سے دل صاف ہوجائے گا - اول اس طرح کرے کہ بوقت صبح اُٹھ کر یعنے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے ٹٹی داتون اشنان وغیرہ کرکے اول بیس دفعہ اس منتر کا پاٹ کرے - منتر یہ ہی -

اوم نمو دیو پرماتما نارائن جگدیس - انتریامی سرب گت - بیاپک سب کو ایس -

دین دیال گوبند توں تپت کرپال۔ شرناگت رکھک سدا سنکٹ ہر دیال۔ یہ منتر یک سو
دل ہوکر پاٹ کرے۔ بعد ازاں کسی گوشہ جگہ میں بیٹھکر چالیس دفعہ گایتری منتر کا مانسی
جاپ یعنی دل میں پاٹ کرے وہ منتر یہ ہے۔

منتر۔ اوم بھور بھوا سوا تت سوتر ورینیگ بھرگو دیوس دھیمہ دھیو یو نا پر جو دیات
اس منتر کے صحیح الفاظ کرکے چپکے دل میں پڑھے۔ بعد ازاں اس طرح پرمیشر کے اوصاف
کر کے صفت کرے وہ یہ اوصاف ہیں۔

اے انتریامی۔ اے سرب گ۔ اے جوتی سروپ۔ اے نراکار۔ اے مایا دہیش اے پاپ
ہرتا۔ اے جگت کے اُتپتی پالن سنگھار کرنے والے۔ اے بگھنوں کے دور کرنے والے
اے پاپوں سے رہت شدہ روپ۔ اے تپت پاون۔ اے دیالو۔ اے کرپا کے ساگر۔
اے سرب شکتی مان۔ اے ہرجا پورن۔ اے ست چت آنند سروپ۔ اے سرب کے
ادھشٹان۔ اے ایکمت۔ اے ابناشی۔ اے اجنم۔ اے ایونی۔ اے نارائن۔ اے گناتیت
اے ادویت۔ اے پرانوں کے پران۔ اے نرگن سروپ۔ اے شانتی سروپ۔ اے گیان
کر کے جاننے لائق۔ اے من بدھی بانی سے پرے۔ اے جگدیش۔ اے بودھ سروپ۔
اے بھگت بتسل۔ اے دینا ناتھ۔ اے سنسار بندھن سے چھوڑانے والے۔ اے کال کے
کال۔ اے سرب بیاپک روپ برہم۔ اے اننت۔ اے سوینگ پرکاش۔ اے نربھے
نرنجن۔ اے سرب کے نکٹ۔ اے سرب کے داتا۔ اے پرمانند المنڈ۔ اے پرشوتم۔ اے
سوکھم سے سوکھم۔ اے استھول سے استھول۔ اے دید اتیت۔ اے آدانت سے رہت
سرب کے پرکاشک۔ اے نت مکت روپ۔ اے ابھید روپ۔ اے نردوش۔ اے
اندریوں سے اگوچر۔ اے سنکلپ بکلپ سے رہت اچل آتما۔ اے سرب کے ساکھی
اے دیش کال بستو کے پرچھید سے رہت۔ اے سرب سُکھ کے داتا۔ اے شرناگت
رکھک۔ اے بیراگ بھگتی یوگ گیان کے دینے والے۔ اے سرب کے پرتپالک۔
اے نرویر۔ اے آپت کام۔ اے اکرے۔ اے جگت کے ماتا پتا۔ اے ہردے گفا میں
مقیم ان بھو روپ۔ اے الیپ۔ اے مایا سے پرے۔ اے کام کرودھ آدک کے ناشی

کرنے والے - اے بھید بدھی کے ناش کرنے والے - اے گوبند اے کلیان روپ - اے اگیان سروپ اندھکار کے ناش کرنے والے سورج - اے راگ دویش کے ناش کرنے والے اے تاپ روگ سرب دکھوں سے رہت شدہ بگیان سروپ - اے بھگتوں کے من بانچھت کامنا کے پورن کرنے والے - میری بدھی کو شبھ طرف لگاؤ - اور میری اگیان کو دور کر کے گیان روپ پرکاش کرو اور میرا جنم مرن دور کرو - اور میری سرب کامنا پورن کرو جو ہو سو ہو - اس طرح استت کر کے پھر ایک سو دفعہ پرنو یعنی اوم کا اچارن کرے -

	دوہا	
ہر پرکاش دل صاف ہو مٹے سکل لستار		پراپت کال نت پریم سے پڑھے اسی کو یار

طریقہ دل صفائی نامہ اردو شعر مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس تمام شد اوم شانتی شانتی -
اوم شری پرماتمائے نمہ

حکایت اول بہار باطنی اردو شعر چند سوال جواب مصنفہ باباہر پرکاش پرم ہنس -

	دوہا	
ہر پرکاش جن مہرسے دور ہوت سب خیال		پرمیشور گورسنت کو کرون پرنام ہر حال
ہر پرکاش جس پڑھے سے مٹے وہم حجاب		بہار باطنی سنو تم چند سوال جواب

۴ ایک کامل فقیر بڑا عالم خدا رسیدہ جہل تھا اس کے پاس ایک شوق مند طالب نجات صادق شخص آکر فقیر صاحب کی قدم بوسی کر کے نہایت عاجزی سے سوال کرنے لگا کرنے لگا - صادق بولا -

سوال اول - اے دریائے رحمت فقیر صاحب اس انسان جسم کو پا کر ہم لوگوں کو کیا کرنا چاہیے - اس طرح اس صادق کے سخن سنکر وہ فقیر صاحب جواب دینے لگا -

جواب - اے صادق اس جہان کی قید سے جسکو چھوٹنے کی خواہش ہو وہ شخص صحبت فقرا و نیک کام و پرمیشور بھجن و بچار کر کے گیان کو حاصل کرے -

سوال دوم فقیر دن کی علامات کونسی ہین -

جواب - جسمین صبر و دل کی آرام داری و نیاب اخلاق و نیک کامون کی طرف

توجہ ہو - اور ترک لذات محسوسات و عالم دانا و دنیا سے آزاد ہو - اور بے خواہش بے طمع رحم دل آتم شغل مین مشغول اپنی وحدانیت ذات کے جاننے والا گیانی ہو - وہ کامل درویش ہے -

سؤال سوم - ست سنگ یعنی صحبت فقرا مین کون سے فوائد حاصل ہوتے ہین -

جواب - اول بد صحبت سے ہٹ جاتا ہے اور اس لوگ مین بھلائی و عاقبت مین بھلا ہوتا ہے اور نیک اخلاق و نیک کامون کی طرف توجہ و دل کی آرام داری و پرمیشور بھجن و پریم گیان صبر حوصلہ بیراگ و دل کی مراد وغیرہ ہزار ہا فوائد راست دل و اعتقاد سے صحبت فقرا کر کے حاصل ہوتے ہین - بغیر صحبت فقرا یعنی ست سنگ کے اس زمانہ مین کوئی دیگر آسان طریقہ نجات کا نہین ہے -

سؤال چہارم - فقیرون کی خدمت کرنے سے کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے -

جواب اعتقاد و صفائی دل سے خدمت فقرا کر کے کل مراد حاصل ہو جاتی ہین - اور دل سے کے بد خیال سب دور ہو جاتے ہین -

سؤال پنجم - شہوت کس سبب سے پیدا ہوتی ہے -

جواب - عورات و زانی اشخاص کی صحبت سے گوشہ نشین ہو کر زنا کی باتون کو یاد کرنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے -

سؤال ششم - شہوت کس طرح دور ہوتی ہے -

جواب - عورات و زانی اشخاص کی صحبت ترک کرنے سے اور گوشہ نشین ہو کر زنا کی باتون کو یاد نہ کرنے سے اور لسبتو بیمار و موت کی یادگاری سے اور ست سنگ و پرمیشور کے خوف سے آہستہ آہستہ شہوت کا زور دور ہو جاتا ہے -

سؤال ہفتم - غصہ کس سبب سے پیدا ہوتا ہے -

جواب - فخر بے وہاسی مشکوراسے و حرص لالچ سے و غصہ والون کی صحبت سے و خشکی بھوک پیاس منزل کے چلنے کی تکلیف وغیرہ سے غصہ پیدا ہوتا ہے -

سؤال ہشتم - غصہ کس طرح دور ہوتا ہے اور اسمین کون کونسے نقصان ہین -

جواب - غصہ کرنے سے کام بگڑ جاتا ہے - اور اپنا دل جلتا رہتا ہے اور کل گناہوں کا خانہ ہے - اور کل فساد کی بنیاد ہے - اور قید پھانسی اسی کے سبب سے ملتی ہے - اور دوزخ کا دروازہ ہے - اس سبب سے بہت نقصان حاصل ہوتے ہیں - اور پھانسی منشکولہ وغیرہ کے دور کرنے سے اور تواضع وشیرین زبان دور اندیشی بچار ست سنگ موت یادگاری پرمیشور خوف وسرد جل پینے وغیرہ تجویزات سے آہستہ آہستہ غصہ کی عادت دور ہو جاتی ہے -

سوال نہم - جوش کس سبب سے پیدا ہوتا ہے -

جواب - ست سنگ بچار پرمیشور بھروسا موت کی یادگاری نہ ہونے سے اور ہی غفلت سے حرص پیدا ہوتی ہے -

سوال دہم - حرص کس طرح دور ہوتا ہے -

جواب - بار بار ست سنگ بچار پرمیشور پر بھروسا دور اندیشی موت کی یادگاری حرص دور ہو جاتی ہے -

سوال یازدہم - مغروری کس سبب سے پیدا ہوتی ہے -

جواب - شاہوکاری وحکومت وعلم وخوبصورتی وطاقت جسمانی وغیرہ سے مغروری پیدا ہوتی ہے -

سوال دوازدہم - مغروری کس طرح دور ہوتی ہے -

جواب - ست سنگ بچار موت یادگاری پرمیشور کے خوف سے یا اپنے سے زیادہ درجہ والے کو دیکھنے سے مغروری دور ہو جاتی ہے -

سوال سیزدہم - ماس کھانے میں کیا کیا عیب گناہ ہیں -

جواب - ماس کھانے سے نہایت دل سخت ہو جاتا ہے اور تامسی سوبھاو ہو جاتا ہے - شہوت غصہ وغیرہ بڑھ جاتے ہیں - اور زبان کے لیے دیگر کا گلا کاٹتا ہے اور منوسمرتی میں کہا ہے - کہ ماس کھانے کے لیے بکرے وغیرہ کے مارنے کی طرف تحرک کرنے والا و کٹیا بنانے والا و مارنے والا و فروخت کرنے والا و لینے والا و پکانے والا و پروسنے والا و

کھانے والا یہ آٹھو سب گناہ کے حصہ دار برابر ہین - اگر کوئی کہے کہ یگ مین ماس کھانے کی اجازت شاستر مین کس باعث سے کہی ہی - اسکا جواب یہ ہی - جو اشخاص پہلے ماس کھانے والے وکو ماس کھانے والے راچھس وغیرہ تھے اُنکو ہٹانے کے لیے اور شاستر کے حکم پر چلانے کے واسطے ماس کھانے کی اجازت شاستر نے یگ مین دی ہی - مطلب یہ ہی کہ لاکھو کرور روپیہ یگ پر لگے گا - نہ کوئی یگ کر سکے گا اور نہ کوئی ماس کھائے گا - اصل شاستر کا مطلب ماس کھانے کی طرف سے نفرت کرانے کا ہی - اور منوسمرتی کے ادھیاے پنچم مین کہا ہی کہ ایک سو اشومیدھ یگ کرنے کا جو نتیجہ حاصل ہوتا ہی وہی نتیجہ ماس کے ترک کرنے والے کو حاصل ہوتا ہی - اور دیگر دیکھو کہ کسی کے ٹکو مین خون و نطفہ ملا کر ڈالو - اُسکو کس قدر غصہ پیدا ہو کا افسوس ہی جو اشخاص انڈون کو کھاتے ہین اُسمین بغیر خون و نطفہ کے دیگر کیا چیز ہوتی ہی - اور اصل حکمت کی روسے بھی ماس کھانا منع ہی کیونکہ حیوان وغیرہ مین اگر کوئی اندرونی بیماری ہوگی تب اُسکے ماس کھانے سے وہی بیماری اُسکو بھی پیدا ہو آوے گی - اور بعض کہتے ہین کہ ماس کے کھانے سے طاقت بڑھتی ہی - اگر ہم لوگ ماس نہ کھا دین تو جلدی بیمار ہو جاوین - دیکھو یہ بھی اُنکی چالاکی ہی - کیونکہ بیل وغیرہ ماس نہین کھاتے - اُنکو طاقت نہ ہونی چاہیے - اور بیشنو لوگ ماس نہین کھاتے اُن کو کمزوری اور بیماری ہمیشہ رہنی چاہیے - مارے زبان کی لذت کے ایسی ایسی چالاکی بہت کرتے ہین -

سوال چہاردہم - شراب نوشی مین کیا کیا عیب ہین -

جواب - شراب پینے مین زرخرچ ہوتا ہی اور لرزہ وغیرہ جسم مین بیماری پیدا ہو جاتی ہین - اپنا پرایا کچھ نظر نہین آتا - عقل ماری جاتی ہی اور بوقت جماع کے عورت و دختر و ہمشیرہ و مادر وغیرہ کا کچھ ہوش نہین رہتا اور اپنی عزت بے عزت کا کچھ خیال نہین رہتا اور زبان سے بدسخن نکلتا ہی - کوئی بیٹھنے نہین دیتا سب کوئی نفرت کرتا ہی - اور اسکا پینا کل مذہبون سے برخلاف ہی اور گرنے سے چوٹ وغیرہ لگ جاتی ہین - دونون جہان کا برباد کرنے والا دوزخ کا دروازہ کل فساد کی بنیاد گناہون کا خانہ یہ شراب ہی -

سوال پانزدہم - حقہ - بھنگ - افیون - پوست - چرس - چنڈو وغیرہ کے پینے کھانے مین کیا کیا نقصان ہین -

جواب - زر خرچ ہوتا ہی - اور عقل گم ہو جاتی ہی - اور جسم مین خشکی و سستی پیدا ہوتی ہی - دل عیش کو چاہتا ہی اور دنیا دی کام مین اور پرمیشور کی طرف بچار مین دل نہین نہین لگتا - اسی طرح سے صدہا نقصان تجربہ شدہ ہین عقلمند سب کو دور کر دیوے -

سوال شانزدہم - جھوٹ بولنے مین کیا کیا نقصان ہین -

جواب - جھوٹ بولنے سے دل ناپاک ہو جاتا ہی - اور کوئی اعتبار نہین کرتا - اور گناہون کی بنیاد ہی - اور دونون جہان کے سُکھ کی بربادی کا باعث ہی - دیگر بھی جھوٹ بولنے مین بہت گناہ و عیب ہین -

سوال ہفت دہم - صحبت بد مین کیا کیا نقصان ہین -

جواب - صحبت بد مین دولت و عزت برباد ہو جاتی ہی اور بد اخلاق و بد کامون کا باعث اور کُل عیبون و کُل فساد کی بنیاد اور دونون جہان کے سکھون کی بربادی کرنے والی یہ بد صحبت ہی اور بد صحبت کا ترک کرنا کُل آنندون کی بنیاد ہی -

سوال ہیژدہم - قمار بازی یعنی جوے بازی مین کیا کیا نقصان ہین -

جواب - جوے باز پر کوئی اعتبار نہین کرتا - اور سرکار کا خوف و گھر و دولت کی بربادی اور دوزخ و بدنامی کی بنیاد اور دونون جہان کے سُکھ سے محروم اور ست سنگ پرمیشور بھجن سے کنارہ اور بھوجن بستر آب پینے سے بدقسمتی وغیرہ صدہا عیب ہین -

سوال نوزدہم - کنجری بازی و تماشا دیکھنے مین کیا کیا نقصان ہین -

جواب - دولت و عزت کی بربادی اور جسم کی ناطاقتی اور دوزخ کی بنیاد اور دل کی ناپاکی اور پرمیشور بھجن ست سنگ سے محروم رہتا ہی - اور کُل عیبون کا باعث و کُل فساد کی بیخ اور دونون جہان کے ناش کرنے والی کنجری کی صحبت وغیرہ ہی -

سوال بستم - صبر مین کیا کیا فواید ہین -

جواب صبر سے دل کی آرام داری و بے پروائی و پرمیشور پر بھروسا و شکر گزاری

اور پرمیشور بھجن ست سنگ کی طرف متوجہ دلوگون مین نیک نامی اور آخرت مین نجات وغیرہ صدہا فواید حاصل ہوتے ہین -

سوال بست و یک - تواضع مین کیا کیا فوائد ہین -

جواب - تواضع والے کو سب کوئی چاہتا ہی - اور کل کام حاصل ہوجاتے ہین - اور جہان مین ہر ایک کو عزیز اور عزت و تعریف ہوتی ہی اُسکی اور پرمیشور بھی خوش ہوتا ہی اور دونون جہان مین اُسکا بھلا ہوتا ہی ؎

تواضع کند ہوش مند گزین	نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین
دلا گر تواضع کنی اختیار	شود خلق دنیا ترا دوستدار

دیگر - کہنے کو غریبی ہی پر بڑی ہی جہان کی -

سوال بست و دوم - راست گوئی مین کیا کیا فوائد ہین -

جواب - راست گو سے سب کوئی خوش اور جہان مین عزت و تعریف اور اعتبار ہوتا ہی - اور قوا بون کی بنیاد و پرمیشور کی خوشی اور دونون جہان مین سُرخ رو اور کُل نیک کام و دھرم و نیک اخلاق کی بیخ ہی -

سوال بست و سوم - حوصلہ مین کیا کیا فوائد ہین -

جواب - حوصلہ سے کام نہین بگڑتا دل قائم مستقل رہتا ہی - بدزبانی نہین کرتا - جہان مین عزت و تعریف ہوتی ہی - اور دور اندیشی بکار پیدا ہوتا ہی - اور دونون جہان مین بھلا ہوتا ہی -

سوال بست و چہارم - چغلی شکایت کرنے مین کیا کیا عیب ہین -

جواب - دل کی ناپاکی دشمنی کی پیدایش دوسرے کے پاپون کا بوجھ سر پر اُٹھانا دونون جہان کی بربادی دوزخ کی بنیاد ہی -

سوال بست و پنجم - دشمنی رکھنے مین کیا کیا نقصان ہین -

جواب - ہر وقت خوف دولت کی بربادی دل کی بے آرام دائمی کل فساد کی بنیاد وغیرہ صدہا عیب ہین -

سوال بست و ششم - مذہبون کی طرف متوجہ ہونے سے کیا کیا نفع نقصان ہین -
جواب ظاہرا تو لوگون کو نفع معلوم ہوتا ہے - مگر وہ نفع نہین ہوتا در اصل نقصان ہوتا ہے
انصاف کی نظر سے تجربہ شدہ نقصان بیان کرتے ہین - اول دل کی بے آرام داری
دولت کا خرچ کرنا پڑتا ہے - اور دنگا فساد بے عزتی کی بنیاد ہے - اور دیگر غیر مذہب والون
کی ہر وقت شکایت اور اُسکے نقصان کی طرف بدنیتی اور اُنکو ذاتی دشمن تصور کرنا
اور غیر مذہب والے اپنے باپ برادر وغیرہ کے ساتھ ہر وقت دنگا فساد کرنا اور
بسبب ضد کے جھوٹی بات کو سچا کرکے بیان کرنا اور ہر وقت دیگر کے فتح کرنے کے واسطے
مباحثہ کرنا - اور اپنے عیبون کو چھپا کر دیگرون کے عیبون کو ظاہر کرنا اور اندر سے لبالب
اور باہر سے گیا گپ یعنی پوشیدہ چھپ کر شراب نوشی وغیرہ بدکام کرنے اور ظاہرا
آپ کو پاک دامن بنا کر لوگون کو نصیحت کرنا اور اپنے مذہب کے نقصون کو چھپا کر دیگر
غیر مذہبون کے نقصون کو ظاہر کرنا اور طبع کرا کر عام مین مشتہر کرانا - اور مذہبی جوش کرکے
دنگا فساد مچانا - اور غرضی وغیرہ کرکے جھوٹے گواہ بنا کر دیگرون کو قید کرانا اور جو ہم مذہبی
ہو کر اپنے مذہب کا اپدیش کرے اُسی کو بدیا وان سمجھ کر اُسی کی خدمت گذاری کرنی اور
اور ہو کے غریب کو بھوجن بھی نہ دینا اور اپنا مذہب حقیقی سمجھنا دیگرون کو گمراہ تصور کرنا -
اس طرح صدہا نقص و نقصان ہین - اور کل مذہبون مین یہی حال ہے - یہ دھرم کے
نہین دھتورے کے لڈو ہین -

چوپائی

مذہب دروازہ بڑے تم جانو	راہ رہانا خود دیپہا نو
جو تو چاہے شانت نجات	چھوڑ جھگڑے سب مذہب کی بات

سوال بست و ہفتم - شانتی کس طرح حاصل ہو -
جواب - دل کو قائم کرکے بچار کرنے سے گیان جب حاصل ہوتا ہے - تب
شانتی حاصل ہو جاتی ہے -
سوال بست و ہشتم - دل کس طریقہ سے قائم ہوتا ہے -

جواب - دل قائم کرنے کے چار طریقے ہین - ایک پرانا یام - دوم اجپا جاپ - سوم سگن نرگن اُپاشنا - چہارم نیک نیت سے عشق مجازی سچا - اور پرانا یام کے آٹھ انگ ہوتے ہین - وہ یہ ہین - یم - نیم - آسن - پرانا یام - پرتھار - دھارنا - دھیان - سمادھی - اسکا نام ہٹھ یوگ ہی - اور انہد شبد کا سماعت کرنا بھی پرانا یام مین داخل ہی - اور اونگ یا سوہنگ کا جاپ اسکا نام اجپا جاپ ہی - اور بشنو وغیرہ سگن سروپ کا دھیان کرنا یا ہرن گربھ وغیرہ کا دھیان کرنا یہ سگن برہم کی اُپاشنا ہی - اور نرگن سروپ کا تصور کرنا اسکا نام نرگن اُپاشنا ہی - اور بدخیال کو چھوڑ کر کسی عورت یا لڑکے پر دل لگانا اسکا نام عشق مجازی ہی جسطرح بوعلی قلندر وغیرہ نے عشق مجازی کیا ہی - اور پرانا یام اور اجپا جاپ و سگن و نرگن اُپاشنا یہ تین طریقے ہندؤن مین عام ہین - اور چہارم جو عشق مجازی ہی اُسکا رواج اہل اسلام مین بہت ہی - آج کل اس زمانہ مین مشکل ہونے سے پرانا یام منع ہی - اور عشق مجازی مین اگرچہ دل جلدی صاف و قائم ہوجاتا ہی مگر تاہم اسمین بہت نقص ہین - اول بے قراری ہونے سے دل مین شانتی نہین ہوتی - دوم لوگون کی بدنامی - سوم دنیاوی کام نہین ہوسکتے - چہارم اُسکی باشنا بن اگر فوت ہوجائے تب خواہ مخواہ جنم پانا پڑے گا - پنجم دل کا کوئی پتہ نہین - شاید بدخیال ہوجاوے اس لیے آج کل یہ بھی اچھا نہین - البتہ فنا فی الشیخ فنا اللہ یہ دو طریقے بھی اہل اسلام مین عشق مجازی کے ہین - یعنی شیخ جو مرشد اُسپر عشق لگا کر پھر خدا کی ذات مین محو ہوجانا اور اجپا جاپ و سگن نرگن اُپاشنا اسمین کوئی نقص نہین ہی - دل کی شانتی و لوک پرلوک کا بھلا ہے -

سوال بست و نہم - دوستی کسکے ساتھ کرے -

جواب - ایک پرمیشور کے ساتھ دوستی کرے - کیونکہ جہان کی کل اشیا فانی ہین ایک بقا پرمیشور ہی اس لیے فانی کی دوستی کرنی اچھی نہین - بقول - کس نال کیجے دوستی سب جگ چلن ہار - دوم دلی محبت کسی آدمی کے ساتھ نہ کرے کیونکہ آج کل کے لوگون مین نہ وفاداری ہی نہ خیرخواہی نہ نیک نیتی نہ قدردانی ہی - مطالب کے دوست بنے بیٹھے

کے ساتھی ہین - جب مصیبت پڑتی ہی تب سب ہی بھاگ جاتے ہین - بلکہ دوست کے
عیبون کو لوگون مین ظاہر کرتے ہین - ناچار اگر کسی کے ساتھ دوستی رکھنا چاہے تب ایسے
آدمی کے ساتھ دوستی رکھے جو مین چار پشت سے خاندانی ہو - اور نرم دل و نیک اخلاق والا
و شبھ کرمی ہو - اور قدردان و وفادار و دور اندیش و دانا و متحمل مزاج صاف دل نیک نیت
اور راست گو ہو - جسمین یہ کل اوصاف ہو وین ایسے بے مطلب شخص کے ساتھ بلا مطلب
نیک نیت سے دوستی رکھے بفضلہ کبھی دکھ نہ ملے گا - مگر اُسکے ساتھ بھی ایک سال پہلے
آزمایش کر کے پھر دوستی رکھے - اور اُسکے ساتھ کچھ فرق نہ رکھے -

سوال تیسوان - بچار کس طرح کرے -

جواب - گوشہ نشین ہوکر اس طرح بچار کرے کہ جسم کے ساتھ میری کیا غرض ہی اور
عورت و فرزند و دولت وغیرہ کے ساتھ میری کیا غرض ہی - اور مین کہان سے آیا ہون اور کہان
جاؤنگا - اور مجھے کیا کرنا چاہیے - اور مین کسی باعث سے دُکھی و عاجز ہو رہا ہون - اور میرا اصل
سروپ ست چت آنند تھا مجکو دُکھ کہان سے لگا ہی - اور یہ جہان فانی نیست و نابود تھا اسکو
سچا جان کر مین کیون تکلیف پا رہا ہون - اور میری اصلیت ذات واحد نور تھا اُسکی طرف سے
مین کیون غافل محروم ہو رہا ہون - اس طرح بار بار سوچنے سے گیان پراپت ہو جائے گا
جب گیان ظاہر ہوا تب پرمانند پرم شانت نجات حاصل ہو گی - اس طرح وہ صادق
فقیر صاحب کے سخن سُنکر اور نہایت خوش ہو کر فقیر صاحب کو سجدہ کر کے چلا گیا اور
فقیر صاحب کے سخنون پر عمل کر کے گیان کو حاصل کیا - اور سرور ابدی نجات کو پا کر
جنم مرن کی قید سے چھوٹ گیا -

دوہا

بہار باطنی ختم یہ پڑھو پریم سے یار | ہر پرکاش دل صاف ہو چھوٹے بھرم سنسار
سنہ اٹھارہ سو تھا اور چوراسی جان | ماہ اپریل ختم تھا کرسی بہار بیان

حکایت بہار باطنی اُردو نثر بیس سوال جواب مصنفہ بابا ہر پرکاش پرم ہنس تمام
شد - اوم شانتی شانتی شانتی -

غزلیات

نہ ہو مغرور یہ فانی جہان ہے | فنا اک دن زمین و آسمان ہے
ذرا تو اپنے دل مین غور کرلے | بھجن بن عمر ساری رایگان ہے
مکین کو چاہیے خیر اپنی دیکھے | فقط اک رات رہنے کو مکان ہے
نہ ملک الموت چھوڑے گا کسی کو | جو کوئی پیر یا کوئی جوان ہے
عبث مغرور تو ہوتا ہے اسپر | فقط دھوکے کی ٹٹی تن مین جان ہے
ہری پرکاش تو دل مین سمجھ لے | یہ سب فانی زمین و آسمان ہے

دیگر

مشتاق ہون تری دید کا دیدار دکھادے | وہ سانولی صورت مجھے ہر بار دکھادے
رہتا ہون پریشان بھٹکتا ہے مرا دل | تسبیح کے بدلے مجھے زنار دکھادے
انعام سے اپنے کبھی محروم نہ رکھنا | گر پھول نہین ہے تو مجھے خار دکھادے
بیہوش پڑا رہتا ہون کچھ ہوش نہین ہے | تو اپنے غضب کی مجھے تلوار دکھادے
ہر وقت ترپتا ہون تری دید کے خاطر | روپ اپنا کسی روز تو اے یار دکھادے
انکھین مری کھل جائین اگر دیکھون شکل | تو حسن کا اپنے مجھے بازار دکھادے

دیگر

بشریت نے مجکو یہ کیا کر دیا | خودی نے خدا سے جدا کر دیا
مری طائر جان کو پندار نے | قفس سے بدن کے رہا کر دیا
خودی نے مری مجکو بے خود کیا | کہ اُس نور کا مبتلا کر دیا
مری جب کہ چشم حقیقت کھلی | تری ذات کا آشنا کر دیا
گلا اپنی تقدیر کا کیا کرون | کہ جسنے تجھے بے وفا کر دیا
گرو جب مہربان ہوئے ہری پرکاش | خدا سے مرا سامنا کر دیا

دیگر

اے دل یہ سوچ لے کہ ہے دنیا تمام خواب | تہ زمین اور عالم بالا تمام خواب

دن بھر تو جھوٹ بول کے ہوتی ہی مجکو شام — آتا نظر ہی پاپ کا سودا تمام خواب
دن بھر ہمارے گیان کی آنکھین کھلی رہین — دیکھا جو ہم نے رات کو وہ تھا تمام خواب
دنیا ہی بے ثبات اسے خوب جان سے — ناقص تمام خواب ہی اچھا تمام خواب
غفلت کی نیند سوتے ہین اہل جہان عبث — دنیا مین ہی یہ حرص و تمنا تمام خواب
کھلجائے گی جب آنکھ تمھاری ہری پرکاش — معلوم ہوگا تب یہ تماشا تمام خواب

دیگر

دیکھا یقین سے تو نہین ہی جدا خدا — دن رات اب تو مین بھی رٹونگا خدا خدا
منصور نے جو چشم حقیقت کو وا کیا — سولی پہ اُسکو خوب دکھائی دیا خدا
بندے کو چاہیے کہ نہ بھولے اُسے کبھی — اُسکی زبان پر رہے صبح و مسا خدا
مرشد نے چشم رحم سے دیکھا جو اک نظر — ہم کو نگاہ آنے لگا جا بجا خدا
پردہ بھی ڈال لیتا ہی اُس کے گناہ پر — بندے کے سارے حال کو ہی دیکھتا خدا
کرتا ہی دھیان دل مین جو اپنے ہری پرکاش — درشن ضرور دے گا تجھے برملا خدا

کتاب خلاصہ اتم پوران اُردو نثر وغیرہ مجموعہ تمام شد۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

خاتمۃ الطبع اتم پوران

اُس آدسروپ آتما روپ کی کرپا سے یہ اتم بودھ کرنے والا سکل بھرم کا ہرنے والا سب سکھون کی کھان یعنی خلاصہ اتم پوران جسکو مہا گیان وان بابا ہری پرکاش جی پرم ہنس نے سنساری لوگون کے ہردے روپی کنول کے کھلانے کے لیے چارون بیدون کے اُپنکھدون کے سارارتھ اور بھگتی۔ گیان یوگ بیراگ اُپاسنا۔ سنیاس برسی وغیرہ وغیرہ سنسکرت زبان سے اُردو زبان مین صاف صاف جسکو بچہ سے بوڑھا تک سمجھے مرتب فرمایا سچ تو یون ہی کہ علم معرفت اور راہ حقیقت کا سیدھا راستہ دکھلایا حق تالیف دھرم اُپکارک شریان منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع اودھ اخبار دام اقبالہ کو ہمیشہ کے لیے بطیب خاطر عطا فرمایا منشی صاحب

موصوف نے بلحاظ فیض عام و مفید عالم سمجھکر اس کے چھپنے کا حکم نافذ فرمایا جسکو جناب منشی شیو پرشاد صاحب وہبی منیجر اودھ اخبار نے بحسن انتظام بصحت تمام موافق اصل کتاب مصنف سے کاپی اور پروف کا مقابلہ کر کے آراستہ و پیراستہ کیا الحال پوتھی ہذا الکمل باہ جون ۱۹۳۰ء بار اول بحسن سعی کارپردازان مطبع طبع ہو کر نذر ناظرین کی گئی اس نایاب پوتھی کی جہان تک قدر کی جائے وہ کم ہی اس لیے اس انمول رتن کو ہاتھون ہاتھ خریدنا چاہیے بقول کہ ؎

کوئی دُکھ ہو نہ تا ابد زیست مین پھر
اگر ہر ہر نفس ہر نام سے نکلے

تمام شد